

URDU NOVEL BANK

دلِ نور از قلم زینب شمیم مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے واٹس اپ یا ای میل پر سینڈ کر دیں۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : [92 306 1756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029va333333333333333333)

ناول بینک انتظامیہ

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایوں عشق کی راہ میں چلنے والے -----

ہر روز اس آگ میں جلتے ہیں -----

!!یوں ہر غم کو سینے سے لگائے -----

!عشق کی آتش میں خود کو فنا تمام کرتے ہے

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ایف کے نامی مشہور برنس جس کے سی ای او افراد صاحب کا الیشان محل پورے
شان سے کھڑا اپنی خوبصورتی عیاء کر رہا تھا۔ جس میں صبح چھ بجے سے ہی لوکروں
کا شور غول تھا۔ کوئی ملازم صفائی کر رہا تھا تو کوئی ناشتہ کی تیاری تو کوئی گاڈان
کی صفائی میں مصروف تھا۔ اور ان سب کی انچارج ہماری پیاری رانی صاحبہ تھی۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

یہ 21 سالہ رانی لڑکی وقت کے ساتھ ساتھ اس گھر کی ضرورت اور اس گھر کی لاڈلی وارث سکینہ کی جان بن گئی اور اسکی چھوٹی بہن بھی جس کے بغیر سکینہ کا وقت نہیں گزارتا تھا۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اس الیٹان محل میں صرف تین لوگ رہتے تھے۔ فردا صاحب رابعہ بیگم اور ان کی کیوٹ ڈول سکینہ۔۔۔۔۔

فردا صاحب اور ان کی بیوی کی بڑی خواہش تھی کہ ان کا ایک بیٹا ہوں۔ لیکن سکینہ کی پیدائش کے وقت کچھ پیچیدگی ہونے کی وجہ سے وہ اولاد جیسی بڑی نعمت سے محروم ہوگی تھی جس کے بعد وہ دوبارہ ماں نہیں بن پائی۔۔۔۔۔

لیکن فردا صاحب کے سمجھانے اور تسلی دینے سے یہ خواہش وقت کے ساتھ ساتھ مانید پڑھ گئی۔۔۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

رابعہ بیگم رب کے رضا میں راضی ہوگی۔ ان دونوں کی دنیا اپنی بیٹی سکینہ کے ارد گرد ہی گھومتی تھی۔ دونوں اپنی بیٹی پر جان نثار کرتے تھے۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

ڈیڈ مت جائے مجھے چھوڑ کر میں اپکا بیٹا ہوں ڈیڈ مت جائے پلیز مت
جائے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے

پسینے سے تر وہ شخص گردن دائیں بائیں مارتا ایک ہی جھٹکے سے چنچ کر نیند سے
اٹھ بیٹھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوں نیند میں بے چین ہوئے ہم

اکہ اپنا ماضی بار بار یاد آتا ہے۔۔۔

*****ZS*****

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

یونی کا یہ کیفے تھا۔ جہاں تین دوست بیٹھے اپنی شکار کی تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ کون سی لڑکی کو پھسایا جائے۔ اس گروپ میں صرف تین دوست تھے شیری۔ روحان۔ زری جو پورے یونی میں مشہور اپنی بیسٹ ایکٹینگ کی وجہ کر تھے۔۔۔۔۔

یہ تینوں بچپن سے ہی سات تھے۔ تقریباً سات سال میں ایک دوسرے سے ملے تھے۔ تب سے ان لوگوں کی دوستی گہری ہوئی تھی۔ ان کی دوستی کی مثال پورے یونی میں مشہور تھی۔ یہ تینوں تقریباً دو سالوں سے اس یونی میں اسٹوڈن کی حیثیت سے پڑھ رہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

ان کا مشغالہ بلکہ یہ کہنا اسان ہوگا کے انکا کام ہی لڑکیوں کو ٹریپ کر کے لوٹنا ہوتا تھا گھر - پیسہ - جائیداد وغیرہ - جو ان تینوں کا سیکرٹ تھا -

جس سے اب تک کوئی پردہ نہیں اٹھا سکا تھا - کیونکہ یہ بہت ماہر تھے اس کام میں -

جب وہ دونوں چائے کی چسکی لینے میں مصروف اپنی نظروں کو پوری یونی میں ادھر ادھر گھوم رہے ہوتے ہے - تو زری کی سحر کن آواز جو کافی روپ دار تھی ان کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب ہوتی ہے -

جس سے دونوں چونک کر زری کو دیکھنے لگتے ہے -----

روحان : یہ کب اور کہا ملی تجھے پار۔

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

چلوں شاباش کام پر دکان دو نکموں زری کے نکمے الفاظ پر دونوں غصہ سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

نکمہ کیسے کہا تم نے شیرمی اور روحان کا غصہ سوانیز پر تھا

کول ڈاؤن یار۔ تو جس چیز کو نکمہ کہہ رہا ہے اسے ہم ریکس نہ لینا کہتے ہے سمجھے۔
ہم یورپی لڑکی پھساتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اتنا صدمہ نہیں لگتا ہے۔ وہ ایک کو چھوڑتی اور دوسرے کو پکڑتی ہے۔

اور تجھے پتا ہے ہمارے مسلم لڑکیاں کیسی ہوتی ہے جانتا بھی ہے تو۔

URDU NOVEL BANK

ہمارے یہاں کی لڑکیاں عزت اور رشتہ میں بکھر گئیں نہیں کرتی یار وہ بہت سینیٹیوی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بات جان تک بھی آجاتی ہے۔

تو کیوں ریکس لینا چاہتا ہے یار۔ رزی کو کیسی بات کا ڈار نہیں ہے روحان صاحب رزی نے بہت پہلے ڈرنا چھوڑ دیا ہے۔

شیری کے منہ میں کھجلی ہوئی تو وہ دونوں کے بیچ میں بول اٹھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پر یار مجھے تو ڈر لگتا ہے ایک بات کا۔ کس بات کا شیری یہی کہ اس گیم میں تیرا ہی کہی گیم نہ بیچ جائے مینس کہ محبت شہبت وغیرہ۔۔۔۔

شیری بول کر روحان کے ہاتھ میں ہاتھ مار کر ہنستا گیا۔۔۔

- یہ دیکھتے ہی دونوں دم دبا کر وہاں سے نو دو آگیا رہو جاتے ہیں۔۔۔

"مت ہو اتنا کہ اے بے ایمان شخص

visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

سکینہ (بی ایس) اٹھ جائے بڑے ابو صاحب آپ کو ناشتہ کی ٹیبل پر یاد فرما رہیں ہے۔

افوو۔ و۔ ووو۔۔۔۔۔ رانی یار سونے دو کیوں اٹھا رہی ہوں۔

بی ایس۔۔۔۔۔ اٹھے نہ ابو صاحب بولا رہے ہے۔

سکینہ نے ماندی ماندی آنکھیں کھول کر اپنی نمونی کو دیکھا جو اس وقت فل مسکری موڈ میں تھی۔ رانی یہ (بی۔ ایس) کیا ہوتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری پہلی محبت۔

B.S means.Best Sister

URDU NOVEL BANK

یہ تم کہا سے نئے نئے الفاظ ڈھون کر نکلتی ہو یا۔ (بی۔ ایس ابو صاحب کہیں)
رہیں ہے جلدی سے میری شہزادی پلس اپنی سوتوں (بی۔ ایس) کو نیچے بھیجے۔

رانی۔۔۔۔۔نی۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔وہ لفظ رانی کو کافی کہینچ کر بولتی اسے گھورنے لگی
تھی۔ تم مجھے کھلے عام نستی بول رہی ہوں۔

ت۔۔۔۔۔تہ۔۔۔۔۔تمہم۔۔۔۔۔اب بچو مجھ سے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ارے ارے میری پیاری (بی۔ ایس) جی غصہ تھوک دے۔

*****ZS*****

— ۱۱ —

*****ZS*****

وہ فریش ہو کر نکلی تو سامنے ہی رانی کو کھڑا اپنا انتظار کرتے پایا تھا۔ رانی تم ابھی تک گئی نہیں نیچے ناشتہ کرنے۔ (بی۔ ایس) میں تو یہ پوچھنے کے لیے کھڑی ہوں کے آج آپکے لیے کون سے کپڑے پریس کراؤں۔

تمہیں پتہ ہے کہ میں اپنے سارے کام تم سے کروانے کی عادی ہو کوئی بھی کراؤ۔ میں تو سوچھتی ہو تم جب شادی کر کے چلی جاؤں گی تو مجھ بے چاری کا کیا ہوگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بی ایس یار میری جگہ اپکا ہسبنڈ لے لیے گا نہ وہ اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے کر کے دے گا۔

زری۔۔۔ می۔۔۔ می۔۔۔ روحان کا احتجاج بلند ہوا۔ زری تو چیٹنگ کر رہا۔ ہے۔ یہ۔ یہ
ٹھیک نہیں ہے یار۔

واو۔۔۔ کیا سچ میں چچ چچ چچ پر یہاں کون دیکھ رہا ہے مامی ڈیر روحان صاحب

بابا بابا۔۔۔ بابا۔۔۔

شیری ان دونوں کی ٹکرا دیکھ کر بائیک کو فل ریس دے کر دونوں سے اگے نکل جاتا ہے۔

شیری کی یہ حرکت دیکھتے ہی زری روحان کو گھور کر ایسے دیکھتا ہے جیسے سلیم ہی نکل جائے گا ابھی

- اے دیکھ سالے تیری وجہ سے وہ کمینہ نکل گیا ہے۔

روحان زری کے اس الزام پر چیخ اٹھتا ہے۔ اب یہ بھی میری وجہ سے ہوا ہے
www.urdu-novel-bank.com
دیکھ زری اب یہ زیادہ ہو رہا ہے -

چل ہٹ ہوا اُنے دے زری روحان کو کہہ کر بائیک کو فل ریس دیں ہوا میں
اڑاتا ہے جس سے اسکی بائیک شیری سے اگے نکل جاتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

زری تھوڑا اگتے جا کر پیچھے مڑ کر ایک آنکھ ویک کرتا ایک دل جلی مسکان چہرے پر
سجائے بولا -

zari se no doble crossing shari shahab

میدان میں ایک بار پھر زری کے نام کا شور بلند ہوا کیونکہ زری -

www.urdu-novel-bank.com

winning line cross kar chuka hota h

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اس گھر کے ایک کمرے میں ایک پانچ سال کا بچہ بھوک سے تڑپ رہا تھا۔ وہ بچہ بہت مشکلوں سے اٹھ کر بیڈ سے اترتا پھر مرے مرے قدم اٹھا کر اپنے مام ڈیڈ کے کمرے کے پاس جا کر دروازہ نوک کرنے لگا

ڈیڈ۔ ڈیڈ۔ ڈیڈ۔ ڈیڈ۔.... دروازہ کھولے مجھے بھوک لگی ہے ڈیڈ دروازہ کھولے ڈیڈ پلیز۔

وہ بچہ اپنے مام ڈیڈ کو پکار کر جب تھک ہار گیا تو خود کیچن میں چالا آیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چھوٹا سہ ٹیبل بالکل سیلپ کے سامنے رکھ کر اس پر چڑھ جاتا ہے اور پھر کھانا نکلنے کے لیے جیسے ہی کھانا اٹھاتا ہے وہ پورا اس پر گر جاتا ہے۔۔

جس کی آواز سن کر اسکے مام ڈیڈ کیچن میں آتے ہی سامنے کا منظر دیکھ اسکے مام کا غصہ سے برا حال ہو جاتا ہے ۔

URDU NOVEL BANK

جسے دیکھ اسکے ڈیڈ اس بچہ کو بری طرح پیٹنے لگ جاتے ۔

اے-اے-اے۔۔۔ ڈیڈ مت مارے ڈیڈ مجھے بھوک لگی تھی ڈیڈ۔

میں بس کھانا لینے آیا تھا ڈیڈ وہ بچہ بولنے کے ساتھ ساتھ زور زور سے کراہا بھی رہا تھا ۔

اور اسکی مام سائیڈ میں کھڑی مسکرا کر تماشہ دیکھ رہی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ بچہ نفرت سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ۔ اور اپنے ڈیڈ کا دیا ہر زخم ہر درد خاموشی سے برداشت کر رہا ہوتا ہے ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ماں ماں۔۔۔۔۔ ہوتی ہے وہ عظیم ہستیاں۔۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

جس کی شخصیت نہ اپنی دیکھے نہ سوتیلی
خوشیوں کی وہ راحت ہو۔ دل کا ہو سکون۔۔۔۔
ماں تو قبر میں سوئی پر میں ہو یہاں بے سکون
تجھ کو پکارو ماں پل پل پر کوئی صدا نہ آئیں۔
از قلم زینب شمیم

visit for *****ZS*****
www.urdunovelbank.com

ایک وجود کالے کوٹ بلیک پیٹ اور سر پر ہوڈی ڈالے اُہستہ اُہستہ قدم بڑھائے
گھر کی راہداری سے گزار کر سرٹیاں چڑھ رہی تھی۔ اور دائیں بائیں اپنی شارپ
نظروں کو بھی دوڑا رہی تھی کہ کہی کوئی دیکھ نہ لے۔

اپنے مرے مرے قدم اٹھائیں سامنے پڑے بیڈ پر ڈھے ہو جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

Black hunter.

کو گھورنے کی جرات کرے۔ دیکھ لے گئی یہ۔ بی ایچ۔ اسے بھی۔

Hidden man tmhy bhi hahaaaaaaaaahaa

URDU NOVEL BANK

شاید کوئی خود چل کر رہا ہے بی۔ ایچ کے پاس برباد ہونے۔ ہاہاہا۔۔۔۔۔ یہ کہہ کر۔ بی۔ ایچ۔ کی آنکھیں مسکرا اٹھتی ہے۔

لیکن شاید۔ بی۔ ایچ۔ کو معلوم نہیں تھا اس بار اس کو نانی یاد آئی ہے۔

"یو فخر میں گھرے اے لوگ۔۔۔۔۔!"

بھول جاتے ہیں ان کی بھی وقت آئی ہے"

visit for more novels
www.urduovelbank.com

از قلم۔ زینب شمیم

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

سکینہ سیریا اتر کر جیسے ہی ڈائینگ ٹیبل کے پاس پہنچی فورن ایک لمبے کی تاخیر کیے بغیر اپنے ڈیڈ کے گالے میں باہیں ڈالے لپٹ گئی۔

اوہ۔۔۔ہم۔۔۔ ڈیڈ اپنے اور مام نے ابھی تک ناشتہ شروع نہیں کیا۔ وہ اپنے ڈیڈ سے بھرپور لاڈ جاتا کر کہتی ہے۔

جی میری ڈول پہلے کبھی آپ کے بغیر ناشتہ کیا ہے؟ ویسے ڈیڈ ایک راز کی بات بتاؤں۔

visit for more novels:

وہ راز دارانہ انداز میں اپنے ڈیڈ کی کان میں جھوک کر کہتی ہے لیکن آواز تیز ہی ہوتی ہے جس سے رابعہ بیگم کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ڈیڈ آپ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مام سے زیادہ گوڈ لوکینگ ہوتے جا رہے ہیں مام تو آپ کے سامنے دودھ کم پانی زیادہ چائے لگتی ہے۔

ارے ارے میری کمیٹ بیگم یار ڈول مزاق کر رہی ہے۔

I know mom

اُٹھتی ہے دیکھ رہے ہے اُپ اپنی دُول کو۔

ہاہاہا ڈول بس بھی کرو تم نے اپنی مام کو کافی تنگ کر لیا۔ ہاہاہاہا آپ بھی نہ
 رابعہ - فراد صاحب ہنستے ہوئے بولنے لگے تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ ہنوک بنی اپنی بیٹی کے دیکھتی گئی سکینہ اپنے ڈیڈ کے کندھے سے ہٹ کر اب اپنی مام کی بہاؤں کا ہار بنی لاڈ سے کہتی آپ تو گوڈ لوکینگ نہیں ہے نہ مام کیونکہ وہ تو لڑکے ہوتے ہیں آپ تو میری کیوٹ + سیوٹ ہارٹ ہو میری مام جانی وہ یہ کہیں کر ہنس دیتی ہے اور اسے اس طرح دیکھ کر وہ تینوں بھی مسکرا دیتے ہیں۔

جب کہ رانی ان تینوں کو اسے لاڈ اٹھاتے دیکھ کر نم آنکھوں سے مسکرا دیتی ہے۔
 اسے نم آنکھوں سے مسکراتا دیکھ جیسے ہی رابعہ بیگم کی نظر رانی پر پڑتی ہے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتی ہے۔ جن کا اشارہ دیکھ وہ فوراً ان کے پاس چلی آتی ہے۔

آپ اس طرح کیوں نم آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

و۔۔۔ وہ۔۔۔ انٹی بس اپ تینوں کو دیکھ کر ماما بابا یاد آگئی وہ بھی میرے پاس ہوتے تو میں بھی انہیں اس طرح تنگ کرتی وہ میرے بھی لاڈ اس طرح اٹھایا کرتے۔

ارے اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے تم ہماری دوسری بیٹی ہی ہو ہم تمہارے ماں باپ اور سکینہ اپ کی بڑی بہن جسے اپ بی ایس کہتی ہے۔
جی انٹی۔ انٹی نہیں ماں صاحب بولو جسے اپ فراد کو ابو صاحب بولتی ہے رانی انکی بات سن کر مسکراتی ہوئی گردن ہاں میں ہلا دیتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلے اب ناشتہ کرتے ہے ماں صاحب۔۔۔ پھر وہ چاروں ہلکے پھولکے باتوں میں مصروف ناشتہ کرنے لگتے ہے۔

*****ZS*****

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

وہ تینوں قلب میں بیٹھے ماحول سے بیگانے اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے۔
 شیریں تجھے جو کام دیا تھا وہ ہوا یا۔ نہیں ابے سالے زری تو مجھ پر یعنی تو دی
 ٹیلیفون پر شک کر رہا ہے۔

شیریں تو تو زیادہ ڈیلوگ مت مار سیدھا سیدھا بول سمجھا دیکھ زری۔ شیریں اپنی انگلی
 اٹھائے اسکو دیکھا کر غصہ میں بولتا ہے ہاں دیکھ لیا اب بول۔ دنیا ادھر کی ادھر
 ہو جائے پر شیریں کا کام وقت پر ہوتا ہے۔
 visit for more novels:
 www.urdu-novelbank.com

چل لے تو بھی کیا یاد کرے گا کے کتنا۔ سکھی دوست سے پالا پڑا ہے اسکی
 طرف ایک لفافہ بڑاتے ہوئے بولا ایک انکھ ویک کی۔

یار تجھے شاید کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔

visit for more novels:

عورت ذات ہوتی ہی ہے دھوکے باز دوچہرا رکھنے والی ذات ہے زری کھوئے کھوئے
نفرت بھرے الفاظ میں کہتا ہے۔

اور کئی دور خیالوں کی دنیا میں نکل جاتا ہے۔

ڈیڈ معاف کر دے کچھ نہیں کیا میں نے جھو۔۔۔۔۔ جھوٹ نہیں بولا۔

اہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اہم ڈیڈ درد ہو رہا ہے وہ بچہ مسلسل اپنے ڈیڈ سے اہم پکار سیکھتے
ہوئے کر رہا تھا۔

مام آپ تو ڈیڈ کو سچ بتائیں میں نے کچ۔۔۔ کچھ۔ نہیں کیا۔

بیٹا میں آج جھوٹ بول کر آپکو بچا لوں گی کل پھر آپ چوری کرے گئے۔

وہ اپنے مام کے سفید جھوٹ پر دنگ رہے جاتا ہے۔ اور اپنے باپ کی ہر سزا کو برداشت کرتا ہے۔

*****ZS*****

وہ ناشتہ سے فارغ ہو کر جیسے ہی روم میں آتی ہے۔ اسکی نظر سیدھے وال کولاک پر پڑی۔ تو وہ فوراً ہڑبڑا کر واڈ ڈراپ کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ وہ یونی جانے کے لئے لیٹ ہو رہی تھی۔

اگر یہ خبر اسکی مام تک جاتی تو اسے صبح صبح وقت کی پابندی پر ایک لمبا لیکچر ملتا

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سکینہ یہ سوچ کر ہی جلدی جلدی کپڑے لے کر واش روم میں گھس جاتی ہے اور پھر باہر آکر جلدی جلدی تیار ہونے لگتی۔ شوٹ فرائک کے نیچے فیننگ ٹائس کندھے تک اُتے یو کٹینگ بال جو ڈارک گولڈن رنگ کے تھے اُنکھیں ڈارک برؤن

URDU NOVEL BANK

جن میں بھر بھر کر کاجل لگایا گیا تھا ڈارک براؤن لب اسٹیک لگائے ہاتھوں کے ناخنوں کو مہرون رنگ سے سبائیں بنخیر ڈوپٹہ کے یونی جانے کے لیے تیار کھڑی تھی ایک بار اُٹینہ میں اپنا جائزہ لیتی مسکرا اٹھی تھی تم اتنی خوبصورت کیوں ہوں سکینہ وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

سکینہ کو ڈوپٹہ جسے چادر سے کافی چڑ تھی اگر اسے کوئی ڈوپٹہ لینے کہتا تو اسے کافی سنا جاتی تھی۔ وہ جسے ہی روم سے نکل کر سیڑیاں اترتی باہر بڑھنے کو تھی اسی وقت رانی پیچھے سے چمکتے ہوئے اسکی طرف اُڑی تھی

بریک بریک رانی بی بی کون سی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ جو اسطرح چھیلا چھیلا کر پورا گھراور میری شامت کو اکھٹا کر رہی ہوں۔

URDU NOVEL BANK

بی ایس اگر آپ اس طرح مجھے بغیر بتائے گی تو میں اسی طرح چلا چلا کر شور مچاؤں گئی۔

اف خدایا میں کہا چھاس گئی وہ جھجھلا کر نفی میں گردن ہلاتی اور نامحسوس انداز میں اپنا ماتھا سہلاتی ہے کیونکہ اسکی نمونی ہمیشہ غلط وقت پر اسے پھساتی تھی۔

اچھا بولو واپسی پر کیا چاہیے رانی صاحبہ جی۔ یار بی ایس وہ گول گپے اور چٹ پیٹ چاٹ۔ وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتے اسے فرمائش کر رہی تھی جیسے اسکے سامنے ہی رکھی ہوں۔ اچھا اچھا بس یونی کے واپسی میں لے کر اونگی زیادہ لچائی اہ بھرنے کی ضرورت نہیں ہے چاٹورن لڑکی۔ سکینہ اسکے ماتھے پر تھپ رسید کرتے بولی تھی۔ تو رانی خوشی سے اسے لپٹ گئی۔

Thank you BS I love you .

URDU NOVEL BANK

بس بس لڑکی اب میں جاؤں جی جی جائے آپ جاؤں گی تو ہی میری پیاری پیاری
چیزیں آگئی نہ جسے میں بڑے پیار سے اپنے پیٹ میں ڈالو گی نہ -
ہاہاہا سکینہ نفی میں گردن ہلائیں باہر نکل جاتی ہے۔

مسکرے ہے میرے ادا "مسکرے ہے میرے انداز۔۔۔۔۔

میں مست میں جیتی ہوں یہی ہے میرے انداز۔۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

وہ یہ شاعر بولتے ہوئے گھر کے اندر بڑھ گی تھی اور اپنی کہی شاعری پر خود ہی
ہنس دی تھی۔ ہاہاہا۔

*****ZS*****

سفینہ بیٹی کہا ہے آپ ناشتہ تیار ہے۔ جی جی امی سفینہ سر پر ڈوپٹہ ٹیکائے ہڑبڑا کر کیچن سے باہر نکلتی ہے۔ امی آپ بیٹھے میں ناشتہ لگاتی ہوں اور کمرے سے ابو کو بھی بولا لاتی ہوا اور چھوٹی کو بھی لے آتی ہوں۔

نہیں نہیں سفی بیٹا عروسہ کو ناشتہ تم کمرے میں ہی کراؤں مجھے تمہارے ابو سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ عروسہ یہاں ہوگی تو بات نہیں ہوں پائگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی جی امی میں کرواتی ہو چھوٹی کو ناشتہ وہ ٹرے میں انڈے بریڈ دودھ رکھ کر اند کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

*****ZS*****

جیسے ہی شیری کی آواز اسکے کان میں پڑتی ہے وہ ہڑبڑا کر اپنی خیالوں سے واپس آیا ۔

www.urduovelbank.com

چھوٹوں ابھی تم زری کے لیول پر نہیں پہنچے یہ بول کر زری شیریں کے گال زور سے کھینچتا اسے غصہ دلا جاتا ہے۔ جس پر زری اور روحان زور سے ہنس دیتے ہے

-----بابا بابا-----

URDU NOVEL BANK

انکی اس حرکت پر شیریں کا غصہ سے منہ لال ہوتا دیکھ زری فوراً بول اٹھا۔ یار شیریں مزاق کر رہا ہو کیوں ناراض ہوتا ہے۔ اچھا میرے یار دیکھ تھوڑا انتظار کر اور پھر دیکھنا یاروں یہ بڑی ہی کوئی پہنچی ہوئی چیز ہے۔

چل ایک راز کی بات بتاؤں تم لوگ کو وہ مصوم لڑکی بقول شیریں کے ہم۔ ہم ہم زری گلاء کھنگار کر کہتا دونوں کو دیکھنے لگا۔ خود چل کر مجھے پیسے دینے آئی۔ اب دیکھ اپنے زری یار کا کمال یہ کہہ کر وہ لب دانتوں تلے دبائیں زور کا کہہاں لگاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شیریں اور روحان منہ کھولے اپنے دوست کا کمینہ پن دیکھ کر دنگ رہے گے تھے۔ پھر دونوں وہاں سے اٹھ کر ڈانس فلور کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

ہر انسان کے گناہوں کا کفارا ہوتا ہے ۔ ۔ " ..

"وقت بہ وقت ہر گناہوں کا نظارہ ہوتا ہے

*****ZS*****

سفینہ دروازے کے پاس کھڑی ہو کر ایک لمبی سانس خارج کرتی ۔ اُہستہ سے دروازہ
کھول کر اندر جانے لگی وہ جیسے

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

ہی اپنا ایک قدم اندر رکھتی ہے ویسے ہی

ایک کشن اکر سفینہ کے کندھے پر زور کا لگا جس سے ناشتہ کی ٹرے زمین بوس
ہوتے ہوئے پچی تھی

URDU NOVEL BANK

سفینہ گھور کر غصہ سے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھتی ہے۔ جس میں سفینہ کی جان بسی تھی۔

جس کا عصر لیے عروسہ منہ پھولائیں بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ اور منہ تیرا کر کے دیوار کی طرف دیکھنے لگیتی ہے۔ جس کا مطلب صاف تھا وہ اپنی بڑی اپو سے ناراض ہے۔

visit for more novels:

ارے ارے میری چھوٹی سی جان ناراض ہے اپنی اپو سے سفینہ کے یہ کہتے ہی عروسہ تھوڑا اور منہ پھولائیں مزید تیرا کر لیتی ہے۔ جسے دیکھ سفینہ کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ رقصا کرنے لگی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اُپ بات نہیں کرے اُپو۔۔۔ن۔۔۔و۔۔۔وہ غصہ سے اُپو کو کہینچ کر بولی۔ تو کیا کرو میری جان وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔

اُپو۔۔۔۔و۔۔۔۔ن۔۔۔۔اُپ میری نتال اتال لاہی ہے ایشا نہیں ہوتا ہے

(اُپ میری نقل اتار رہی ہے ایسا نہیں ہوتا ہے) وہ تھوڑا۔ سا

تتلا کر بولتی تھی عروسہ ایک اسپیشل چیلڈ تھی ۱۸ سال کی عمر میں اسکا دماغ ۱۰ سالانچہ جیسے تھا بچپن سے ہی اسکی زبان تھوڑی تتلاتی تھی۔

اُپو عروسہ سے کوئی پیال نہیں کرتا ہے وہ سوں سوں کر کے بولتی سکینہ کا دل مٹھی میں جکڑ گی تھی کوئی میرے پاش نہیں اُنا می بھی نہیں پیال کرتی اُپ بھی نہیں کرتے بابا بھی نہیں کرتے۔

کیوں میں اُپ کی طرح عقل مند نہیں ہو اُپ کے طرح تام نہیں کر سکتی یہ بول کر وہ زور زور سے رونے لگتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

سفینہ اپنی ننھی سی جان کی بات غور سے سن رہی تھی اسے اپنی چھوٹی سی جان کا دکھ اپنے سینے میں درد بن کر چبہتہ محسوس ہو رہا ہے۔

وہ تڑپ کر اپنی چھوٹی جان کو اپنی باہوں میں بھرے خود بھی رونے لگتی ہے۔ ایسے نہیں بولتے اپو بس تھوڑا مصروف رہتی ہے۔ اب پکہ وعدہ اپکی اپو اب ایسا نہیں کرے گی اور امی ابو آپ سے بہت پیار کرتی ہے آپ ایسا کیوں سوچتی ہے میری جان۔ اب سفینہ اپنا رونہ بھولائے اسے سمجھنے میں لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اچھا اچھا میری طرف دیکھوں میری جان۔

میرا بچہ۔۔۔! اپو اپنی کان پکڑتی ہے نہ۔ معاف نہیں کرو گی اپنی اپو کو اب سے اپو تمہارے ساتھ کھیلے گی بات بھی کرے گی اور گھمانے بھی لے کر جائے گی۔

پکہ۔۔۔۔! اپو پرومس تالوں (کروں) وہ دو انگلی اُگے کر کے رومی رومی اُنکھوں سے
امید لیے صفینہ کو دیکھ کر بولی۔ جس کے انداز پر صفینہ کو بے حد پیار آیا اپنی
چھوٹی سی جان پر وہ بہت مصوم سی تھی ساری فریبوں سے انجان۔

میرا پیارا بچہ ہم اُپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ کیونکہ اپ اس پیشل ہو اس دنیا سے بالکل الگ بہت مصوم ہوں اُپ میری چھوٹی سی جان ہوں۔ اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چومتی بولی تھی۔ میں تھوڑا مصروف رہتی ہو اسی لیے اُپ کو وقت نہیں دے پاتی ہو اب جلدی سے ناشتہ کروں پھر ہم تیار ہو کر گھومنے جائے گے اب تو میرا پیارا بے بی خوش ہے نہ۔

سچ اے۔۔۔۔۔ و۔۔۔۔۔ یوں۔۔۔۔۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

جب سکینہ ہاتھ اٹھائیں تیز آواز میں بولی۔

بس بس رانی صاحبہ۔ ہاں تم بہت مصوم ہو ساری مصومیت تم پر ہی آکر ختم ہو جاتی ہے ہا ہا ہا۔۔۔۔

اپی اب بھی نہ وہ یہ بول کر انداز کچن ایریا کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکی بیٹھو ادھر مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔

جی مام بولے وہ صوفے میں ان کے برابر بیٹھتے ہی بولی۔ سکی یہ تم کیسے کپڑے پہنے لگی ہوں اور تم ڈپٹہ کیوں نہیں لیتی ہو۔ رابعہ بیگم اسکے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر سمجھانے کے انداز میں بولی۔ بیٹا چادر عورت کی شان ہوتی ہی۔ جو عورت اپنے سر سے اپنی چادر خود اتار دے تو پھر سمجھ لینی چاہیے وہ اس چادر کی عزت۔ اور ردا

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

حیا کا مطلب ہی نہیں جانتی پھر باہر والا بھی آپ کی سر سے چادر کھنچنے میں دیر نہیں لگاتا سکی وہ سب موقعہ کی تلاش میں ہوتے ہے اپنی ردا کو عزت دینا سکھو سمجھو بات کو میری جان۔

بس بس مام یہ فلسفہ پھر سے شروع کر دیا اپنے یار۔ جس سوسائٹی میں ہم مووی کرتے ہیں ان میں یہ سب ضروری ہوتا ہے۔ اور ان کپڑوں میں کیا برائی ہے۔ بیٹا اس میں اچھائی بھی تو نہیں ہے فرق ہماری سوچھ میں ہوتی ہے جس سے ہم اچھے برے کی تمیز میں فرق کرنے کی پہچان رکھتے ہے۔ تم ابھی نہیں سمجھو گئی بات کو میری۔ بس کرے مام اپکو تو پتا ہے میں شروع سے ہی ایسے کپڑے ہی پہنتی ہوں یار چھوڑے مام میں کپڑے چیلنج کر آتی ہو۔

ٹھیک ہے میری جان چیلنج کر آؤں پھر ساتھ مل کر کھانا کھاتے ہے۔

URDU NOVEL BANK

جی وہ یہ بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے ۔

ردا کی اہمیت کو جاننا ہے ۔ تو فاطمہؓ سے جانو "

"جن کے سر سے سرکنے پر چاند بھی پردہ کر لیتا تھا

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مراد صاحب جب ڈینگ ٹیبل پر آئیں تو اپنی بیگم عائشہ کو خود کا انتظار کرتے پایا وہ کیسی گہری سوچ میں غم بیٹھی تھی ۔ یہ دیکھ کر وہ آرام سے چیئر پر بیٹھ کر فرست سے اپنی بیگم کے چہرے کے اتار چہار دیکھ رہیں ہوتے ہے ۔

کیا سوچھ رہی تھی جو آپ نے اپنے شوہر کے انے کا بھی نوٹس نہیں لیا۔

ک۔۔۔کچ۔۔۔کچھ۔۔۔نہیں مراد ریلکس بیگم اسے گھبرا کر کیوں بات کر رہی
ہے۔ کیا ہوا ہے کوئی بات ہوئی ہے کیا۔ جس کا مجھے علم نہیں کوئی مسئلہ ہے
تو شئیر کرئے مجھ سے۔

URDU NOVEL BANK

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے وہ دراصل میں چاہتی ہوں اب صفینہ کی شادی کردو دو سال پہلے اسکی پڑھائی مکمل ہوں چوکی ہے۔ اب ہم اسکی شادی کا سوچتے۔

دیکھے ہماری بیٹی کتنی فرماندار اور ہمارا کتنا احترام کرتی ہے۔ نظریں اٹھا کر بات تک نہیں کرتی آپ کوئی اچھا سا رشتہ تلاش کرے جو بالکل اس جیسا ہوں دولت شہرات سے کم ہو لیکن سیرت سے مکمل ہوں مراد کیا خیال ہے آپ کا اس بارے میں۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ہم۔۔۔ ہم ہم۔ تم۔ ٹھیک کہتی ہو عائشہ۔

دیکھتا ہوں میں اپنے ارد گرد کوئی اچھا سا رشتہ۔ بس تم فکر مت کرو یا۔

- ہم ہم۔ جی ٹھیک ہے۔

انہیں خبر بھی نہیں تھی۔ ایک وجود پیلر کے پیچھے چھوپا ان کی ساری بات سن چکا ہے۔ اور یہی ان دونوں پر بہاری پڑنے والا تھا یہ اپنے باتوں میں مشغول آنے والے وقت سے بے خبر اپنے خیالوں میں کیا کیا سوچھ کر بیٹھیں تھے۔

اولاد بینک

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عروسہ آرام سے آپ کو لگ جائے گی میری جان۔ اپو اتنا مزہ اُہا ہے نہ دیکھیں میں اڑھ رہی ہوں۔ عروسہ جھولے میں بیٹھے خوش ہو رہی تھی۔ اچھا اب اتریں ہمیں گھر بھی جانا ہے۔ شام ہو رہی ہے میری جان اپو ابھی تھوڑا اور نہ۔ نہیں میرا پیارا بے بی ہم پھر دو دن بعد آئیں گے نہ چلے اب۔ جی اپو وہ منہ لٹکائیں بولی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

ابھی وہ دونوں پارک کے گیٹ سے نکلتی کہ اس کا زور دار ٹکراؤں روحان سے ہوا

اھ۔۔۔۔۔ اوچ۔۔۔۔۔ اُندھے ہو یہ اُنکھیں کیا شوپیس کے لیے رکھی ہے تم دیکھ کر نہیں چل سکتے اب گھور کیا رہے ہوں۔ گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اھ۔۔۔۔۔ اھو۔۔۔۔۔ اھو۔۔۔۔۔ وہ ذرہ کھانسنے کے انداز میں گلہ کہنگارتا ہوا بولا۔ ماں بہن ہے پر وہ جی بیوی نہیں ہے نہ تو بندہ بشر سے گستاخی ہو جاتی ہے۔

کیا بولے جارہیں ہو ایک منٹ تم ذرہ روکو۔ عروسہ اُپ یہاں بیچ پر بیٹھے میں ذرہ ان سے دو دو ہاتھ کرلو۔ یہاں سے کہی نہیں جائیں گی اُپ ٹھیک ہے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

اُپو۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔ بری بات لڑی لڑی کرنی۔

لڑی نہیں کرنے جارہی ہوں میری جان بس ابھی امی ٹھیک۔

ہاں تو مسٹر اب زرہ بولے کیا بولا تھا آپ نے۔

کیا بولا تھا میں نے مجھے تو یاد نہیں وہ وہ اپنے انگلیوں سے سر کو کہو جاتے ہو سوچ نے کے انداز میں بولتا اسکے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

زیادہ بنے کی ضرورت نہیں ہے یہ کیا بیوی جسے الفاظ بولے تھے تم۔

تو گھر میں ماں بہن کے ساتھ بیوی بھی اُجائیں گی نہ تو پھر یہ بندہ پھر کسی سے
ٹکرانے کی غلطی نہیں کرے گا نہ

-----یو-----یوں-----وہ غصہ سے چیخ کر کہتی اس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔

www.urduNovelBank.com

میں دیکھ لوں گی تمہیں بعد میں۔۔۔ بالکل بالکل پرمیننٹ نامہ ملنے کے بعد آپ فرست اور غور و فکر سے دیکھیے گا۔ یہ بندہ بشر ذرہ برابر بھی برا نہیں مانے گا۔

ت۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔ بہت ہی گھٹیا قسم کے ہوں وہ غصہ سے آگ بگولہ ہو کر جیسے ہی مڑ کر بیچ کی طرف بڑھتی ہے۔ لیکن وہاں عروسہ کو نہ دیکھ کر سخت

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

پریشان ہو جاتی ہے۔ پریشانی میں اُگے پیچھے پورے پارک میں بھاگ بھاگ کر زور زور سے آوازیں دینے لگتی ہے لیکن کافی دیر بعد بھی اسکے نہ ملنے پر تھک ہار کر اسی بیچ پر آکر دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر بڑی ہی شدت سے رونے لگتی ہے۔ تھوڑی دور کھڑا روحان اسے روتا دیکھ خاموشی سے برابر میں آکر بیٹھ جاتا ہے۔

ہ۔۔۔ ہے۔۔۔ کیا ہوا مس آپ روکیوں رہی ہے۔۔۔ میری بات اگر بری لگی تو اس میں رونے والی کیا بات ہے۔

visit for more novels:

وہ روحان کی بات پر پہلے اپنا رونا بھولائے اسے گھور کر دیکھتی ہے پھر کچھ سوچ کر بولی۔ نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ۔ وہ۔ پریشانی کے سبب بولتے ہوئے اسکی زبان لڑکھڑا رہی تھی وہ میری جان نام عروسہ لینے کے بجائیں میری جان کہنے پر روحان ٹرس کی کیفیت میں منہ کھولے اسے ٹلٹکی بندھے دیکھنے لگا۔ صفینہ اسے اس طرح دیکھ اپنے لفظ کے سنگین غلط ہونے کا احساس ہوا۔

و۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔میرا مطلب میری چھوٹی بہن عروسہ وہ کہی مل نہیں رہی ہے۔ وہ یہ بول پھر سے رونے لگتی ہے۔ میں کیا کروں پلینز اسے ڈھونے میں میری مدد کرے پلینز وہ التجائی انداز میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی روحان کو پہلی بار کسی کی روئی آنکھیں اتنی حسین لگی تھی اور پہلی بار کسی کا رونا اتنا بے چین کر رہا تھا۔ وہ اپنے دل کے حال سے یکسر بے خبر ایک الگ ہی احساس کو فیل کر رہا تھا۔ وہ تو صرف اس لڑکی کو پریشان کرنے کی غرض سے تھوڑا تنگ کر رہا تھا کیونکہ اسکا غصہ سے تپہ تپہ چہرہ اسے مزہ دے رہا تھا۔ پر اب اسکا دل بغاوت کرنے پر اتر آیا تھا۔

"تجھے روتا دیکھ میرے دل کا حال کچھ یوں ہوتا ہے۔
کہ یہ دل حال کچھ اس طرح بیاں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

*****ZS*****

کیا عمر ہے اُپکی بہن کی جی وہ وہ۔۔ ۱۸ سال کی ہے۔ ہے یار تو پھر اس میں
ٹینشن والی کیا بات ہے وہ تو اب تک گھر بھی چلی گئی ہوگی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔

مسٹر جسٹ شٹ اپ۔۔ اُپکو بات سمجھ نہیں آرہی میری وہ نہیں جاسکتی سمجھے
اُپ۔ وہ اوروں سے مختلف ہے صفینہ کا ضبط اُب ختم ہو رہا تھا۔ کیونکہ جس بہن

URDU NOVEL BANK

میں اسکی جان بستی تھی وہ اسکی ایک لاپروہی کی وجہ سے اس سے کھو گئی تھی
اسے نو پر غصہ اُ رہا تھا وہ غصے سے چیخ کر روحان کو انگلی دیکھا کر بولی ۔

ریلکس ریلکس مس اُپ اتنا غصہ کیوں کر رہی ہے ۔ مجھے بتائیں آخر وہ کیوں
اُوروں جیسی نہیں ہے آخر بات کیا ہے

وہ تھک ہار کر بیچ میں دوبارہ بیٹھ جاتی ہے اور سر اپنے ہاتھوں میں گرائے رونے
لگتی ہے ۔ مسٹر وہ پندرہ سال کی ہے ضرور مگر اسکے دماغ دس سالہ بچوں جیسا
ہے ۔ یعنی میری چھوٹی بہن ایک اسپیشل چیلڈ ہے ۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسے سخت پریشان دیکھ کر روحان فوراً بولا۔ ٹھیک ہے آپ پریشان نہیں ہوں چلیں ہم ڈھونڈتے ہیں انشاء اللہ مل جائیں گی آپکی بہن۔ وہ دونوں پارک کے ایک ایک کونے میں ڈھونڈ چکیں تھیں پر عروسہ کا کہی پتہ نہیں تھا۔

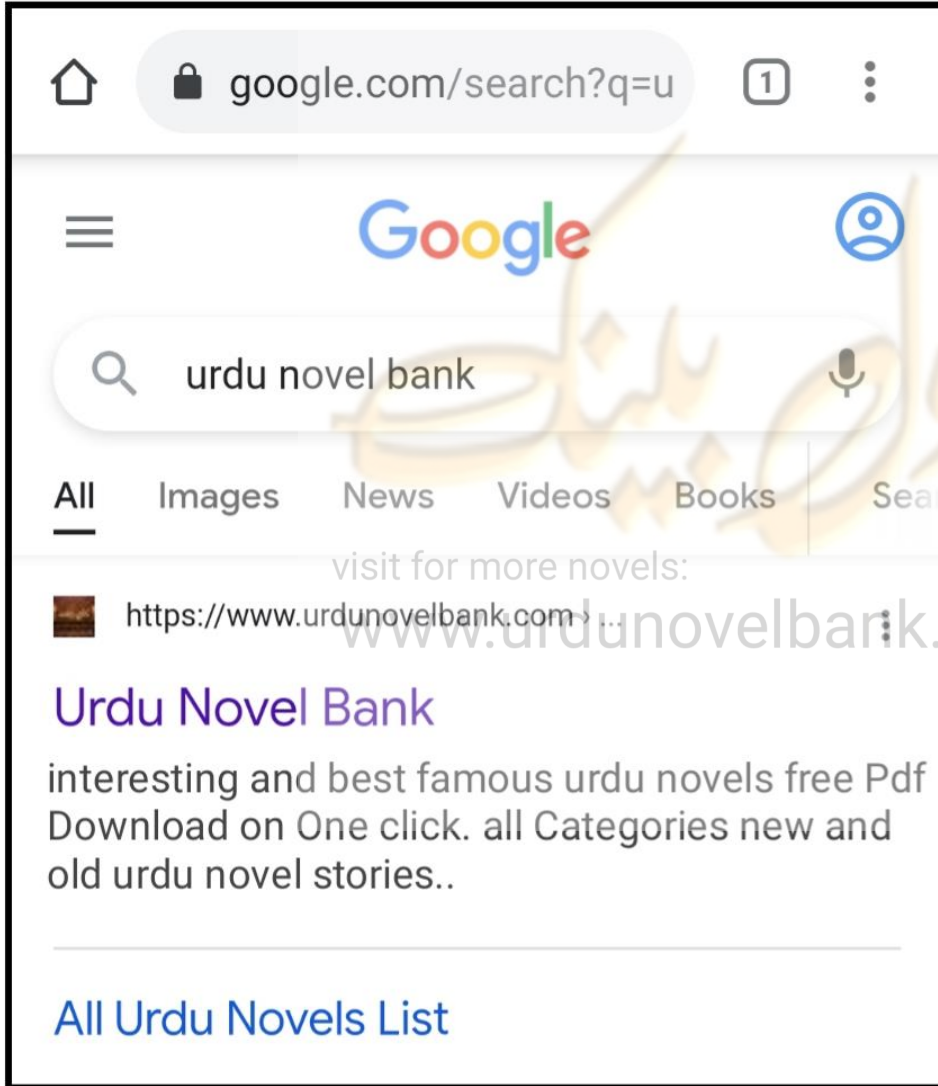
*****ZS*****

عائشہ بیگم اب باقاعدہ پریشانی سے سامنے حال میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی صفیہ شام کا واپسی کا بول کر آگئی تھی اب تک کیوں نہیں آئی میں کیا کروں کیا مجھے مراد کو بتانا چاہیں نہیں نہیں وہ بہت پریشان ہو جائیں گے ایک تو سفینہ کی کال بھی نہیں لگ رہی ہے۔ یا اللہ ان کو اپنے حفظا مان میں رکھنا۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

اندھیرا بھی اب بڑھ رہا تھا جیسے جیسے اندھیرا بڑھتا جاتا ویسے ویسے صفینہ کی دل کی رفتار بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ عروسہ عروسہ میری جان کدھر ہے آپ۔ اب اپنی اپنی ڈر رہی ہے۔ آجائیں یار پلیز مت پریشان کرئے آپ اپنی آپ کو اب تو صفینہ زور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu**novelbank**.com*****ZS*****

روحان پہلی مرتبہ کسی اپنے کو اپنے کے لیے اتنا پریشان اور روتے دیکھ رہا تھا۔ وہ بچپن سے ہی اپنوں سے دور ہاسٹل میں رہا تھا۔ کیونکہ ماں باپ اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے اور ایک چھوٹی بہن تھی جو کافی نک چڑھی سی

URDU NOVEL BANK

تھی کبھی بھائی سے پیار سے بات ہی نہیں کی تھی۔ کبھی لاڈ پیار ہی نہیں کیا تھا اسکی بہن سے شروع سے ہی کچھ خاص بنی نہیں اسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ اسکے ماں باپ نے اپنے ساتھ بیٹھا کر پیار سے کبھی بات بھی کی ہوں روحان نے کبھی اپنوں کا پیار محسوس ہی نہیں کیا تھا۔

*****ZS*****

visit for more novels:

اسے یہ لڑکی بہت بھائی تھی اسکی پریشانی اسکا ڈراپنی بہن کے لیے انجانے میں روحان کے دل میں جگہ بنا رہا تھا۔

روحان نے دل ہی دل میں یہ تہہ کر لیا کہ اب پوری زندگی اس لڑکی کے ساتھ ہی گزارے گا اسے اپنی بیوی بنا کر۔۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

*****ZS*****

ایو آپ رو کیوں رہی ہوں کسی نے ڈاٹا اپکو۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

نہیں میری جان سفینہ روتے روتے زور سے اسکو گلے لگائیں بولی تم یہاں کیوں سو گئی میری جان میں کتنا ڈر گئی تھی۔ اپو میں نے اچکو ڈھونا پر آپ نہیں ملی نہ اور مجھے نیند آرہی تھی نہ تو میں یہاں سو گئی زور سے وہ انکھوں کو میچ کر بولتی سفینہ کو بہت کو بہت مصوم لگی ایسا نہیں کرتے میری جان اپو کو بتانا تھا نہ۔۔

ان دونوں کو ایک دوسرے میں غم دیکھ
تھوڑی دور کھڑے روحان ان دونوں کو اس طرح باتیں کرتے دیکھیں اب بچ میں
بول اٹھا۔
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اف۔۔۔۔ آپ دونوں کی یہ شکایت ختم ہو گئی ہو تو ہم گھر چلے
تم۔۔۔۔۔ تم ابھی تک گئے نہیں کیوں روکے ہوئے ہوں جاؤں ہم خود چلے
جائے گے زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر۔۔

-او- -ہ- -او ابھی تو ریکویسٹ کیا جا رہا تھا روحان مزاق اڑانے کے انداز میں بولتا
اسے اگ لگا گیا تھا۔ او تو اتنی جلدی زحمت کا خیال آگیا اپکو مس۔۔۔۔

مس نہیں ہوں صفینہ نام ہے میرا۔۔۔۔

مسٹر۔۔۔ تو میں بھی نہیں ہوں۔ روحان نام ہے میرا وہ مسکرا کر اسے کہتا ہے
جیسے دیکھ صفینہ غصہ سے دات پیس کر رہے جاتی ہے۔
www.urdunovelbank.com

عروسہ ان دونوں کو بڑی بڑی آنکھیں کھول لڑتے دیکھ آخر کار صفینہ سے پوچھ
بیٹھی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ دونوں گھٹنا زمین پر رکھیں اسکے سامنے بیٹھ کر اپنا ہاتھ اُگتے کرتے ہوئے بولا
کیا اب میری چھوٹی بہن بنے گی کیوٹ ڈول -

سچ بھائوں میں اپکی چھوٹی بہن بنوگی اب میرے بھائوں یہوں وہ ----- خوشی
سے چیخ کر جھوم اٹھی تھی آخر کو اسکے بڑے بھائوں کا شوق جو پورا ہو گیا تھا۔
اسے اس طرح خوش دیکھ کر صفینہ مسکرا دیتی ہے۔

بھائوں اُپ کھلوں گے نہ میرے ساتھ۔ گھومنے بھی لے کے جائیں گے نہ جی
جی بلکل اب کو لیکے جائیں گے اب جب بولو گئی لیے چلوں گا اپنی ڈول کو۔
بس بس عروسہ ماں بابا گھر میں پریشان ہو رہے ہو گئے بہت دیر ہو گئی ہے میری
جان اب گھر چلے۔

جی اپو چلے میں اپنی ڈول کو گھر چھوڑ دیتا ہو۔

ٹھیک ہے چلے۔۔۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

جیسے دیکھ عرسہ کہلا کر ہنس دیتی ہے۔

صفینہ اسے اس طرح خوش دیکھ ہمیشہ اسی طرح خوش رہنے کی دل سے دعا کرتی ہے۔۔

*****ZS*****

اب تو بہت دیر ہوگی ہے مجھے مراد کو کال کرنی چاہیں ہاں عائشہ بیگم جیسے ہی کال کرنے کے ریسپور سے فون اٹھاتی ہے۔ ویسے ہی مراد اندر آتے دیکھائی دیتے ہے وہ فورن فون وہی چھوڑے انکی طرف بھاگتی ہوئی قریب پہنچی تھی

- کیا ہوا عائشہ اتنی پریشان کیوں ہے -

وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔دونوں شام کا بول کر گئی تھی اب واپس نہیں آئی کون دونوں
عائشہ ٹھیک سے بتائیں آخر بات کیا ہے۔

مراد ہماری بیٹیاں مراد وہ دونوں پارک گئی تھی لیکن اب تک واپس نہیں آئی اب
تو کافی دیر ہو گئی ہے وہ سخت پریشانی میں انھیں بتا رہی ہوتی ہے۔ ان کی پریشانی
کا اندازہ انکے چہرے سے صاف لگایا جاسکتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عائشہ اب آپ مجھے بتا رہی ہی آپ اتنی لاپروہ کیسے ہو سکتی ہے اپنے مجھے کیوں
کال کر کے نہیں بتایا پتہ نہیں میری بچیاں کس حال ہو گی وہ دونوں بازوؤں سے
پکڑے عائشہ بیگم کو غصے سے بول رہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

اب رونا بند کرے میں ڈھوند کر لاتا ہوں اپنی بیٹیاں کو وہ جیسے ہی باہر جانے کو مڑتے ہے وہ دونوں داخلی دروازے سے اندر آتی دیکھائی دیتی ہے۔

عائشہ بیگم انکے سامنے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر پہنچی تھی کہا تھی تم دونوں وقت دیکھا ہے تم لوگوں نے وہ غصے سے پوچھتی ان دونوں کو ڈراگئی تھی۔

وہ ماں عروسہ جسے ہی کچھ بولنے لگتی صفینہ بچ میں ہی اسکی بات کاٹ دیتی ہے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ امی پارک میں وقت کا پتہ نہیں چلا ایندہ اسی غلطی نہیں ہوگی بیٹا ہم کتنا پریشان ہو گے تھے خیال رکھنا چاہیے تھا اپکو۔

URDU NOVEL BANK

جی ابو معاف کر دے اُیندہ ایسا نہیں ہوگا۔

پر اپو۔۔۔۔۔ پر ور کچھ نہیں اب تمہیں سونا بھی ہے جی اپو عروسہ صفینہ کی بات
پر منہ لٹکائے اپنی کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

*****ZS*****

سکینہ بیٹا کیا ہم اُسکتے ہیں۔ سکینہ بیڈ پر بیٹھے گود میں لیپ ٹاپ لیے مووی دیکھنے
میں مگن تھی جب اسکے مام ڈیڈ کمرے کے دروازے میں کھڑے اسے پوچھ رہے
تھے۔

جی جی ڈیڈ اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے اُنیں نہ

پلیز-----

بیٹا کیا کر رہی تھی آپ.. ہم نے آپ کو

distrab

تو نہیں کیا نہ۔ نہیں ڈیڈ کسی باتیں کر رہیں ہے آپ ائیں بیٹھے وہ بیڈ پر اپنے
تکیے ایک طرف کرتے ہوئے کہتی ہے۔ فراد صاحب اور رابعہ بیگم بالکل سکینہ کے
سامنے بیڈ پر بیٹھ جاتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا بات ہے مام ڈیڈ آپ کو کوئی بات کرنی تھی۔ نہیں بیٹا ہم تو بس ایسے ہی
آپ کو دیکھنے آئے تھے۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ ڈیڈ آپ دونوں میرے کمرے میں ایک ساتھ ضرور دال میں کچھ
کالا ہے۔

جی جی بولیں ڈیڈ بیٹا اب ہم تمہاری شادی کا سوچھ رہیں
ہے۔ اگر اُپکو کوئی پسند ہے تو بتائیں مجھے۔۔۔؟۔۔۔!

www.urdu-novelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

دو سال نہیں پلینز ڈیڈ پلینز وہ فراد صاحب کا ہاتھ پکڑے منت کرنے کے انداز میں بول رہی تھی مام آپ سمجھائیں نہ ڈیڈ کو یار۔

ٹھیک ہے جب یہ کہیں رہی ہے تو مان لیتے ہے فراد ویسے بھی یہ ہماری ایک ہی اکلوتی اولاد ہے اسکے جانے کے بعد گھر بالکل سونا ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر رابعہ بیگم رونے لگی تھی۔ جسے دیکھ سکینہ تیزی سے اگتے بڑھتی فوراً اپنے مام ڈیڈ کے گلے لگ جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ارے ارے میرے پیارے پیارے مام ڈیڈ وہ ہماری مسکری رانی ہے نہ آپ لوگ کا خیال رکھنے کے لیے۔ پھر گھر کہا سے سونا ہے اسکے رہتے ہوئے اور یہ اتنا غم کس لیے اگر آپ لوگ ایسا کرے گے تو میں دو سال بعد بھی کہی نہیں جانے والی یار۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

ایک پانچ سالہ بچہ بخار میں تب رہا تھا۔ اسکے پاس اسکے مام ڈیڈ نہیں تھے۔ وہ بری طرح کراہہ اور سسک رہا تھا۔ اور زور زورچخ رہا تھا۔ ڈیڈ۔ ڈیڈ۔ ڈیڈ۔۔ مجھے بچالیں ڈیڈ مجھے درد ہو رہا ہے۔

کہا ہے آپ لیکن شاید اس بچے کی اہ و پکار سننے والا کوئی نہیں تھا۔ وہ پوری رات اسی طرح روتا رہا یہاں تک کہ کاپتے کاپتے بے ہوش ہو گیا تھا۔ لیکن وہ بچہ اس دنیا سے رخصت نہیں ہوا شاید وہ بہت ڈھیٹ جان تھا یہ شاید خدا نے اسکے لیے کچھ اور سوچ رکھا تھا اور بہت سے سخت امتحان لکھیں تھے اسکے نصیب میں۔ وہ پانچ سالہ بچہ پوری رات یارودد گار ایسے ہی بے ہوش پڑا رہا لیکن جب ہوش آیا تو خود کو ہسپتال کے بستر میں پایا۔

شاید ڈیڈ کو مجھ سے ہمدردی ہوگی وہ بچہ یہ سوچھ ہی رہا تھا کہ اتنے میں روم کا دروازہ دھڑام سے کھولا اور اسکے ڈیڈ روم کے اندر آئیں۔

کیا تم بچے ہوں اپنا خیال خود نہیں رکھ سکتے تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔ ہمارا وقت خراب کرتے ہوں ہر وقت کیا تمہیں لے کر پریشان رہوں میں۔ پہلے تمہاری ماں اب تم نے جینا حرام کر رکھا ہے۔ میری اپنی زندگی نہیں ہے کیا۔ اب اپنا خیال خود رکھنا سیکھو صحیح کہتی ہے تمہاری ماں روزینہ۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

تم جان کر یہ سب کرتے ہوں ہماری زندگی عذاب کر رکھی ہے۔

وہ شخص بیڈ پر سویا ماضی کے بھیانک روپ کو آج پھر سے خواب میں دیکھا تھا۔ جیسے پھر آج وہ وہی کھڑا ہوں۔ وہ ڈر کر فوراً اپنی آنکھیں کھول گیا تھا۔ کوئی بھی

URDU NOVEL BANK

اس وقت اس شخص کے چہرے کی گھبراہٹ بھاپ سکتا تھا۔ اگر کوئی اسے اس طرح دیکھ لیتا تو۔ یقین پریشان ہو جاتا۔۔۔۔۔

میری ذات ہے ذرہ بے نشان

یہ وقت نے کر دیا مجھ پر عیاں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوں درد کے سہج میں جلتا ہوں

ہر لمحہ اپنی بے قدری پر روتا ہوں

(از قلم زینب شمیم)

*****ZS*****

آج اتوار کا دن تھا۔ اس وجہ سے مراد صاحب آج گھر پر ہی موجود تھے۔
عائشہ بیگم کو کمرے میں اتا دیکھ مراد صاحب کی صدائے بلند ہوئی۔

Aysha dear My love

کہا مصروف ہے آپ صبح سے یار ایک ہی دن ہوتا ہے۔ آپ کے ساتھ گزارنے کا
اور آپ کبھی کچن میں یا باغ میں یا پھر نوکروں کے ساتھ مصروف ہوتی ہے۔ آپ
کو اپنے اس مصوم شوہر کا زہ خیال نہیں۔ آپ کیسی ظالم بیوی بن گئی ہے۔
آپ پہلے تو ابھی مراد صاحب اور کچھ بولتے۔

عائشہ بیگم نے احتجاج بلند کر دیا۔ بس بس کرے مراد یہ اہیں بھرنا۔

Vist For More Novels : www.urduovelbank.com

*****ZS*****

کون آیا ہے نرگس بڑی بیگم صاحبہ کوئی منصور صاحب اُنیں ہے اور ان کے
ساتھ ان کا بیٹا بھی ہے۔

ٹھیک ہے بیٹھائیں ڈرائنگ روم میں ہم اُتے ہے اور ہاں سنو نرگس ریفریشمنٹ
کا احتمام کریں۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جی بیگم صاحبہ۔۔۔

URDU NOVEL BANK

مراد یہ منصور کون ہے ہم نے یہ نام پہلے نہیں سنا ہے کیا آپ جانتے ہے
 انھیں؟۔ نہیں عائشہ مجھے تو ایسا کوئی شخص یاد نہیں اُ رہا ہے۔ جس کا نام منصور
 ہوں۔ جس سے میں کبھی ملا ہوں چلو چل کر دیکھتے ہے۔ یار۔

*****ZS*****

السلام علیکم ڈرائینگ روم میں گھستے ہی مراد نے سامنے بیٹھیں ایک ظائف سے
 اُدمی کو دیکھ کر کہا جسکے داڑھی اور منچھیں سفید تھی لیکن شخصیت کافی خوش
 شکل تھی۔

وعلیکم السلام مراد صاحب میں منصور ملک ہو اور یہ میرا بیٹا زرتاش ملک ہے۔

URDU NOVEL BANK

جی کہیں کس سلسلے میں انا ہوا اپکو ہمارے گھر۔۔ اتنے میں ملازمہ چائے ناشتہ لیں آتی ہے۔ تو منصور صاحب بولتے بولتے رک جاتے ہیں۔

مراد صاحب ملازمہ کو جانے کا اشارہ کرتے ہے تو ملازمہ میز پر کھانے پینے کی اشیاء سجائیں واپس پلٹ جاتی ہے۔

منصور صاحب اپنی بات کرنے کے لیے الفاظ کا چناؤ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ بولیں کیا بات کرنی ہے منصور صاحب۔

visit for more novels:

ج۔۔۔۔ جی۔۔ وہ ایک خاص سلسلے میں بات کرنے آئیں ہے ہم بلکہ آپ یوں سمجھ لے آپ سے ایک قیمتی چیز مانگنے آئیں ہے ہم۔ کیسی قیمتی چیز منصور صاحب مراد اور عائشہ بیگم کو انکی سسپینس بھری باتوں سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

دیکھیں آپ لوگ پریشان نہ ہوں بس میں اپنی خواہش کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ میں امید کروں گا آپ لوگ سوچھ سمجھ کر فیصلہ کریں گے۔۔

جی جی بولیں منصور صاحب ہم سن رہیں ہے۔ مراد صاحب ہم اپنے بیٹے کے لے اپنی بڑی بیٹی کا رشتہ مانگنے آئیں ہے۔ میں جانتا ہوں ہمارے پاس آپ جتنا پیسہ نہیں ہے لیکن صراط مستقیم پر چلنے والے لوگ ہیں امیر زادے خاندان سے نہیں ہے پر اللہ کا دیا ہر چیز ہے ہمارے پاس جس کا ہم شکر ادا کرتے ہیں منصور صاحب کی بات جیسے ہی ختم ہوئی۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

مراد صاحب کی نظر ان کے برابر میں بیٹھے ہوئے وجود پر پڑی انہوں نے اس کا جائزہ بہت باریک بینی سے لیا۔ پینٹ شرٹ پہنیں گہری بڑی بڑی آنکھیں سفید رنگ پر ہلکی ہلکی داڑھی چوڑی جسامت دراز قد مراد صاحب کو وہ کافی اچھا لگا۔ انہوں نے فوراً ہی اپنی بیگم کی طرف دیکھا جیسے ان کی رائے جانی ہوں۔ تو عائشہ بیگم سر ہلا کر ہلکا سا مسکرا دی۔

*****ZS*****

منصور صاحب ہمیں سوچنے کے لئے تھوڑا سا وقت چاہئے ہم تو آپ کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں ہے۔ اس میں کون سی بڑی بات ہے مراد صاحب ایسا کرے ایک دن آپ لوگ ہمارے گھر کھانے پر آئیں ہمیں بہت اچھا لگیں گا۔

visit for more novels:

جی جی۔۔۔ وہ تو ٹھیک ہے پر مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا آپ نے ہماری بیٹی کو کہا دیکھا ہے۔ میری بیٹی کی پڑھائی ختم ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور وہ تو باہر زیادہ نکلتی بھی نہیں ہے۔ بس اپنی چھوٹی بہن کو کبھی کبھی پارک تک لیے جاتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

مراد صاحب میں کچھ سال پہلے ہی اس علاقے میں شفٹ ہوا ہوں یہی پاس میں ہی رہتا ہوں میں نے آپ کی بیٹی کو پارک میں دیکھا تو مجھے بالکل میرے بیٹے کی شخصیت جیسی لگی۔ اپنی بیٹی کو میرے دل میں اسے اپنی بہو بنانے کی خواہش ہوئی۔ آپ غلط مت سمجھے مجھے۔ پہلے بیٹی رانی سے پوچھ لیں۔ آخر فیصلہ تو بچوں کا ہی ہوگا۔

جی بالکل ایسا ہی ہوگا منصور صاحب ہم زور زبردستی کے بالکل خلاف ہے رشتہ کبھی بھی زور زبردستی سے نہیں جوڑے جاتے ہے اور اگرچہ جوڑ بھی جائیں تو اس کے دور بہت کچے ہوتے ہے جو کم ہی عرصے میں ٹوٹ جاتے ہیں

جی جی بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔۔۔!۔

URDU NOVEL BANK

کیا کرتے ہوں بیٹا آپ اب مراد صاحب کی باتوں کا رخ زرتاش کی طرف تھا۔
 انکل میں نے ابھی ماسٹر کیا ہے مینیجمنٹ میں اور ابھی یونی میں لکچرار کے
 لیے انٹرویو دیا ہے اگلے منٹھ میری جاب پکی ہو جائیں گی انشاء اللہ۔
 ابھی آپ کیا کر رہے ہیں ابھی میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کرتا ہوں

Maneger ky post pr ho.

اچھا گھر اپنا ہے جی انکل پر یہاں نہیں دوسرے شہر میں ہے۔ یہاں میں
 کمپنی کی طرف سے آیا ہوں۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

بیٹا اپکی والدہ نہیں امی زرتاش ایک وقت کے لئے خاموش ہو جاتا ہے اس سوال
 سے کمرے میں بالکل خاموشی سی چھا جاتی ہے اس خاموشی کو منصور صاحب
 نے ہے توڑا تھا ۔

URDU NOVEL BANK

وہ دراصل مراد صاحب میری بیگم حیات نہیں ہم دو ہی ہے جو اپنا دوکھ سکھ
ایک دوسرے سے شیئر کرتے ہے۔

اوووو۔۔۔۔۔ معاف کرنا بیٹا کوئی بات نہیں انکل آپ کا حق ہے سب جاننا۔ اس
دنیا سے سب کو ایک دن جانا ہے۔ یہ دنیا تو فانی ہے انکل۔

اولاد بینک

!مراد صاحب۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی منصور صاحب بولیں۔۔۔۔۔ بس میں جانے سے پہلے چاہتا ہوں اپنے بیٹے
کو اسکی بیوی بچوں کے ساتھ خوش دیکھوں

URDU NOVEL BANK

مراد صاحب آپ بیٹی کو بولا دے تاکہ اپکی بیٹی بھی میرے بیٹے کو دیکھ لے
آخر کو زندگی انہیں ہی گزارنی ہیں اگے۔

جی بولاتی ہوں ۔

!ہاں۔۔۔۔۔! عائشہ بولا لائیں صفینہ کو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ لوگ جب تک چائے لئے۔ پلیز بیٹا لو نہ کچھ جی جی انکل شکریہ۔

عائشہ بیگم یہ کہہ کر کمرے سے نکل کر سیدھا سفینہ کے
روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

*****ZS*****

بی۔ ایس کہا ہے آپ یار۔۔؟

اُج سکینہ نے یونی سے چھوٹی کی تھی صبح سے ہی رانی سکینہ کے پیچھے پیچھے
گھوم گھوم کر اسکی جان کو ہلکان کر رکھی تھی۔ کیا ہوا ہے رانی میں یہاں ہوں
۔ سکینہ جب اپنی ایک دوست سے بات کرنے میں مصروف تھی تو رانی کی چمکتی
ہوئی آواز اسکی کانوں میں پڑی تو وہ فوراً بول اٹھی۔ اسنے اپنی دوست سے ایکسکیوز
کر کے کال کاٹ دی تھی۔

URDU NOVEL BANK

جی فرمائے رانی بیبی اب کیا اُفت آگئی ہے۔ یار بی۔ ایس آپ تو اتنے ہی کاموں میں تھک گئی اور یہاں آکر اپنی دوست سے باتوں میں مصروف ہوگی آپکو تو مجھ مصوم کا ذرہ برابر خیال ہی نہیں ہے۔ ہائے ہائے میں کہا جاؤ۔

اف رانی تم کتنا ڈارامے باز ہوں کہا سے اتے ہے اتنے نوٹنگی تمہارے اندر۔
ہائے اللہ بی۔ ایس کیسی باتیں کرتی ہے۔ یہ تو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

God gifted h gi

وہ ایک ادا سے اپنے آگے کمرے بالوں کی چوٹی کو ہاتھوں سے پیچھے کی عور چھانک کر کہتی ہے۔ اسکے اس انداز میں بے حد نزاکت تھی جیسے دیکھ کر سکینہ دل میں داد دیے بغیر نہ رہیں سکی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

god gifted

ہوتی ہے۔۔۔

[illegible]

www.urduovelbank.com

او----- ہاں میں تو آپ کو بلانے آئی تھی۔ نہیں رانی میں بہت تھک گئی ہوں اب نہیں آرہی۔ لوجی آپ اتنے سے کام میں تھک گئی شادی کے بعد گھر اور سائیاں دونوں کو ایک ساتھ کیسے سنبھالیں گی۔

رانی یہ بول کر زور کا قہقہہ لگا اٹھی تھی۔ سکینہ کا چہرہ اسکی بے شرم بات سن کر شرم سے پورا لال ہو جاتا ہے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

واو۔۔۔۔۔ کیا میری بی۔ ایس شرما رہی ہے۔؟ چلیں بعد میں شرما لیجئے گا۔
اُنیں میں اپکو کوکینگ سیکھاتی ہوں۔

www.urduovelbank.com

چلیں یار۔۔۔۔۔

پر کوکینگ کا تو مجھے ا۔ب۔ج نہیں اُتا تم مجھے کیسے سیکھاؤں گی۔ بی ایس آخر
میں کس مرض کی دوا ہوں۔ چلے نہ مزہ اُئے گا پلینز نہ میری پیاری پیاری اُپی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

اچھا اچھا زیادہ مسکے نہ لگاؤ رانی بی بی۔۔۔ ایسے بھی تم آج میری جان کہا چھوڑنے والی ہوں۔

ہا ہا ہا اپنی بڑی تیز ہے آپ۔ دونوں کمرے سے آگے پیچھے نکل کر کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

بیٹا سفینہ کہا ہے آپ۔ جی امی میں یہاں بالکونی میں ہوں۔ ادھر آؤ بیٹا بات کرنی ہے آپ سے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

جی امی بولیں -

بیٹا آپ ۱۵ منٹ میں اچھے سے تیار ہو کر نیچے آجائیں۔ جی پر کیوں امی کوئی مہمان آئیں ہیں۔

ہاں۔۔ کچھ لوگ آپ کو دیکھنے آئیں ہے۔ بہت اچھے لوگ ہے بیٹا مجھے اور تمہارے بابا کو بہت پسند آئیں ہے آپ بھی آکر ان سے مل لیے اور لڑکا کو بھی دیکھ لیں۔ باقی آخری فیصلہ آپ کا ہوگا۔ جو آپ کہی گئی وہی جواب ہوگا ہمارا بھی۔

جی امی آپ جائیں میں اتی ہوں۔ عائشہ بیگم یہ کہہ کر روم سے نکل جاتی ہے۔۔

URDU NOVEL BANK

سفینہ ٹھیک ۱۵ منٹ میں تیار ہو کر نیچے اُمی تو دیکھتی ہے مہمان خانے میں دو مرد بیٹھیں ہے۔ وہ گہرے سانس لیں کر خود کو نارمل کرتی مہمان خانے کی طرف بڑھی تھی۔ وہ روم میں داخل ہوتے ہی نظریں جھکائے السلام علیکم کہتی ہوئی اپنے مام کے برابر میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔ کیا ہوا منصور صاحب اپنی طبیعت تو ٹھیک ہے اُپکو اتنے پسینے کیوں آرہیں ہے۔ نہیں۔۔ نہیں بس کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے فکر والی کوئی بات نہیں ہے۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہے اُپ میں ٹھیک ہوں انکل۔ کیا کرتی ہے بیٹا اُپ اور کہا تک پڑھا ہے۔ جی میں نے گرتجویٹ کیا ہے۔ اور کچھ خاص نہیں کرتی گھر کے کاموں میں امی کا ساتھ دیتی ہوں۔ ارے یہ تو اچھی بات ہے بیٹا۔

جی انکل۔ وہ اسی طرح نظرے جھکائے بولی۔

مراد صاحب اگر آپ برا نہ مانے تو کیا یہ دونوں اکیلے میں ایک دوسرے سے بات کر لیں۔ ایک دوسرے کے خیالات جان لیں گے تاکہ انھیں فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائیں گی۔

وہ دراصل ہم اتنے بھی آزاد خیال نہیں رکھتے اور نہ لڑکا لڑکی کو اکیلے ملنے کی رضامندی دیتے ہیں۔ یہ دونوں ہمارے سامنے ہی ہمارے گھر میں بات کرینگے تو میں ۱۵ منٹ ملنے کی حامی بھرتا ہوں میں امید کرتا ہوں آپ میری باتوں کا برا نہیں مانے گئے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

نہیں میں برا کیوں مانو گا آپکے صحیح باتوں کا۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر کہتے مراد صاحب کو پرسکون کر گئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

بیٹا صفینہ آپ زرتاش کو گاڈن میں باہر لیجائے وہاں اپ دونوں آرام سے بات کر سکتے ہے

!جی ابو۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

چلیں۔۔۔۔!۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

شام کے تقریباً ۵ بجے کا وقت تھا ایک وجود جلدی جلدی سڑک کے کنارے سے گزار رہا تھا۔ اچانک ایک نازک وجود سے زور دار ٹکراؤں ہوا وہ نازک وجود ایک جھٹکے سے زمین بوس ہوئی تھی۔ اچانک ہوئے اس حملہ پر سامنے کھڑا وجود سن ہوئے ذہین کے ساتھ نیچے گرے وجود کو دیکھنے لگا جو اسے گھورنے میں ہی مصروف تھی۔ اسے اس طرح دیکھنے پر وہ فوراً نظر جھکا گیا یہ عمل اچانک غیر متوقع ہوا تھا اس شخص سے۔

مس معذرت چاہتا ہو آپ کو لگی تو نہیں وہ کچھ نہیں بولی بس گھورتی رہی۔ مس میں آپ سے بات کر رہا ہوں کیا سنائی نہیں دیتا آپ کو۔

ہیلوں مسٹر ادھر دیکھ کر بات کرے زمین کو کیوں گھور رہیں ہے۔ سوری آپ اٹھ جائے پلیز میں نے دیکھا نہیں اور غلطی سے ٹکرا گیا۔ اگر گرایا ہے تو اٹھا بھی

سکتے ہوں یوں بے شرموں کی طرح کھڑے نہیں رہتے۔ سکینہ کے یہ کہتے ہی وہ غصے سے اند ہی اندر تپنے لگا ابھی وہ اس لڑکی سے کوئی بتمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ پہلے سے ہی کسی ٹینشن میں تھا۔ ایسکیز می میڈم جی میں کیسی نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتا اگر آپکو بہانے سے چھوٹا تو بے خیرت اور بے شرم کہلاتا۔ سکینہ اسکی باتوں کو منہ کھولے شوکڈ کے عالم میں سنتی گی اور سوچھنے لگی یہ کیسا مراد تھا۔ یہاں تو مرد چھونے کے بہانے ڈھونڈتے ہے بلکہ ہم جس سوسائٹی میں رہتے ہے۔ وہاں تو لڑکا اور لڑکی کی دوستی کو بھی غلط نہیں سمجھتے ہیں اور یہ چھونے سے بلکہ دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا آخر یہ مرد کی کون سی صفت تھی جس سے میں کبھی روشناس نہیں ہوئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ اب پہلی بار اسے غور سے دیکھنے لگی تھی۔ سادہ سا تولیہ گہری سحر کن آنکھیں جو مسلسل جھوکی ہوئی تھی ناک کھڑی رنگ درمیانہ لیکن چہرے میں ایک الگ ہی کشش تھی بکھرے سلکی بال جو ماتھے کو چھو رہے تھے۔ آج پہلی بار

وہ اسے اس طرح باریکی سے جائزہ لیتے دیکھ اسکے سامنے ہاتھ ہلا کر اسے ہوش میں لانے لگا۔ کہا کہو گی مس - ایسے کیا دیکھ رہی ہے۔

visit for more novels:

دیکھے مس آپ انگلی نیچے کر کے بات کرے مجھے یہ طریقہ پسند نہیں۔

وہ یہ جملہ بول کر پلٹ کے جانے لگا ہی تھا کہ وہ فوراً بول اٹھی ۔

سوری سوری مسٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے واپس جاتے قدم سکینہ کے آواز پر رکیں تھیں
- اس سے رکتا دیکھ وہ پھر بولنا شروع ہوئی۔

مسٹر کیا میں اپکا نام جان سکتی ہوں؟

وہ اسکی غیر متوقع بات پر اچانک مڑ کر اسے دیکھنے لگتا ہے پہلی بار اس پورے بات چیت میں اسکی نظر اٹھی تھی وہ لبوں میں مسکان سجائیں فوراً بولا

وہ کیوں؟ کیا میں جان سکتا ہوں۔ کیا آپ کوئی پولیس

کمپیلین کروانے کا ارادہ رکھتی ہے میرے خلاف؟
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے اس لڑکے کی بات بالکل اچھی نہیں لگی تھی تو وہ فوراً بولی۔ نہیں نہیں وہ تو میں ایسے ہی پوچھنا چاہ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسکی بات کو سنی ان سنی کر کے جیسے ہی مڑ کر جانے لگتا ہے پھر ایک خیال آنے پر وہ فوراً مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

مجھ ناچیز کو زریان خان کہتے ہے۔

وہ یہ کہتے ہی مسکراتے ہوئے واپس پلٹ کر اپنے راستے بڑھ جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پیچھے اس کے ہر انداز کو وہ سوچھنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اور اس کا نام بار بار کیسی سحر کے زیریں اثر اپنے لبوں سے ادا کرتی چلی جاتی ہے۔ جیسے اسے یہ نام سکون دے رہا ہوں۔۔

از قلم زینب شمیم

*****ZS*****

جائیں صفینہ بیٹا لے جائے انھیں گارڈن میں - جی ابو

چلیں۔۔۔۔۔!

وہ دونوں گارڈن کے کارنر سائیڈ کرسی پہ بیٹھے ایک دوسرے کے بولنے کا انتظار کر رہیں تھے۔

URDU NOVEL BANK

صفینہ-----!۔ دیکھے مسٹر میں اس شادی کے لیے تیار نہیں آپ جا کر
اپنے بابا کو اس رشتہ کے لیے انکار کر دیں میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی
ہوں۔

کیوں شادی نہیں کرنا چاہتی ہے آپ وجہ جان سکتا ہوں؟ دیکھے یہ آپ کا مسئلہ
نہیں ہیں کہ میں کیوں شادی نہیں کرنا چاہتی۔

visit for more novels:

او-----وووو۔۔ انکل تو اندر کہیں رہیں تھے میری بیٹی بڑی سعادت مند بچی
ہے۔

رک جائے مس سینہ۔۔۔ اس نام سے تو اچھی طرح واقف ہوگی
اُپ۔ اووو۔۔۔۔۔ لگتا شاید کچھ اور بھی یاد دلانا پڑے گا۔

vickey" seena" clube" dance flour -

www.urduovelbank.com

اب تو بلکل یاد آگیا ہوگا نہ ۔ یا اور کچھ بتاؤ۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تہ۔۔۔۔۔ تم کون ہو اور یہ سب کیسے۔۔۔۔۔

ج۔۔۔۔۔ جنہ۔۔۔۔۔ جانتے ہو۔ اس کی زبان لڑکھڑاہی تھی بولتے ہوئے اور ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہوں۔

URDU NOVEL BANK

صفینہ کے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے چمکنے لگے تھے

*****ZS*****

جی میں سینہ کون سینہ اور تو۔۔ تم۔۔ کون ہوں۔ چھوڑے یہ جان پہچان کی بات۔ کیوں نہ آج کچھ باتیں اپنی مطلب کی کرلی۔۔ جائے کیا خیال ہے میں سینہ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ک۔۔۔۔ کیا چاہتے ہوں اور تمہیں میرے بارے میں کیا معلوم ہے ۔

اور ہاں اگر معلوم بھی ہے تو کیا کرلو گے تم؟

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

میں۔۔۔۔۔!۔ وہ اپنی طرف انگلی سے اشارہ کر کے سوالیہ انداز اپنے چہرے پر سجائے بولا۔ ارے ہاں میں ہی تو وہ مزاق اڑانے کے انداز میں صفینہ کو مزید غصہ دلاتا اسکے صبر کو آزما رہا تھا۔

میں کچھ نہیں کرو گا مس سینہ بس یہ ویڈیو اور تصویرے تمہارے ماں باپ کو دیکھا دونگا۔ زرتاش موبائل کی اسکرین پر چلتی ویڈیو اسکے سامنے لہراتے ہوئے بولا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جہاں صفینہ "وکلی" کے ساتھ کھڑی ڈانس کر رہی تھی اور کلب کے کچھ جگہوں کی تصویرے تھی جہاں وہ اور وکی ساتھ بیٹھیں مسکرا رہیں تھے۔۔

دیکھوں یہ سب جیسا دیکھ رہا ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔

جانتا ہو آپ لڑکوں کو بے وقوف بنا کر لوٹتی ہے اور ایک بڑی اماؤنٹ ہڑاپ کر جاتی ہوں۔ پر مجھے تمہارے ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

تو پھر کیوں کر رہے ہوں یہ سب آخر کیا چاہتے ہو تم زرتاش۔۔۔؟

پچاس لاکھ روپے چاہیے مجھے۔
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پچاس لاکھ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے کہا سے دونگی میں اتنے پیسے تمہیں۔۔
ویسے ہی دوگی جیسے لوٹ لوٹ کر اپنا بینک اکاؤنٹ بھرا ہے۔

URDU NOVEL BANK

دیکھوں ابھی میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہے پر میں کوشش کرونگی دینے کی
بس تم اس رشتے سے انکار کر دو زرتاش - میرا یقین کرو پلیر -

نہ نہ نہ ---- مس سینہ اس رشتے سے تمہاری جان تب چھوٹے گی جب تم مجھے
پورے پیسے دوگی - چلو تم بھی کیا یاد کروں گی دیا وقت ایک مہینے کا تمہیں -

اور ایک مہینہ اسی طرح یہ شادی کا نائک چلتا رہیں گا اور میں اسی طرح تم پر
نظر رکھو گاتا کہ تم کوئی چالاکی نہیں کر سکو۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کیوں یہ شادی کے نائک کرنے کی ضرورت ہے میں کہہ رہی ہوں نہ دے دوںگی
اتنا تو یقین رکھو مجھ پر تم -

URDU NOVEL BANK

مس سفینہ میرے اندر ایک برائی ہے میں کسی پر یقین نہیں کرتا سمجھی
ہاہاہاہا۔۔

اب اندر جا کر اس رشتے کے لیے راضامندی ظاہر کرو اپنی انکار کی صورت میں یہ
وڈیو اور تصویر تمہارے باپ کے پاس چالا جائیں گا۔

اور ہاں جتنے جلدی پیسے اتنی جلدی رہائی میں سفینہ۔۔۔!۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
تم بہت ہی کوئی گھٹیا قسم کے انسان ہو۔ وہ تو میں ہو ہاہاہاہاہا۔

اسکی اتنی ڈھیٹائی پر سفینہ کا چہرہ غصے سے لال ہو جاتا ہے وہ زرتاش کو گھور کر
جیسے ہی پلٹ کر اندر جانے لگتی ہے پھر کچھ یاد آنے پر واپس پلٹ کر زرتاش
کے قریب امی رازدرا نہ انداز میں اس کے کان میں کہنے لگی اگر میں نہ دو تو کیا کرو

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

گئے۔ دونوں ہاتھ سینے میں باندھے سر اوپر کرے بڑے جہانہ انداز میں اس سے بولی۔

ویسے تم اس ویڈیو میں صابت کیسے کرو گے مسٹر زرتاش صاحب کہ یہ میں ہوں دیکھوں ان تصویروں کو اور ابھی دیکھوں مجھے کیا میں ان تصویر جیسی لڑکی لگ رہی ہو۔ ہاہاہاہا۔ زیادہ ہی خوش فہمی نہیں ہوگی تمہیں زرتاش صاحب یہ بول کر وہ ایک آنکھ ویک کرتی فکریہ انداز میں مسکرائی۔ میں دنیا کو بے وقوف بنا کر لوٹتی ہوں۔ اور تم مجھے چلانے آئے ہوں ہاہاہا۔ وہ اسکی بے وقوفی پر کھول کر ہسنے لگی۔

ارے ارے۔۔۔۔۔

Hold down baby

مجھے یہ صابت کرنے کے لیے خود محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

چلو۔۔۔۔۔!۔ ایک راز کی بات بتاتا ہو تمہیں۔ تم مجھے شاید نہیں جانتی لیکن میں تمہیں ایک نظر۔ میں ہی پہچان گیا تھا کلب میں کیونکہ تم میری جنئیریونی فیلوں رہی ہوں وہ دراصل میری خصوصیات ہی ایسی ہی ہے کہ میں پرانے لوگوں کو جلدی بھولتا نہیں۔

اور رہی بات تم نے جو وکی کو بے وقوف بنا کر 60 لاکھ لینے ہے نہ اسے میں بہت اچھے سے جانتا ہوں تو تم سوچھ سکتی ہوں میں کیا کیا کر سکتا ہوں پاٹنر۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب پاٹنر تو کہہ ہی سکتا ہوں کیونکہ کام جو ہم ایک جیسا کرتے ہے۔ اور دوسری بات تم میری

Temperory

منگیتہ

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

چلو۔۔۔۔۔!۔ شاباش اچھے بچوں کی طرح اندر جاؤ اور رضامندی دو اپنی۔

*****ZS*****

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

*****ZS*****

زریان سے ٹکرانے کے بعد جب سکینہ اس شام یونی سے گھر واپس آئی تو اسکا موڈ خراب ہونے کے بجائے کافی خوش گوار تھا شاید وجہ اسے خود معلوم نہیں تھی۔
 آج اسکے چہرے میں ایک الگ ہی رنگ تھا۔ جیسے آج اسے کوئی قیمتی چیز مل گئی ہو سکینہ کی یہ خوشی اس کی ماں سے چھوپ نہ سکی اسکی لبوں کی مسکان آج کچھ الگ تھی جیسے دیکھ رابعہ بیگم پوچھے بنا نہ رہیں سکی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ بیٹا کیا بات ہے آج آپ بہت خوش دیکھ رہی ہوں۔ ماشاء اللہ اور بار بار مسکرا بھی رہی ہو اس سوال پر سکینہ چونک کر اپنی ماں کو دیکھنے لگی تھی۔ جو آج

URDU NOVEL BANK

اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ وہ فوراً سیدھی ہو کر اپنے چہرے کو نارمل کرنے لگی۔

نہیں نہیں۔۔۔ مام وہ آج یونی میں بہت زیادہ اچھا دن گزرا تو اسی لیے شاید آپکو ایسا لگا اور مسکرا تو میں ہمیشہ ہی رہتی ہو۔ یہ میری رانی کبھی مجھے اداس رہنے ہی نہیں دیتی وہ رانی کے طرف دیکھ کر بولی جو سوئے پر اس کے برابر ہی بیٹھے چائے کی چوسکی لینے میں مصروف تھی۔ گردن موڑے رانی اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی تھی۔ وہ بھی اسے دیکھ جو ابی کاروائی میں ہلکا سا مسکرا دیتی ہے۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ بی ایس آپ مسکرا رہی ہے کیا مجھ سے اپنی کوئی راز چھپا رہی ہے۔۔۔

URDU NOVEL BANK

رانی۔۔۔۔۔ وہ چیخ اُٹھی تھی اسکی دھڑائی پر رانی میرا کوئی راز ہے ہی نہیں تم
ہر وقت فالتوں نہ بکا کروں یا۔

مام اُپکو تو پتا ہے وہ ہر وقت مزاق کر رہی ہوتی ہے۔ وہ اپنی بی ایس کی پتلی
حالات دیکھ رانی فوراً بولی

جی جی۔۔۔۔۔ انٹی میں تو مزاق کر رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

سکینہ اپنے کمرے میں اگر نہ چاہتے ہوئے بھی زریان کے بارے میں سوچھ رہی تھی۔ اسے یہ۔ سمجھ نہیں اُ رہا تھا کہ اسے تو کبھی سادگی پسند نہیں تھی پھر اُج کیوں اسے بار بار وہ سادہ شخصیت رکھنے والا انسان اسکے دل کو بہاں گیا تھا اسے یہ سوچتے سوچتے کب نیند آگئی پتہ ہی نہیں چلا۔

*****ZS*****

visit for more novels:

صفینہ اپنے کمرے میں اگر غصہ سے ادھر سے ادھر چکر لگانے لگی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پورے کمرے کو تھس نہیں کر دے مگر ماں باپ کے ڈر اور خیال اُنے پر اپنے آپ کو قابو میں رکھتی غصہ ضبط کرنے لگی تھی۔ اور انے والے وقت کے لیے خود تیار کر کے ایک مضبوط فیصلہ کرتی اپنے کمرے سے نکل کر ماں باپ کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

امی ابو کیا میں اندر اسکتی ہوں۔ جی جی بیٹا اندر آجائیں اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔ اُنیں بیٹھے بیٹا مراد صاحب صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کیا ہوا صفینہ کوئی بات ہے کیا؟ جی ابو مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولے بیٹا۔۔۔۔۔!۔ ابو وہ میں اس رشتے کے لیے راضی ہوں

لیکن میری ایک شرط ہے۔۔ کیسی شرط بیٹا۔۔؟ اگر اس بیچ زرتاش مجھے سمجھ نہیں آئیں یہ مجھے کبھی ایسا لگا کے میں ان کے ساتھ پوری لائف نہیں گزار سکتی تو آپ فورس

URDU NOVEL BANK

نہیں کرے گے مجھے اس رشتے کو قائم رکھنے کے لیے

گے۔ صفینہ اپنی بات مکمل کرتے ہی اپنے ماں باپ کے طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی۔ اسکے ماں باپ بھی اسی کے طرف دیکھ رہے ہوتے ہے اور اسکی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہیں تھے۔ یہ کیا کہہ رہی ہے اپ صفینہ بیٹی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔؟

دیکھے ڈیڈ میں آپ دونوں کے خاطر اس رشتے کو قبول کر رہی ہوں۔ پر آپ دونوں مجھے بھی تو سمجھے کے میں کیا چاہتی ہوں۔ پلیز ابو کیا آپ کسی کو پسند کرتی ہے؟ نہیں نہیں ابو میں کسی کو پسند نہیں کرتی۔ پھر اس بات کی کیا توک بنتی ہے بیٹا۔

URDU NOVEL BANK

بیٹا رشتہ کوئی کھیل نہیں ہے جسے ہم پل میں جوڑے اور پل میں توڑ دے۔ پر ابو میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں ان سالوں میں مجھے ایسا کبھی لگا کہ میں زرتاش کے ساتھ اپنی پوری زندگی نہیں گزار پاؤں گی تو ختم ہونے میں ہی ہماری بہتری ہے۔ شادی یا نکاح کر کے تو کھیلنے سے بہتر ہے نہ ابو۔

میں انہیں ان سالوں میں جان کر تمہ کرو گی کہ مجھے ان کے ساتھ شادی کرنی چاہئے یا نہیں۔ ابھی آپ بھالیں رشتہ تمہ کر دے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ کو میری یہ شرط منظور ہے تو میری ہاں ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے بیٹا جیسا آپکو ٹھیک لگے۔ ہم ایک سال کا وقت لے گے شادی کے لیے۔ اب ٹھیک ہے میرا بچہ خوش ہے۔

جی ابو میں خوش ہوں۔

اُپ دنیا کے سب سے اچھے والدین ہے۔۔

وہ صوفے سے اٹھ کر اپنے ماں باپ کے گلے سے لگے کر بولی

جس پر مراد صاحب اور عائشہ بیگم مسکرا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہے۔ صفینہ
ماں کو پیار بھری نگاہوں سے دیکھتی مسکرا دی تھی۔

*****ZS*****
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اُپ دونوں بھائیوں کو ہی پال (پیار) کرتے ہیں کوئی مجھ سے پال نہیں کرتا
دروازے کے پاس کھڑی وہ ۱۵ سال کی چھوٹی سی گڑیا پھولے منہ کے ساتھ بولی
تو سب ایک پل کے لیے ہڑبڑا کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ جہاں انکی

URDU NOVEL BANK

چھوٹی گریبا اور صفینہ کی دنیا جہاں کی پیاری بہن جس سے وہ بہت پیار کرتی ہے وہ کھڑی ان سے شکایت کر رہی تھی۔

عروسہ آپ کب اٹھی سوکر مراد صاحب اپنے دونوں ہاتھ کھولے اپنی چھوٹی چند جان کو اُنے کا اشارہ کرتے ہے تو عروسہ بھاگ کر اپنے ابو سے لپٹ جاتی ہے۔ ہم تو کب سے وہاں کھڑے تھے۔ پر آپ لوگ تو آپ کو ہی پال کرتے ہے۔ وہ روٹھ کر منہ تیرا کر کے ہاتھ کو دائیں بائیں گھومائے بولتی اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی۔ جسے دیکھ کر صفینہ کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا صفینہ فوراً جھک کر اس کے دونوں گال کو چٹاچٹ چوم ڈالتی ہے۔ صفینہ کی اس حرکت پر عروسہ بلش کرنے لگتی ہے۔

ہاں مجھے پتہ ہے میں بہت پیاری ہوں۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

میری دونوں بیٹیاں ہی بہت بہت پیاری ہے کیوں عائشہ بیگم جی جی بلکل
بلکل آخر بیٹیاں کس کی ہے ہاہاہاہاہا۔۔۔۔

*****ZS*****

- صاحب جی وہ کوئی روحان صاحب اُئے ہے کہہ رہے ہے عروسہ بی بی سے ملنے اُئے ہے۔ مراد صاحب اس سے پہلے ملازمہ سے کچھ کہتے عروسہ اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

صفینہ بیٹے یہ سب کیا ہے کون ہے یہ روحان بیٹا۔ جس کا سن کر عروسہ اتنا خوش ہو رہی ہے۔

ابو وہ----- وہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کی وہ اپنے ابو کو کیا بتائیں روحان کے بارے میں۔ صفینہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی عروسہ بول اٹھی ابو وہ جب اپو مجھے پارک لے ترگی تھی اس دن ہمیں روحان بھائیوں بھی ملے تھے اپکو پتہ ہے ابو اپوں کا ان سے ڈشم ڈشم لڑائی بھی ہوئی تھی وہ ہاتھوں کا مکہ بنائیں ہوا میں ادھر ادھر چلاتی مراد صاحب کو بتا رہی تھی۔ ابو میں پارک میں گم بھی ہو گئی تھی روحان بھائیوں ہی اپو کے ساتھ مل کر مجھے ڈھونے تھے۔ وہ بہت بہت اچھے ہے ابو۔ بھائیوں نے ہی مجھے کہا تم میری چھوٹی بہن ہو اور مجھے بھائی کہنا۔ مراد صاحب یہ سن کر خوش بھی ہوئے کہ ان کی بیٹی پہلی بار کسی اجنبی سے اتنا گھل مل رہی تھی۔ اور حیران بھی کہ انھیں یہ سب صفینہ نے کیوں نہیں بتایا تھا۔

سنیں۔۔۔!۔ وہ روحان صاحب کو ادھر لون میں ہی لیں ائیں۔

السلام علیکم۔ وہ لون میں سلام کرتا ہوا داخل ہوا تھا۔ وعلیکم السلام۔ بیٹا روحان عروسہ کے چیر کے پاس آکر روکا عروسہ اسے دیکھ کر خوشی سے اپنے چیر سے اٹھی تھی بھائیوں آپ اگے مجھے بہت بہت خوشی ہوئی وہ اپنے ہاتھو کو پورا کھولے اپنے خوشی کا پیمانہ بتا رہی تھی جسے دیکھ کر روحان ہلکا سا مسکرا دیتا ہے۔
اب آپ مجھ سے ملنے آیا کرے گے نہ روز وہ انگلی اٹھا کر روحان سے بولتی بہت مصوم لگی تھی۔ اسے اس طرح فرمائش کرتا دیکھ روحان ہنس کر اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا ہاں ضرور گریا پر روز نہیں اپاؤنگا پر پروس ہفتہ میں دو دن ضرور اؤں گا پکا۔

URDU NOVEL BANK

بھائیوں میں گڑیا تھوڑی ہوں میں عروسہ ہوں ہاں۔ وہ یہ بول کر خوب ہسنے لگی تھی۔

نہیں بیٹا تم مجھے بالکل گڑیا جیسی نازک سی لگتی ہو۔ چھوٹی سی پیاری سی سچ بھائیوں جی گڑیا رانی۔ عروسہ بیٹا اچھا اب اپنے بھائیوں کو چائے ناشتہ کرنے دیں۔ بیٹا او بیٹھو کیا لوگے چائے یہ کوئی روحان بالکل سفینہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا ان سے بات کرنے لگا نہیں نہیں انٹی اتنی تکلف نہ کرے بس چائے بہت ہے وہ بات کرتے ہوئے نظرے موڑ موڑ کر سفینہ کو بھی دیکھ لیتا جیسے اسے اسی چہرے کی تلاش ہوں۔ اور سفینہ اس کے اس طرح بار بار دیکھنے پر اسے گھوری سے نوازتی چائے پینے لگی تھی۔

بیٹا روحان آپ کے گھر میں کون کون ہے۔ انکل میری فیملی بہت چھوٹی سی ہے مام ڈیڈ اور ایک چھوٹی بہن ہے۔ یہاں کہا رہتے ہے اکی فیملی یہاں لاہور میں نہیں ہے میری فیملی اسلام آباد میں رہتی ہے۔ اچھا تو آپ یہاں اکیلے کیوں

URDU NOVEL BANK

رہتے ہے۔ انکل میں تو یہاں پڑھائی کے سلسلے میں آیا تھا پھر جاب ہی لگ گئی تو یہی رہہ گیا۔ اچھا آپکے والد صاحب کیا کرتے ہیں بیٹا وہ ایک بزنس میں ہے۔ تو آپ اپنے والد کے ساتھ انکی کام میں ساتھ کیوں نہیں دیتے۔ انکل، مجھے خود کچھ کر کے دیکھنا ہے اپنی قابلیت اور محنت سے یہ تو اور بھی اچھی سوچھ ہے۔ چلو اللہ تعالیٰ کامیاب کرے تمہیں۔ انشاء اللہ۔

بیٹا میں اپکا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اپنے میری بیٹی کا اس مشکل وقت میں ساتھ دیا۔ روحان کن آنکھیوں سے سامنے بیٹھی صفینہ کو دیکھنے لگا جو اس ماحول سے بیگانی بنی بیٹھی تھی۔ نہیں انکل اس طرح شکریہ ادا کر کے یوں پرانا نہ کرے میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا جو میں نے کیا۔ بیٹا تم سے مل کر بہت اچھا لگا آج کل تم جیسے سلجھے ہوئے لڑکے دیکھنے کو کم ملتے ہے۔

URDU NOVEL BANK

مراد صاحب کی بات جیسے ہی ختم ہوئی عروسہ فورن بول اٹھی جیسے اپنی ابو کی بات ختم کرنے کا ہی انتظار کر رہی ہوں۔ بھائیوں آپ ہر ہفتہ اتوار کو انا ٹھیک ہے۔ وہ روحان کو دوبارہ بولتی یاد دلانے لگی میں کوشش کرونگا گریا کوشش نہیں تلنی (کرنی) اُنی ہے۔ بھائیوں ورنہ میں نالاج (ناراض) ہوں جاؤں گی وہ یہ کہہ کر غصے میں منہ پھولا کر دوسرے طرف کر لیتی ہے کہ اب فل نارضگی ہے اور بات نہیں کرنی ہے۔ اچھا اچھا میں اُونگا گریا اوکے اب مجھے دیر ہو رہی ہے تو میں جاؤ اجازت ہے ملکہ عالیہ؟ روحان شرارت سے کہتا سر کو تھوڑا جھکائے بڑے ادب سے بولا۔ صفینہ کافی دیر سے ان دونوں کے دوستانہ تعلقات کو دیکھ رہی تھی۔ جو آج پہلی بار صفینہ کے علاوہ کیسی اور سے اس طرح بات کر رہی تھی۔

اب عروسہ بھی ملکہ عالیہ کے کیریئر میں آکر روحان کے سامنے کھڑی گردان کو تھوڑا اونچا کر بڑے ادب سے سینے میں ہاتھ بندھے بولی۔

جی ملکہ عالیہ کے اس خادم کو اجازت ہے جانے کی۔ جو حکم ملکہ عالیہ یہ کہہ کر روحان سر کو خم دے کر حکم ماننے کی اداکاری کرتا اسکی لبوں کو مسکان سے سجا گیا تھا انہیں اس طرح باتیں کرتے دیکھ وہ تینوں بھی ہسنے لگے۔ انکل انٹی اب میں چلتا ہوں۔ بیٹا پھر انا آپ ہم انتظار کرے گئے ہفتے والے دن ناشتہ کی ٹیبل پر اپکا

visit for more novels:

جی بہت شکریہ اپ لوگوں کا اتنی عزت دینے کے لیے خدا حافظ۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

ہیلو: السلام علیکم مراد صاحب کیسے ہیں آپ اور کیسے یاد کیا آپ نے۔ وعلیکم السلام منصور صاحب جی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ ہم سب ٹھیک ہیں۔ میں چاہتا ہوں آپ اور زرتاش بیٹا آج شام کی چائے ہمارے ساتھ پیئے آپ دونوں آئیئے گا ہم انتظار کرئے گئے جی جی بلکل مراد صاحب ہم ضرور آئیں گے پھر

إنشاء اللہ شام میں ملاقات ہوگی اللہ حافظ

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

آج شام صفینہ کی قسمت کا فیصلہ ہونا تھا اچھا یا برا شام کے سات بج رہے تھے ڈرائنگ روم میں چار افراد بیٹھے آج صفینہ کی قسمت کا فیصلہ کر رہے تھے۔ مراد صاحب ہم یہ شادی ایک مہینہ میں کرنا چاہتے ہے ہم ایک سال کا وقت

URDU NOVEL BANK

نہیں لیں سکتے۔ کیوں کیا مسئلہ ہے ایک سال کا وقت لینے میں۔ ہم اتنی جلدی اپنی بیٹی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتے بھائی صاحب۔

بھابھی جی شادی ایک سال بعد بھی تو ہونی ہی ہے تو ایک مہینہ میں کر دے۔ اصل میں میری کچھ مجبوری ہے۔

کیا مجبوری ہے منصور صاحب۔ مراد صاحب مسئلہ یہ ہے مجھے ایک مہینہ میں یہاں سے جانا ہے میں یہاں لاہور میں نہیں رہتا ہوں میرے سارے گھر دوکان سب

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

دہلی

میں ہے میں تو اسکے پاس ایک مہینے کے لیے ہی آیا ہوں پھر واپس چلا جاؤں گا پر جانے سے پہلے چاہتا ہوں اپنے بیٹے کی شادی کر کے جاؤں تاکہ اسکے پاس بھی کوئی سکھ دکھ بٹنے والی ہوں۔ میرا بیٹا اکیلا تنہا نہ رہے پلیز میری مجبوری کو سمجھیں مراد صاحب۔ بھابھی جی اپنی بیٹی دور کہا جائے گی یہی پاس تھوڑی دور

URDU NOVEL BANK

ہی تو جائے گی۔ پلیز میری درخواست کو قبول کرے اور ایک مہینے کے بعد یہ شادی کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔

اچھا اچھا منصور صاحب اپ اس طرح نہ کرے میں تیار ہوں۔ پھر تمہ رہا لگے مہینے کے 30 تاریخ کو مایوں

مایوں کے دن ہی دوپہر کو نکاح کی تقریب ہوگی۔ اور اسکے تین دن بعد بارات لائے گے آپ۔ اور ولیمہ آپ لوگ اپنی مرضی سے رکھ لیجئے گا یہ ٹھیک ہے نہ منصور

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

صاحب -

جی جی۔۔۔۔۔ بالکل ٹھیک ہے۔ چلے اب منہ میٹھا کرئے۔ عائشہ منہ میٹھا کروائے سب کا اخر بیٹی کی خوشی کا معاملہ ہے۔

URDU NOVEL BANK

ہاں کیوں نہیں مراد۔ عائشہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھ کر باری باری سب کو میٹھائی دیتی اُنے والے وقت سے بے خبر وہ سب اپنی خوشی میں مصروف تھے۔ لیکن اُنے والا وقت ان خوشی کو تباہ و برباد کرنے والا تھا جس کی خبر صرف صفینہ اور زرتاش کو ہی تھی۔

*****ZS*****

visit for more novels:

اُج وہ بچہ بہت خوش تھا۔ کیونکہ اُج اسکی پیدائش کا دن تھا۔ وہ بچہ صبح سے اپنے ڈیڈ کے گھر آنے کا انتظار کرتا رہا۔ اس امید میں کہ اسکے ڈیڈ اُج کیک لائے گے۔ وہ بچہ خوشی خوشی اپنے مام ڈیڈ کا انتظار کرتا رہا۔ انتظار کرتے کرتے گھڑی کی سوئی ایک کی ہندسن پار کر گئی۔ وہ بچہ نیند سے بوجھل اُنکھیں زبردستی کھولے اپنے مام ڈیڈ کا انتظار کرتا رہا۔ لیکن شاید ہمیشہ کی طرح اُج بھی اسے مایوس ہونا

URDU NOVEL BANK

تھا۔ ہمیشہ کی طرح نہ اس بچے کا انتظار ختم ہوا نہ ہی اسکے مام ڈیڈ ائیں۔ وہ بچہ
انتظار کرتے کرتے وہی سو گیا۔

آج اس بچے کی ایک اور امید ٹوٹی تھی ایک اور خواہش کا گلہ گھوٹا گیا تھا۔ ایک
اور مایوسی ہوئی تھی اسے اپنے پیدا ہونے پر۔

"امیدیں جب بار بار ٹوٹتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تو دل کا ہر کونہ کونہ ویراں ہو جاتا ہے"

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

صفینہ اور زرتاش کے رشتہ تمہے ہوئے دس دن گزار گئے تھے لیکن وہ کبھی اکیلے باہر نہیں ملے تھے۔ مراد صاحب رشتہ فلکس کرتے وقت ہی یہ بات کلیئر کرچکے تھے انہیں شادی سے پہلے یہ سب پسند نہیں اگر زرتاش کو کوئی بھی بات کرنی ہوں وہ گھر پر آکر کر سکتا ہے۔

مراد صاحب - عائشہ بیگم - عروسہ - اور صفینہ ناشتہ کر رہی ہوتی ہے ٹھیک اسی لمحے ملازمہ اگر زرتاش کے آنے کا بتاتی ہے۔ صاحب جی وہ زرتاش صاحب ائیں ہے صفینہ بی بی سے ملنے کہہ رہے انہیں صفینہ بی بی سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ مراد صاحب ایک پل کے لیے چونکے پھر ملازمہ کو ڈرائنگ روم میں بیٹھانے کا کہہ کر خود ٹیبل سے اٹھ کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ جاتے ہیں ان کو دیکھ کر عائشہ بیگم بھی ان کی پیروی کرتے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

السلام علیکم انکل انٹی "وعلیکم السلام بیٹا میں معذرت خواہ ہوں کے مجھے اس طرح انا پڑا وہ دراصل مجھے صفینہ جی سے بات کرنی ہے۔ میں نے شادی کے لیے کچھ دریس پسند کیئے ہے تو دراصل ان کو دیکھنا چاہتا ہوں اور انکی پسند بھی پوچھنا ہے اگر آپکو برا نہ لگے انکل تو پلیز انھیں بلا دیں۔

کوئی بات نہیں بیٹا ہم صفینہ کو بھیجتے ہے آپ ان کی پسند پوچھ لے۔ یہ کہہ کر وہ دونوں روم سے نکل جاتے ہے اور تھوڑی دیر بعد ہی صفینہ اسے روم میں آتی دیکھائی دیتی ہے۔ زرتاش اسے دیکھ مسکرا نے لگتا ہے۔ کیوں آئیں ہوں تم یہاں۔۔

میں تو یہاں مس صفینہ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کے کب دے رہی ہوں پیسے اس ناپچیز کو ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہے انتظام کر رہی ہوں تھوڑا صبر کرو وہ تو

او۔۔۔۔۔وہ۔۔۔واہ جی واہ مس سینہ جی کو ہی میری گیم سمجھ نہیں اُ رہی ہے
جو لڑکوں کو الگ الگ گیموں میں چھسا کر انکے بینک بیلینس کھالی کرواتی ہے۔

ہیئے-----چپ بالکل کوئی سن لے گا کم عاقل انسان وہ تیزی سے ہاتھ
اسکے منہ پر رکھتی انکھوں سے ہی وارن کرنے لگی تھی کہ کب یہ بات اسکے مام

URDU NOVEL BANK

ڈیڈ نہ سن لے اس کمیئے انسان کی زبان سے وہ غصے سے اسکے منہ میں رکھے
ہاتیلی کا دباؤں مزید بڑھاتی اسکا سانس روک گی تھی۔

صفینہ کو جب اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا تو وہ فوراً اسکے منہ سے اپنا ہاتھ
ہٹاتی پیچھے ہٹ گی تھی۔۔۔ اسکا یوں پریشان چہرہ دیکھ زرتاش قہقہہ لگائے ہنس پڑا
تھا۔ ہاہاہاہا

visit for more novels:

چلے مس سینہ یہ کم عقل انسان کے ہاتھوں ہی ابھی پھسی ہوئی ہو تم بی بی
وہ راز دارانہ انداز اختیار کئے اس کے کان میں بولتا اس کے پارہ ہائی کرچکا تھا وہ
غصے سے آگ بگولہ ہوئی اسے گھورنے لگی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ مجھے آج پہلی بار کسی لڑکی کو یوں ڈرانے میں کافی مزہ آ رہا ہے۔

چلوں بتا ہی دیتا ہوں کہ یہ شادی کا ڈرامہ کیوں کیا ہے میں نے وہ صفینہ کے اردگرد گھومتے چکر کاٹتے ہوئے بولنے لگا اسے اس طرح کرتے دیکھ اس کا غصہ مزید بڑھا تھا۔

تو بکوں نہ کیوں کر رہے ہوں یہ ڈرامہ۔ وہ یہ کہ اگر تم پیسہ نہ دو وقت پہ تو تم جیسی حسینہ مفت میں میری جھولی میں آگرے گی۔ اور دوسری بات یہ کہ تم اس پوری جائیداد کی اکیلی مالک ہوں۔ تمہاری چھوٹی بہن کوئی سوچھ بوجھ رکھتی نہیں تو اس ملکیت کی اکیلی والی وارث تم ہی ہوں تو شادی کے بعد تمہاری جائیداد تمہاری ہوں یا تمہارے شوہر کی بات تو ایک ہی ہے جان من تو یہ کہ میں تم سے کوئی گھائے کا سودہ کر نہیں رہا تو

My Lady

اب سمجھی میرا سارہ گیم۔

یہ سب سن کر صفینہ کا دماغ گھوم جاتا ہے اسے اس کی اتنی گھٹیا سوچ سن کر مزید غصہ اُنے لگتا ہے۔ اسکا چہرہ غصہ کی وجہ کر مزید لال ہو جاتا ہے۔

وہ غصہ سے اسکی طرف اپنے قدم بڑھانے لگتی ہے۔

www.urduovelbank.com

[illegible]

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

زرتاش اسکا غصے سے ابلتا چہرہ دیکھ کر بے اختیار قہقہہ لگا ہوا تھوڑا اس کے قریب آیا اسکی طرف جھوک کر ہلکی آواز میں بولتا مگر لہجہ میں واضح شرارت چھپی ہوئی تھی۔ میڈم اتنا برا کیوں لگ رہا ہے تم بھی تو وہی کرتی ہوں لڑکوں کے ساتھ جو میں نے کیا تمہارے ساتھ۔

تم۔۔۔۔۔ وہ اس کے سینے میں دونوں ہاتھ رکھیں اسے دھکے دے کر خود سے دور کرتی ہوئی دے دے لفظ میں چیخ کر بولی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

YOU KNOWN MR.ZARTASH.

تم میں اور مجھ میں ایک فرق ہے تم اپنی ذات کی بیجا خواہش پورا کرنے کے لیے یہ سب کرتے ہوں اور میں جس مقصد کے لیے کرتی ہوں وہ ایک راز ہے

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

- جو تم جیسے بے حس انسان کبھی نہیں سمجھ سکتے - تم یہ سب اپنے لیے کرتے ہو اور میں یہ سب اپنے لیے نہیں کرتی سمجھے اب نکلوں یہاں سے۔۔

- او واو۔۔۔۔۔ کیا کہانی ہیں صفینہ بی بی وہ یہ کہہ کر اسکا تپہ تپہ چہرہ دیکھ ڈرائنگ روم سے نکل کر گھر بیرونی دروازے کو پار کرجاتا ہے۔ پچھے وہ ڈرائنگ روم سے نکل کر اپنے روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

زریان صاحب کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟ زریان نے سر اٹھا کر جب دیکھ تو وہ وہی لڑکی تھی جو اسکا سکون برباد کر کے رکھی تھی۔ وہ فوراً اپنی اٹھی نظر جھوک لیتا ہے۔ اگر میں نے منع کیا تو آپ نہیں بیٹھیں گی کیا؟۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہ پھر اس بیچ کے ایک سائڈ کنارے پر ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔۔ مسٹر زریان خان اول تو سکینہ اتنی جلدی کوئی بات مانتی نہیں دوسری یہ کی اگر کوئی چیز مجھے پسند آجائیں تو پیچھے کسی صورت ہٹتی نہیں میں۔ زریان ایک پل کے لیے اسکی شدت بھری باتوں کو آنکھوں میں حیرت لیے دیکھتا ہی رہا کہ کیا لڑکی ہے۔ خیر چھوڑے یہ بتائیں آپ یہاں کیسے اور کیوں بیٹھے ہے آپ۔ اب وہ کیا کہتا کہ آپ کو ہی دیکھنے آیا تھا۔ اپنے سوچھ کو دماغ سے چھٹک کر یہ سوچھنے لگا کہ کیا بولیں اس لڑکی کو پھر کچھ یاد آنے پر وہ فوراً بول اٹھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ میں یہاں مسجد میں نمازیں عصر ادا کرنے آیا تھا تو یہاں کھولی فصا میں سانس لینا اچھا لگ رہا تھا تو کچھ وقت کے لیے بیٹھ گیا میں اب سوچھ رہا ہوں مغرب ادا کر کے ہی جاؤ گھر۔

URDU NOVEL BANK

اُپ بتائیں مس - زریان خان سکینہ نام ہے میرا تو پلیز یہ مس ویس نہ بولے مجھے
جی بہتر سکینہ جی ویسے بہت خوبصورت نام ہے اپکا - کس نے رکھا ہے یہ نام اپکا
؟ -

دادا ابو نے رکھا ہے میرا نام -

کیا اپکو پتہ ہے یہ نام اتنا خوبصورت کیوں ہے اور کیس کا نام تھا۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں -- مجھے نہیں معلوم کیس کا تھا یہ نام - اچھا چلے میں بتاتا ہوں اپکو - یہ

خوبصورت نام ہمارے نبی (حضرات محمد ﷺ کے نواسے امام حسینؓ کی چھوٹی

صاحبزادی کا نام تھا سکینہ جو کربلا کے جنگ عظیم کے سختی کا حصہ بھی بنی جو

اپنے بابا کی عظیم تربیت کا منہ بولتا صوبت بنی

جب وہ پوری بات کہہ کر سکینہ کی طرف دیکھتا ہے تو اسے روتے ہوئے پایا -

URDU NOVEL BANK

اوووو۔۔۔ میرا مقصد اپکو رولانا نہیں تھا مس سکینہ مجھے معاف کر لے گا۔ شکریہ
 زریان مجھے میرے نام کا اتنا خوبصورت مطلب بتانے اور سمجھانے کیلئے اور اس
 عظیم باپ کی عظیم بیٹی کے بارے میں بتانے کے لیے۔ اچھا تو آپ اس یونی
 میں پڑھتی ہے پھر کیسے چل رہی ہے پڑھائی اپکی زریان سکینہ کو اس غم زدہ
 سوچھ سے نکالنے کے لیے بات کا رخ بدل گیا تھا

ہممسم کافی اچھی چل رہی ہے۔ وہ وہ ایک بات پوچھو آپ سے سکینہ تھوڑا جھجھک
 کر اس سے یہ سوال کرتی ہے۔ جی ضرور کیا پوچھنا ہے اپنے۔ وہ۔۔۔ وہ آپ اتنی
 سادہ لباس کیوں پہنتے ہیں؟

سکینہ یہ سوال داغ کر زریان کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ تو اسکی نظروں میں چھپی
 سوال سے گڑبڑا جاتی ہے پھر وہ جلدی جلدی اپنی بات کی سہی کرتی اسے کن

URDU NOVEL BANK

انکھیوں سے دیکھنے لگی۔ وہ میرا مطلب آپ کے عمر کے لڑکے فیشن ایبل کپڑے پہنتے ہے اور آپ دیکھنے میں بھی کافی ہنڈسم۔۔۔۔۔ ہے۔ پھر یہ اتنا سادہ حلیہ کیوں؟ اسکی ایسی بے تکی بات پر زریان ایک جھٹکے سے اپنا جھکا سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھنے لگا تھا۔

اس دور زمانہ میں بھی آپ ان لڑکوں کے برعکس بالکل سادہ لباس کو ترجیح دیتے ہیں۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنے اپنا سوال کر لیا ہے۔ ! مس سکینہ

ہمممم۔ تو کیا میں آپ سے ایک سوال کر سکتا ہوں؟ ہاں ہاں بالکل کر سکتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

کیا اپنے سادگی میں خود کو اُئینہ میں دیکھا ہے اگر دیکھا ہے تو کیا نظر اُتا ہے خود میں؟

یہ کیسا سوال ہوا مسٹر زریان خان-----!۔

جی۔! میں نے اپ سے کیا مشکل سوال پوچھ لیا؟۔ اتنا اُسان سے سوال تو ہے۔
چلے آج جاکر دیکھیے گا خود کو سادگی میں۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

وہ جیسے اسکی باتوں کے سحر میں کھوئی سوال کر گئی تھی۔ کیا دیکھا تھا سادگی میں اپ نے خود میں۔؟ زریان اسکی بات میں ہلکا سے مسکرایا اسکی مسکراہٹ بھی بڑی دل فریب سی تھی اور دل کش بھی سکینہ اسکی مسکان دیکھ اس میں کھو سی گئی تھی۔

مس سکیںہ سادگی میں اپنی اُنکھوں کی چمک دیکھے گا اپنے چہرے کا نور دیکھے گا
ان لبوں کی سچی مسکان کو دیکھے گا تو پتہ چلیں گا اِکُو وہ رب کریم نے بنایا
کتنی فرصت سے ہے ہم انسانوں کو جس پر ہم اپنی بناوٹی چیزیں لگا کر یا اسے مزید
خود سے بہتر بنا کر خود کو خوبصورت سمجھتے ہیں۔ اصل میں تو وہ خوبصورتی کچھ بھی
نہیں اس کے سامنے جو رب کریم نے ہمیں اُنا کیا ہے۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

چھر اپ اب بتائیں کیا اس خدا کے بنائیں چہرے پر ہمیں اپنی مہارت کرنے
کی کوئی ضرورت ہے کیا۔؟

دیکھیے کیا میں ان لڑکوں سے کم دیکھتا ہوں۔؟ بتائیں مجھے مس سکینہ۔

ہمم ہم۔۔۔۔۔۔ نہیں نہیں آپ تو ان لڑکوں سے بھی زیادہ سحر کن گہری شخصیت رکھتے ہیں۔ جس کے سحر میں کوئی بھی گرفتار ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی ہی دھن میں بولتی چلی گئی تھی ہوش تو تب اُٹا ہے اسے جب اسکے پرس میں پڑا سیل فون رینگ ہوا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا بول رہی ہے مس وہ۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔۔ میرا مطلب وہ میں چلتی ہوں کل ملتے ہیں وہ۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔۔ میرا ڈرائیور ویٹ کر رہا ہوگا وہ بوکلاہٹ میں بولتے ہوئے جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی پیچھے وہ اسکی بوکلاہٹ میں کی گی بات میں ہی کھو گیا تھا

محبت بھی وہ جو انکلی سی ہو یا راں۔۔۔۔

visit for more novel*****ZS*****
www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

یاربئی توں تو میرے ہر معاملے سے باخبر ہے۔ تجھ سے تو کوئی راز نہیں چھپی ہے۔ یاربئی مجھے اس مشکل سے نکال میرے لیے اسانی کا راستہ ہموار کر دے۔ یاربئی مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے مجھے کوئی راستہ دیکھا میرے لیے کوئی اسباب پیدا کر دے وہ یہ دعا کرتے کرتے شدت سے رونے لگتی ہے۔ اسکے آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہنے لگتے ہیں۔ یاربئی تو میری عزت رکھ لے میرے ماں باپ کے سامنے مجھے رسوا نہ ہونے دینا تیری پاک ذات کے وسیلے سے مجھے نواز دے میری ذات کو بے پردہ نہ کرنا تو میرے ہر کام سے واقف ہے میں نے اپنی ذات اپنی نفس کی غلامی کے لیے یہ سب نہیں کیا تو جانتا تو اپنے بندے کے شاہ روگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس جال سے نکال دے مجھے میں آج تک کبھی کمزور نہیں پڑی ہر مشکل سے خود لڑتی آئی ہوں۔ لیکن آج مجھے میرے لپٹوں کے سامنے بے پردہ ہونے سے ڈر لگ رہا ہے۔ اپنے باپ کے سامنے بے اعتبار ہونے سے ڈر لگ رہا ہے۔ یاربئی مجھے اس شرمندگی سے بچالے۔ حضرت محمد ﷺ کے صدقے انکے پاک

URDU NOVEL BANK

ذات کے صدقے مجھے اس زرتاش نامی مصیبت سے بچالیں وہ یہ دعا کر کے زمین سے اٹھتی روتے روتے سیدھا واش روم میں چلی جاتی ہے۔ اپنے چہرے کو ٹھنڈے پانی سے دھونے کے بعد بیڈ پر اکے پرسکون ہو کر لیٹ جاتی جیسے اب اسکی پریشانی جلد ختم ہو جائی گی اسکے دل میں ایک سکون کی لہر دوڑنے لگی تھی اور اب وہ اہستہ اہستہ نیند کی وادی میں گم ہونے ہوتی چلی گی تھی۔

*****ZS*****

visit for more novels:

روحان کا اب معمول ہو گیا تھا۔ ہفتہ کے صبح سویرے نکلتا اور شام گئے واپس آتا اور اتور کا دن بھی اسی روٹین سے گزارتا۔ زری اور شیریں کافی دن سے روحان کی اس روٹین کو نوٹس کرتے رہے لیکن روحان سے پوچھنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ پہلے بھی ان لوگوں کی روٹین میں ایسا ہوتا رہا تھا۔ زری اور شیریں کو لگا روحان نے پھر کسی نئی لڑکی کو پھسایا ہے اور اسی کے چکروں میں وہ اپنا زیادہ وقت باہر گزار رہا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جان پائے تھے کہ روحان ان سے دور

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہوتا جا رہا ہے۔ ان دونوں کے ساتھ وہ کافی کم وقت گزارنے لگا تھا۔ لیکن زری کو روحان میں کافی کچھ بدلتا ہوا لگا۔ وہ اب کافی کم باتیں کرتا تھا اپنے دوستوں سے اور اب ان دونوں کے ساتھ کلب بھی کم جانے لگا تھا۔ زری کو بار بار کچھ گڑبڑ ہونے کا سائلن بجتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جسے وہ بار بار سر جھٹک کر نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔



*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اُج سنڈے کا دن تھا روحان صبح 10 بجے سے اٹھا صفینہ کے گھر جانے کی تیاری کرنے لگا۔ اُج عائشہ بیگم نے روحان کے لیے خاص ناشتہ تیار کیا تھا اور رات اسے فون پر یہ خبر دی تھی۔ وہ جانے کے لیے جیسے ہی کمرے سے نکل کر نیچے آیا اس کا سامنا زری سے ہوا تو ایک پل کے لیے روحان کے قدم روکے تھے

URDU NOVEL BANK

پھر وہ خود کے تاسرات ٹھیک کرتا زری کو گوڈ مورینگ بولتا ہوا باہر جانے لگا تو زری روحان کو باہر جاتے دیکھ فوراً ہی پیچھے سے بول اٹھا کہا جا رہا ہے یار اتنی صبح صبح کافی دن ہو گئے ہمیں ساتھ ناشتہ کیں اجا آج ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے بیک سے زری کی پکاسن کر فوراً پلٹتا اسکے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔

نہیں یار ابھی لیٹ ہو رہا ہوں کیسی ضروری کام سے جانا ہے مجھے کل کل کرتے ہے نہ۔ اج کل کیسی کام میں پھسا ہوا ہوں تو وقت نہیں دے پاتے تم دونوں کو سوری یار چل کوئی نہیں وہ۔۔۔۔۔! لگتا ہے کوئی فی شکار کو شیشے میں اتارنے کے لیے اتنی محنت میں لگا ہے میرا یار۔

نہیں نہیں زری تو غلط سمجھ رہا ہے وہ بات نہیں ہے جو تو سمجھ رہا ہے بس تھوڑا پرسنل کام میں مصروف ہو۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی زریان کی باتیں سوچھنے لگی تھی۔ سکینہ گھر آکر بغیر کسی سے ملے سیدھا اپنے روم میں چلی جاتی ہے۔ کمرے کا دروازہ لاکڈ کرنے کے بعد اہستہ اہستہ قدم اٹھائے شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا تفصیلی جائزہ لیتی باری باری اپنی انگلیوں کے پورے سے انکھیں، چہرہ، لبوں کو چھو کر دیکھنے لگی اور ساتھ ساتھ زریان کی باتیں بھی اسکی ذہین میں چلنے لگی تھی۔

سادگی میں ان انکھوں کی چمک دیکھے۔ کیا ان انکھوں میں چمک بھی ہوتی ہے؟

پھر انکھوں سے اسکی انگلیوں کے پورے لب کا فاصلہ تہہ کرتے ہے۔ ان لبوں کی سچی مسکان کو دیکھیں اسکے ہاتھ اب لبوں کو اہستہ سے چھو رہے تھے۔ کیا یہ لب سادگی میں بھی خوبصورت دیکھتے ہے؟

URDU NOVEL BANK

سکینہ کے ہاتھ اب اپنے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو رہیں تھے۔ کیا میرے چہرے میں بھی نور ہے۔؟

کیا میں سادگی میں بھی خدا کی تخلیق کا خوبصورت شہکار ہوں؟

وہ تھی تو خوبصورت لیکن کبھی سادگی میں خود کو غور سے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ اس کی نظر اپنے تنگ کپڑے پر گئی وہ آج پہلی بار اپنے کپڑے کا موئنہ دوسری نظروں سے کر رہی تھی۔ جس سے اسے خود سے ہی شرمندگی محسوس ہونے لگی۔ اس تنگ کپڑے میں اسکے جسم کے نشیب فراز کافی حد تک ظاہر ہو رہے تھے۔ اسے یہ دیکھ اپنی مام کی بات یاد آئی جو اسے ہمیشہ ٹوکا کرتی آئی تھی لیکن وہ ہر بار ٹال جاتی۔ لیکن آج کیسی غیر نے اپنی باتوں سے اسکے دلوں میں گھر بنا لیا تھا۔ یا شاید اسلیے یہ احساس خوبصورت اور نیا تھا۔ جس سے اسکی سوچ بدلنے لگی تھی۔

*****ZS*****

وہ اپنے کمرے سے نکل کر سیدھا رانی کے روم کی طرف بڑھی سکینہ رانی کے روم کا دروازہ کھول کر اندر دیکھی تو اسے معلوم ہوا رانی روم میں نہیں ہے۔ وہ اہستہ اہستہ قدم اٹھتی اسکے وارد روپ کے سامنے اکھڑی ہوئی تھی اور وارد روپ کھلے ایک خوبصورت اور نفیس سہ ڈریس سلور سوٹ جس کے ساتھ ڈوپٹہ بھی تھانکال کراپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ سکینہ وہ جوڑا خود سے لگائے شیشے میں دیکھنے لگی تھی اسے یہ احساس ہونے لگا وہ اس جوڑے میں کافی خوبصورت او بدلی بدلی لگ رہی ہے۔ اسے اپنا یہ سادہ روپ کافی بہایا تھا۔۔۔

*****ZS*****

جب وہ فری ہو کر نیچے آئی تو معلوم ہوا رانی اور مام مال گئی ہے۔ یہ سن کر اسکی بھوک بھی مٹ گئی تھی وہ بچپن سے اکیلے کھانے کی عادی نہیں تھی وہ اسی طرح بغیر کھانا کھائے سیدھا اپنے روم میں آکر آرام کی نیت سے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے سکینہ لیٹے لیٹے ہی موبائل میں خود کے لیے ان لائن شپنگ کرنے لگی زیادہ تر سوٹ سلور سوٹ، فروک کے ساتھ ڈر کرتی ہے۔ چوری دار پجامہ۔

وہ ابھی اڈر کر رہی تھی کہ اچانک اسے زریان کی نماز کی باتیں یاد آنے لگی تو سکینہ نہ چاہتے ہوئے بھی موبائل میں نماز پڑھنے کے طریقے سرچ کرتی بہت غور اور تجسس سے ہر ایک طریقے کو نوٹ کرنے لگی۔ اسنے بچپن میں قرآن تو پڑھا تھا اور مکمل بھی کیا تھا۔ لیکن وہ جیسے جیسے ہائی سوسائٹی میں موی کرنے لگی تو ان سب کی طرف سے توجہ ختم ہوتی گئی تھی یہ سب سوچتے ہوئے آج اسے خود سے

URDU NOVEL BANK

شرم اُنے لگی۔ اور اسی طرح سوچتے سوچتے وہ کب سو گی پتہ ہی نہیں چالا اسکی اُنکھ اچانک اذان کی آواز سے کھولی تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

کیا خدا بھی مجھے اپنی طرف بولا رہا ہے؟ میں تو کبھی اتنی جلدی نہیں اٹھی۔ مجھے آج تک کوئی آواز اتنی جلدی نہیں جاگا سکی پھر آج یہ کیوں؟ وہ یہ سوچھ ہی رہی تھی کہ دوبارہ اذان کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی اگر ایسا ہے تو میں آج نماز پڑھنے کی کوشش کرونگی۔ وہ اٹھ کر باتھ روم میں گھس گئی اور نہادھوں کر رانی کے وہی کپڑے پہنی جو وہ اس کے کمرے سے لے کر آئی تھی۔ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر نماز کے اسٹائل میں ڈوپٹہ بنے لگی جو اسکے لیے بہت مشکل تھا کافی کوشش کے بعد آخر میں تھوڑا سہی بند ہی گیا۔ جس کی سبب اسکی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

سکینہ کے مسجلے میں کھڑے ہوتے ہی اسکے پورے جسم میں لرزیش پیدا ہونے لگی اور پورا جسم بری طرح کاپنے لگا تھا وہ بہت بہت کمر کے اپنی نمازیں فجر مکمل

کری پھر دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہی اسے خیال آیا اسے دعا تو مانگنا ہی نہیں اتنا یہ سوچھ کر ہی اسکے آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔ سکینہ بہت ہمت کر کے پہلا لفظ ادا کرتی یا اللہ جی تیری یہ نافرمان بندی کو تو دعا بھی مانگنا۔ نہیں اُنا مجھے اُج علم ہوا کہ میں کتنے خسارے میں ہوں اس بناوٹی دنیا کا حصہ بنے کے چکروں میں تجھ سے کتنی دور ہوگئی ہوں اللہ جی مجھے معاف کر دیجئے گا مجھے سیدھی راہ دیکھا مجھے اپنے قریب کر لے میرے دل میں اپنی نور کی روشنی پیدا کر دے اللہ جی وہ روتے روتے اسی طرح اپنی دعا مکمل کرتی ہے۔ پھر جائے نماز سے اٹھ کر یونی کے لے تیار ہونے لگی سکینہ جیسے ہی اپنے ہوٹوں پر لگنے کے لیے مہرون لپ گلوڑ اٹھاتی ہے اسکے ذہن میں اچانک زریان کی باتیں یاد آنے لگی (سادگی میں ہی اللہ کا نور ہے) وہ جس طرح لپ گلوڑ اٹھائی تھی اسی طرح بغیر لگائیں واپس رکھ دیتی ہے۔ پھر کا جل اٹھا کر باری باری اپنے دونوں آنکھوں میں لگاتی اور پھر ہلکے پینک رنگ کی لپ گلوڑ اٹھیں لگنے لگی ایک بار اُئینہ میں خود کا اپنا مکمل جائزہ لیتی مطمئن ہوتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔ اُج وہ میک

URDU NOVEL BANK

اپ کے نام پر کاجل اور لب گلوڑیں بے حد پیاری لگ رہی تھی اسکے دل نے یہ بارہا قبول کیا تھا۔ سکینہ کا ارادہ نیچے جانے کا تھا۔ جہاں سے اسکے مام ڈیڈ اور رانی کے باتوں کی آوازیں مسلسل آرہی تھی۔

*****ZS*****

رات کے ادھی پھر صفینہ گرمی نیند میں تھی جب نیند میں ہی اسے اپنے کمرے میں کسی کے ہونے کا احساس ہوا جیسے کوئی اسکے برابر میں بیٹھیں اسے دیکھ رہا ہوں پھر اسے اپنے چہرے، گردان پر کیسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہونے لگا صفینہ نیند میں ہی پہلوں بدلنے لگی تھی وہ اپنی آنکھیں نہیں کھول پارہی تھی نیند کے بوجھ تلے اسکی پلکھیں بھاری ہوگئی تھی۔ صفینہ کے کروٹ بدلتے ہی اسے ایسا فیل ہوا کوئی اسکے بالوں میں انگلیا چلا رہا ہے۔ جس کی وجہ کر اسے نیند میں

ہی ایک سکون ملنے لگا۔ روحان اسے پرسکون ہوتا دیکھ دھمی آواز میں کہنے لگا۔ میں جانتا ہوں آپ بہت پریشان ہو زرتاش کی وجہ سے پر میں وعدہ کرتا ہوں بہت جلد یہ سب ٹھیک کر دوں گا۔ میں کیا کروں صفینہ میں اپنے جگرمی دوست کے مخالف کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اپنی محبت یعنی اپکو اس حال میں دیکھ سکتا ہوں۔ کیونکہ نہ ہی میں اپنی دوست کو کھونے کی ہمت رکھتا ہوں اور نہ ہی آپ کو کھو کر جینے کا حوصلہ ہے مجھ میں لیکن میں وعدہ کرتا ہوں بہت جلد یہ ڈرامہ ختم کر دوں گا اور آپکے وہ راز سے بھی پردہ اٹھاؤں گا۔ جیسے آپ دنیا سے بلکے خود سے بھی چھپاتی ہے میں اتنا تو آپ کو جان گیا ہوں صفینہ جی یہ جو گھر میں آپ دیکھتی ہے وہ آپ کی اصل شخصیت کا حصہ نہیں ہے۔ وہ یہ سب صفینہ سے کہہ رہا تھا جو نیند کے مزے لوٹنے میں مصروف تھی۔ جس نے کچھ سنا ہی نہیں تھا اگر صفینہ روحان کے اتنے خطرناک ارادے سن لیتی تو اسکا سر ہی پھاڑ دیتی۔ روحان اسے اس طرح پرسکون سوتا دیکھ جھوک کر صفینہ کے ماتھے پر عقیدت سے بوسہ دے کر پیچھے ہٹتا ہے پھر اسکے برابر سے اٹھ کر جس راستے آیا تھا اسی راستے واپس چلے

URDU NOVEL BANK

جاتا ہے روحان روز رات صفینہ کے کمرے میں اتا اور دور سے ہی اسے گھنٹوں کھڑے رہے کر اسی طرح سوتا دیکھ واپس چال جاتا تھا لیکن اُج پہلی بار وہ اسکے برابر میں بٹھیں باتیں کر رہا تھا اور اُج پہلی بار ہی اتنی ہمت کر پہلا عقیدت بھرا لمس دیا تھا اسنے اپنی محبت کو اور وہ بھی صفینہ کی بے خبری میں اسکے جاگنے پر تو وہ کبھی اتنی ہمت نہ کر پاتا۔ اور وہ روحان کی ان سب حرکتوں سے بے خبر نیند کی وادی میں گم تھی۔

visit for n*****ZS*****
www.urdu-novel-bank.com

ہیلو وکی

baby

میں سینہ بول رہی ہوں۔ اُج

URDU NOVEL BANK

رات دس بجے کلب میں ملے گے ہم۔ میں تمہیں بہت میں کر رہی ہوں اوکے
نہ بائے بے بی (٩)۔

-----ہا ہا ہا ہا

baby

!اُج ہوگا تمہارا کام تمام

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

baby

baby

URDU NOVEL BANK

ہائے رے بے بی سفینہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے افسوس کے انداز لیے قہقہہ لگا اٹھی
میرا ویکی بے بی کو تو آج اپنی نانی یادانی ہے بے چارہ اف اف اف۔۔۔ سفینہ
بریں بات ہے دوسروں کا مزاق اڑانا وہ خود کو بولے پاگلوں کی طرح ہنستے چلی گی
۔ ہنستے ہنستے اس کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔

ایک وقت تھا ویکی جب تم دوسرے پر ہنستے تھے آج میرا وقت ہے یعنی سفینہ
کا ویکی

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

darling

Wait and watch baby...

URDU NOVEL BANK

صفینہ ٹھیک رات دس بجے اپنے بلیک ہنٹر روپ میں کھڑی ایک اور جنگ کے لیے تیار اپنے گھر کے پچھلے دروازے سے نکلتی چلی گی۔

وہ ٹھیک 10:30 بجے کلب کے باہر کھڑی تھی۔

تو آگے تمھاری موت ویکی بے بی وہ کلب کے بیرونی دروازے کے پاس کھڑی بولی عجیب سے انداز میں ہنسی تھی جس سے ایک وحشت ٹپک رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

صفینہ جیسے ہی دروازے سے انٹر ہوئی ویکی کو دوسری لڑکی کے ساتھ ڈانس کرتا دیکھ وہ بھی اسی طرف بڑھ گئی۔ صفینہ پہلے ہی اپنے آپ کو پوری طرح بدلے سینہ کے روپ میں اچکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ہاے ویکی ----- ارے آگئی تم سینہ ڈارلینگ کتنا انتظار کرواتی ہو ظالم حسینہ -
اس بے چین دل کو اب تو مان جاؤ ڈارلینگ وہ دل پر ہاتھ رکھے اُہ بھرنے کے
انداز میں بولا

ohhhhhhhh came on baby

وہ اسے خود سے تھوڑا دور کیئے بولی - سینہ کا ایک اصول ہے - ایک ہاتھ دو اور
دوسرے ہاتھ لو وہ اپنی ایک ہاتیلی آگے کرئے دل فریب انداز میں بولی اب
تمہارے لیئے میں اپنے اصول تو نہیں توڑ سکتی نہ بے بی وہ اپنے بالوں کو کندھے
سے پیچھے کرے بڑے ہی عجیب انداز میں بولی تھی - پھر تھوڑا اسکے قریب
ہوئے اسکے گردن میں اپنے دونوں ہاتھ سے ہار بنائے اپنے لبوں پر زبان پھیرتی
اس کے اور نزدیک ہوئی تھی - کیا تمہارے لیئے مجھ سے زیادہ پیسے ضروری ہے
بے بی - ؟

URDU NOVEL BANK

نہیں نہیں سینہ ڈارلینگ تمہاری اس خوبصورتی کے لیے تو میں کچھ بھی دے سکتا ہوں وہ اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ کے پشت پھیرتا ہوا اس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

لو سینہ دیا تمہیں اس خوبصورتی کا انعام وہ اس کے تھوڑی کو اپنے ہاتھوں سے تھوڑا اونچا کئے بے خود سے انداز میں اسے اوپر سے نیچے تک اپنی نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بے بی یہاں بڑی

crowd

ہے ہم اس کلب کے بیک

سائڈ میں چلتے ہیں نہ۔ وہاں ہمیں کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

ہاں ہاں کیوں نہیں سینہ -----! میں بھی اس شور شرابے سے تنگ آگیا ہے
میں تو تمہاری خوبصورتی محسوس کرنا چاہتا ہوں یار۔

تو چلیں وکی -----!۔؟

*****ZS*****
visit for more novels:
www.urduovelbank.com

زری، روحان، اور شیریں بھی وہی کلب بار میں موجود کانٹر کے پاس بیٹھیں
سوفٹ ڈرینک پینے میں مصروف تھے کے اچانک زری کی نظر ڈانس فلور پر کھڑے
دو وجود پر پڑی اور دوسرے ہی پل زری کے لبوں پر ایک تنزیہ مسکان رقص
کرنے لگی تھی۔

یار زری یہ یہ ----- تو وہی لڑکی ہے نہ جس کے پیچھے تو آج کل لگا ہوا ہے
-روحان جو اب تک ان دونوں کی باتوں میں کوئی دلچسپی لیے بخیر اپنی خیالوں میں
کھویا اپنے اور صفینہ کے بارے میں سوچ رہا تھا شیری کی باتیں سن کر اسکی نظر
بے ساختہ ہی ایک لمحہ کی دیری کیئے بخیر اس طرف گئی جس جگہ سفینہ ویکی کے
کافی قریب اپنے دونوں ہاتھ ویکی کے گردانوں میں ڈالیں اس سے بات کر رہی
تھی۔ روحان یہ منظر دیکھ اسکے پورا جسم میں مرچیوں کے جیسا جلنے لگا تھا۔ غصہ
اور جلن کی شدت سے اسکا چہرہ اور آنکھیں لال ہونے لگی اس کا بس نہیں چل
رہا تھا کہ وہ ابھی اس ویکی کو زندہ گاڑ دے۔

URDU NOVEL BANK

یار زری دیکھ کتنی فلاٹی اور بے باک لڑکی ہے دیکھ نہ کس طرح اسکے ساتھ چپک کر کھڑی ہے ۔

اے شیری یہ لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہے۔ گھر میں کچھ اور باہر کچھ اور دیکھ کیسے ماں باپ کے سامنے پارسا ہی کا چادر اوڑھی ہوئی تھی ۔ یہ دونوں اپنی باتوں میں اس قدر گم تھے کہ ان کا دیہان روحان کی طرف گیا ہی نہیں جو ان کی باتیں سن کر مزید اندر سے جل رہا تھا وہ دونوں کے درمیان سے خاموشی سے اٹھا اور صفینہ کے پیچھے چل دیا ۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جن کا احساس نہ ہی زری کہ ہوا اور نہ ہی شیری کو ۔

دیکھ زری وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کلب کے

back side area

URDU NOVEL BANK

کے طرف جارہے چل دیکھتے ہے شاید اس لڑکی کو پھاسانے کا اور ثبوت ہاتھ آجائیں۔

شیری یار-----! تیرے کو بڑی دلچسپی ہو رہی -- تو تجھے نہیں ہو رہی دلچسپی جاننے میں میرے یار---

ویسے----- ہو تو رہی ہے یہ لڑکی ہے تو بڑی دلچسپ چیز چل دیکھتے ہے۔ آخر یہ ہے کیا ماجرہ ایک ہی شخصیت کے دو دیکرکٹر۔ روحان یہ یہ کہا گیا ابھی تو یہی تھا۔ ابے ہوگا ہی کہی چھوڑ اسے۔ وہ دونوں اٹھ کر اب صفینہ اور ویکی کے پیچھے چل دیئے زری اور شیری ایک جگہ چھوپ کر کھڑے صفینہ کو دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کو علاوہ ایک اور وجود تھا جو آنکھوں میں غصہ اور نفرت لیے یہ سب دیکھ رہا تھا۔---

*****ZS*****

سینہ ڈارلینگ جو تمہیں چاہیے وہ میں دے دیتا ہوں اور جو مجھے چاہیئے وہ تم مجھے دیں دو میری جان وہ یہ کہتے ہی اسکی کلامی پکڑے اپنی طرف کھنچنے لگا تھا۔ لیکن صفینہ اسکی کارائی کو پہلے ہی سمجھ کر اسے روک دیتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہ نہ بی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ پہلے مجھے جو چاہیئے وہ دو گے تم۔ پھر میری

باری-----

ہم ہم----- بڑی ہی تیز ہوں ڈارلینگ تم----- وہ تو میں

ہوں۔ صفینہ یہ کہہ کر کھول کر ہسنے لگتی ہیں

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

اسے اس طرح ہستا دیکھ ویکی فوراً 60 لاکھ اپنے اکاونٹ سے صفینہ کے اکاونٹ میں ٹرانسفر کر دیتا ہے۔ لو کر دیا تمہارا کام وہ اپنے موبائل کی اسکرین صفینہ کے سامنے لہراتے ہوئے بولا۔

اب تمہاری باری سینہ ڈارلینگ۔۔ ٹھیک ہے اب میری باری تمہیں تمہاری چیز دینے کی۔۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

تو چلیں اندر روم میں سینہ بے بی۔۔۔۔۔؟

نہیں بے بی یہی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ یہاں پر سینہ۔۔۔۔۔؟ کیوں ویکی تمہیں کوئی مسئلہ ہے یہاں۔۔۔؟

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

نہیں مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ ویکی یہ کہہ کر جیسے ہی صفینہ کی کلامی پکڑنے کے لیے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھتا ہے۔ صفینہ ویکی کا وہی بڑھتا ہوا ہاتھ پکڑی

اتنی شدت سے موڑتی ہے کہ ویکی چیخ اس خاموش فضا میں گوجنے لگی تھی۔ پھر اپنا ایک گھٹنا اٹھائیں اتنی قوت سے اسکے پیٹ میں وار کرتی ہے کہ وہ تڑپ کر زمین پر لوٹنے لگتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

یہ دیکھ ایک پل کے لیے زری۔ روحان اور شیریں دنگ رہیں گے تھے جو ایک پیڑ کے نیچے چھوپ کر سارا ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

ویکی زمین پر لیٹا درد سے کراہ رہا تھا۔ سینہ یہ یہ سب کیا ہے۔ جسٹ شٹ اپ
یو اڈیٹ ایڈیٹ۔۔۔۔۔

تم۔۔ تم جیسے وحشی بھڑیا کو تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے۔ تم جیسا مرد گھٹیا
سوچ رکھنے والا جہاں لڑکی دیکھی نہیں تم لوگ کی حواس جاگ جاتی ہے۔ پھر ایسے
کسی طرح بھی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اپنی ماں بہن کو ساتھ پردے میں رکھو لیکن
خود باہر بھڑیا بنے دوسروں کی گھروں کی عزتوں کو جھپٹو۔ نوچوں بے ابرو کروں۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اے۔۔۔۔ اے لڑکی بس بہت بکواس کر لی تو نے میں نے اس کام کی تجھے منہ
مانگی دام دی ہے۔

اے چپ وہ تیش لیئے انکھوں میں ہکارات۔ نفرت۔ اور انگارہ لیئے اسکی طرف بڑھی
اور کولر سے کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔ ہاں وہ پیسے وہ پیسے کسی کا حق ہے جو

URDU NOVEL BANK

تجھ جیسے درندے نے کیسی سے چھینا تھا۔ جسکی زندگی برباد کر کے تجھے اُج بھی پشتاوا نہیں ہے۔ اور تجھ کو میں کوئی بیکاؤں مال لگتی ہوں۔ کمینے کیا اپنی بہن کے بھی دام لگاتا ہے روز اسی طرح جس طرح دوسرے کی بہن بیٹی کی لگا رہا ہے۔

اے----- تو ہوتی کون ہے مجھے یہ سب بولنے والی اور خبردار جو میری ماں بہن کے بارے میں یہ سب بولا تو وہ اپنے کولر سفینہ کے ہاتھوں سے چھوڑوا کر غصے سے دیکھ کر بولا کمینی تو نے ابھی میرا وحشی پن دیکھا کہا ہے ابھی دیکھاتا ہوں تجھے اپنا جنگلی پن وہ یہ بول کر جیسے ہی اس پر جھپٹتا۔ اس سے پہلے ہی صفینہ تیزی سے اسکے دونوں ہاتھوں کو قابو کیے اسکے پیٹ پر زور دار وار کرتی ہے جس سے اسکے ناک اور منہ سے خون بہنے لگتے ہیں پھر اپنے ہاتھوں سے ایک زور دار وار اسکے کندھے اور سینے پر کرتی ہے جس سے وہ اندھے منہ زمین پر گرتا ہے۔

نہ۔۔۔ نہ بے بی ڈارلینگ مجھے کمزور لڑکی سمجھنے کی بھول مت کرنا میں ان جیسی لڑکی نہیں ہوں جس کا تم سے اب تک پالا پڑا ہے صفینہ گھٹنے کے بل بالکل اسکے سامنے بیٹھے اپنے ہاتھوں میں اسکے بال پکڑے بولی اسکے اس طرح بال کھنچنے پر ویکی کی ایک زور دار چیخ نکلی۔

ت۔۔۔۔۔ تم کون ہوں اور یہ سب کیوں کر رہی ہوں میرے ساتھ۔۔۔ او یعنی تمہیں کچھ یاد نہیں۔۔۔ یاد کر تو نے اسی طرح بھینسا پھوسلا کر ایک معصوم کی زندگی برباد کر دی تھی۔ ہاں ہاں تجھے کیسے یاد آئیں گا تو تو روز کسی نہ کسی کی زندگی برباد کرتا ہوگا۔ چل چھوڑ تو آخر کس کس کا حساب دے گا اب تیرا وقت بھی آگیا ہے۔

babyhaha.....hahaha

*****ZS*****

روحان کو اسے اس روپ میں دیکھ کر کچھ غصہ کم تو ہوا تھا۔ لیکن ختم نہیں ہوا تھا۔ کہ وہ کیوں خود کی جان خطرے میں ڈال رہی ہے۔ پیسے کے لیے یا پھر کچھ اور۔ جو بھی ہے صفینہ میں یہ سب جان کر رہونگا۔ آخر کیوں۔ کر رہی ہے آپ یہ

URDU NOVEL BANK

سب - وہ یہ سوچ کر جس طرح خاموشی سے آیا تھا اسی طرح خاموشی سے وہاں سے باہر نکل جاتا ہے۔

*****ZS*****

زری یار - کیا لڑکی ہے اتنے ہٹے کٹے بندے کو ادھ منہ کر دیا۔ اے یہ لڑکی نہیں پوری کی پوری بوم ہے یار۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ بوم کہی تیرے کو بھی اسی طرح نہ پیٹ دے۔ زہ احتیاط سے میرے یار۔
ویسے شیریں یہ لڑکی ہے تو کمال کی۔ چل ہم بھی منہ دیکھی کروالے کیوں تیرہ کیا خیال ہے۔

URDU NOVEL BANK

چلیں-----!-؟

نہیں----- یار تیرا دماغ خراب ہوا ہے میرا نہیں تو جا مجھے تو اب اس لڑکی سے
خوف ا رہا ہے کہی یہ میرا ہنڈسم + خوبصورت چہرہ۔ ہی نہ بیگاڑ دے۔

اچھا اچھا۔۔ تو جا گھر میں اتا ہوں تھوڑی دیر میں۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ہمم۔۔۔۔ یار لیکن ایک مشوارہ دو تو بچ کر رہیں اس آفت سے۔ شیری ہو گیا تیرا
اب تو نکل چل۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

اہو۔۔۔اہوں۔۔ صفینہ جی کیا حال ہے۔ صفینہ اپنے پیچھے سے کسی کے مردانہ
 اواز سن کر فوراً پلٹتی ہے تو اپنے سامنے زرتاش کو کھڑا دیکھنا محسوس انداز میں دو
 انگلی سے اپنا ماتھا مسلنے لگی تھی۔۔

ت۔۔۔۔۔تم یہاں میرا پیچھا کر رہے ہوں۔ وہ تو میں ہرگز نہیں کر رہا ہوں لیکن
 قسمت ہمیں بار بار ملا دیتی ہے سوئی۔ تم تو آفت ہوں یا کیا لڑتی ہوں دیکھو وہ
 اپنا موبائل سامنے کرتا اسکی بنائی وڈیو دیکھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

تم۔۔۔۔۔نے یہ ریکارڈ کیوں کیا ہے تم اسے ابھی ڈیلیٹ کرو زرتاش۔ وہ
 طیش کے عالم میں کہتی اس پر چڑھ دوڑی تھی۔ اگر نہیں کرو تو کیا کروگی سینہ
 بے بی؟ دیکھو زرتاش یہ تمہارے مسئلہ نہیں ہے اسلیے اس سے دور رہو۔ میں تو دور
 ہی ہوں ویسے بھی مجھے تمہارے مسئلہ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں تو اپنے

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

تمہیں پیسے تو ایک بات سمجھ کیوں نہیں اتی تمہیں۔ اب جاؤ مجھے تم سے اب کوئی بھیس نہیں کرنی۔۔

مجھے تو صرف اپنے پیسے سے مطلب ہے تمہارے معاملے میں پڑنے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے میری بالا سے تم بھاڑ میں جاؤ۔ لیکن ویسے 50 لاکھ کے بدلے تمہارا سودا یعنی شادی مجھے کوئی گھائے کا سودا نہیں لگتا کیونکہ کافی دم دار لڑکی ہوں تم بہت کام اُگی میرے بابا بابا کیا ہوا میری بات پسند نہیں اُمی سینہ ڈارلینگ۔ اس وقت صفینہ کو اس کا ہنسنا زیر لگ رہا تھا۔ ہو گیا تمہارا اب دفع ہو جاؤ اور ہاں یہ بات یہی رہنی چاہیے اگر تمہیں پیسے چاہیے تو۔

URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔۔۔ہاں جارہا ہوں تمہیں ویسے بھی اس مردہ سے جو بات کرنی ہوگئی اوکے
 بائے بے بی جاری رکھو اپنا کام تم ہاہاہاہا۔۔۔۔۔میں تو چلا اب تیرا کیا ہوگا ویکی
 بے بی۔۔وہاں سے زرتاش کے جاتے ہی صفینہ نے جلدی سے اپنے پرس سے ۔

Hight doss drags injection .

نکلی اور ویکی کے بازوں پر تیزی سے انجیکٹ کیا۔ اب تم بے بی 15/20 دن
 تک مکمل ہوش میں نہیں اوگے اور اگر ابھی گئے تو تمہیں کچھ بھی یاد نہیں ہوگا
 ۔میرے بس میں ہوتا تو تم جیسے درندے کو مار دیتی لیکن میں تم جیسے جانوارو کے
 خون سے اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا چاہتی۔ تمہارے گناہوں کی سزا اتنی کافی
 ہے کہ تم ادھا زندہ میں رہو اور ادھا مردوں میں اسی طرح تم تل تل مروں گے
 ۔اپنے گناہوں کی سزا اسی طرح کاٹوں گے۔

*****ZS*****

روحان کلب سے آکر مسلسل کمرے میں چکر لگا رہا تھا۔ اسے اپنے دل کا حال سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اسکے ساتھ آخر ہوں کیا رہا ہے۔ وہ کیوں اس معاملے کو اتنا سیریس لے رہا ہے۔ آخر کیوں وہ صفینہ کے طرف خود کا کھنچاؤں محسوس کر رہا ہے۔ آخر کار تھک ہار کر وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔ اور یہ سوچھ اسکے نیند کو مکمل اڑا چوکی تھی اسکے دماغ میں بار بار صفینہ اور وکی کے کلب والا سین چل رہا تھا۔ وہ چاہ کر بھی وہ سب بھولا نہیں پا رہا تھا۔ اسکے اندر ایک آگ جل رہی تھی جو ٹھنڈا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اسکی پوری رات اسی سوچ میں گزری تھی۔

www.urduromanovelbank.com

روحان صبح جب ناشتہ کرنے ڈائینگ ٹیبل پر آیا تو شیری اور زری اسکی سوچھی آنکھیں دیکھ پریشان ہو گئے۔

URDU NOVEL BANK

روحان کیا ہوا ہے کچھ دونوں سے میں اور شیریں دیکھ رہے ہیں تو بہت پریشان اور بے چین رہنے لگا ہے تیرے کمرے کی لائٹ بھی پوری پوری رات جلتی رہتی ہے تو آج کل نیند بھی ٹھیک سے نہیں لے رہا ہے کوئی پریشانی ہے تو بول ہمیں مل کر مسئلہ کا حل نکالیں گے یا دیکھ تو خود کو اکیلا مت سمجھ ہم دونوں ہیں تیرے ساتھ۔

ارے نہیں نہیں یاروں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا بھی تو تم دونوں کو ہی بتاؤں گا نہ میرا اور کون ہے یہاں تم دونوں کے علاوہ فکر مت کرو تم لوگ سب ٹھیک ہے۔ پلیز بتانا روحان تجھے ہم اس طرح پریشان نہیں دیکھ سکتے تو دوست نہیں بھائی ہے تو ہمارا۔

ضرور یار۔ چل ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں مجھے تھوڑا کام ہیں۔۔

*****ZS*****

السلام علیکم۔۔۔۔۔ سب ایک ساتھ مڑ کر سیڑھی کی طرف دیکھنے لگے جہاں سے سکینہ نیچے اتر رہی تھی۔ فراد صاحب شکاڈ کی عالم میں اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔ کیا واقعی یہ میری سکی ہے اس روپ میں وہ ٹکٹکی بندھے بس سکینہ کے اس بدلے روپ کو دیکھتے گئے۔ شلور۔ قمیض میں بغیر میکپ وہ سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ رابعہ بیگم خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔ ان کا سکتہ رانی کے چخ مارنے پر لڑتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کو کیا ہو گیا ہے۔ B.S - ہائے ہائے۔۔۔۔۔ اللہ جی یہ میری کہی یونی سے اتے وقت سر میں چوٹ وٹ تو نہیں لگ گی نہ۔

شلوار B.S یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہے میری

URDU NOVEL BANK

سوٹ اور ڈوپٹہ میں۔ اللہ جی یہ کیا کر دیا آپ نے اب ان کی یادداشت کیسے لائے گی یہ معصوم رانی۔ وہ اپنے ہی دھن میں دونوں ہاتھ اوپر اٹھائیں دوہائی دینے کے انداز میں بولے جارہی تھی۔ وہ خاموش تو تب ہوئی جب اسکی دوہائی سن سب کا قہقہہ۔۔۔۔ نکلتا پورے فراد مینشن میں گونج اٹھا تھا۔

نہیں۔۔۔ رانی بی بی میری یادداشت سہی سلامت ہے۔ تو اسلئے تم معصوم کو کوئی محنت کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر یہ سب کیا ہے بی ایس؟ لیکن ایک راز کی بات بتاؤ آپ بہت پیاری لگ رہی ہے۔ رانی سکینہ کے کان میں گھس کر راز دارانہ انداز میں بولتی اسے مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی۔۔ فراد صاحب ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھ خود اگے بڑھے اور اپنا ایک ہاتھ سکینہ کے کندھے کے ارد گرد پھیلائے اسے خود سے لگائے بولے۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ میری ڈول میں یہ تبدیلی کیوں؟ سکینہ انکی بات پر اپنی نظر اٹھائیں برابر میں کھڑے اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ پھر اہستہ سے انکا دونوں ہاتھ تھامے ان پر جھوک کر بوسہ دیتی سب کو حیران کر گئی تھی۔ فراد صاحب ہونک بنے اپنی بیٹی کے ایک ایک انداز کو آج دیکھ رہے تھے۔ جو بالکل نیا لیکن منفرد اور عقیدت بھرا تھا۔ ڈیڈ میں نے اپنی پوری زندگی کو بے مقصد اور بنوائی چیزوں کے پیچھے ذایعہ کیا ہیں۔ میں نے سادگی کی خوبصورتی کو کبھی جانا ہی نہیں۔ سادہ زندگی میں بڑی لذت ہیں ڈیڈ یہ دنیا کی ہر چیز تو فانی ہے یہاں تک کہ یہ چہرے کی خوبصورتی بھی۔ اُپکو پتا ہے آج جب میں نماز پڑھی تو مجھے بہت سکون ملا۔ جو آج سے پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ لیکن ایک مایوسی بھی ہوئی مجھے آج۔

وہ کیا بیٹا؟ وہ مایوسی یہ تھی ڈیڈ جب میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھای تو مجھے معلوم ہوا کہ مجھے تو دعا مانگنا ہی نہیں اتا۔ تو سوچنے لگی کیا میں۔ مسلم ہوں؟ کیا واقعی مسلم ایسے ہوتے ہیں؟ مجھے بہت شرمندگی ہوئی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے میں۔

وہ ہمیں اتنے سارے ہونے پر بھی اپنے ہر بندے کے اعمال سے واقف ہوتا جبکہ اسکے بندے دنیا کی رنگینوں میں اتنا کھوجاتے ہیں کہ اسکے ایک ہونے کے باوجود اپنے رب کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے کتنے بد قسمت ہے نہ ہم ڈیڈ کہ اتنا پیسہ ہونے کے باوجود بھی سب سے اعلیٰ نعمت سے آج بھی محروم ہوں میں۔

وہ بولی جا رہی تھی۔ جبکہ ان تینوں کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اسکے مام ڈیڈ آج جیسے نہال ہو گئے تھے۔ اپنی بیٹی کو اس روپ میں دیکھ کر اور رانی کو اپنی بی ایس پر آج ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔ اسکی بی ایس دل کی کتنی صاف تھی۔

URDU NOVEL BANK

فرد صاحب سکینہ کو گلے سے لگائے رونے لگے۔ کیا ہوا آپکوں آج میری گریا اتنی گہری باتیں کیوں کر رہی ہے کس نے آپکا یہ روپ اجاگر کیا ہے۔ میری جان آج معلوم ہوا ہے ہمیں تم ہمارے لیے کتنی انمول ہوں۔ اللہ کی طرف سے طوف دیا گیا ہے ہمیں۔ ان دونوں کو اس طرح دیکھ رابعہ بیگم آگے بڑھی جی فرد یہ ہمارے لیے اللہ کے طرف سے دی گئی نعمت اور رحمت دونوں ہے۔

اچھا اب بس بہت رولیا آپ دونوں نے اب چلیں ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ جی چلیں بیگم مجھے افس بھی جانا ہے اور میری پیاری۔ بیٹی کو یونی بھی جانا ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

دلوں میں نور کا ہونا بھی ایک معجزہ ہے۔

خدا کے قریب ہونا بھی ایک معجزہ ہے۔۔

از قلم زینب شمیم

URDU NOVEL BANK

*****ZS*****

سکینہ اُج یونی جانے کے لیے گھر سے بڑے دل سے نکلی تھی کیونکہ اُج وہ اپنے دل میں یہ ارادہ کر کے نکلی تھی وہ یونی سے واپسی میں زریان خان سے ملے گی۔

سکینہ جیسے ہی یونی میں انٹر ہوتی ہے اسکی دوستیں اسے اس طرح کے کپڑوں میں دیکھ اس پر طنس کسنے لگتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

سکی یہ کیا پہنا ہے تم نے اتنا اولڈ فیشن ڈریس یار اور یہ سوکولڈ۔ چادر بھی لیا ہے تم نے اف سکینہ۔ تم نے اُج کیسا حلیہ بنایا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری۔

URDU NOVEL BANK

نرمین میری طبیعت کو کچھ نہیں ہوا۔ اور اس کپڑے میں برائی کیا ہے پورے ہے۔ کیا اس کپڑے میں دوسری مخلوق لگ رہی ہوں؟ اور ہاں آپ لوگوں کو میں یہ بتاتی چلو اب سے میں اسی طرح کے کپڑے پہنوں گی۔ اور جیسے میرے اس لک سے مسئلہ ہے تو وہ مجھ سے دوستی ختم کر سکتا ہے۔ اور ایک بات آپ سب کو میں بتادوں میں کیا پہنتی ہوں کیسے رہتی ہوں اس سلسلے میں میں کیسی کی بھی عمل دخل برداشت نہیں کرونگی یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

its that clear.

میں امید کرونگی کہ مجھے یہ بات دوبارہ دوہرانا نہیں پڑے۔ وہ سب کو یہ کہہ کر اپنے کلاس کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ اسے لگ رہا تھا جیسے آج وقت ٹھہر سا گیا ہے وہ بار بار اپنے ہاتھ پر بندھے گھڑی کی طرف دیکھتی کہ یہ وقت کب ختم ہوں اور

URDU NOVEL BANK

وہ کب زریان خان سے ملنے جائے گی آخر کار اس کی انتظار کی گھڑی ختم ہو ہی گی یونی کی ٹائم جیسے ہی ختم ہوئی وہ بھاگتے ہوئی اسی بینچ کے پاس پہنچی جس پر دو دن سے روز زریان بیٹھے اسے نظر اُٹا تھا۔ لیکن اُج زریان خان نہیں بیٹھا تھا۔

سکینہ اس بینچ پر بیٹھے بڑی شدت سے زریان کا انتظار کرنے لگی اُج سکینہ کی بے چینی جیسے عروج پر تھی۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی زریان خان نہ آیا تو اسکی بے چینی اور بڑھتی گئی اس کے چہرے پر خوشی کے جگہ مایوسی نے لے لی تھی وہ اسی مایوسی کے ساتھ اٹھی اور اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی لیکن سکینہ کا دل اداس تھا زریان خان سے نہ ملنے پر۔

اے پھول کے رنگوں عشق ہے تم سے۔۔۔
اے سمندر کی لہریں عشق ہے تم سے۔

URDU NOVEL BANK

اے چاند کی روشنی عشق ہے تم سے
اے شبِ بزم کے قطروں کے جام عشق ہے تم سے

اے میرے زندگی میں رنگ بھرنے والے عشق ہے تم سے
میری اس زندگی کو خوبصورت بنانے والے عشق ہے تم سے

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

یہ جام بھی ادھوری ہے؛ یہ شام بھی ادھوری ہے

یہ قصہ مختصر ہو جائے : تو میرا ہمسفر بن جائے

از قلم زینب شمیم

*****ZS*****

سکینہ اسی طرح روز یونی سے واپسی پر اس بیچ پر بیٹھیں زریان کا گھنٹوں انتظار کرتی لیکن اسے روز مایوسی کے ساتھ گھر واپس لوٹ آتی۔ سکینہ کو اس بات کی خبر بھی نہیں ہوئی۔ اسکا اس طرح یوں گھنٹوں انتظار کرنا۔ روز بہ روز اس کی محبت کی شدت کو بڑھاتی جا رہی ہے۔ اسے اس بات کا بھی احساس نہیں ہو رہا تھا کہ ان دس دینوں کا انتظار اسکی محبت کا پیمانہ بدل کر حقیقی عشق کے پیمانے تک لیں آیا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اُج بھی وہ اسی طرح زریان خان کا انتظار کر رہی تھی کہ انتظار کرتے کرتے کب عصر سے مغرب۔ اور مغرب سے کب عشاء ہوگی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

وہ رونے میں اتنی مصروف تھی کہ پاس کھڑیں ڈرائیور تک کی آواز اس نے نہ سنی۔

ہونہ۔۔۔۔۔ ہاں ہاں چلیں بابا ڈیڈ کو بولیں ہم اُڑے ہے تھوڑی دیر میں گھر

www.urduovelbank.com

جی بی بی جی۔ سکینہ اج بھی مایوسی اور کھالی ہاتھ گھر واپس لوٹی تھی۔

وہ جیسے ہی گھر پہنچی فراد صاحب پریشان حال اسے سوال کرنے لگے۔ سکینہ آپ اتنی دیر پارک میں بیٹھی کیا کر رہی تھی۔؟ ڈیڈ وہ آج میرا دم گھٹ رہا تھا مجھے

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

تھوڑی دیر کھولی فضا میں بیٹھنا تھا۔ تو بیٹا اپ بتا سکتی تھی نہ اپنے مام ڈیڈ کو
سوری ڈیڈ ایندہ خیال رکھوں گی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ گریا آپ آرام کرے اپنے کمرے میں جا کر۔

جی ڈیڈ۔۔۔ سکینہ اپنے کمرے میں آکر سیدھا وضو کرنے کی نیت سے واش روم
میں گھس جاتی ہے۔ وہ وضو کر کے جائے نماز بیچھائے عشاء کی نماز ادا کرتی۔ وہ
نماز مکمل کئے جیسے ہی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے اسکا صبر کا بان ٹوٹ
جاتا ہے۔ سکینہ کے آنکھوں سے تیزی سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔

اللہ جی جب اسے میرا محرم ہی نہیں بنانا تھا تو کیوں اسے میری زندگی میں
بیچھا۔ کیوں میرے دل میں اسکے لیے اتنی محبت پیدا کی۔ کیوں اتنی شدت پیدا کی
میری محبت نے اسکے لیے آخر کیوں اللہ جی کیوں میری محبت کو عشق کا درجہ

URDU NOVEL BANK

حاصل ہوا کیوں میں اسے اتنی پاکیزہ محبت کرنے لگی ہوں۔ اللہ جی میں نے کبھی اس شخص سے حرام محبت کا تصور نہیں کیا۔ میں نے ہمیشہ ہر نماز میں اسکی محرم بننے کی دعا مانگی ہے۔۔۔ اللہ جی تیرے قبضے میں یہ پوری کائنات ہے توں تو معجزہ کرنے کی قدرت اور حکمت رکھتا ہے۔ اللہ جی مجھے بھی اپنی رحمت سے نواز دے توں تو اپنے بندے کو وہاں سے نوازتا ہے جہاں سے کیسی کو گمان نہیں ہوتا تو مجھ جیسی گناہ گار بندی کو بھی اپنی رحمت سے نواز دیں۔ میری پاکیزہ محبت میں اپنی رضامندی شامل کر کے کن فیکون کہہ دے۔ وہ یہ کہہ کر خوب رونے لگتی ہے۔ جب رو کر تھک جاتی تو چہری پر دونوں ہاتھ پھیر کر اٹھ کھڑی ہوتی تھی پھر سونے کی نیت سے بیڈ کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اُج اتوار کا دن تھا۔ روحان نے یہ تمہ کیا کہ وہ اُج زری کو اپنے دل کا حال بتا کر رہیں گا۔ سب سچ سچ بتادے گا چاہیے اس کے بعد کچھ بھی ہوں۔

روحان بڑی ہمت کرے زری کے روم کے پاس کھڑا یہ سوچھ ہی رہا تھا۔ کہ اسی پل روم کا دروازہ کھولا اور زری باہر آیا۔

کیا۔۔۔۔۔؟ کیوں کھڑا ہے یہاں میری کوئی جاسوسی کر رہا ہے؟ کہ میں روم میں کیا کرتا ہوں۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

ارے ارے۔۔۔ یار تو غلط سمجھ رہا ہے میں تو تجھ سے ایک ضروری بات کرنے آیا تھا کیا ہم تھوڑی دیر بات کر سکتے ہیں۔ اگر تو فری ہو تو۔۔؟

۔ وہ تینوں ایک ہی فلیٹ میں رہتے تھے بس کمرے الگ الگ تھے ان کے۔

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

ہاں ہاں۔۔۔ بات کر سکتے ہیں۔۔ میں ابھی بالکل فری ہوں اجا یار۔ کیا بات ہے
 روحان تو بہت پریشان لگ رہا ہے۔ کوئی مسئلہ ہے کیا؟ پہلے تو توں مجھے یہ بتا تو
 ہر ہفتہ اتوار کہا گزرتا ہے اور صبح کا گیارہ رات دیر کو واپس لوٹتا ہے۔ میں اور
 شیری کافی دن سے یہ سب نوٹس کر رہے ہیں۔ کیا کوئی فی لڑکی کے چکر میں
 پھسا ہے؟

نارنگی

یار سب بتاؤں گا پہلے میری بات سن لیں۔ لیکن وعدہ کر غصہ نہیں کرے گا۔
 اور میری بات کو سمجھیں گا بھی۔۔۔۔۔ اچھا اچھا یہ سننے کے بعد سوچوں
 گا۔۔۔۔۔ اب بول بھی دے۔۔۔۔۔ یار

URDU NOVEL BANK

زری وہ میں کہہ رہا تھا تو۔۔۔ تو۔۔۔ سفینہ کو بلیک میل کرنا بند کر دے۔ اگر تجھے پیسے چاہیے تو میں دے دیتا ہوں اسکے بدلے۔۔ بول کتنے پیسے چاہیے تجھے۔

زری پہلے تو روحان کو نہ سمجھی کے انداز میں دیکھتا گیا۔ پھر بات سمجھ اُنے پر تیزی سے اسکے طرف قدم۔ بڑھاتا روحان کا گربان اپنے دونوں ہاتھوں سے دبوچ گیا تھا۔ تو دے گا پیسے مجھے زری غصہ کے اشتعال میں اتنی زور سے چیخا کے ایک پل کے لیے روحان گھبرا گیا۔۔ وہ غصہ سے بے قابو ہوتے اپنا ہاتھ کا مکہ بنائے روحان پر برس پڑا تھا کبھی اسکے چہرے پر تو کبھی اسکے سینے پر وار کرتا وہ اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کمبخت غصہ کم ہونے کی بجائے بڑھتا جا رہا تھا۔

شیری تیزی سے اُگے بڑھا۔۔۔۔۔ زری۔۔۔۔۔ زری۔ تو پاگل تو نہیں ہو گیا۔ یہ کیا کر رہا ہے توں روحان کو کیوں مار رہا ہے اس طرح وہ ہمارا دوست نہیں بلکہ

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ہمارا بھائی ہے -

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

توں پوچھ اپنے اس بھائی سے اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھ سے کیا کہا ہے
- زری ---- روحان کو خود سے دور دھکیلتا غصے میں شیری سے بولا۔

URDU NOVEL BANK

بول روحان آخر ایسا کیا بولا ہے تو نے زری سے جو اسکا غصہ سے برا حال ہو رہا ہے۔
 اے تیرے کو یہ کیا بتائے گا۔ زری ایک بار پھر غصہ سے روحان کی طرف بڑھا۔
 جسے دیکھ شیریں تیزی سے ان دنوں کے بیچ حائل ہو جاتا ہے۔ زری زری رک جا آخر
 بات کیا ہے۔

تو۔۔۔ تو ہٹ بیچ سے۔۔۔! زری غصے سے شیریں کو ایک طرف کرتا روحان کے
 سامنے کھڑا تھا۔ آخر مسئلہ کیا ہے تیرے ساتھ کیوں بولا تو نے ایسا اب اس لڑکی
 کے جگہ تو مجھے پیسے دینے کی بات کرے گا۔ بھیکاری سمجھا ہے تو نے کیا مجھے
 بول بھیکاری سمجھا ہے وہ غصہ سے ایک ہی لفظ بار بار بولتا ہوا روحان کو پیچھے کی
 طرف دھک دے جا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

زری سن نہ میری بات --- کیا سنو میں روحان اور کیوں سنو میں تیری بات اب اور ذلیل کرنا باقی رہے گیا ہے کیا؟

تم لوگوں کو پتہ ہے نہ میں بچپن سے عورت ذات سے نفرت کرتا آیا ہوں بس مجھے انہیں ذہنی تکلیف پہنچا کر خوشی ملتی ہے لیکن اس سب کے باوجود میں نے اپنا دڑھ کر اس نہیں کیا۔

visit for more novels:

وہ غصہ سے ایک بار پھر روحان کی طرف قدم بڑھا لگا تھا۔ ان دونوں کو اُمنے سامنے کھڑا دیکھ شیری جلدی سے ان دونوں کو روکتا ان کے بچ کھڑا ہو گیا۔

یار زری دیکھ ہم جانتے ہے تیرے بچپن کا درد لیکن وجہ نہیں جانتے تیری عورت ذات سے نفرت کی کیونکہ تو نے کبھی اپنا درد شیئر ہی نہیں کیا ہم سے لیکن ہم

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سب اتنا ضرور جانتے ہمیں جو زہر ملا ہے بچپن سے ہم نے اپنے اندر وہی زہر
بھرا ہے اُب تک۔

لیکن اس سب میں روحان کا کیا قصور ہے تو اس کی بات تو سن لیئے کہ وہ کیا
کہنا چاہتا ہے۔

زری گھور کر شیری کو دیکھتا ہے۔ گھور مت سن لے اس کی بات۔ ٹھیک ہے بول
سن رہا ہوں میں۔

زری میں تجھے پندرہ دن سے یہ بات بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن اُج
بہت ہمت کر کے بتانے آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ہم جس دن صفینہ کے گھر رشتے کی بات کرنے گئے تھے۔ اسکے ایک دن پہلے ہی میری ملاقات صفینہ سے ہوئی تھی ایک پارک میں اسکی چھوٹی بہن بھی تھی ساتھ۔

اس دن سے ہی وہ مجھے اچھی لگنے لگی تھی۔ میں نہیں جانتا وہ مجھے کیوں اچھی لگی۔ شاید اس لیے کہ پہلی بار میں نے کسی کو اپنی فیملی کے لیے روتے اور ڈرتے دیکھا تھا۔ شاید اس لیے زری کسی اپنے کو پہلی بار اپس میں اس طرح محبت کرتے دیکھا تھا۔ شاید اس لیے کہ میں بچپن سے اس محرومی کا شکار رہا ہوں۔ میرے دل کے کسی کونے میں خواہش جاگی ہے۔ کوئی میرے لیے بھی ڈرے مجھے کھونے سے۔ کوئی میرے لیے بھی روئے مجھے کھونے پر اسی طرح میں بھی کسی کے لیے ضروری ہوں کوئی ہوں میرا جو مجھے بھی چاہیے مجھ سے محبت کرے میری فکر کرے وہ ٹرنس کی کیفیت میں بولے جا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

شیری اور زری اُنکھوں میں حیرت لئے اسے دیکھے گے۔ تم دونوں کو پتہ ہے میری ایک بہن ہے لیکن کبھی مجھے بھائی ہونے کی فیلینگ نہیں آئی۔ مجھے تو یہ تک نہیں پتہ کہ بھائی اور بہن کے درمیان کیسی محبت ہوتی ہے۔ ایک بہن کیسے اپنے لاڈ اٹھواتی ہے۔ تجھے پتہ ہے زری وہ بھائی ہونے کی فیلینگ مجھے عروسہ سے ملی بہن کی محبت کیا ہوتی اسنے مجھے فیل کروایا۔ یار میں خود ہی ان دینوں سے خود کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پر یہ دل نہیں مان رہا بغاوت ۱۵ کر کے محبت کر بیٹھا ہے یار میں کیا کرو تم لوگ ہی بتاؤ مجھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

روحان-----!۔ زری کے پکارنے پر وہ بولتے بولتے روکا۔ تجھے پتہ ہے نہ وہ کیسی لڑکی ہے۔ پھر بھی تو یہ سب کیسے سوچھ سکتا ہے یار۔۔۔؟

URDU NOVEL BANK

دیکھ زری میں اسکے گھر 15 دن سے اسکی فیملی کے ساتھ گزارتا آیا ہوں وہ جیسے خود کو دیکھاتی ہے ویسی وہ بالکل نہیں ہے۔ اسکی اصل شخصیت گھر والی صفینہ جیسی نہیں ہے اسکے دلوں میں بہت محبت ہے سب کے لیے چاہے وہ اپنے ہوں یا پرانے۔ وہ جو کرتی ہے لڑکوں کے ساتھ وہ اسی سزا کے لائق ہے اور رہی بات پیسے والی تو میں نے اسکے اکاؤنٹ چیکھ کیئے اسکے بینک اکاؤنٹ بالکل کھالی ہے جہاں تک میں نے اندازہ لگایا وہ اپنے لیے کچھ نہیں کرتی۔ وہ کس کے لیے اتنا خود کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ میں وہ بہت جلدی جان لونگا یار

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اووووووووو۔۔۔ یعنی اپنے پہلے سے ہی ساری جانکاری نکال لی ہے۔

گڈ۔۔۔۔ دیکھ رہا ہے شیریں۔ اپنے اس دوست کو پہلے سے ہی پکھ ارادہ کر کے بیٹھے ہے روحان صاحب نے اس بوم + توڑوں فائٹر کو ہماری بھابھی بنانے کا۔

اف یعنی اب عمر بھر چھیلنا پڑے گا اسے بھابھی کے خطرناک روپ میں یا اللہ ہم مصوموں کو بچا لینا شیریں کی دوہائی عروج پر تھی جیسے سن کر دونوں کی ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔

اے روحان تو مت ہنس تجھے تو اب سے رونا ہیں زری کی یہ بات سن کر روحان اسے نہ سمجھی کہ انداز میں دیکھتا ہے۔ جیسے پوچھ رہا ہوں کیا مطلب اس بات کا زری اسے اس طرح دیکھ اگے بڑھ کر زور سے گلے لگائے بولا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بربادی مبارک ہو میرے بھائی۔۔۔۔

روحان ہڑبڑا کر اسے الگ ہوا تھا بربادی کسی بربادی کیا بول رہا ہے تو زری۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

ایک بات بتا روحان۔ جو اس دن تجھے غصہ آیا تھا وہ کیا اسی بات کا سائڈ فکٹ تھا؟ اور اس دن تجھے منصور صاحب بن کر جو پسینہ اُ رہا تھا اسے سامنے دیکھ وہ سب اسکی وجہ سے تھا نہ۔ وہ سوالیہ انداز لیے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

www.urduovelbank.com

فلش بیک۔ روحان کا غصہ

URDU NOVEL BANK

وہ لوگ رشتہ تمہ کر کے واپس گھر لوٹے تو روحان غصہ سے زرتاش پر چڑھ دوڑا تھا۔ روحان غصہ سے گھر کا سامان ادھر سے ادھر پھینک رہا تھا روحان سمجھ نہیں رہا تھا اسے غصہ کس بات پر اُ رہا ہے۔

کیا۔ ہو گیا ہے روحان؟ یار مجھے ایک وقت کے لیے لگا میں واقعی تیرا باپ ہوں اور ساٹھ سال کا ایک بزرگ ہوں آخر زری تو نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ سچ بول دو کیا؟ آج سچ میں مجھے بھی ایسا لگا تو واقعی میں میرا باپ ہوں
 visit for more novels:
 www.urdu-novelbank.com
 کیوں ٹھیک کہا نہ منصور صاحب۔

یہ بول کر زری اور شیریں زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر ہنسنے لگے۔ - روحان کو اسکی بات پر مزید غصہ آیا تھا وہ سائڈ ٹیبل سے واس اٹھاتا زمین پر زور سے دے مارا اس آواز سے ایک پل کے لیے شور اٹھا پھر عجیب سے سنٹا چھا گیا تھا۔

کیا ہو گیا ہے روحان وہ سب ایک ڈرامہ تھا اور تو نے پہلے تو کبھی ایسے نہیں کیا
آخر اس بار ایسا کیا ہو گیا جو تجھے اتنا غصہ اُ رہا ہے۔ زری کو اسکی حرکت سے اب
بیزاری ہونے لگی تھی اسلیے اسکے سامنے کھڑا پوچھنے لگا۔

روحان زری کی بات سن کر بغیر کچھ کہیں اپنے کمرے میں چالا جاتا ہے۔ روحان
کو یہ سمجھ نہیں ا رہا تھا۔ صفینہ کو وہاں دیکھ کر اسے غصہ کیوں ا رہا تھا۔ وہ اتنا
غصہ زری پر کیوں کر رہا ہے۔ ہم یہ کام تو پہلے بھی کرتے ائے ہے۔ پر اب
مجھے اتنا غصہ کیوں ا رہا ہے۔

آخر کیوں۔ کیوں وہ اپنے کمرے کا سامان اٹھائے زور زور سے زمین پر مارتا پتختے
جا رہا تھا لیکن پھر بھی اسکا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

لیکن مجھے اب تک ایک بات سمجھ نہیں آئی روحان توں اس پارک میں صفینہ کو پہچانا کیسے نہیں کیا شیری نے تجھے اس کلب میں میری دی ہوئی صفینہ کی تصویر نہیں دیکھائی تھی؟

روحان کے بولنے سے پہلے ہی شیری بول اٹھا۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ زری اس بار مجھے یاد ہی نہیں رہا روحان کو تصویر دیکھانا۔ اگر دیکھا دیتا تو شاید بات یہاں تک نہ پہنچتی۔

نہیں شیری اسکا اس طرح ملنا مجھے اس سے محبت ہونا یہ سب قیسمت کا کھیل تھا جو شاید ہمارے ساتھ اسی طرح ہونا تھا۔ یہ سب اوپر بیٹھے رب کا کھیل تھا۔ توں یہ غلطی تو ہونی تھی نہ یار۔

چل تو بھی کیا یاد کرے گا معاف کیا تجھے اور صفینہ کی جان بھی بخش دی میں نے اب زری اتنا بڑا بے غیرت نہیں جو اپنے ہونے والی بھابھی سے پیسے لیں۔ جا جی لے اپنی زندگی۔ وہ انکھوں میں شرارت لیے روحان سے بولا۔

یہ سن کر روحان خوشی سے زری کو ٹاٹلی ہگ کر لیتا ہے۔ یار میں بہت ڈر گیا تھا میں تجھے اور اسے دونوں کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اووئے۔۔۔۔۔ کنٹرول میرے بھائی میں تیری صفینہ نہیں ہوں۔ زری کی اس بات پر تینوں کا فل شکاف قمقہ گونج اٹھا تھا کمرے میں۔

روحان جب تو نے صفینہ سے شادی کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں تیری شادی میں نہیں ہونگا۔ ہاں مگر شیری ہوگا۔ یہ سب جو رائے پھیلا ہے وہ تجھے اور

URDU NOVEL BANK

شیری کو ہی سمیٹنا ہے۔ میں یہاں سے جا رہا کچھ کام زیرے سماعت ہے جسے میں چھوڑ کر آیا تھا ڈیڈ کے مرنے کے بعد اب اسے جا کر ہنڈل کرنا ہے۔ اب ہماری ملاقات کب ہوگی یہ میں نہیں جانتا یار۔

یار ایسے نہ بول میں اور شیری سب کیسے ہنڈل کرینگے تو ایسے نہ ہمیں چھوڑ کر جا یار۔ دیکھ زری اگر میں یہاں رہا تو تیری اور صفینہ کی شادی میں بہت پروہلم اُمی گی سمجھ یار اور پھر شیری تو ہے ہی تیرے ساتھ اتنا ایوشنل مت ہوں۔ میری صبح فلائٹ ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یار دوست ہو تو تیرے جیسا (اُمی لیو یو یار) روحان جسبات کی لہ میں اس سے لپٹتا کہنے لگا تھا۔ دیکھ شیری اتنا مار کھانے کے بعد بھی محبت جتا رہا ہے زری شرارت سے کہتا روحان کو خود میں بھیج گیا تھا۔

ہم ہم۔۔۔۔۔ چل اب نکلوں تم دونوں میرے روم سے۔

تو تو۔۔۔۔۔ بہت کمینہ ہے یار۔ وہ تو میں ہو۔ ہاہا ہاہا۔۔۔

یہ کہہ کر دونوں اس کے کمرے سے نکل کر اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اگلی صبح زرتاش کے یہاں سے جاتے ہی روحان نے اسی شام صفینہ کو کال کی وہ اب اپنے دل کی بات بتانے میں اور وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

روحان نے جیسے ہی کال لگائی اگے سے دو بیل کے بعد ہی کال اٹھالی گی تھی۔
ہیلوں۔۔۔۔۔ ہیلوں۔۔۔۔۔ صفینہ۔۔۔۔۔

جی بولیں روحان میں سن رہی ہوں کیسے کال کی آپ نے۔۔۔ وہ۔۔۔ کیا آپ آج شام اسی پارک میں اسکتی دراصل مجھے آپ سے ضروری بات کرنی بلکہ کچھ بتانا ہے آپ کو پلیز انکار مت کمرے گا روحان اپنی کہہ کر صفینہ کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اگے سے بس اتنا ہی جواب آیا تھا اور فون کاٹ دیا گیا۔

روحان کو یہ دیکھ کر اب انے والے وقت کا سوچھ کر زور زور دل دھڑکنے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

میں تو خود انتظار نہیں کرنا چاہتا اب وہ اُہستہ سے بڑبڑایا جس کی آواز صفینہ کی کان تک صاف نہیں گئی تھی ۔

URDU NOVEL BANK

کچھ۔۔ کہا آپ نے ابھی۔۔۔۔۔۔ نہی۔۔۔۔۔۔ نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ اچھا
بولے آپ کو کیا بات کرنی تھی۔

جی ائیں بیٹھیں آرام سے بات کرتے ہے۔ اب تو بیٹھ بھی گئے ہیں اب آپ
بولے گے کہ کیا کہنا ہے اپنے۔

جی جی وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میں پوچھنا چاہا تھا آپ کی

Hobby

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا ہے۔ (پیٹنا اور مرنا ہی ہوگا میں کیا پوچھ رہا ہوں) روحان ہلکے آواز میں خود سے
ہی بڑبڑایا۔

جی کچھ بولے آپ۔؟

Hobby

جان کر ڈر جائے گے مسرُ روحان - صفینہ روحان کی آنکھوں میں دیکھ کر ڈرانے کے انداز لیے بولی۔

www.urduovelbank.com

صفینہ میں سچ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔۔

اور میں سچ بتانا نہیں چاہتی ----

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

میں کوئی اچھا آدمی نہیں ہوں۔ یار میں بچپن سے ہی پیار محبت کا مارا ہوں میرے لیے مام ڈیڈ کے پاس وقت نہیں تھا اور بہن نے مجھے کبھی بھائی سمجھا نہیں۔ میں نے ایسا کبھی محسوس ہی نہیں کیا تھا جس دن تمہیں اپنی بہن کے لیے روتے اور ڈرتے دیکھا تھا۔ اس دن ایسا لگا کاش کوئی مجھ سے بھی اسی طرح محبت کرے روحان یہ کہہ کر صفینہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیتا ہے۔ اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اپنی بات جاری رکھتا ہے۔ اُج روحان کی دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اسکی آواز صفینہ صاف سن سکتی تھی۔ روحان کو اُج معلوم ہوا تھا فلاٹ کرنا جتنا آسان ہوتا ہے محبت کا اظہار کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔

صفینہ میں شروع سے ہی ہاسٹل میں رہا تن تنہا یار جو مجھے صحیح اور غلط کے بیچ کا فرق بتانے والا کوئی نہیں تھا۔ میں شروع سے ہی لڑکیوں کو ٹریپ کرتا ان سے پیسے بٹوتا اور پھر ایک وقت کے بعد انہیں چھوڑ دیتا۔ مجھے پیسے کی کمی نہیں ہے

- بس میں نے یہ سب اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے اپنا اڈوینچر بنالیا تھا -
روحان بولتے بولتے روکا اب وہ بیچ پر نہیں بلکہ نیچے گھاس پر صفینہ کا دونوں ہاتھ
تھامے اسکی قدموں میں بیٹھا تھا۔ اور صفینہ اسے اس طرح سنتی گئی۔

صفینہ ---- میں --- میں زرتاش کا دوست ہوں کوئی عام دوست نہیں بلکہ
جگرمی دوست جو اسکے ساتھ اپارٹمنٹ بھی شیر کرتا ہے اتنا سنا تھا کہ صفینہ
روحان کا ہاتھ جھٹک کر بیچ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ -

روحان ---- اس زرتاش کے بعد اب تم مجھے دھوکہ دینے آئے ہوں اب تمہیں
کیا چاہے مجھ سے - روحان جیسے ہی کچھ بولنے کے لیے منہ کھولتا ہے - صفینہ ہاتھ
کے اشارے سے اسے بولنے سے روک دیتی ہے -

بس روحان اب نہیں بہت ہو گیا - تم اور تمہارا دوست نے پوری تیاری سے مجھے
پھسایا ہے ایک گھر کے اندر نظر رکھتا اور دوسرا گھر کے باہر آخر مسئلہ کیا ہے تم

URDU NOVEL BANK

دونوں کا۔ وہ یہ کہہ کر جیسے ہی جانے کے لیے پلٹتی ہے روحان اسکا بازو پکڑے موڑ کر اسکا پیٹ اپنے سینے سے لگائے اپنے ہونٹ صفینہ کے کان کے پاس لیے جا کر بولنے لگا۔

صفینہ اپنے بہت لگا لیا مجھ پر الزام میں مانتا ہوں کہ میں زری کا دوست ہوں لیکن پہلی ملاقات سے لیں کر اس دن تک مجھے کچھ معلوم نہیں تھا جس دن میں آپ کے گھر اسکا باپ منصور بن کر آیا تھا اور مجھے آپ سے محبت پہلی ملاقات میں ہی ہوگی تھی۔ اس طرح روحان سے اتنی نزدیکی پر صفینہ کی دل کی دھڑکن تیز ہوگی تھی اب اسے پسینے آنے لگے تھے۔ وہ اپنی ایک کہنی سے روحان کے پیٹ پر وار کرتی فورن اس سے دور ہوئی

URDU NOVEL BANK

اے اے۔۔۔۔۔۔ ظالم لڑکی مار دیا مجھے۔۔۔ روحان اپنا پیٹ پکڑے زمین میں
بیٹھا دوہائی دے رہا تھا۔

تو اپنی حد میں رہنا چاہیے نہ روحان صاحب اتنی بے اختیاری کرو گے تو ایسے ہی پھٹ
گے۔۔۔

اور تم اسکے باپ بن کر میرے گھر آئے تھے۔ حد ہو تھی ہے لالچ کی ایک منٹ
زرتاش نے دو دن سے نہ ہی مجھے کال کر کے پیسے کی نہ مانگ کی اور نہ ہی وہ
میرے گھر آیا اب کیا کرنے کا سوچھا ہے اسنے۔ روحان اب اپنا درد بھولائے
زمین سے اٹھ کر اسکے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔

میں نے زری کو اپنے بارے سب بتا دیا ہے۔ کیا بتا دیا ہے ؟

URDU NOVEL BANK

وہ۔۔۔ صفینہ۔۔ وہ سے اگتے بھی بڑوں گے روحان یہ یہی اٹکے رہوں گے تم۔ اب بولو بھی۔

یہی کہ میں تم محبت کرنے لگا ہوں اور اب میں تمہارے بغیر نہیں رہیں پاؤنگا۔
روحان اپنی آنکھیں بند کرے ایک ہی سانس میں ساری بول ڈالتا ہے۔۔

جیسے سن کر صفینہ کی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہیں گی تھی۔ یہ یہ کیا بول رہیں ہوں۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

روحان صفینہ کے ہر بات نظر انداز کر اسے بازوں سے پکڑے خود کے قریب کرتا
اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں صفینہ میں تمہارے بارے میں سب جانتا ہوں
سوائے یہ سب کرنے کے پیچھے وجہ کی لیکن مجھے ان سب سے کوئی لینا دینا
نہیں ہے میں نے تم سے ہمیشہ سے محبت کی ہے یار۔۔۔

اب روحان صفینہ کا بازو چھوڑ کر تھوڑا دور ہوا پھر اپنا ایک گھوٹنا زمین پر
ٹیکائیں پرپوز کرنے کے انداز میں بیٹھتا اپنا ایک ہاتھ اگے کیے دوسرے ہاتھ سے
اپنے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا جس میں رنگ تھی۔ وہ رنگ اگے کرے
اب صفینہ کے ہاتھ بڑھانے کا انتظار کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

Miss safina will you marry me?

روحان صفینہ کی آنکھوں میں امید لیے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

صفینہ وہاں سے مڑ کر جیسے ہی جانے کے لیے پلٹی روحان فورن سے اسکی کلامی
تھام گیا۔

یار اتنا برا بھی نہیں ہوں مانتا ہوں میں نے بہت لڑکیوں کے ساتھ فلٹ کیا ہے
لیکن اس طرح گھوٹنے پر بیٹھ کر کیسی کو آج تک پروز نہیں کیا یہ افر صرف
تمہارے لیے ہے ہمیشہ سے ہمیشہ تک اس طرح دل توڑ کر مت جاؤ یار

I REALLY LOVE YOU

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

میں تو باہر گلاب کا پھول لینے جارہی تھی۔

وہ کیوں یار؟

اب تم مجھے رنگ دوگے تو میں خالی ہاتھ کیسے ہاں بول سکتی ہوں ایڈیٹ۔

URDU NOVEL BANK

صفینہ عام لڑکیوں جیسی تھوڑی ہے جو سیم سیم کرے صفینہ ہمیشہ سے کچھ ہٹ کر کرتی ہے۔

ارے میری ہونے والی پاگل بیوی تمہارے اس الگ کے چکر میں میرا پورا دل کا سسٹم ہل گیا ہے۔ ایسا کون کرتا ہے یار

تم نے مجھے پاگل کہا اب جاؤں ہاں نہیں بولتی۔ اچھا میری سویٹ سی ہونے والی بیوی میں پاگل میں چھیٹ وہ اپنے دونوں ہاتھ جوڑے التجائی انداز میں بولا اب تو ہاں بول دو

۔او کے۔۔۔

URDU NOVEL BANK

لو اب پہنا بھی دو رنگ صفینہ اپنا ہاتھ اگے کرے بولی۔

روحان فوراً سے صفینہ کو رنگ پہناتا اگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیتا ہے اور اسی پوزیشن میں کافی دیر تک کھڑا اپنے اندر ایک سکون اترنے لگا تھا جیسے اس نے اپنی زندگی کا سب کچھ حاصل کر لیا ہوں۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ کو کچھ اچھا۔ نہیں لگ رہا تھا۔ زریان کو دیکھے بغیر وہ بالکل بوکھلائی بوکھلائی سی رہنے لگی تھی۔ اب تو پہلے کے طرح ہستی مسکراتی بھی نہیں تھی۔ اور یہ سب اسکے مام ڈیڈ نوٹس کر رہے تھے۔ لیکن وہ چاہتے تھے سکینہ خود اگر سب ان سے شیر کرے۔ وہ روز یونی جاتی اس امید میں کہ اسکی ملاقات ایک نہ ایک دن زریان

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

خان سے ضرور ہوگی لیکن وہ روز مایوس ہو کر لوٹتی۔ اب تو وہ باقاعدگی سے ہر نماز ادا کرتی سادہ اور نفیس سوٹ پہنتی اور قرآن ترجمہ کے ساتھ پڑھتی اور اس پر غور فکر بھی کرتی۔ ان چند دنوں میں سکینہ کی شخصیت میں کافی تبدیلی آگئی تھی۔ اسکے مام ڈیڈ اس تبدیلی سے کافی خوش بھی تھے اور پریشان بھی کہ انکی بیٹی میں آخر اس تبدیلی کی وجہ کیا ہے۔

سکینہ کا انتظار اب ختم ہونے کو تھا اب اسکی دعاؤں کی قبولیت کا وقت آگیا تھا۔ آخر کار 17 دن بعد اسے یونی کے باہر زریان کو اسی جگہ بیٹھے پایا۔ اسے دیکھ سکینہ کی خوشی کی تو انتہا نہ رہی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کی خوشی کی وجہ کیا ہے یہ کہ وہ زریان کو 17 دن بعد دیکھ پائی یا اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ دھیرے دھیرے اپنے قدم اٹھائیں اس بیچ کے طرف بڑھنے لگی تھی جہاں وہ بیٹھا تھا۔ قدم اٹھانے کے ساتھ ساتھ اسکے ذہن میں یہ بھی چل رہا تھا کہ وہ زریان سے بات کیا کرے گی اسے اپنے دل کا حال کیسے بتائیں گی۔ کیا وہ راضی ہوگا؟ کیا وہ اسے اچھی لگے گی؟ کیا وہ ہاں بولے گا؟ وہ یہ سب سوچتے سوچتے کب اسکے سامنے اکھڑی ہوئی اسے معلوم ہی نہیں ہوا۔ جب زریان نے کسی کی موجودگی محسوس کی تو سر اٹھا کر دیکھا تو وہی لڑکی کھڑی تھی جو ہر وقت اسکی سوچوں کا حصہ بنی ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا میں؟

سکینہ اتنا ہی کہتی کہ زریان فوراً بول اٹھا بیٹھ جائے۔ کون سا میں منع کروں گا تو آپ نہیں بیٹھے گی۔ لیکن اسے دیکھ جو چیز زریان کو پریشان کر رہی تھی وہ یہ تھی

URDU NOVEL BANK

کہ پہلے جو لڑکی ماڈرن ہوا کرتی تھی آج وہ ایک سادے سے لباس میں کھڑی تھی اسکے سامنے لیکن زریان کو اسکا یہ روپ بہت اچھا لگا تھا۔

ہم۔۔۔۔۔ہم۔ یہ تو آپ ٹھیک کہیں رہے ہے آپ سے ملے بغیر تو میں جانے والی تھی نہیں۔ آپ سے ایک بات پوچھوں کیا؟ جی پوچھیں مس سکینہ۔ آپ دن کہا غائب تھے۔ آپ آئیں نہیں یہاں یہ سنتے ہی زریان اپنا جھکا سر 17 اٹھائیں اسے دیکھنے لگا۔ زریان کی آنکھیں سکینہ کی آنکھوں سے بے ساختہ ہی ٹکرائی جس میں ڈھیروں جزبات تھے جسے دیکھ وہ فوراً اپنی نظروں کا رخ موڑ گیا۔

کیا مجھے انا تھا مس سکینہ؟

URDU NOVEL BANK

سوال پر ہی سوال کیا گیا تھا ایسا لگ رہا تھا وہاں بیٹھے دو وجود دنیا سے بیگانے اپنی احساسات کا اظہار کر رہے تھے۔

جی نہیں وہ بس وہ سکینہ کو سمجھ نہیں اُ رہا تھا کہ وہ کیا بولے
وہ میرا مطلب آپ نماز ادا کرنے اُتے تھے نہ اس مسجد میں تو اتنے دینوں سے
یہاں بیٹھیں نظر نہیں آئیں تو اس لیے پوچھا میں نے

اُپ کسی مسئلہ میں تو نہیں پھسے تھے نہ؟
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سکینہ ایسی کوئی بات نہیں تھی بس تھوڑی مصروفیات تھی میری۔
او۔۔۔۔۔ اچھا آپ کیا کام کرتے ہیں۔ مس سکینہ اب آپ یہ کیوں پوچھ رہی
ہے۔ زریان اُپ غلط سمجھ رہے ہیں بس نالچ کے لیے پوچھ رہی ہوں۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

زریان مجھے غلط مت سمجھے گا میں اپکو اپنے مام ڈیڈ سے ملوانا چاہتی ہوں۔ دیکھیں فیصلہ سارا اپکا ہوگا کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔ لیکن پلیز میری بات سنیں۔۔

ایک منٹ ایک منٹ میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں آپ کیوں ملوانا چاہتی ہیں مجھے اپنے مام ڈیڈ سے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ سکینہ اسے نظرتے چورائیں آگے کی بات بولنے لگی۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ دراصل مجھے آپ اچھے لگتے ہیں۔ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں مانتی ہوں جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں وہاں لڑکی یہ سب خود نہیں کہتی۔ لیکن کیسی کو اپنی پسند کا اظہار کرنا غلط نہیں ہیں۔ وہ خاموشی سے اسکی بات سن رہا تھا۔ دیکھے زریان ہمیں اس معاشرے سے پہلے اسلام کے بتائیں راستے کو

URDU NOVEL BANK

دیکھنا چاہیے اور اسلام کے نظریے کے مطابق کیسی مرد کو شادی کا پروپوزل بھیجنا غلط نہیں ہے۔ اسکی کھولی اجازت ہے لیکن اپنے حدود کو پار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور آپ تو مجھ سے زیادہ اچھے سے جانتے ہونگے کیونکہ آپ تو زیادہ فلوں کرتے ہیں اور مجھے انسپریشن بھی تو اپنی باتوں اور اپنی شخصیت سے ملی ہے۔

دیکھے مسٹر زریان میرا یہ سب کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے مجھے اپنے ہمسفر اور محرم کے طور پر اچھے لگے۔ مجھے اپکا یوں۔ اللہ سے قریب ہونا اچھا لگا۔ مجھے کبھی بھی اپنے ہائی سوسائٹی کے لڑکے اس طرح اچھے نہیں لگے جبکہ میں اس سوسائٹی کا حصہ ہو۔ لیکن جب آپ کو دیکھا تو ایک عجیب سی کشش محسوس ہوئی۔ مجھے کبھی سادے پر سنلیٹی کے لوگ اچھے نہیں لگتے تھے لیکن آپ مجھے بہت اچھے لگے۔ اس لیے آپکے نکاح میں جانا چاہتی ہوں۔ آپکے ساتھ ایک پاک رشتہ میں بننا چاہتی ہو۔ میں نے آپکے ساتھ اپنی خواہش ظاہر کی جو میرے دل

URDU NOVEL BANK

میں تھا وہ اِکو بتایا۔ وہ یہ کہہ کر اٹھ کر جانے لگتی ہے لیکن پھر روک کر واپس پلٹتی ہے۔

لیکن اگر انکار ہوا تو ریزن کے ساتھ جواب دیجئے گا۔ تاکہ مجھے اپنے

Rejection

کی وجہ معلوم ہوں خدا حافظ۔

کل میں اپکا اسی وقت اسی جگہ انتظار کرونگی وہ یہ کہہ کر اُگے بڑھ جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان - سکینہ کی اتنی صاف گوی پر دنگ رہے جاتا ہے۔ وہ اپنی سوچھ میں الجھا کئی گھنٹے وہی بیٹھا رہا کہ کل کا سورج زریان خان کے لیے کیا لیے کرانے والا تھا

*****ZS*****

دوسرے دن زریان وہی بیٹھا سکینہ کا انتظار کر رہا تھا کہ ٹھیک بیس منٹ بعد اسے اپنے برابر میں کسی کے بیٹھنے کا احساس ہوا تو وہ فوراً گردن گھومائے اپنے برابر میں بیٹھی سکینہ کو دیکھ چونکہ۔۔۔۔

اُپ۔۔۔ اُپ کب اُمی میں سکینہ۔

یہ چھوڑے مسٹر زریان۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں تو کیا سوچھا اپنے کیا میں اپکا جواب ہاں سمجھوں۔ زریان اسے ٹکٹکی بندھے دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں سکینہ بول اٹھی ایسے کیا دیکھ رہے ہے زریان اسکی یہ بات سن وہ شرمندگی سے نظر جھکا لیتا ہے۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں کیا آپ میری بات سیریس ہو کر سنے گی۔ جی آپ کہیں میں سن رہی ہوں لیکن آپ اس سے پہلے کچھ کہیں میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جی بولیں-----

مسٹر زریان میں آپکو دیکھ کر سوچنے پر مجبور ہوگی کہ یہ کیسا دین ہے جس کا میں حصہ ہو کر بھی اسے متعارف آج تک نہیں ہوں پائی۔ لیکن اسکے برعکس وہی آپ اس سے متعارف ہو گئے۔ یہ سوچنے پر مجبور ہوگی میں یہ کیسا دین ہے جس نے آپکو ایک سحر کن شخصیت کا ملک بنا دیا آخر یہ کیسا دین ہیں جس نے آپکے الفاظ میں جادو اور ٹھہراؤں پیدا کر دیا ہے آخر کیسا دین ہے جس میں عورت کو اتنی عزت

URDU NOVEL BANK

دی کہ مردوں کو عورت سے بات کرتے وقت نظریں نیچے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ مجھے یہ ساری سوچھ نے اپنے دین کا مطالعہ کرنے پر مجبور کر دیا۔

جانتے ہیں مسٹر زریان میں کبھی اس سوچھ کو اپنے دماغ میں نہیں لاتی۔ اگر میری ملاقات آپ سے نہیں ہوتی اور میں یہ بھی جانتی ہوں اللہ تعالیٰ کسی کے ذریعے ہی اپنے بندے کو راستہ دیکھاتا ہے اور آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ کا وہ ذریعہ ہے بلکہ آپ میرے لیے اللہ کے طرف سے عطا کردہ وہ طوف ہے جس نے مجھے اپنے رب سے ملوایا جس کی باتوں نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ میں اس رب کو ڈھونڈنے نکل پڑی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اب یہ آپ پر ہے کہ آپ اس راستے پر مجھے اکیلا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ منزل تک ساتھ نبھاتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

اُب اُپ اپنی بات کہیں میں سن رہی ہوں دیکھیں مس سکینہ میرے خاندان کا کچھ اُتہ پتہ نہیں ہے۔ میرے کوئی اگے پیچھے نہیں۔ میرا بس ایک بھائی جیسا دوست ہے اور میرا تو اپنا کوئی گھر بھی نہیں ہے۔ میں یہاں قریب ہی رہنٹ پر رہتا ہوں۔ تو اب بتائیں مس سکینہ ایسے لڑکے کو آپکے گھر والے کیوں اپنی بیٹی دینگے۔ آخر وہ کیوں اپنی بیٹی کے لیے ایسا لڑکا چنے گئے۔

پر زریان زندگی مجھے آپکے ساتھ گزارنی ہے میں آپکو پسند کرتی ہوں۔ چلیں سکینہ میں مان بھی لیتا ہوں کہ اُپ مجھے قبول کر لینگے پر آپکے گھر والے اور یہ دنیا اور یہ آپکے ہائی سوسائٹی کے لوگ قبول نہیں کریں گے مجھے۔ اور اُپ ٹھہری ایک امیرزادی مجھ جیسے غریب سے کیوں شادی کرنا چاہتی ہے اُپ؟

آخر کیوں سکینہ-----؟

زریان خان بس یہی مسئلہ ہے کہ اپنی فیملی کا کچھ پتا نہیں تو ٹھیک ہے آپ لوگوں کو جواب نہیں دینگے میں دونگی سب کو جواب میں خود اپنے پرنس سے بات کرونگی اب تو آپ تیار ہے نہ مجھ سے شادی کرنے کے لیے زریان۔

آپ کیوں ضد پر اڑی ہے۔ آپکو بہت سے اچھی فیملی کے اچھے لڑکے مل جائے گئے۔ ضد نہ کرنے مس سکینہ۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

شاید مجھے بہت سے اچھے لڑکے مل جائے لیکن وہ آپ نہیں ہونگے اور یہ جو میرے دل کو آپ اچھے لگے اسکا کیا کروں میں؟

اب یہ میری ضد سمجھے یہ میری خواہش یہی فیصلہ ہے میرا۔ اب تو آپ تیار ہے۔ نہ شادی کے لیے۔ زریان سکینہ کی بات سن آخر کار گردن ہاں میں ہلا دیتا ہے۔

Vist For More Novels : www.urduromelbank.com

URDU NOVEL BANK

اُپکے کے لیے ایک شعر پڑھوں زریان خان

جی جی بولیں سکینہ-----

-----\$-----

"زندگی میں ہر کیسی کو ہر چیز نہیں مل جاتی
کچھ کمیاں تو ہر انسان کی زندگی میں ہوتی ہے۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بات تو تب کامیابی کی ہے -

جب اپ اس کمی میں ہی۔۔

خود کو مکمل کر کے جیتے۔۔

URDU NOVEL BANK

کسی کے عیبوں کو گینانا کوئی فتح کی بات نہیں ہوتی
اپنی ان عیبوں کو خوبیوں میں تبدیل کرنا ہی فاتح ہے۔"

از زینب شمیم

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

وہ جیسے ہی روحان سے الگ ہوئی فوراً ہی بول اٹھی۔ لیکن روحان ابو کو یہ سب
کیسے بتائیں گے ہم اور کیا کہیں گے۔ اور یہ تمہارا دوست مجھے کس مصیبت میں
پھسا گیا ہے۔

URDU NOVEL BANK

کس طرح یہ سب ختم ہوگا روحان-----؟

صفینہ پریشان نہیں ہو سب ہو جائیں گا یار۔۔

ہم۔ نے پہلے ہی ساری مصیبت کا حال نکال لیا ہے۔ زرتاش شادی سے دو دن پہلے ہی انکل کو فون کر کے انکار کر دے گا۔ باقی میں دیکھ لونگا ابھی 15 دن باقی ہے یار کچھ نہ کچھ ہو ہی جائیں گا بس تم کچھ مت کرنا کوئی بھی الٹی سیدھی حرکتوں سے گریز کر لے گا مس صفینہ پلیز۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

تم۔۔۔ تم۔۔ روحان ایسے کہہ رہے ہوں جیسے مصیبت میں لیے کر آتی ہوں۔ چلو اب گھر صفینہ روحان کا ہاتھ کھینچتے ہوئے باہر لیے جاتی ہے۔ اب وہ دونوں سڑک کے کنارے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے۔

روحان اسی طرح ہر دو دن بعد صبح سے شام تک صفینہ کی فیمیلی کے ساتھ گزرتا۔ وہ اہستہ اہستہ اس گھر کا فرد بنتا جا رہا تھا۔ جیسے وہ کبھی ان سے الگ تھا ہی نہیں۔ اب اہستہ اہستہ شادی کے دن قریب آ رہیں تھے ویسے ویسے مراد صاحب کی پریشانی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ دن پہلے زرتاش انہیں ضروری کام کا بول کر گیا تھا لیکن اب تک اسکا کچھ اُتہ پتہ نہیں تھا۔ اور صفینہ کی شادی کا پورے خاندان کو پتہ تھا اگر کسی وجہ سے یہ شادی نہ ہوئی تو پورا خاندان میں ان کی عزت پامال ہو جائیں۔ وہ کیا جواب دیں گے لوگوں کو وہ جو سالوں سے کمائی ہوئی عزت کو کیسے بجائے گے لوگ تو میری بیٹی کا جینا حرام کر دینگے۔ وہ یہ سوچھ ہی رہے تھے کہ عین اسی وقت ان کا فون بجا۔ جب فون پر نام دیکھا تو تو کچھ خوشی ہوئی انہیں جس پر وہ فوراً فون اٹھا گئے۔

ہیلوں۔۔۔ ہلوں زرتاش بیٹا اپ کہا ہوں اب تک اپ اپنی نہیں اب تو شادی
میں صرف دو دن باقی ہے اور بیٹا کل تو آپ کا اور صفینہ کا نکاح ہے کب اُریں
ہے آپ۔

انکل میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میں۔ یہ شادی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ شادی ڈیڈ نے زور زبردستی سے تہہ کی تھی میں اس شادی کے لیے کبھی تیار نہیں تھا میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں مجھے معاف کریئے گا انکل

وہ یہ کہہ کر فوراً فون بند کر دیتا ہے۔ مراد صاحب زرتاش کی بات سن کتنے ہی دیر تک فون کان سے لگائیں اسی طرح بیٹھے رہے جیسے انکی دنیا ہی ختم ہوگی ہوں۔

URDU NOVEL BANK

عائشہ بیگم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو مراد صاحب کو کان سے فون لگائے کھوئے کھوئے انداز میں بیٹھتے دیکھا تو فوراً انکے طرف بڑھی اور اہستہ سے انکو کندھے سے پکڑے ہلائی۔ مراد کیا ہوا ہے ایسے کیوں بیٹھے ہیں کل بیٹی کی شادی ہے اور آپ تیاری کرنے کے بجائے یہاں بیٹھے ہیں۔ دیکھے نہ روحان کب سے باہر کام کر رہا ہے۔ مراد کیا ہو گیا کچھ تو بولیں آخر بات کیا ہیں آپ ڈرا رہیں ہے مجھے اب۔

عائشہ وہ بولتے بولتے انکا ہاتھ پکڑے رو دیتے ہیں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کیا ہوا ہے مراد آپ اس طرح کبھی نہیں روتے مجھے پریشانی ہو رہی ہے اب۔

URDU NOVEL BANK

عائشہ وہ ---- وہ زرتاش نہیں اُ رہا ہے اس نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔ اب تو میری بیٹی کا لوگوں کے سامنے تماشہ بن جائے گا وہ تو لوگوں کے طعنے سن سن کر مرجائے گی اب میں کیا کروں عائشہ۔ مراد صاحب کی باتیں جیسے ہی عائشہ بیگم کے سماعتوں سے ٹکڑی تو وہ بے ہوش ہو کر وہی فرش پر گر پڑی۔

عائشہ ---- عائشہ ---- عائشہ کیا ہوا اُپکو یار ایسا نہ کرے کچھ بولے پلیز۔ میں دوسرا غم ابھی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ انکے بے ہوش وجود کو گود میں اٹھائیں آرام سے بیڈ پر ڈالتے ہیں پھر سائڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھائیں انکے چہرے پر ہلکا ہلکا پانی کا چھینٹا مارنے لگے پانی کا چھینٹا ان کے چہرے پر پڑتے ہی وہ اُہستہ اُہستہ اپنی آنکھیں کھولنے لگی۔ جب اپنے شوہر کی بات یاد آئی تو زار و قنار رونے لگی۔ مراد اب ہم کیا کرے گے صفینہ کو کیسے بتائیں گے۔ وہ تو ٹوٹھ جائیں گی یہ کیا ہو گیا مراد اب شادی نہیں ہوگی۔

کیوں-----؟ شادی نہیں ہوگی انٹی ضرور ہوگی یہ شادی مگر اب زرتاش سے نہیں روحان سے ہوگی صفینہ جی کی شادی روحان کمرے میں داخل ہوتے ہی بلا جھجک بول - مگر روحان بیٹا یہ کیسے ممکن ہے کیوں نہیں ممکن ہیں انکل کیا میں اپکو پسند نہیں ہوں میں زرتاش سے کچھ کم ہوں کیا؟ کیا میں تعلیم یافتہ نہیں یہ پھر آپ مجھے صفینہ جی قابل ہی نہیں سمجھتے۔ بیٹا وہ بات نہیں ہے تمہارے ماں باپ کے بغیر یہ کیسے ہوگا؟

روحان اگے بڑھ کر انکا ہاتھ تھامے اپنے گھوٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔ انکل میری بات سنیں میرے مام ڈیڈ اس شہر میں نہیں ہے لیکن مجھے پورا یقین ہے وہ میرے فیصلے میں خوش ہونگے اور راضی بھی ہو جائیں گے میں سہی وقت آنے پر انھوں سب بتادوں گا آپ ٹینشن نہ لیے۔ میں کئی سال سے اس شہر میں اکیلے رہیں رہا ہوں اور میں اپنے کام کی وجہ کر اگے بھی اسی شہر میں رہوں گا۔ پر انکل میں اس شادی کے فوری بعد رخصتی چاہتا ہوں اگر آپ کو

URDU NOVEL BANK

کوئی اعتراض نہ ہو تو۔ اگر اب بھی آپ کو کوئی پریشانی ہے تو بولے انکل انٹی میں ہر پریشانی دور کرنا چاہتا ہوں آپ دونوں کی۔

نہیں بیٹا ہم تمہیں کافی دن سے اپنے گھر آتے جاتے دیکھ رہیں ہے ہم تو آپکو پہلے سے ہی پسند کرتے ہے اور عروسہ تو آپ کو ویسے ہی پسند کرتی ہے وہ تو ہمیں ہمیشہ کہا کرتی تھی بھائیوں کی شادی آپ سے کروادے دیکھوں عروسہ کی خواہش کس طرح پوری ہوگی بیٹا۔ شاید اسی طرح یہ سب ہونا تھا۔ ہم راضی ہے

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

بیٹا۔

بہت شکریہ انکل انٹی روحان یہ کہہ کر عقیدت سے دونوں کے ہاتھوں میں بوسہ دے کر کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔ اور اب اس کا رخ صفینہ کے کمرے کی طرف ہوتا ہے۔

روحان صفینہ کے کمرے کے سامنے کھڑے ہلکا سا نوک کمرے وہ دروازہ کے
لاک پر ہاتھ رکھے کھولنے لگا۔

کون؟-----اُجائیں

میں ہوں روحان ---اُپ ---اُپ یہاں اگر کسی نے دیکھ لیا تو ہمیں غلط
سمجھیں گے پلیز جائے روحان یہاں سے۔
www.urdunovelbank.com

صفینہ ----- صفینہ --اب کوئی غلط نہیں سمجھے گا ہمیں۔ میں نے انکل انٹی
سے ہماری شادی کی بات کر لی ہے اور خوشی کی بات تو یہ ہے وہ ہماری شادی
کے لیے مان گئے ہیں وہ صفینہ کا ہاتھ پکڑے خوشی سے اسے گول گول گھمائیں

بتا رہا تھا۔۔ یعنی اب اپکا دولہا راجا میں بنو گا روحان شرارت میں یہ الفاظ جیسے ہی بولا صفینہ ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ چھوڑے اسے روک گی۔ یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا بے ہودگی ہے روحان صفینہ بیڈ پر پڑے کشن اٹھائیں اسے مارنے لگی۔

ارے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔ لڑکی شوہر پر ابھی سے ظلم۔۔۔۔۔ صفینہ بی بی
جو بیوی اپنے شوہر پر ظلم کرتی ہے وہ سیدھا جہنم میں جلتی ہے لڑکی کچھ تو خیال
کروں۔۔۔۔۔

www.urduovelbank.com

روح-----ان-----روحان۔۔۔ابھی کے ابھی نکلوں
میرے کمرے سے وہ غصہ سے چیخ کر بولی تھی روحان اسے اپنی باتوں سے فل
تپہ گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اچھا۔۔۔۔۔اچھا زیادہ غصہ نہیں کروں ورنہ کل مایوں میں اچھی نہیں دیکھوں
گی میری ہونے والی بیوی صاحبہ۔ وہ یہ کہہ کر کمرے سے بھاگ جاتا ہے کہ کہی
اسکی شامت نہ آجائیں اور صفینہ پیچھے اپنی ہنسی کنڑول کرنے لگی تھی روحان
کے اس طرح بھاگنے پر۔

ارارے اگر سچے ہو تو منزلیں بھی مل جاتی ہے
سفر چاہیے جتنے بھی مشکلوں سے بھرے ہو۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خدا سے مانگی ہوئی دعائیں ضرور پوری ہو جاتی ہے

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اُج صفینہ اور روحان کا مایوں تھا۔ اور ساتھ ساتھ ان دونوں کا شام میں نکاح بھی ہونا تھا۔ اُج روحان کے پیر تو جیسے خوشی سے زمین میں ٹک نہیں رہے تھے۔ کیونکہ اُج صفینہ پوری قانونی طریقے سے اس کی ہونے والی تھی۔

یار شیریں میں زرتاش کو بہت مس کر رہا ہوں کاش وہ بھی میرے نکاح میں ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا نہ یار۔

ہاں بہت اچھا ہوتا میرے یار۔۔۔۔۔! تجھے پھر یہ خوشی نصیب نہیں ہوتی یار شیریں یہ بول کر پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

تو۔۔۔۔۔ تو۔۔۔ بہت کمینہ ہے۔ شیریں قدم بہ قدم چلتا ہوا روحان کے پاس آیا اور اپنا ایک ہاتھ پھلائے روحان کے کندھے پر رکھا اور تھوڑا قریب ہو کر بولنے لگا زہ سوچھ روحان اگر تیری جگہ اُج زرتاش شادی کر رہا ہوتا توں تو دیو داس بن کر بیٹھا ہوتا اُج میرے یار۔

URDU NOVEL BANK

ہائے رئے یہ عاشقی عاشقی جان لے لیتی میرے یار کا۔

شیری-----ی-----تو کبھی نہیں سدھرے گا دفعہ ہو جا
یہاں سے وہ اسے اپنے کمرے سے باہر دھکے دے کر دروازہ اسکے منہ پر بند کر
دیتا ہے۔ اور دروازے کے پیچھے شیری کا فول شگاف کہکہ ہاہا گنجنے لگتا ہے۔

صبح سے ہی پورے گھر میں شور غل لگا ہوا تھا مراد صاحب کے گھروں میں پورے
خاندان کا میلا۔ لگا تھا آج۔ پورے گارڈن کو پھولوں سے سجایا گیا تھا جو دیکھنے
میں کافی خوبصورت لگ رہا تھا گارڈن کے درمیان میں ہی پھولوں کا پردہ بنا کر
لگایا گیا تھا نکاح کی پوری تیاری گارڈن میں ہی کی گئی تھی۔ کچھ دیر میں ہی صفینہ
اور روحان کا نکاح ہونا تھا۔ صفینہ مایوں کا جوڑا تبدیل کرا ب نکاح کے جوڑے میں
وہ پورے طریقے سے تیار اس صفید جوڑے میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی یہ

URDU NOVEL BANK

سفید رنگ کا جوڑا روحان نے پسند کیا تھا اسکی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ اسکا نکاح سفید رنگ میں ہی ہو جو اُج پوری ہوئی تھی اُج وہ خود بھی سفید جوڑے میں ملبوس بہت ہنڈسم لگ رہا تھا۔ اب سفینہ کو نکاح کے لیے باہر لایا گیا جہاں پہلے سے ہی روحان پردے کی دوسری طرف کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اُج مزاج سے بالکل مختلف گھونگٹ میں موجود تھی۔ سفینہ کو اب پردے کے دوسری طرف روحان کے بالکل سامنے بیٹھا دیا گیا تھا مگر ان کے درمیان میں پھولوں کا پردہ حائل تھا جس کی وجہ کر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پا رہیں تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سفینہ کے ایک طرف مراد صاحب کھڑے تھے اور دوسری طرف عائشہ بیگم کھڑی تھی۔

مولوی۔۔۔۔ مراد صاحب نکاح شروع کرے اجازت ہے۔ جی جی مولوی صاحب شروع کرے۔

صفینہ خان والد محمد مراد کیا آپ کو روحان افریدی والد سمیر افریدی سے دس لاکھ
حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔



visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

وہ بول گئی اسکے طرف سے قبولیت کی منظوری دے دی گئی تھی۔ صفینہ کے الفاظ
سن جیسے روحان کے دل میں سکون سا اتر اسکی رضامندی سن۔

URDU NOVEL BANK

اور اب روحان کی باری تھی روحان کے ایک طرف عروسہ اور دوسری طرف شیریں کھڑا تھا۔ روحان سے تو اب جیسے صبر ہی نہیں ہو رہا تھا شیریں کے بولنے سے پہلے ہی وہ بول اٹھا مولوی صاحب شروع کرے اس کی یہ بے صبری دیکھ وہاں کھڑے سب لوگ ہسنے لگے تھے۔

روحان افریدی ولد۔ سمیر افریدی کیا آپ کو صفینہ خان والد مراد خان سے یہ نکاح قبول ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

قبول ہے قبول ہے قبول ہے اس کی تیز رفتاری دیکھ وہاں کھڑے سب مرد حضرات ہنس دیں۔ تو روحان اپنی جلدبازی پر تھوڑا شرمندہ سہ ہو گیا اور دوسری طرف صفینہ کو روحان کی اس حرکت پر ہنسی اُمی جیس پر وہ اپنی ہنسی کو روکنے کے لیے اپنی ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

نکاح ہونے کے بعد صفینہ کو کمرے میں لے جایا گیا تھا۔ مراد صاحب اب روحان کو گلے مل کر مبارک باد دیے رہے تھے۔

مبارک ہو بیٹا آپ نے آج یہ شادی کر کے ہماری عزت بچالی ورنہ آج یہاں اس خوشی کے جگہ ماتم منایا جا رہا ہوتا وہ روحان کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑے کھڑے ہو گئے جیسے دیکھ روحان فوراً ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ گیا کیا کر رہیں ہے انکل آپ نے بیٹا کہا تھا مجھے تو کیا بیٹا کا احسان جتایا جاتا ہے۔ ایسے گناہ گار نہ کرے مجھے پلیز۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

او کے بیٹا جی۔۔۔۔۔ جائے اپنی بیوی کو بھی مبارک باد دے جاکر اور کل پوری شان سے بارات لے کر آئیں اور اپنی امانت لئے جائے بیٹا۔

شکریہ انکل -----!۔

روحان تیز تیز قدم اٹھائے صفینہ کے کمرے کے پاس کھڑا اُنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کرے اب دروازہ کھولنے لگا وہ دروازہ کھولے جیسے ہی اندر آیا صفینہ کا یہ روپ دیکھ اج اسے خود کی قسمت میں رشک ہونے لگا جہاں وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی اپنا نیا روپ دیکھنے میں مصروف تھی جس کی وجہ کر اسے روحان کے کمرے میں اُنے کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

کیا دیکھا جا رہا صفینہ روحان اُفریدی ؟ تم تم یہاں
جی میں یہاں اپنی فی فی بنی بیوی کے پاس آیا ہوں

ارے واہ۔۔۔۔۔۔ میری شیرنی مجھ سے ڈر رہی یہ تو اُج کی بریکنگ نیوز بن جائے گی یہ بلیک ہنٹر کب سے ڈرنے لگی بھی اگر نکاح کی یہ سائنڈیفکٹ ہے تو پھر مجھے نکاح پہلے کر لینی چاہیے تھی تاکہ کچھ ظلموں کی جان بخشی ہو جاتی ۔

ویسے اُج تو تم کیا چیز لگ رہی ہوں کسی کا بھی ایمان خراب کر سکتی ہوں

رو-----حان-----کیا بکوس کر رہوں نکلو یہاں سے ابھی -
اچھا بابا سوری وہ صفینہ کا ناک پکڑے کھینچ دیتا ہے -

RS

لکھا ہوا تھا

روحان یہ کیا ہے یہ ہمارے نکاح کا تحفہ ہے میری جان اب تو غصہ تھوک دو یار
اب کل میں اپنی پٹاکہ + بوم جان کو پوری شان سے بارات کے ساتھ لینے اُونگا

کل تیار رہنا میری صفی جان

URDU NOVEL BANK

وہ یہ کہہ کر صفینہ کے دونوں گال میں کس کیئے وہاں سے بھاگ جاتا ہے ۔

صفینہ روحان کی اس حرکت پر شرم سے لال انگارہ بنی کافی دیر تک ایسی طرح کھڑی رہی۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

روحان اُج پوری شان سے باراتی کے ساتھ صفینہ کو لینے آیا تھا۔ اُج عروسہ صفینہ کی بہن نہیں بلکہ روحان کی بہن بن کر اسکے بارات میں شامل ہوئی تھی جس کی وجہ کر صفینہ کافی خفہ تھی اس سے کہ اسکی جان اُج کسی اور کے ساتھ کھڑی ہے۔

عروسہ روحان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی اسکی بہن ہی تو لگ رہی تھی ۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

بھائیوں آپ میلی اپو تو لیے جائگے کیا۔ عروسہ گاڑی میں اسکے برابر میں بیٹھی اسے دیکھ کر بولنے لگی۔ اس کی اس سوال پر روحان ایک پل کے لیے چونکہ پھر اسے سمجھانے کے انداز میں اس سے بولنے لگا۔

نہیں نہیں میری گریا میں اپکی اپو کو ہمیشہ کے لیے تھوڑی لیے جا رہا ہوں بس کچھ دن پھر ہم دونوں آپکے پاس آجائیں گے۔ لیکن بھائیوں میں پھر کس سے بات تلوں گی کس کے ساتھ تھیلوں گی آپ مجھے بھی ساتھ لیے جائیں نہ پلیز۔ گریا اگر آپ بھی میرے ساتھ چلے جائیں گی تو امی ابو کا خیال کون رکھے گا آپ تو میری بہادر بچہ ہونا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی بھائیوں میں بہادر ہوں وہ اپنے دونوں بازوں کے ڈولے دیکھائیں روحان سے کہتی ہے جس پر روحان کے دوسری طرف بیٹھا شیریں قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔ جسے دیکھ وہ دونوں بھی ہنس پڑے۔

مراد صاحب کے مینشن میں روحان اور اسکے مہمانوں کا خوب اچھے سے مہمان نوازی کی گئی تھی۔

روحان اسٹیج پر بیٹھا اب صفینہ کے اُنے کا انتظار کر رہا تھا۔ کہ کچھ پل بعد ہی صفینہ اُتے دیکھائی دی فل مہرون شرارہ میں ہیوی جیولیری سے سچی سنوری۔ سچ سچ کر چلتی اپنی ماں اور باپ کے سہارے اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جیسے دیکھ۔ روحان فوراً اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنا ایک ہاتھ صفینہ کی طرف بڑھا گیا۔ صفینہ ایک پل کے لیے اسکے بڑھیں ہاتھ کو دیکھتی رہی پھر سر گھومائے اپنے برابر میں کھڑے اپنے باپ کو دیکھنے لگی جیسے وہ اپنے باپ کی رضامندی چاہا رہی ہوں مراد صاحب صفینہ کے دیکھنے پر صفینہ کا ہاتھ روحان کے ہاتھ پر تھاما دیتے ہے۔

- جائے بیٹا آج سے اپنی زندگی کی شروعات آپکے ہمسفر آپکے محرم کے ساتھ ہونا ہے۔ وہ یہ کہہ کر اپنا ہاتھ صفینہ کے سر پر رکھ دیتے ہے۔۔

صفینہ تیزی سے اُگے بڑھے اسے گلے سے لگائی صفینہ کے گلے سے لگاتے ہی عروسہ کے رونے میں تیزی آگئی تھی۔ وہاں کھڑے سب افراد اس بات سے واقف تھے یہ دونوں ایک دوسرے سے کتنے ایچ تھے۔ میرا بچہ اسے نہیں روتے نہ میں

ناراض ہو جائے گے۔

!۔ جی گریٹا اب ہم جائیں روحان کی اس

شیری اُگے بڑھ کر گاڑی کا دذواڑہ کھولے کھڑا ہو گیا۔۔

URDU NOVEL BANK

صفینہ چلیں۔۔۔۔۔ جی روحان وہ اُگے بڑھ کر گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی جو کافی مشکل تھا شرارہ کی وجہ کر۔ روحان اسے پریشانی میں دیکھ اُگے بڑھ کر اسے گاڑی میں بیٹھنے پر مدد کرنے لگا جو اب بیٹھ چوکی تھی پھر روحان بھی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹاٹ کر گیا۔

ان کے جاتے ہی اب شیری بھی گھر کے راستے اپنی گاڑی ڈال چوکا تھا۔

وہ دونوں ادھے راستے پر تھے جب صفینہ روحان سے پوچھنے لگی تم نے عروسہ سے کون سے سرپرائز دینے کا وعدہ کیا ہے۔


visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اووووووووو۔۔۔۔۔ تو اب جاننا چاہتی ہے پر سوری

یہ میں اپ کو نہیں بتاؤں گا بیوی

ہا ہا ہا ہا ابا۔۔۔۔۔ اتنا انسکیور ہو تم بیوی ویسے مزہ آتا ہے تمھیں
اس طرح جلتے بھونٹتے دیکھ ۔ صفینہ روحان کو کوءی جواب دیتی اس سے پہلے ہی
روحان نے گھر آنے کی اطلاع دی جاں دروازے پر پہلے سے ہی شیرى كھڑا ان
کا انتظار كر رہا تھا ۔



روحان کار کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور صفینہ کے طرف کا دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ اگے بڑھا گیا۔ اُنیں بیوی صاحبہ صفینہ اپنا ہاتھ روحان کی ہاتھ پر رکھے کار سے باہر نکلی۔

چلیں بیوی اپکو آپکے نیتے گھر میں خوش امید۔

URDU NOVEL BANK

وہ روحان کے سہارے چلتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی ۔

اُنیں صفینہ یہاں بیٹھے روحان اُگے بڑھ کر اسے صوفے پر بیٹھا دیتا ہے ۔ اور خود بھی اسکے برابر میں بیٹھ جاتا ہے ۔

صفینہ اُپ اسے جانتی ہے نہ روحان شیریں کی طرف انگلی دیکھا کر پوچھتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی یہ اُپ کے دوست ہے ۔ شیریں بھائی ۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

چلیں صفینہ ورنہ یہ ہمیں پکاتا رہے گا۔

روحان اسے کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے پہلے ہی اپنے بہوں میں اٹھالیتا ہے۔
صفینہ اسکے اس عمل سے بھونچا کر رہے جاتی ہے۔

روحان یہ کیا بتمزی ہے۔ بیوی یہ بتمزی نہیں ہے یہ تو ہماری خاندانی رسم ہے
پہلی بار اپنی بیوی کو اس طرح اٹھا کر کمرے میں لے جایا جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

روحان شیریں بھائی دیکھ رہیں ہے کیا سوچھ رہے ہونگے۔ بیوی اسے چھوڑو مجھ پر
دیہان دو۔

URDU NOVEL BANK

روحان تو کافی ترقی کرے گا میرے بھائی شیریں روحان کو اس طرح دیکھ پیچھے سے ہانک لگاتا ہے۔۔

روحان سیرھی چڑھتا ہوا کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے پاؤں سے دروازہ ڈھیکتے ہوئے صفینہ کو لیے اندر آیا۔

روحان پلیز اب اتارو نیچے مجھے۔ جو حکم بیوی صاحبہ روحان اب نیچے جھوکے صفینہ کو زمین پر کھڑا کرنے لگا تھا۔

وہ نیچے اترتے ہی روحان کے اوپر غصہ سے چڑھ دوڑتی ہے یہ کیا حرکت کی ہے تم شیریں بھائی کے سامنے زہ برابر شرم نہیں تم میں۔ روحان صفینہ کو غصہ میں دیکھ۔ اگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

صفینہ میری بات سنے ---!۔ اب صفینہ اپنا غصہ بھولائے روحان کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ صفینہ اُج سے ہماری زندگی کی نئی شروعات ہونے جارہی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ پر کچھ باتیں واضح کر دو۔

صفینہ ہمسفر کا مطلب راحت پہنچنا ہوتا ہے۔ اور میں آپ کے قدموں میں کاٹے بیچھا کر اپنے لیے مکمل خوشیاں نہیں خرید سکتا۔ میرے وجود سے ہی آپکا وجود مکمل ہوگا اور آپ کے وجود سے ہی میرا وجود مکمل ہوگا۔ صفینہ ہمسفر کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ صرف شوہر ہی اپنی بیوی سے یہ امید رکھے کہ اسکی بیوی اپنے شوہر کے ہر حقوق و فرائض ادا کرے بلکہ بیوی سے پہلے شوہر پر یہ ساری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اس حقوق و فرائض میں صرف مالی اور جسمانی ضروریات نہیں ہوتی صفینہ بلکہ بیوی کی عزت اور احترام ان سب میں سب سے بالاتر ہے۔

صفینہ میں اُپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی بھی میں اُپ کے پیروں میں دنیاوی دکیانوسی خیالات کی بیڑی نہیں بانوں گا۔ جس سے ہمارا رشتہ مضبوط ہونے کے بجائے کمزور پڑنے لگے۔ لیکن اُپکو بھی آج مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا وہ یہ کہہ کر صفینہ کے نزدیک ہوا۔ اُپ ہمیشہ ہمارے رشتہ میں محبت سے پہلے اعتبار کو ترجیح دے گی۔ کچھ بھی ہو جائے ہم دونوں ہر حالات پر ایک دوسرے پر یقین کرے گے چاہے حالات ہمارے کتنے ہی خلیف کیوں نہ ہوں۔ اور ایک بات یاد رکھئے گا صفینہ اپنی غزت اُپ کی نہیں میری امانت ہے اُپ کے پاس اسکی حفاظت اُپ کو اپنے لیے نہیں میرے لیے کرنی ہوگی۔ اگر میں اس گھر کا چھت ہو تو اُپ اس کی زمین ہوں جس کے بغیر ایک گھر کبھی مکمل نہیں ہوتا۔ امید کروں گا کہ اب ہمارے درمیان کوئی راض نہیں ہوگا۔ میاں بیوی کا رشتہ بھروسہ پر ٹکھ ہوتا ہے اور بھروسہ کا پہلا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی راض نہ رکھا جائے۔ صفینہ میں نے اپنا بچپن رشتہ ہونے کے باوجود رشتے کی مہرومی میں گزارا ہے اور میں یہ نہیں

URDU NOVEL BANK

چاہتا کہ ہماری اولاد بھی ان مہرومی کا شکار ہوں۔ صفینہ آپ میرا ساتھ دینگے نہ
ایک بھرپور خوشیوں سے بھری فیملی بنانے میں۔

صفینہ روحان کے تھوڑا اور نزدیک اُمی روحان کا ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لینے جھوک
کر اس پر بوسہ دیتی ہے۔ جی میں بالکل ساتھ دونگی اپکا روحان ہر اچھے برے
حالات میں آپکے قدم سے قدم ملا کر چلو گی۔۔ روحان میں نے محبت کو پہلی بار
محسوس کیا اسکے سچے احساس سے پہلی بار روشناس ہوئی ہوں۔ اور میں بہت خوش
نصیب ہو جو میرے نصیب میں ہاتھ تھام کر ساتھ چلنے والا مرد آیا وہ نہیں جو دنیا
سے ڈر کر تھوکر کر چلے جانے والا ہوں روحان میں وعدہ کرتی ہوں ہمارے
درمیان اب سے کوئی راض نہیں ہوگا اعتبار ہی ہمارے رشتے کی مضبوط بنیاد بنے
گی۔

شکریہ صفینہ ----

I Am So LUCKY

روحان اگتے بڑھ کر صفینہ کو اٹھائیں گول گول گھمائے بولنے لگا۔

روحان کیا کر رہے ہے اپ میں گر جاؤں گی یار

تھارا روحان تمھیں کبھی گرنے نہیں دے گا بیوی
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

صفینہ تم نے اگر میری اس بے رنگ زندگی کو رنگوں سے بھر دیا ہے تمھاری محبت
نے مجھے صحیح غلط کا فرق بتایا ہے مجھے ایک بے حس انسان سے محبت کرنے

والا انسان بنا ڈالا یار

شکریہ - شکریہ - شکریہ مائی لوی۔

اچھا بس کرئے اب پلیزیوں گھومانا تو بند کرئے روحان مجھے چکر اُڑے ہے۔

جو حکم بیوی

ناول بینک

صفینہ یہاں بیٹھے اچکے لیے ایک سرپرٹ ہے وہ اسے لیے بیڈ کی طرف بڑھا اسے بیڈ پر بیٹھے خود وہ الماری کی طرف بڑھنے لگا الماری کھولے ایک کاغذات نکلتا واپس پلٹ کر صفینہ کی طرف آیا۔ جو بیڈ پر بیٹھے ساری کاروائی دیکھ رہی تھی روحان اب صفینہ کے نزدیک بیٹھا صفینہ کو پین پکڑانے لگا سائین کرئے اس پر -روحان یہ سب کیا ہے - صفینہ ڈیڈ نے میرے نام ایک فلیٹ کیا تھا جو اب میں اچکے نام کر رہا ہوں

پر یہ سب کیوں روحان۔۔؟

یہ میری خوشی ہے صفینہ پلیز منہ مت کرے۔

صفینہ اس کی بات مانتے اب روحان کی بتائی جگے پر سائن کرنے لگی۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

صفینہ میں نے تو اپکو گفٹ دے دیا اب گفٹ دینے کی باری اپکی ہے۔ روحان
یہ بولتے ہوئے صفینہ کی ساری جیولری اتارنے لگا

کیا اپکی اجازت ہے صفینہ اپنا حق لینے کی۔؟

صفینہ روحان کی بات کا مطلب سمجھتے ہی گردان ہاں میں ہلا گئی۔

اج ان دونوں کا وجود ایک دوسرے کے سنگ مکمل ہونا تھا۔
ایک دوسرے کے سنگ ایک نئی زندگی شروع ہونی تھی۔

visit for more novels *****ZS*****
www.urdu-novelbank.com

فرد صاحب جب آفس سے گھر آئے تو سکینہ کو لان میں بیٹھیں اپنا انتظار کرتے پایا۔ بیٹا آپ اتنی رات کو یہاں کیوں بیٹھی ہے۔ فرد صاحب سکینہ کو گلے سے لگائے پوچھتے ہے۔

ڈیڈ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ جس کا میں انتظار نہیں کر سکتی۔ ایسی بھی کیا بات ہے بیٹا جس کا آپ انتظار نہیں کر سکتی ہے۔

آئیں اندر چل کر بات کرتے ہیں۔ وہ سکینہ کو خود سے لگائے اندر کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولیں ڈول کیا بات کرنی ہے آپ نے۔ اب وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھیں تھیں۔

ڈیڈ شادی کرنا چاہتی ہوں اس سلسلے میں بات کرنی ہے م آپ سے۔ ارے واہ یعنی میری ڈول شادی کے لیے تیار ہوگی ہے تو میں اپنے دوست کے بیٹے کو ہاں بول دو ڈول۔

نہیں ڈیڈ آپ غلط سمجھ رہیں ہیں میں شادی اپنے پسند کے لڑکے سے کرونگی اور میں زریان خان کو پسند کرنے لگی ہوں۔

بیٹا سکی اپنے یہ فیصلہ کب کیا۔ اور یہ زریان خان کون ہے ان کا خاندان کیسا ہے وہ اس سوسائٹی میں کس نام سے جانے جاتے ہیں اور ان کے والد صاحب کیا کرتے ہے مجھے سب بتائیں بیٹا۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

ڈیڈ وہ ان میں سے کسی ایک خاصیت کے مالک نہیں وہ نہ ہی امیر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں نہ ہی ان کے ڈیڈ کوئی بڑے برنس مین ہے اور نہ ہی وہ ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

یہ کیا کہہ رہی ہے بیٹا اور آپ چاہتی ہے میں اپنی لاڈلی بیٹی کو ایک جھوپڑی میں پھنک دو ایک ایسے انسان سے شادی کروا دو جس کے خاندان کا کچھ عطا پتہ نہیں ہو میں اپنی جان اپنی گریبا کو جان بوجھ کر گڈھے میں ڈال دو مجھے میں اتنی ہمت نہیں ہے سکیں

معاف کرئے بیٹا پر میں آپکی شادی زریان خان سے نہیں کروا سکتا۔ وہ یہ کہہ کر اٹھ کر جانے لگیں تو سکیں انھیں اس طرح اٹھتے دیکھ وہ فوراً بول اٹھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن ڈیڈ آج کل ہمارا معاشرہ اور ہماری سوسائٹی سرکل ایسے تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ اسے آنا کا مسئلہ بنا کر اپنی بیٹیاں کو اپنی مرضی کے بھیت چھڑا دیتے ہیں اور دوسرا مسئلہ یہ کہ ڈیڈ کہ ہمارا خاندان اور یہ سوسائٹی کیا کہہ گی۔ ایک امیر لڑکی

URDU NOVEL BANK

کی ایک غریب لڑکے سے شادی کرنے پر۔ آخر اس لڑکے کو اپنے خاندان والوں سے کیسے انٹرویو کرائے گئے پوری برادری میں میری ناک کٹ جائے گی

اور دوسری بات اس حدیث میں ہمارے نبی نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت علیؓ سے کروا کر پورے عالم اسلام کو یہ صابت کیا کہ اپنی بیٹی کی شادی کرتے وقت۔ خاندان۔ پیسہ۔ رنگ۔ نسل۔ مت دیکھوں ورنہ لازم ہیں کہ خدا بہت جلد تمہیں خسارے میں مبتلا کر دے گا۔ بلکہ لڑکے میں یہ۔ دیکھوں کہ لڑکا کا اسلام ﷺ کے گھر میں کیا مقام ہے۔ وہ اپنے دین اسلام پر کتنا پختہ ایمان رکھتا ہے اسکی تربیت کتنی اچھی کی گئی ہے۔ اور وہ اپنے رب سے کتنا قریب ہے۔ عورت بہن۔ بیٹی۔ بزرگوں۔ بچوں کا دل سے احترام کرتا ہوں۔ ڈیڈ باقی خاندان۔ پیسہ یہ سب دنیاوی چیزیں ہیں جسے چاہیئے وہ دے اور جسے چاہیے وہ چھین لیں۔

URDU NOVEL BANK

ڈیڈ مجھے پورا یقین ہے زریان خان بھی آپ کی طرح مجھے حلال کما کر کھیلانے کی طاقت رکھتا ہے۔ ڈیڈ اور باقی بھی چیزیں کما کر۔ پوری کی جاسکتی ہے۔ لیکن مخلص اور محبت کرنے والا شخص ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتا اور میں نے زریان خان میں یہ دونوں خاصیت دیکھی ہے ڈیڈ۔

وہ صوفے سے اٹھ کر قدم بہ قدم چل کر اپنے ڈیڈ کے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے سکینہ ان کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے کہنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ڈیڈ میں آپ لوگوں کے خلاف جاکر کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گی۔ کیونکہ والدین کی نافرمانی اللہ کو پسند نہیں ہے۔

لیکن ڈیڈ میں زریان خان سے محبت کرتی ہوں۔ اور محبت میں شراکت کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور میں منافق نہیں ہوں کہ محبت میں جھوٹے وعدے کرو ڈیڈ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپکی نافرمانی نہیں کرونگی لیکن میں محبت میں بے وفائی بھی نہیں کرونگی میں صرف اور صرف زریان سے محبت کرتی ہوں اور شادی بھی اسی سے کرونگی میں ہمیشہ اسکی محبت کی غلام بن کر رہوگی پھر چاہیے شادی ہو یا نہیں

فیصلہ آپ کے اپر ہیں ڈیڈ، پ مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہیں یا دوکھی۔ آپ میرے والدین ہے آپ لوگوں کا پورا حق ہیں مجھ پر لیکن ڈیڈ میں شادی زریان کے علاوہ کسی اور سے نہیں کرونگی سکینہ یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

لیکن پیچھے اسکے ڈیڈ اپنی بیٹی کے محبت میں شدت دیکھ ہکا بکا کھڑے کے کھڑے
 رہیں جاتے ہے۔ کیا یہ واقعی انکی ڈول تھی۔ جس کی سوچھ چند دینوں میں ہی
 اتنی بدل گئی تھی۔ فراد صاحب اسی طرح کھڑے کھڑے ایک فیصلہ کر ڈالتے
 ہیں۔

*****ZS*****

visit for more novels:

اگلے دن رات 9 بجے فراد صاحب سکینہ کے کمرے کے پاس کھڑے دروازہ نوک
 کرنے لگے۔۔

بیٹا سکینہ کیا میں اندر آسکتا ہوں —

URDU NOVEL BANK

زریان کو چھوڑنے کے علاوہ سب مانو گی ڈیڈ۔ فردا صاحب یہ سن قہقہہ کر لگا اٹھیں تھے۔ آپ بہت ضدی ہوگی ہیں۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھے منہ پھولا کر بولتے ہیں۔۔۔۔۔

آخر بیٹی کس کی ہوں ڈیڈ سکینہ کی اس بات پر دونوں ہسنے لگے تھے۔

ہم ہم ہم ہم۔۔۔۔۔ وہ تو ہیں۔ بیٹا ہم زریان سے ملنا چاہتے ہیں۔ ہمیں آپکی باتوں نے اس سے ملنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور ہم اس لڑکے سے ملنے کے لیے کافی بے چین ہے جس نے ہماری بیٹی کی سوچھ اور شخصیت کو اتنا بدل کر رکھ دیا ہے۔ آپ انھیں کل ڈینر پر بولا لیں۔

URDU NOVEL BANK

سچ ڈیڈ۔ وہ بے یقینی کے عالم میں اپنے ڈیڈ سے لپٹ جاتی ہے۔ ہاں میری گرہیا
آپکی خوشی میں ہی ہماری خوشی ہے۔ اور میں نے ان سب مسئلہ کا ایک حل
بھی سوچھ رکھا ہے۔ وہ کیا ڈیڈ؟۔ وہ تو میں آپکو کل ہی بتاؤں گا۔ کیوں کل بتائیں
گے آج ہی بتائیں نہ ڈیڈ پلیز پلیز۔

کیا آپکو اپنے ڈیڈ پر بھروسہ نہیں ہے۔ نہیں نہیں ڈیڈ اب ایسی بھی بات نہیں
ہے۔ چلیں ٹھیک ہے میں نہیں پوچھتی

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

LOVE U DAD

LOVE U TOO MY PRENCESSES.

چلیں اب آپ سو جائیں کافی رات ہوگی ہے۔

Vist For More Novels : www.urduovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ok my sweet sweet se dad

Good night mari chand jaan

وہ یہ کہہ کر روم سے نکل جاتے ہیں۔

اب سکینہ کو نیند کہا آنی تھی خوشی کے مارے وہ بیڈ پر لیٹے پوری رات کروٹ بدلتی رہی کہ اس انتظار میں کہ کب صبح ہو اور وہ کب زریان کے پاس اڑھ کر

چلی جائے یہ خوش خبر دینے کے لیے۔
visit for more novels: www.urduovelbank.com

*****ZS*****

good morning safi jannnm..

Vist For More Novels : www.urduovelbank.com

وہ اسکے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے

Morning

وش کرنے لگا تھا۔

روحان کیا مسئلہ ہے سونے دو یار۔ سفینہ اٹھ جائے شیریں نیچے ہمارا ناشتہ پر انتظار کر رہا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

شیریں بھائی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔؟

اوووووو شٹ۔۔۔۔۔ وہ روحان کی بات سنتے ہی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

روحان آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ ریلکس بیوی اتنی بھی کوئی ٹینشن والی بات نہیں ہے اگر وہ تھوڑا انتظار کر لیں گا تو کوئی مسئلہ نہیں ہو جائے گا آپ ریڈی ہو جائے میں آپکا ویٹ کر رہا ہوں۔

جی-----

وہ تھوڑی دیر بعد ہی فریش ہو کر باہر آئی تھی فل پینک جوڑے پر جسے دیکھ روحان اگے بڑھ کر اسے گلے سے لگیں کہنے لگا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
بیوی شادی کی پہلی صبح مبارک ہوں۔ آپ پر تو کافی روپ چڑھا ہے یار۔ آپ تو اس جوڑے میں کیا قیامت ڈھا رہی ہے مجھ مصوم بندھے پر رحم کرئے یار وہ اسے خود سے لگائے شوخ لہجہ میں بولتا صفینہ کو شرم سے لال کر چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

روحان ہر وقت شروع نہ ہوا کرے وہ اسے خود سے پیچھے ڈھکیلتے اپنے بال سلجھانے لگی تھی۔ یہ کیا بات ہوئی اپنی بیوی کے ساتھ شروع نہیں ہونگا تو کس کے ساتھ شروع ہونگا پھر ٹھیک ہے تم کہتی ہوں تو دوسری ڈھون لیتا ہوں۔ وہ یہ کہہ کر جیسے ہی پلٹا صفینہ اسکا بازو پکڑے پورا اپنی طرف گھوما لیتی ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے گردانوں کا ہار بنائے اسکے تھوڑا قریب ہوئے بولی۔

مسٹر روحان مجھے کوئی ایسی ویسی لڑکی نہ سمجھئے گا۔ میں دوسرے کے حق کے لیے جب لڑ سکتی ہوں تو سوچھیں پھر اپنے لیے کیا نہیں کر سکتی ہونگی۔ اور دوسری لڑکی کے بارے میں اس دل میں کوئی خیال آیا بھی تو یہ دل آپکے سینے سے کھینچ کر نکال پھنکوں گی مجھے اپنی چیز بننا پسند نہیں تو پھر آپ تو میری زندگی ہوں۔

URDU NOVEL BANK

اب چلیں روحان جی وہ اپنی آنکھوں کو پٹ پٹا کر کہتی روحان کو بہکا گی تھی۔۔۔

ارے ارے سنی جان وہ اپنا ہاتھ اسکے کمر پر رکھے کھینچ کر خود کے قریب کرے
 بولا بیوی صاحبہ میری ہمیشہ سے ہی یہی خواہش تھی کہ کوئی اتنی ہی شدت سے
 چاہیے مجھے۔ وہ یہ کہہ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے پھر اس کا ہاتھ پکڑی نیچے
 کی طرف بڑھ جاتا ہے جہاں شیریں ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔

visit for more novels:

شیریں ان دونوں کو سیڑھی سے اترتے دیکھ کر سی سے اٹھ کر آگے بڑھ کر کہنے لگا
 آئیں آئیں نیو نیو کپل آپ دونوں اپنی خوشی میں مجھ کنورے کو تو بھوکے ہی
 مارنا تھا۔

ہا ہا ہا شیریں پھر تو بھی جلدی ویا۔ کر لیں یار۔ روحان شیریں کو چھیڑتے ہوئے بولا۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

چل آجا ناشتہ کرتے ہیں رو مت۔ وہ تینوں ناشتہ کر رہے تھے جب شیریں روحان سے بولایا میں جارہا ہو کل اپنے شہر کچھ رشتہ داروں سے ملنا ہے اور کچھ سال وہاں گزار کر آؤں گا۔

شیریں یہ سب آچانک کیوں یار پہلے زری چلا گیا اب تو بھی جارہا ہے مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر۔ اکیلا کہا چھوڑ کر جارہا ہوں اتنی پیاری بہن + بھابھی کو تیرے پاس چھوڑ کر جارہا ہوں چل اب دوکھی آتمہ نہ بن یار۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

صفینہ ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ خود چائے پینے لگی تھی۔ جب شیریں صفینہ کو دیکھ کر کہنے لگا بھابھی آپکا یہ بھائی ہمیشہ آپکے ساتھ ہے آپ میرے بھائی کا خیال رکھیے گا اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑئے گا وہ شیریں کی بات سن ہاں میں گردن ہلا جاتی ہے۔

صفینہ اور روحان ناشتہ کرنے کے بعد جب کمرے آئیں تو صفینہ روحان سے کہنے لگی۔ روحان تم سچ جاننا چاہتے ہو نہ میرے بارے میں۔

ہاں میں جاننا چاہتا ہوں سب۔۔ بتائیں آخر کیا وجہ یہ سب کرنے کی۔

چلیں۔۔۔۔۔۔! میرے ساتھ روحان کچھ دیکھنا چاہتی ہوں آپکو۔ وہ دونوں اب گاڑی میں سوار شہر سے باہر نکل آئیں تھے۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

صفینہ آپ کہا لیں جارہی ہیں مجھے یار۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے اب تو ہم شہر سے باہر آگئے ہیں۔ روحان کی بات پر صفینہ گردن موڑے دیکھنے لگی۔ روحان وہ آپکا شہر تھا یہاں سے میرا شہر شروع ہوا ہے۔ اور جہاں میں آپکو لے کر جارہی ہوں وہاں میری حکومت چلتی ہے۔ وہاں میرے قوانین چلتے ہیں۔ وہاں ہر کسی کی

URDU NOVEL BANK

بات سنی جاتی ہے وہاں ہر کسی کو انصاف ملتا ہے۔ تم دیکھنا چاہوں گے۔
روحان کو اسکی بات مکمل تو سمجھ نہیں آئی لیکن وہ گردن ہاں میں ہلا گیا تھا

روحان کو تھوڑی دور پر ہی ایک خوبصورت عمارت دیکھائی دی تھی۔ جہاں صفینہ
اپنی گاڑی کو روکا تھا۔

یہ ----- یہ کہاں لیں آئی آپ یہ کس کا گھر ہے۔ روحان گاڑی سے
اترتے بغور اس عمارت کو دیکھنے لگا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

آئیں روحان آپکو آپکے ہر سوال کا جواب اندر جا کر مل جائے گا وہ روحان کا ہاتھ
پکڑے اندر کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

وہ جہاں جہاں سے گزرتی اس سے لوگ گرم جوشی سے مل رہیں تھے۔۔ اور ان دونوں کو شادی کی مبارک باد بھی پیش کرتے صفینہ روحان کو لیئے چلتے ہوئے اپنے آفس میں داخل ہوتی ہے۔

صفینہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے یہ کیا ہے اور اتنی ساری لڑکیاں آخر کون ہے یہ سب مجھے بتائیں صفینہ۔

visit for more novels:

ریلکس روحان آئیں یہاں بیٹھیں وہ اسے لیے صوفے کی طرف بڑھ جاتی ہے میں ہم دونوں کے لیے کافی منگواتی ہوں پھر بات کرتے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد ہی داروزہ نوک ہوا اور ایک کمسن لڑکی اندر آئی۔

میم اپنے بلوایا مجھے۔۔۔؟ ایک کمسن خوبصورت لڑکی دروازے میں کھڑی صفینہ سے پوچھ رہی تھی۔

السلام علیکم دولہا بھائی —

www.urdunovelbank.com

وعلیکم السلام کسی ہے آپ جی میں ٹھیک ہوں۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی مجھے
بھائی اب میں چلتی ہواپ دونوں کافی انجوائے کرتے۔

ہم ہم۔۔۔۔۔ صفینہ یہ سب کیا ہے میرا سر گھوم رہا ہے اب پلیز
بتائیں یار—

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

ہم ہم۔۔۔۔۔ میں آپکو سب دیکھنے اور بتانے ہی لائی ہوں۔ یہ لڑکی پریشہ ہے جس سے میں نے ابھی آپکو ملوایا ہے یہ مجھے کافی خراب حالات میں ملی تھی۔ یہ اس وقت کی بات ہے روحان جب میں گرتجویشن فاسٹل آئیر میں تھی اس دن میری اکسٹرا کلاس تھی جس کی وجہ کر مجھے گھر جانے میں لیٹ ہو گیا تھا میں جب اپنی گاڑی سے گھر کے لیے نکلی تو یہ پریشہ میری گاڑی کے سامنے اگر خود کی جان لینے کے لیے کھڑی ہو گئی تھی۔ اور یہ اکیلی نہیں تھی اسکے ساتھ ایک ننھی جان بھی پل رہی تھی۔ لیکن پھر بھی اسے نہ خود کی پروہ تھی نہ اس ننھی جان کی۔ صفینہ کی آواز میں اب نہی اتنے لگی تھی روحان کو۔ پریشہ کا دکھ بیان کرتے ہوئے۔

روحان آپ جانتے ہے اس وقت اسکی حالات ایسی نازک تھی کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا کہ میں اسے کہا لیے کر جاؤ تو اس وقت میری ایک دوست نے مدد کی

تھی جو پیشے سے ڈاکٹر بھی تھی اسنے ہی مجھے بتایا کہ یہ پریگنٹ ہے اسکے ساتھ زور زبردستی کی گی ہے۔

اور آپ جانتے ہے اس کی زندگی برباد کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ ویکی تھا جو اسے اپنے جھوٹے وعدہ کا کہہ کر گھر سے بھاگنے پر مجبور کیا اسکے بعد جب وہ بھاگ آئی تو

شادی کا اُسرا دے کر 4 مہینے استعمال کیا۔ اور جب بات بہت اُگے بڑھ گی تو بدنامی کے ڈر سے اسے اپنے دوستوں کے سامنے پھینک دیا لیکن اس بچی نے بہت ہمت کر کے ان جانوروں سے اپنی جان اور عزت بچا کر بھاگ آئی لیکن اس کے پاس واپس گھر جانے کا راستہ نہیں تھا اگر گھر چلی بھی جاتی تو ماں باپ کو کیا جواب دیتی صفینہ اب بقاعدہ رونے لگی تھی مجھے افسوس ہوتا ہے لڑکیوں کی نادانی پر جو محبت کے جھوٹے وعدے پر اپنی ماں باپ کے سچی محبت کو ٹھوکرا دیتے ہے۔

روحان صفینہ کو اپنے سینے سے لگائیں اسے چوپ کرنے لگا تھا۔ صفینہ پر مجھے ایک بات اب بھی سمجھ نہیں آرہی ہے۔

یہ بلیک ہانڈ کا کیا سین ہے اور لڑنا کیسے جانتی ہے آپ۔

صفینہ اب اس کے سینے سے سر اٹھائیں روحان کا دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے کہنے لگی۔

روحان یہ سفر اس رات سے ہی شروع ہو گیا تھا جس رات میں نے پریشے کو بچایا تھا اس پوری رات میرے آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی تھی اور میرے ذہن میں ایک ہی سوال چل رہا تھا۔ اگر اسکی جگہ میری گریٹا عروسہ ہوتی تو یا میں ہی ہوتی تو کیا ہوتا تو ان سارے سوالوں کا میرے دماغ نے ایک ہی جواب دیا۔

جب ہم عورت ایک مرد کو پیدا کرنے کی طاقت رکھ سکتے ہے۔ تو کیا اسی مرد کو خود پر ظلم کرنے کی سزا دینے کی طاقت نہیں رکھ سکتے۔؟

اس رات کے بعد سے ہی میں یونی کے بعد اپنی ٹریننگ لینے جاتی تھی اور یوں چند مہینے میں ہی اکسپٹ فیئر بن گئی اور یہ جگہ ایک بزرگ بابا نے مجھے دے کر اس دنیا فانی سے چلیں گے تھے۔ میں انکی ٹرسٹی تھی انھوں نے اپنی پوری زندگی ان بچیوں کی دیکھ بھال میں گزار دی تھی میں بھی ان بابا کے طرح ہی یہ ادارہ چلا رہی تھی۔ لیکن میری سوچھ اور مقصد پریشے کے اُنے کے بعد تبدیل ہوئی اور جس کی وجہ کر اب میں ہر لڑکی کو انصاف دلاتی ہوں

URDU NOVEL BANK

مگر صفی خود کو یوں خطرے میں ڈالنے کی کیا ضرورت پولیس ہے نہ ان کاموں کے لیے۔

وہ روحان کی بات سن کر پاگلوں کی طرح قہقہہ لگانے لگاتی ہے۔ روحان اسے اس طرح ہنستا دیکھ پریشان ہو جاتا ہے۔

پولیس۔۔۔۔ وہ بھی عورتوں کے عزت کے لوٹیرے ہوتے ہے اگر ایک مجبور عورت اپنی عزت بچانے کی مدد مانگے تو بدلیں میں انھیں وہی عزت کی رشوت دینی پڑتی ہے۔ اور یہ جو امیر لڑکے دن دھاڑے جرم کرتے ہے نہ بڑے بڑے افسران ان کے جیب میں ہوتے ہے جو کسی پر ظلم کرنے سے پہلے سوچتے تک نہیں ہے۔

ایک سوال کا جواب دو گے روحان۔۔؟

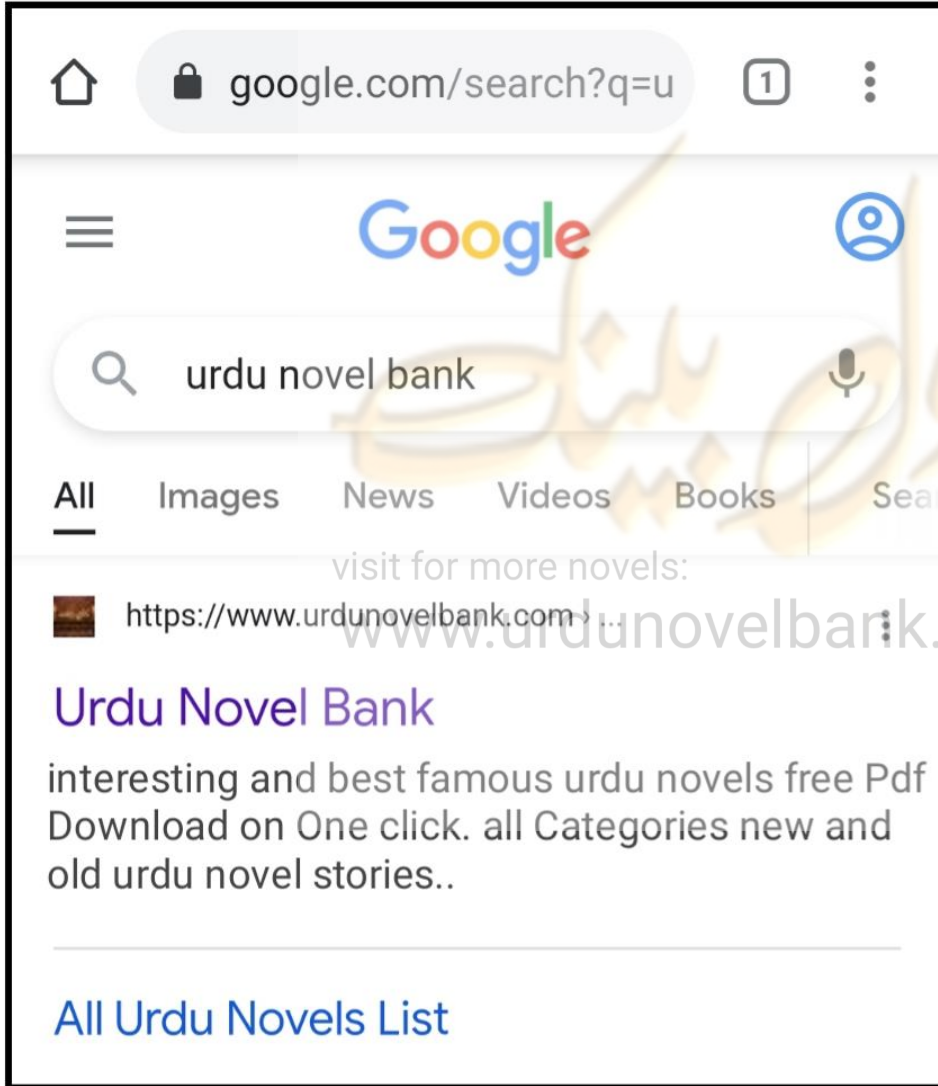
روحان جو اسکی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ صفینہ کے سوال پر چونکا۔

دنیا میں مرد کے اصول الگ اور عورت کے اصول الگ کیوں ہوتے ہیں۔؟ مرد کے لیے سیاہ رنگ کی چادر اور عورت کے لیے سفید رنگ کی چادر کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے؟ روحان مرد چاہیے جتنے بڑے سے بڑے گناہ کرے یہ سیاہ رنگ کی چادر اس کے ہر گناہ کو اپنے اندر چھپا لیتا ہے اور عورت کی یہ سفید رنگ کی چادر جو اسکے چھوٹی سی چھوٹی گناہ کو اپنے اندر چھوپانے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ خدا کے نزدیک وہ گناہ بھلے چھوٹا ہو لیکن یہ معاشرے کے لوگ حتہ کے اسکے ماں باپ بھی اسے قبول نہیں کرتے۔ چاہیے عورت ساری زندگی گڑ گڑا کر اپنی صفائی کیوں نہ دیں بلکہ اسکی پوری زندگی لوگ اس داغ کے نظر کر دیتے ہیں۔ یہی ہم عورتوں کی زندگی کا محور ہے۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

آج روحان کے پاس صفینہ کے کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔ روحان جانتے ہوں عورت ہی ایک مرد کو ہزاروں تکلیفوں سے گزر کر دنیا میں لاتی ہے۔ اور ربّ تعالیٰ نے ایک مرد کو محافظ۔ کفیل اور عورت کا رہبر بنایا ہے اور اگر وہی محافظ لوٹیرا بن جائے تو بتاؤں پھر عورت کہا جائے۔ تم بھی تو ایک مرد ہونا پھر بتاؤں روحان کیا عورت محفوظ رہیں پائیگی۔۔؟ صفینہ روحان کو کندھے سے پکڑے جھجھوڑ کر پوچھنے لگی تھی۔ ہر مرد اپنے گھر کی عورت کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن وہی مرد باہر کی عورتوں کی عزت کو دو کوڑی کا کیوں سمجھتا ہے۔ تم بتاؤ نہ کیا ان سب عورتوں کی عزت انمول نہیں تھی۔ جو میرے ادارے میں کسی کے ہاتھوں روند کر آئی ہیں۔ صفینہ روتے ہوئے روحان سے پوچھ رہی تھی۔ روحان کو اپنے پچھلے تمام گناہ یاد آنے لگے تھے۔ روحان کو اپنی بہن یاد آئی تھی وہ بھی تو کسی کا بھائی تھا۔ اسکی بھی تو ایک بہن تھی اگر اسکے ساتھ یہ سب۔۔۔۔۔۔ وہ اس

URDU NOVEL BANK

سے آگئے سوچھ بھی نہیں سکا۔ روحان کے آنکھوں سے اب آنسوؤں ٹوٹھ بہنے لگے
تھے۔۔

صفینہ روحان کو ہلا کر اسکی سوچھو سے باہر لاتی اسکی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی
جس سے آنسوؤں روا تھے۔۔ صفینہ میں مانتا ہوں ویکی کی غلطی معافی کے قابل
نہیں لیکن پریشے کی بھی تو غلطی ہے وہ اپنی رضامندی سے بھاگی تھی گھر سے
مانتا ہوں اسکے بعد جو کچھ ویکی نے کیا وہ اسکی رضامندی سے نہیں ہوا اور اپ
نے اس درندے کو تو سزا دے دی ہے۔ لیکن پھر پیسے کیوں لیے اس انسان
سے۔

آئیں دیکھاتی ہوں کے پیسے کیوں لیے میں نے اس ویکی سے۔ وہ روحان کا ہاتھ
پکڑے کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر لیے جاتی ہے۔ کہاں لیں جارہی ہے صفینہ

URDU NOVEL BANK

وہ اسے کھینچتے ہوئے ایک کمرے کے پاس کھڑی اسے دروازہ کھولنے کے لیے کہتی ہے۔ روحان جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر جاتا ہے۔ ایک بچہ اپنے ننھے ننھے قدم اٹھائیں بھاگتا ہوا پایا پایا کہتا روحان سے لپٹ جاتا ہے۔ روحان آنکھوں میں حیرت لیے صفینہ کو دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اور روحان اب صفینہ سے نظر ہٹائیں اس دو سالہ بچے کو دیکھ رہا تھا جو روحان سے لپٹا الگ ہونے کا نام ہی نہیں لیے رہا تھا۔

یہ عرشمان خان زادہ ہے جانتے ہوں یہ کس کا بیٹا ہے یہ اس ویکی کا بیٹا ہے جس نے کبھی موڑ کر اپنی اولاد کو نہیں دیکھا وہ اسکا باپ دولت کے نشے میں چور ہر دوسرے دن ایک فی کھیلونے کی تلاش میں نکل پڑتا تھا۔ اور حیرت کی بات یہ کہ ماں نے بھی پیدا کرنے کے بعد پلٹ کر کبھی نہیں دیکھا۔ پریشے کو اس بچے کے چہرے میں ویکی دیکھائی دیتا ہے وہ جب بھی اسے دیکھتی ہے تو بری طرح پینک کرنے لگتی ہے اسے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے ہمیں۔

اور یہ معصوم بچہ جس کی کوئی غلطی نہیں وہ آج تک اپنے ماں باپ کو ڈھونڈ رہا ہے۔ اسکی یہ ہزل برون آنکھیں روز اس دروازے کو امید بھری نظروں سے دیکھتی ہے۔ میں نے اس بچے کا۔ حق ویکی سے لیا ہے اور جو تصویر زری مجھے دیکھا کر بلیک میل کر رہا تھا وہ سب ویکی کو ٹریپ کرنے کا پری پیلین گیم تھا۔ لیکن پھر بھی میں پیچھے نہیں ہٹی۔

visit for more novels:

روحان ساری بات سن اب اس بچے کو گود میں اٹھائیں صفینہ سے مخاطب ہوا۔

کیا انکل انٹی کو یہ سب پتا ہے؟

نہیں۔۔!۔ صفینہ کہ طرف سے یک لفظی جواب آیا تھا

پر صفینہ یہ سب بہت خطرناک کام ہیں اگر آپ پکڑی گئی تو اس میں آپکو قانونی سزا بھی ہو سکتی ہے اور تم اتنے خطرے کا کام بغیر کسی کو بتائیں کرنے لگی اس سب میں تمہاری ذات بھی تو متاثر ہو سکتی ہے وہ لوگ تمہاری جان اور عزت کے دشمن بن جائے گے تو پھر کیا کروگی تم بتاؤ مجھے صفینہ؟

وہ غصہ سے اب چیخ ہی تو اٹھا تھا صفینہ کی بہادری اور بے خوفی دیکھ اسے اب اپنی محبت کو کھونے سے ڈر ہی تو لگ رہا تھا۔۔ روحان میں یہ فیصلہ لینے سے پہلے ہی سوچھ لی تھی میرا انجام کچھ بھی ہوں لیکن میں ان کاموں کو انجام تک پہنچاؤ گی یہ میں نے اپنے اللہ سے وعدہ کیا تھا۔

روحان اب اسکے ہر عمل سے ڈرنے لگا تھا اسے تو یہ گمان بھی نہیں تھا یہ لڑکی اتنی عجیب اور انمول نکلے گی۔

روحان صفینہ اسکا ہاتھ پکڑے اسکے بالکل نزدیک آگئی تھی۔۔۔ مجھے نہیں پتہ کہ تم نے شادی سے پہلے کیا کیا گناہ کیا وہ تمہارے اور رب کے بیچ پردہ ہے۔ لیکن اب یاد رکھنا تم اپنے ہر عمل کا مکافات عمل چکاؤ گے۔ تمہارے ہر عمل کا تعلق تمہاری بیوی اور بیٹی سے گزر کر ہوگا۔

ڈرو اس وقت سے جب تمہاری بیٹی بھی دنیا کے سامنے اسی طرح رسوا ہوگی جس طرح تم دوسرے کی بیٹیوں کو کرتے ہوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اللہ تعالیٰ نے مرد کے لیے اس سے بڑی اور بھیانک سزا منتخب نہیں کی۔ لیکن یہاں بھی سزا ایک عورت ہی بھوگتی ہے صفینہ یہ بول کر ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

صفینہ----- صفی جان وہ اسے روتے دیکھ کھینچ کر خود سے لگائے بولا۔
 میں تم سے شادی کرنے سے پہلے ہی وہ سب چھوڑ چکا ہوں۔ یہ سب میں جانتی
 ہوں روحان تمہاری آنکھوں میں سچائی دیکھی ہے میں نے۔ وہ روحان کے سینے
 سے لگے ہی اسے جواب دینے لگی۔ یہ سب دیکھانے اور بتانے کا مقصد صرف یہ
 ہے کہ تمہارے ایک گناہ ہماری آنے والی نئی زندگی کے لیے کوئی سزا نہ بن
 جائے اور اگر اللہ نے تمہیں رہنمائی دی اور اپنے نور کی روشنی سے نوازہ تو میں تمہارا
 ہاتھ تھام کر اس راستے میں چلنا اپنی خوش نصیبی سمجھوں گی۔ صفینہ یہ کہہ کر
 ہنسنے لگی۔

صفینہ کو اس طرح ہنستا دیکھ روحان کے گود میں چڑھا عریشان کہلکھلا کر ہنسنے لگا
 تھا اور اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے تالی بچا کر زور شور سے کہتا

پاپا۔۔۔۔۔ پاپا۔۔۔۔۔ ماما ہستی۔۔۔۔۔ صفینہ روحان کے سینے سے سر اٹھا کر
اسے اس طرح کہتے دیکھ شوکت کے عالم میں روحان کو دیکھنے لگی تھی۔ روحان
صفینہ کو آنکھیں پھاڑ اس طرح دیکھ زور کا قہقہہ لگا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو بیوی یہ عرشمان خان زادہ تو ہمیں اپنا لیا ہے اب ہماری باری اسے اپنا
بیٹا بنانے کی کیوں کیا خیال ہے صفی جان ویسے ہم تینوں کی جمی گی بہت اور
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com ہماری گریا عروسہ بھی تو ہے اپ بھول رہے ہوں روحان۔

ہاں ہاں اسے کیسے بھول سکتے ہے۔ ہماری کمپلیٹ اور ہی فیملی ہوگی اب یہ
عرشمان کے آنے سے۔۔۔ روحان یہ کہے کر جھک کر صفینہ کے ماتھے پر بوسہ
دیتا ہے جیسے دیکھ عرشمان بھی اپنا ماتھا اُگئے کرے بولا۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

پاپا مجھے ماما جیسا پال -----

اسکی یہ معصومانہ بات سن کر دونوں کھل کر ہنسنے لگے تھے۔ انکی ہنسی سے وہ پورا کمر خوشیوں سے گونج اٹھا تھا اور عرثمان کو دو سال کے انتظار کے بعد ماں باپ کا پیار ملا تھا۔

نورین

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ زریان کو فون کر کے وہی جگہ پر بولائی تھی۔ جہاں وہ دونوں ہمیشہ میلا کرتے تھے۔

زریان سکینہ کے برابر بیٹھا اب اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔-----

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ یہ کہہ کر سکینہ کا ہاتھ پکڑے کھڑا کرتا ہوا بولا۔ سکینہ اب گھر چلتے ہیں پھر
رات میں ملاقات ہوگی وہ یہ کہہ کر سہ مسکرایا تھا۔

Thank you zaryan khan

میری محبت کا اتنا مان رکھنے کے لیے۔

*****ZS*****
visit for more novels:
www.urduovelbank.com

سکینہ اور اسکے گھر والے زریان کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ کہ اتنے
میں ہی زریان داخلی دروازے سے اندر آتے دیکھائی دیا

URDU NOVEL BANK

فرد صاحب اور رابعہ بیگم نے نظر اٹھا کر سکینہ کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہے ہو یہی ہے زریان خان؟ سکینہ نے خود کی طرف اپنے ماں باپ کو دیکھتے پا کر گردن ہاں میں ہلائی تھی۔

زریان چلتا ہوا فرد صاحب کی طرف بڑھا۔ السلام علیکم انکل میں زریان خان فرد صاحب اس کے لب و لہجے میں جیسے کہو گئے تھے اس لڑکے کے الفاظ میں کتنا ٹھراؤ تھا۔ گہری آنکھیں کھڑی ناک۔ سلکی بال۔ متناسب لب جو مسکرا رہے تھے سادہ سا سوٹ درمیانی رنگت میں بھی وہ بے حد پرکشش لگا فرد صاحب کو وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہے آپ انکل بس اس خدا کا کرم ہے مجھ نافرمان بندے پر بھی۔

آپ کیسی ہے انٹی؟ بیٹا میں بھی ٹھیک ہوں آئیں ہم ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ بات کرتے ہے ورنہ بیٹا کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔

چلیں بر خوردار یہ ہمارے اس گھر کی سردارنی صاحبہ ہے اور ان کا اڈر تو ہم بھی نہیں ٹالتے فراد صاحب زریان کو بول کر ہنسنے لگے تھے جسے دیکھ گھر کے سب لوگ مسکرانے لگے۔

سب۔ ڈائینگ ٹیبل پر کھانا کھانے میں مصروف تھے تب ہی فراد صاحب کی آواز ہال میں گنجی تھی -----

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زرتاش بیٹا آپ کیا۔ کام کرتے ہوں۔؟

انکل آپ کو یہ۔ سن کر اچھا تو نہیں لگے گا لیکن میں ایک عام سی جگہ میں چھوٹی سی پوسٹ پر نوکری کرتا ہوں

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

گھبرایا - وہ زریان کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر کھینچ کر اسے خود کے گلے لگائے کہتے ہیں اب سے ہم سب آپکی فیملی ہے بیٹا۔ پھر اسے خود سے الگ کیئے کہنے لگے بیٹا ہم آپ دونوں کی شادی کے لیے تیار ہے پر بیٹی دینے کے لیے اس باپ کی ایک گزارش ہے کیا وہ آپ مانیں گے۔ انکل اگر میرے بس میں ہوئی تو ضرور ماننے کی کوشش کرونگا آپ بولیں۔

میں چاہتا ہوں آپ شادی کے بعد یہی رہیں ہمارے ساتھ۔ اور ہماری آفس

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

سمجھالیں آپ

ڈیڈ۔۔۔؟ سکی یہ میرے اور زرتاش کا معاملہ ہیں تو آپ بچ میں کچھ نہیں بولیں گی۔

URDU NOVEL BANK

انکل میں یہ سب نہیں مان سکتا۔ میں غریب ضرور ہوں پر معزور نہیں ہوں جو
اپ سے سہارا لو میں حق حلال کا کما کر اپنی بیوی کو تین وقت کھیلا سکتا ہوں۔

میں جانتا ہوں بیٹا۔ میں آپکو غریب سمجھ کر یہ سب نہیں کہہ رہا بلکہ بیٹا سمجھ کر
کہہ رہا ہوں میں آپ دونوں کی شادی کے بعد کچھ عرصہ سعودیہ عرب جانا چاہتا
ہوں اپنی بیوی کو ساتھ لیں کر وہاں بھی ہمارا گھر کاروبار ہے جسے دیکھنا ضروری
ہے۔ اور ہم دونوں حج بھی کرنا چاہتے ہے۔۔ پہلے میں اپنی دو بیٹیوں کی ذمہ داری
کی وجہ کر نہیں جاپاتا تھا کہ انکی اسٹڈی خراب نہ ہوں بیٹا صرف چند ماہ کی بات
ہے آپ بیٹا بن کر میرے آفس اور گھر کو سمجھالیں میں وعدہ کرتا ہوں واپس آکر
آپ کو فورس نہیں کرونگا ایک باپ کی منت سمجھ کر ہاں کہہ دو بیٹا۔

URDU NOVEL BANK

زرتاش انکے کندھے پر ہاتھ رکھے کہنے لگا انکل آپ اس طرح نہ بولیں میں اپنے دل کو ماننے کی پوری کوشش کروں گا اب میں چلتا ہوں خدا حافظ۔ وہ یہ کہہ کر گھر سے باہر نکل جاتا ہے اور پیچھے وہ تینوں پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

وہ دونوں آج سمندر کنارے اپنی اپنی الجھانے سلجھانے اُٹیں تھے اور شاید اپنے سوالوں کا جواب بھی لینے اُٹیں تھے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ دونوں سمندر کے کنارے ایک دوسرے کے سنگ قدم سے قدم ملائیں چل رہے تھے پانی کے لہرے بار بار ان دونوں کے پیروں سے ٹکراتی ان دونوں کو اپنے ہونے کا احساس دلا رہی تھی جو سب کچھ فراموش کیئے ایک دوسرے کے باتوں میں الجھے تھے۔

کیا سوچا آپ نے زریان ڈیڈ کی باتوں پر؟

کیا سوچنا چاہیے تھا مجھے سکینہ؟

میرے بہت سوچنے پر بھی میرا دل نہیں مان رہا اس بات پر۔

زریان پلیز----- یہ۔ آخری بات ہے میرے ڈیڈ کی بات مان لیں

پلیز سکینہ کی بات پر زریان کے چلتے قدم آچانک سے رکے تھے اب وہ دونوں اپنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہیں تھے۔

سکینہ کیا چاہتی ہیں آپ؟

URDU NOVEL BANK

آپکی ہمسفر، آپکی محرم بٹا چاہتی ہوں، میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں زریان
خان آپ کیوں نہیں سمجھتے میری اس احساس کو۔

اور اگر میں انکار کردوں تو؟

سکینہ کچھ کہتے بغیر موڑ کر پانی کے طرف جانے لگی تو زریان اسے اس طرح پانی
میں جاتا دیکھ اس کی کلامی تھام گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کہا۔۔۔۔۔ کہاں جا رہی ہے آپ؟

سکینہ زریان کی بات پر بنا موڑے ہی اسی طرح کہنے لگی۔

میں دیکھنا چاہتی ہوں زریان موت کو قریب سے۔ اپنے موت کے ڈر کو محسوس کرنا چاہتی ہوں۔ تاکہ یہ تمہ کر سکو کہ مرنا زیادہ آسان ہے۔ یہ اپنی محبت کو کھو کر جینا آسان ہے۔

آپ پاگل ہوگی ہے۔ وہ تو ہوگی ہوں آپکی محبت میں زریان۔
وہ اپنے قدم آگے بڑھائے سکینہ کے پیچھے اس انداز میں کھڑا ہوا کہ سکینہ کا جسم اس کے سینہ سے نہ ٹکرائے

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

زریان اپنی شہادت کی انگلی سے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

URDU NOVEL BANK

آپ جانتی ہے سکینہ سمندر کی لہرے کتنی طاقت رکھتی ہے وہ سمندر سے جس جوش لیئے اٹھتی ہے لیکن وہی لہرے کنارے میں آنے کے بعد اپنے ساتھ سب بہا لیں جاتی ہے۔ زریان کی بات سن کر سکینہ جیسے ہی اپنی گردن گھمائیں اسکے طرف دیکھتی ہے اس کی آنکھیں زریان کی آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔

زریان کو جیسے ہی اپنی پوزیشن کا خیال آیا وہ فوراً سکینہ سے پیچھے ہٹا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ اسے خود سے پیچھے ہٹتے دیکھ فوراً اس کی طرف موڑی۔

آپ یہ سب سمجھا کر کیا بتانا چاہتے ہیں مجھے۔

میں یہی بتانا چاہتا ہوں آپ کو سکینہ۔ آپکی محبت بھی اسی طرح ایک دن ہو جائیں گی آج اتنی شدت بھری ہے ان سمندر کے اٹھتی لہروں کی طرح لیکن کل جب ہمارے درمیان ان بن ہوگی تو سب رشتے احساس ختم ہو جائے گے۔

آپ کو میری محبت مزاق لگتی ہے -

آپ میری بات نہیں سمجھ رہی سکیں محبت انسان کو بہت جلاتی ہے - یہ انسان کو بہت خوار کرواتی ہے - اور میرے اندر آپکے لیے اسی کوئی احساس نہیں ہے -

زریان خان محبت انسان کو جلاتی ہی ہے حاصل ہو جائے تب بھی اور لا حاصل رہے تب بھی اور میں حاصل کر کے جلنا چاہتی ہو - لا حاصل رہے کر نہیں - اور آپ جانتے ہیں ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ - جو محبت حاصل ہو جائے وہ اس جلتے ہوئے دل میں اپنے من چاہا شخص کی محبت سے ایک سکون سی لہر اتارنے لگتی ہے اور جو محبت لا حاصل رہے وہ آپ کے اس دل کو ہمیشہ جلاتی رہتی ہے -

URDU NOVEL BANK

سکینہ اپنی انگلی سے زریان کے دل کے مقام پر اشارہ کرے بولی-----تو بینا
پلک جھپکائے اسے دیکھتے گیا۔

اور رہی بات آپکے دل میں میرے لیے کوئی احساس نہ ہونے کی تو میری محبت
ہی کافی ہے آپکے دل میں اپنی محبت

اتارنے کے لیے اور میں آپکو ایک گارنٹی بھی دے سکتی ہوں زریان ایک وقت
ضرور آئیگا جب آپ اس محبت کے احساس کو سمجھے گے۔ اور رہی بات میرے دل
سے آپکی محبت ختم ہونے کی تو یہ محبت تو میرے مرنے کے بعد بھی ختم نہیں
ہونے والی -----

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

کیا اب بھی آپ کا دل نہیں مانتا ڈیڈ کی بات ماننے کو۔؟

URDU NOVEL BANK

سکینہ میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہے آپکو سمجھانے کے لیے میں ہار گیا ہوں
آپکے سامنے آپ انکل کو کہہ دیجے گا میں تیار ہوں ان کی شرط ماننے کو۔

شکریہ زریان --

اب ہمیں چلنا۔ چاہیے کافی دیر ہوگی ہے ہمیں یہاں آئیں ہوئے۔ انکل انٹی
پریشان ہونگے آپ کو لیکر چلیں ----

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

وہ دونوں اس خوبصورت مناظر کو پیچھے چھوڑے قدم بہ قدم چلتے ہوئے اس
سمندر سے دور ہو رہے تھے۔

*****ZS*****

آج سکینہ اور زریان کا ساتھ ہی مایوں کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ سکینہ پورے پہلے سوٹ پہنے بیٹھی ہاتھوں میں گیندے کے پھول سے سجے کڑے۔ ماتھے میں گیندوں کے پھول سے بنا ٹیکہ کانوں میں بالی پہنے وہ بالکل تیار بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

visit for more novels:

رابعہ بیگم کمرے میں آئی تو اپنی بیٹی کا یہ روپ دیکھ بلائے لینے لگی۔ سکی آپ بہت پیاری لگ رہی ہے آج۔

اور اسی پل رانی دروازہ کھولے روم کے اندر آئی تھی۔

آپ دونوں بس رونا ہی ڈالا کرو اب چلیں یا نیچے دولہا بیٹھا اپنی دِلن کا انتظار کر رہا ہے ۔ یار بی ایس آپ آج بہت بہت پیاری لگ رہی ہوں ویسے آج میں بھی آپ سے کم پیاری نہیں لگ رہی ہوں اہہ آخر رانی ہے ہی اتنی خوبصورت ۔ وہ اپنا

ڈوپٹہ ہوا میں لہرائے اتر کر کہتی دونوں کو ہنسائی تھی۔

اچھا اچھا اب چلیں رانی بی بی اگر خود کی تعریف ختم ہوگی ہوتو۔ وہ رابعہ بیگم کی بات سن کر اپنے لب دانتوں تلے دبا گئی تھی۔ رابعہ بیگم بیڈ سے سرخ ڈپٹ اٹھا

اب ٹھیک ہے چلو۔۔۔۔۔

www.urduovelbank.com

وعلیکم السلام زریان۔۔۔ کیسی ہے آپ؟ میں ٹھیک ہوں۔

URDU NOVEL BANK

آپ کیسے ہے۔؟ ٹھیک پر اپنے یہ چہرے پر گھونگٹ کیوں نکلا ہے آپکو اس طرح پریشانی ہو رہی ہوگی۔

نہیں زریان مجھے یہ سب اچھا لگ رہا ہے۔

ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی سکینہ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب وہ دونوں بیٹھے لوگوں کو مختلف رسومات ادا کرتے دیکھ رہے تھے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیں رہا تھا۔

سکینہ کو اب بیٹھے بیٹھے تھکن ہونے لگی تھی جیسے زریان نے بھی محسوس کیا تھا۔

زریان اٹھا اور اسٹیج سے نیچے اتر کر رابعہ بیگم کے کان میں کچھ کہنے لگا۔ رابعہ بیگم زریان کی بات سن کر رانی کو فوراً بولاتی سکینہ کو کمرے میں چھوڑنے کا کہتی زریان کے پاس آئی تھی۔ بیٹا میں نے سکینہ کے برابر والا کمرہ آپکے لیے تیار کر دیا ہے آپ بھی جا کر آرام کر لیں۔

شکریہ انٹی وہ یہ کہہ کر کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ سکینہ کے کمرے کے پاس سے گزرتے اس کی نظر سکینہ پر پڑی جو گھونگٹ اٹھائے بیٹھی تھی۔

یہ دیکھ کر زریان کے قدم خود بہ خود سکینہ کے کمرے کے طرف بڑھنے لگے وہ دروازہ پر کھڑا غور سے سکینہ کو دیکھنے لگا۔ جو آنکھیں بند کرے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

آپ بہت پیاری لگ رہی ہے اس جوڑے میں اپنی نظر اتار لیجئے گا زریان یہ بول
کر بنا واپس پلٹے اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتا ہے

سکینہ آنکھیں کھولے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوئے سین کو سمجھنے کی کوشش
کرنے لگی کہ واقعی یہ زریان کہہ کر گیا تھا اسے۔ پھر خود ہی زریان کی بات کو
دوہراتی کرتے مسکرانے لگی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بی ایس کیوں مسکرا رہی ہے۔ اب زریان کی جگہ دروزے پر رانی کھڑی تھی جو
اسے مسکراتا دیکھ پوچھنے لگی۔

کچ۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ تم بتاؤ کس کام سے آئی ہو۔ وہ میں یہ کہنے لگی
تھی آپ چنچ کر کے سو جائے صبح مہندی والی آئیگی پھر کل شام نکاح بھی ہے۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے رانی آپ جاتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کرتے جانا۔

*****ZS*****

سکینہ اپنے کمرے میں بیٹھی مہندی لگوا رہی تھی وہ صبح سے ہی بیٹھی اپنے ہاتھوں اور پیروں کو مہندی کے ڈیزائن سے بھرتا دیکھ بہت خوش ہو رہی تھی اسے آج پہلی بار مہندی لگوانا اتنا اچھا لگ رہا تھا اور وہ خوشی اسکے چہرے سے ہی صاف چھلک رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

سنے۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔ یہاں میری ہتیلی پر میرے ہونے والے شوہر کا نام لکھ دیں وہ اپنی ہتیلی اگے کرے مہندی لگانے والی کو بولنے لگی تھی۔۔۔

میم کیا نام ہے آپکے ہسبنڈ کا؟ جی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انکا نام زریان خان ہے
سکینہ تھوڑا جھجک اور ٹھوڑا شرما کر کہتی سامنے بیٹھی لڑکی کو مسکرا نے پر مجبور
کر گئی تھی۔۔

جی میم----- وہ لڑکی یہ کہہ کر سکینہ کے ہتیلی میں دل بنا کر ایک پر زریان
کا نام لکھتی اور دوسرے پر سکینہ کا لیکن جب۔ دونوں ہتیلی ساتھ جوڑتی تو دونوں
نام ساتھ۔ جوڑ کر ایک مکمل نام بن جاتے جو دیکھنے میں بے حد خوبصورت لگ
رہیں تھے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ٹھیک اسی پل رانی لڑکیوں کے لیے ریفرشمنٹ کا سامان لیے اندر آئی تو اسکی نظر سیدھے سکینہ کے ہاتھوں پر گئی تو رانی کے منہ سے بے ساختہ ہی ماشاء اللہ نکلا تھا۔

URDU NOVEL BANK

واوؤں۔۔۔ بی ایس اچکے۔ ہاتھوں میں مہندی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔ اور یہ دو نام تو جیسے ایک ساتھ جوڑنے پر کتنے خوبصورت اور مکمل لگ رہے ہیں نہ آپو۔ یہ سنتے ہی نہ چاہتے ہوئے بھی سکینہ کے آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر بہے نکلے تھے۔

آپ رو کیوں رہی ہے یار۔۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

رانی خدا نے میری محبت پر راضی ہو کر کن کہہ دیا ہے دیکھوں اس نے میری اوقات سے زیادہ مجھے نواز دیا ہے میں اپنے خدا کا جتنا شکر ادا کرو کم ہے اور یہ تو میری آنکھیں خوشی سے نم ہو رہی ہے۔

URDU NOVEL BANK

بی ایس آپ ہوں ہی اتنی اچھی کے خدا آپ سے خوش ہوں اپنے کبھی اپنے پیسے پر فخر نہیں کیا کبھی غریبوں کو حقیر نہیں سمجھا آپکا دل صاف ہیں تو اس رب نے بھی آپکو آپکی خواہش کے مطابق عطا کر دیا اب رونا تو بند کرے یا رانی سکینہ کے آنکھوں سے انسو صاف کرتے بولی ۔

بی ایس زریان بھائی کی طرف سے آپکے نکاح کا ڈیس آگیا ہے ۔ میں بیوٹشن کو تھوڑی دیر بعد آپکے روم میں بھیجھتی ہوا اب آپ آرام کرے ۔ چلے لڑکیاں اب باہر چلیں دولہن کو اب آرام کی ضرورت ہے ۔۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

رانی۔۔۔۔۔ تم بالکل ابھی میری بڑی بہن لگ رہی ہوں۔۔۔

بی ایس آپ بھی نہ ویسے آپکا خیال رکھنے کا ڈیپارٹمنٹ تو میرا ہی ہے ۔ ہا ہا ہا۔

URDU NOVEL BANK

تھوڑی دیر بعد ہی سکینہ شاور لیٹے باہر نکلی تو اپنے کمرے میں رانی کے ساتھ ایک انجان لڑکی کو کھڑی دیکھا۔

بی ایس یہ بیوٹشن ہے آپکو تیار کرے گی اپنے تو پالر جانے سے منا کر دیا تھا اس لیے ماں صاحب نے انہیں یہی بولا لیا۔

ہم ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ آپ جائے رانی مام کی ہیپ کروادے میں دیکھ لونگی سب۔

جی۔۔ رانی یہ کہہ کر روم سے نکل جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میم یہ ڈیس چنچ کر لیں آپ۔ سکینہ اپنے نکاح کا ڈیس لیٹے چنچ کرنے ڈیسینگ روم میں چلی جاتی ہے۔ اب سکینہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو اپنے میک اپ کے بارے میں بتانے لگی۔

جی میم۔۔۔ اپنے جیسا کہا بالکل ویسا کر دوں گی۔

تھوڑی دیر بعد ہی سکینہ کا میک اپ مکمل ہونے پر اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا۔ آنکھوں پر لگیں کاجل ہلکا سا گالوں پر لالی لگائے اسکے ساتھ ہی سرخ رنگ کی لپسٹک ج ڈیئے۔ بالکل لائٹ سا میک اپ کیئے۔ کانوں۔ ہاتھوں۔ ماتھے اور اپنے بالوں میں بنے جوڑے میں سرخ رنگ کا گلاب پہنے وہ پھولوں کی رانی ہی تو لگ رہی تھی پورے لال جوڑے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ آج سے پہلے لال رنگ سکینہ پر اتنا خوبصورت نہیں لگا تھا۔

کیونکہ آج یہ رنگ پہنے میں سکینہ کی خوشی تھی۔ سب پالینے کی جستجو تھی اور اپنی محبت زریان کی پسند تھی یہ جوڑا اسکے لیے صرف جوڑا نہیں تھا بلکہ اس کے محبوب کے طرف سے آیا اس کا پہلا طوفا تھا۔ تو بھلا پھر اس پر یہ رنگ کیوں نہ جھتا میم۔۔ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔ آج تو آپ پر سے کیسی کی نظر نہیں ہٹے گی۔

بیٹا آپ تیار ہوگی رابعہ بیگم بولتے بولتے رک گئی۔ اپنی بیٹی کو دولہن کے روپ میں دیکھ انکی زبان سے بے ساختہ ماشاء اللہ نکلا۔ سکینہ اپنی موم کو دروازے میں کھڑی دیکھ بول اٹھی آئیں مام میں تیار ہوں۔

www.urdu-novelbank.com

رابعہ بیگم چلتے ہوئے سکینہ کے پاس آئی اسکو گلے سے لگئیں رونے لگی تھی۔ موم پلیز۔۔۔۔۔ سکی آپ اتنی بڑی کب ہوگی پتہ ہی نہیں چلا اب دیکھے آپ کسی اور کی ہونے جارہی ہے۔ آج سے میری بیٹی کا حق دار کوئی اور ہو جائے گا آج میری بیٹی اتنی پیاری لگ رہی ہے کہ کہی میری سکی کو نظر نہ لگ جائے۔ وہ اپنی

URDU NOVEL BANK

آنکھوں کے کنارے سے کاجل نکلے سکینہ کے کان کے پیچھے لگا گئی تھی۔ بیٹا نکاح کا وقت ہو گیا ہے چلیں۔

جی موم۔۔۔ آئیں آپکے ڈیڈ باہر آپکا انتظار کر رہے ہیں۔ رابعہ بیگم سکینہ کا لہنگا سمجھلیں اسے چلنے میں مدد کروانے لگی۔

سکینہ اپنے مام کے ساتھ قدم بہ قدم چلتے ہوئے جیسے جیسے اسٹیج کے قریب جارہی تھی اسکی دھڑکن وایسے وایسے بڑھتی جارہی تھی۔ رابعہ بیگم سکینہ کو اسٹیج پر بیٹھا کر خود نیچے اتر جاتی ہے۔ سکینہ جسے ہی نظر اٹھا کر سامنے دیکھتی اسے اپنے اور زریان کے بیچ میں پھولوں کا پردہ منہ چڑھا رہا ہوتا ہے۔

فردا صاحب دولہن بنی بیٹھی سکینہ کے پاس آئیں جھوک کر سکینہ کے سر پر ہاتھ رکھیں پوچھنے لگے بیٹا نکاح شروع کروائے سکینہ اپنے باپ کی بات سن کر

دُول کچھ کہنا چاہتی ہے آپ --؟

جی ڈیڈ۔۔۔۔۔!

اس وقت کیا کہنا ہے آپ نے؟

دُیڈ مجھے صرف یہ پوچھنا ہے اپنے میرا حق مہر کتنا رکھا ہے۔؟

ڈول میں نے آپکا حق مہر ایک کڑوڑ رکھوایا ہے۔ پر اتنا کیوں ڈیڈ بیٹا آپکی سیفی کے لیے میری جان۔

ڈیڈ حق مہر تو لڑکی کی مرضی سے رکھے جاتے ہیں نہ تو یہ حق آپ میرا کیسے چھین سکتے ہیں۔

فرد صاحب سکینہ کی یہ بات سن ایک گہری سانس لیے کر خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتے ہے۔ انہیں اتنا تو پتہ تھا انکی بیٹی اپنی محبت میں ضرور کوئی بے وقوفی کرے گی۔

کیا چاہتی ہے ڈول آپ؟ کتنا روکھوانا چاہتی ہے آپ؟
ڈیڈ صرف 20 ہزار روپے پلینز۔۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ کا اتنا کہنا تھا کہ فرد صاحب خود پر کنٹرول کہوں بیٹھے تھے۔

URDU NOVEL BANK

سکی آپ پاگل تو نہیں ہوگی ہے۔ اس طرح تو وہ لڑکا جب چاہیئے گا آپ پر مہر ادا کر کے آپ کو طلاق دیں دے گا۔

ڈیڈ آپکی سکینہ نے محبت کی ہے اور محبت میں غلام بنا کر قید نہیں کیا جاتا ہے۔ میں تو ان کے دل کی رانی بن کر انکی زندگی پر حکومت کرنا چاہتی ہوں۔ انہیں اپنی ریدا بنا کر انکے حفاظت کے سائے میں چھپنا چاہتی ہوں۔ پلیز ڈیڈ میرا مان رکھ کر اتنا ہی حق مہر رکھوائے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ جیسے آپکی مرضی بیٹا۔ یہ حق میں آپ سے کیسے چھین سکتا ہوں جبکہ اللہ نے یہ حق آپکو دیا ہے۔

تھنکیوں ڈیڈ وہ اپنے ڈیڈ کے گلے لگے خوشی سے کہتی جھوم اٹھی تھی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

نکاح شروع کرے مولوی صاحب -

سکینہ شیرازی والد فراد شیرازی کیا آپکو زریان خان والد وسیم خان سے بیس ہزار
حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ کے طرف سے خوشی خوشی قبولیت دے دی گئی تھی۔ اب زریان کی باری تھی۔

زریان خان والد وسم خان کیا آپکو سکینہ شرازی والد فراد شیرازی سے بیس ہزار حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔

زریان کو بیس ہزار سن ایک کرنٹ سا لگا۔ مولوی صاحب آپ ٹھیک سے پڑھیں
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
بیس ہزار نہیں بیس لاکھ ہوگا۔ نہیں بیٹا بیس ہزار ہی ہے۔

زریان غصہ سے اپنی جگہ سے اٹھا اور فراد صاحب کی طرف قدم بڑھائے انہیں
ضروری بات کا کہہ کر ایک سائیڈ پر کھڑے انکا انتظار کرنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

انکل۔۔ یہ آپ نے بیس ہزار حق مہر لکھوایا ہے۔ نہیں بیٹا میں نے تو ایک کڑوڑ لکھوایا تھا یہ بیس ہزار حق مہر سکینہ کی ڈیمانڈ پر رکھوائی گئی ہے پر کیوں انکل؟ میری سکی کہتی ہے میں نے زریان خان سے محبت کی ہے اپنا سودا نہیں کیا ڈیڈ جتنی شریعت حق مہر رکھنے کی اجازت دیتی ہے اتنا رکھوادے ڈیڈ۔

انکل مجھے سمجھ نہیں آتا آخر وہ چاہتی کیا ہے وہ انجانے میں مجھے اپنے محبت کے بوجھ تلے دبا رہی ہے کبھی کبھی میں خود کے نظروں میں شرمندہ ہونے لگتا ہوں۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

بیٹا آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہیں آپ جانتے ہیں۔ مرد ایک عورت کی محبت میں روتا ہے اور ایک عورت مرد کی محبت میں سب لوٹا دیتی ہے یہاں تک کہ اپنی جان سے عزیز انا بھی۔

URDU NOVEL BANK

آئیں بیٹا۔۔ نکاح شروع کرتے ہیں۔

زریان خان والد وسیم خان کیا اپکو سکینہ شیرازی والد فراد شیرازی سے بیس ہزار
حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔



visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

نکاح ہونے کے فوراً بعد بیچ کے پردوں کو ہٹا دیا گیا۔ زریان قدم بہ قدم بڑھائے
سکینہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ سکینہ کی طرف بڑھتا سکینہ کی دل کی

URDU NOVEL BANK

دھڑکن ویسے ویسے تیز ہونے لگتی۔ زریان اب سکینہ کے بالکل سامنے کھڑا اسے دونوں بازوؤں سے پکڑے اپنے سامنے کھڑا کر گیا تھا۔ زریان اپنے سامنے کھڑی اپنی بیوی کو اسی طرح دیکھتے گیا پھر فوراً اس کے گھونگٹ اٹھائے جھوک کر ماتھے پر بوسہ دے کر کہنے لگا۔

نکاح مبارک ہوں بیگم صاحبہ

visit for more novels:

سکینہ کو اسکائیوں بوسہ دینا جیسے خود کو سرشار کر گیا تھا آخر کیوں نہ کرتا اسکی محبت کی پہلی جو پیش قدمی تھی۔

آپ-----آپ کو بھی نکاح مبارک ہوں زریان۔

نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔ وہ ایسی بات نہیں زریاں

www.urduovelbank.com

زیران کی بات سن سکیں گے ہاتھوں اور ماتھے پر ننھے ننھے پسینے چمکنے لگے تھے۔

ریلکس سکیں میں تو مزاق کر رہا ہوں۔ آپ تو ابھی سے گھبرانے لگی آپ اتنا سرپس نہ ہوں یار۔

*****ZS*****

نکاح کے فوراً بعد رخصتی کا دور چلا سکینہ کو کمرے میں لیے جا کر بیٹھا دیا گیا۔
 اب سکینہ اپنے اور زریان کے مشترکہ کمرے میں بیڈ پر شراراً پہلائے گھونگٹ
 نکالے بیٹھی زریان کا انتظار کرنے لگی تھی۔ انتظار کرتے ابھی اسے تھوڑی دیر
 ہی گزری تھی کہ دروازے پر زریان اور رانی کے درمیان گیٹ چھیکائی کی پیسے پر
 بھیس چلنے لگی تھی۔
 visit for more novels:
 www.urduovelbank.com

بھائی آپ ایسے نہیں جاسکتے رانی اپنے کمرے میں دونوں ہاتھ ٹکائے خفہ خفہ انداز
 میں زریان سے کہنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

تو کیسے جاسکتا ہوں سالی صاحبیہ - ؟ بھائی نیک تو نکالے - اچھا اچھا کتنے پیسے
چاہیے آپ کو سالی صاحبہ ؟

پورے دس ہزار روپے

اف آپکی ڈیمانڈ تو کافی مہنگی ہے ویسے پیسے تو نہیں ہے میرے پاس آپ یہ
سونے کی بالی رکھ لیے - اپنی سالی صاحبیہ کے لیے ہی بنوائی تھی - یہ چلے گا نہ -

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھنکیوں تھینکیوں سوچ بھائی چلے گا نہیں دوڑے گا وہ خوشی سے اچھل کر بولتی
اسے فوراً اندر جانے کا راستہ دیں گی تھی۔۔

URDU NOVEL BANK

زریان اندر آکر دروازہ لوک کرے سیدھا ہوا تو اسکی نظر بیڈ پر بیٹھی سکینہ کے طرف گی تھی۔ جو پورے استحقاق سے اسکی دلہن بنی بیٹھی تھی۔ وہ قدم بہ قدم اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھنے لگا تھا۔ زریان بیڈ کے قریب آکر رکا پھر بغیر سوچھے سمجھے اسکے گود میں سر رکھے لیٹ گیا تھا۔ سکینہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوئی اسے دیکھنے لگی تو وہ اس طرح اسے گھبراتے دیکھ فوراً پوچھ بیٹھا۔

ناول بینک

کیا ہوا سکینہ ؟

visit for more novels:

کچھ۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ www.urdu-novelbank.com

ہم۔۔۔۔۔ کیسی ہے آپ ؟ زریان ایسی طرح لیٹے لیٹے پوچھا تو وہ آہستہ آواز میں بولی۔ میں۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

جی بولیں - سکینہ آج میں آپکی ڈھیروں باتیں سن سکتا ہوں۔

سکینہ زریان کا دونوں ہاتھ تھامے کہنے شروع کریں۔ زریان ہمسفر کا مطلب یہ نہیں ہوتا میں اپنی سوچھ اور حق آپ پر مسلط کروں گی۔ اور آپ ایک شوہر ہونے کی حیثیت سے میرے ہر جائز اور ناجائز بات مانے گئے بلکہ ہمسفر ہونے کا مطلب یہ ہے ہم دونوں اپنے اپنے سوچھ کے مطابق زندگی گزارے اور ہم دونوں پر یہ فرض ہے کہ ایک دوسرے کی سوچھ کا احترام کریں۔ زریان میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں اور آپ یہ بات مجھ سے بہتر جانتے ہو گئے۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں۔ آپ کے ہر عیب کو میں اپکا لباس بن کر چھپاؤں گی۔ اور میں آپ سے بھی یہ امید کروں گی کہ آپ بھی میرا لباس بن کر میرے ہر عیب کو اسی طرح چھپائے گئے۔ آپکو مجھ سے جو بھی شکایت ہوگی آپ مجھ پر اس بندھ کمرے کے پیچھے جتنا چاہیے غصہ کر لیجئے گا لیکن دوسروں کے سامنے ہمارے رشتوں کو بے پردہ مت کریں گا۔ مجھ سے وعدہ کریں زریان وہ

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

زیربان۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

بات یہاں رہنے کی تو انکی غیر موجودگی میں انکا داماد نہیں بلکہ انکا بیٹا بن کر انکے گھر اور کاروبار کا خیال رکھوں گا۔ اور جب وہ واپس آئے گے تو انکل کو انکی امانت واپس کر کے ہم اپنے گھر چلیں جائیں گے۔ اور سکینہ میاں بیوی ایک دوسرے کی کمزوری نہیں طاقت ہوتے ہیں اور اس وقت میں اپکی کمزوری نہیں طاقت بننا چاہتا ہوں۔ اتنا نہ سوچھے ان سب کے بارے میں۔

آپ ٹھیک ہے اب۔۔۔۔۔ وہ سکینہ کو خود سے الگ کرے اپنے انگلی کے پوروں سے سکینہ کے آنکھوں سے آنسو صاف کرے پوچھنے لگا تو وہ غم آنکھوں سے مسکرا دی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

زریان اپنے شیروانی کے جیب میں ہاتھ ڈالے ایک باکس نکلا اور اس باکس کو سکینہ کے ہاتھوں میں تھاما گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

یہ۔ یہ کیا ہے زریان۔؟ یہ آپکی منہ دیکھائی ہے سکینہ کھول کر دیکھیں۔ وہ جیسے ہی باکس کھول کر دیکھتی ہے اس میں خوبصورت سا پاؤں زیب دیکھ وہ کنفیوژ سا زریان کو دیکھنے لگی تھی۔ کیونکہ اسنے نہ کبھی اس جیولری کو نہ پہنا نہ ہی دیکھا تھا وہ ہمیشہ سے جیولری وغیرہ سے دور ہی رہتی تھی۔

زریان اسے اس طرح خاموش اور کنفیوژ دیکھ پوچھ بیٹھا۔
کیا ہوا آپ کو پسند نہیں آیا۔

نہیں نہیں۔۔ اسی بات نہیں زریان یہ ہے تو بہت خوبصورت پر مجھے یہ پہنا نہیں آتا سکینہ یہ کہہ کر شرمندگی سے اپنا سر جھوکا گئی تھی۔

زریان بغیر کچھ کہیں سکینہ کے ہاتھوں سے پاؤں زیب لیا اور بیڈ سے اٹھا۔ اور فوراً اپنا ہاتھ آگے کرے اسے بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ ڈرتے ڈرتے زریان کے ہاتھ پر اپنا رکھے بیڈ سے اتری تھی۔ کیا ہوا کوئی غلطی ہوگئی مجھ سے کیا زریان؟

URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔۔۔ آپ یہاں کھڑی ہوں وہ یہ کہہ کر سکینہ کے قدموں میں گھوٹنے کے بل بیٹھا اور اسکا ایک پیر گھوٹنے پر رکھے پاؤں زیب پہنانے لگا تھا۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہے۔ چھوڑے میرے پیروں کو زریان۔ میرے پیروں کو اس طرح نہ چھوئے۔

کیوں کیوں نہ چھوں؟ اور کیوں چھوڑوں پیروں کو۔ آپ بیوی ہے میری کوئی نامحرم نہیں ہے آپکو چھونے کا دیکھنے کا حق رکھتا ہوں میں سکینہ اسے پلک چھاپکائے دیکھتی گی تمہی اسے اپنی قسمت پر جیسے رشک ہونے لگا تھا کہ وہ کتنی خوش قسمت ہے کے اسکے نصیب میں زریان جیسا ہمسفر اللہ نے لکھا دیا ہے۔

اہو اہو۔۔ وہ کھاسنے کے انداز میں مخاطب کرتا بول اٹھا سکینہ اگر اپکا مجھے دیکھنا ہو گیا ہے تو اب خاموشی سے اسی طرح کھڑی رہے۔ وہ زریان کی بات پر سٹپٹا کر گردن ہاں میں ہسیلا جاتی ہے۔ وہ یہ کہہ کر باری باری دونوں پیروں میں پائل پہنا

URDU NOVEL BANK

کر بیچھے ہٹا تھا۔ دیکھیں کیسا لگا اُپکو۔ سکینہ خوشی سے اپنے پیروں کو اگے پیچھے کرے دیکھنے لگی وہ اسکی آوازوں پر خوش ہوتی زریان سے کہنے لگی۔ بہت بہت خوبصورت طوف ہے بلکہ میری زندگی کا حسین ترین طوف ہے یہ شکریہ زریان سکینہ اسکے ہاتھوں کو پکڑے خوشی سے جھوم کر کہتی ایک بچی لگ رہی تھی۔۔

میں اس یاؤں زیب کو کبھی خود سے جدا نہیں کروں گی زریان۔۔
جیسے آپکی مرضی سکینہ میرے گفٹ کو اتنی اہمیت دینے کا شکریہ۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان جیسے ہی موڑ کر کپڑے تبدیل کرنے کی نیت سے چیلنجنگ روم میں جانے لگا۔ سکینہ آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ فوراً تھام گی تھی۔ اپ سے مجھے ایک وعدہ چاہیے کیا آپ وعدہ کرے گئے؟

جی بولیں۔۔۔!۔ اگر میرے بس میں ہوا تو ضرور کرونگا۔ یہ سنتے ہی سکینہ اگے بڑھ کر اسکے بالکل نزدیک جا کھڑی ہوئی۔ زریان آپکے اس دل پر آپکے اس سوچھ پر آپکے ان آنکھوں پر صرف اور صرف میرا عکس ہونا چاہیئے ہمیشہ سے ہمیشہ تک وہ اپنی انگلی کے پورے سے زریان کے دل آنکھوں اور دماغ پر اشارہ کرے کہنے لگی۔

آپکے اس جسم میں میری چھاپ اور میری خوشبو ہونی چاہیئے ہمیشہ۔ آپ کبھی کسی کے خیالوں میں یا کبھی کسی عورت کے بہکاوے میں نہیں بہکے گئے۔ یہ وعدہ چاہیئے مجھے آپ سے وہ اپنے ہتیلی کو زریان کے آگے کرے بولی تھی کیا خود کو زندگی بھر میری امانت رکھ پائے گئے مسٹر زریان خان۔

visit for more novels : www.urdu-novel-bank.com

زریان سکینہ کی پوری بات تعمیل سے سنتا اسکی طرف سکینہ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کی کلامی پکڑے زور کا جھٹکا دیے سکینہ کو خود سے مزید قریب کر گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اسکے سینے سے ٹکراتی اسکے بالکل نزدیک آگئی تھی زریان ایک ہاتھ اسکے کمر پر رکھے اسے مزید خود سے لگائے دوسرے ہاتھوں سے اسکی تھوڑی

URDU NOVEL BANK

پکڑے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگا۔ جس کی اتنی خوبصورت - عقلمند اور وفاشار بیوی ہوں وہ مرد بھلا کسی دوسری عورت کے پاس کیسے جاسکتا ہے۔ آپ تو نکاح سے پہلے میرے خیال سے نہیں نکلی تھی اگر کوشش بھی کرتا تو پھر سامنے آکر اپنی چھاپ چھوڑ جاتی تھی اب تو ہم نکاح جیسے پاک رشتے میں جڑے ہیں اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یار اور اگر پھر بھی آپکو وعدہ چاہیئے تو میں اب سے وعدہ کرتا ہوں کبھی کسی کے طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھو گا۔

اب تو آپ مجھے بہکا چوکی ہے۔ اپنی خیر منائے بیگم صاحبہ۔ کیا اجازت ہے؟ وہ زریان کی بات سن ایک پل کے لیے گھبرائی پھر خود کو تیار کرتی اپنا گردن جھوکا گی تھی۔ زریان سیکنہ کی رضامندی پا کر خوشی سے اسکا ہاتھ تھامے بیڈ کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اج ان دونوں کی زندگی کی خوبصورت تکمیل ہونی تھی ایک کی محبت کی تکمیل تو دوسرے کی طلب اور حق کی تکمیل اب آگے یہ دیکھنا تھا خدا کس کی تکمیل کو پورا کر کے زندگی کہ اس کھیل میں جیتتا ہے۔

*****ZS*****

روحان کیا کر رہیں ہے۔ اس طرح میری آنکھوں میں پٹی بندھ کر کہا لیے جارہے ہیں۔ میں کہہ رہی ہوں روحان کھولے یہ پٹی ورنہ آپکے لیے اچھا نہیں ہوگا۔

بیوی دھمکی؟ واہ جی واہ ---- وہ ابرو اوچکا کر کہتا ہنسنے لگا تھا۔ عرش اپکی ماما بہت پٹر پٹر کر رہی ہے زرہ منہ میں ہاتھ رکھے۔ وہ جو پچھلی سیٹ پر بیٹھا اپنے چھوٹے چھوٹے دانتوں سے سنیکس کھانے میں مصروف تھا روحان اسے اٹھائیں سفینہ کے گود میں بیٹھا گیا تھا۔ روحان کیا کر رہے ہے عرش گر جائے گا۔ (پاپا ماما پتل پتل تھا تل لہی ہے وہ تو بول لاہی ہے) پٹر پٹر کہا کر رہی ہے وہ تو بول رہی ہے۔

چلیں بیٹا جی۔۔ اب تو ماما بھی پوچھ رہی کہ ہم کیا کر رہے ہیں تو کیوں نہ انھیں بھی بتایا جائے روحان سفینہ کے طرف جھوکا اس کے گالوں پر بوسہ دیئے پیچھے ہٹا تھا۔

روح-----ان-----اس کی یہ حرکت سفینہ کو شرم سے لال کرگی تھی
-بہت ہی بے شرم ہے اپ- لوجی خود ہی تو پوچھا تھا اپنے کہ ہم باپ بیٹا کیا
رہے ہیں تو میں نے زبانی نہیں عملی بتایا اپکو بیوی چلیں شرمائیں گا بعد میں

URDU NOVEL BANK

ہماری منزل آگئی ہے اب وہ اپنے سائیڈ کا دروازہ کھول سفینہ کی طرف بڑھا اسکے گود سے عرثمان کو اٹھائیں سفینہ کا ہاتھ تھامے کھڑا کیا۔

چلیں۔۔۔ سفینہ وہ مکمل روحان کے حصار میں اسکے قدم سے قدم ملائے چلنے لگی تھی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ہی روحان بول اٹھا۔

سفینہ یہی روکے میں ابھی آیا آپ۔۔ آپ کہا جارہے اور عرش کہاں ہے سفینہ وہ میرے پاس میری گود میں ہے میں بس ابھی گیا اور ابھی آیا تھوڑی دیر ہی گزارا تھا کہ روحان سفینہ کے پیچھے کھڑا اسکے کانوں میں کہنے لگا کیا تیار ہے بیوی سرپرئیز کے لیے وہ یہ کہہ کر سفینہ کے کان کے لوح کو اپنے دانتوں تلے دباتا سکینہ کو سسکنے پر مجبور کر گیا تھا

سی۔۔ یہی روحان یہ کیا حرکت ہے۔۔

بیوی اب بندہ بشر ہے تھوڑا بہک جاتا ہے یار۔۔ ہاہاہاہا۔۔

سرپرئیز۔۔۔ روحان یہ کہہ کر صفینہ کے آنکھوں سے ایک چھٹکے سے پٹی اتارے
 صفینہ کو چونکہ گیا سامنے ایک خوبصورت سا گھر دیکھ جس میں سامنے کا حصہ
 میں خوبصورت درختوں سے بھرا اور دو منزل کی عمارت جو مکمل شیشے سے بنی اپنی
 مثال اپ تھی صفینہ یہ دیکھ فوراً وہ پوچھ بیٹھی روحان یہ کس کا گھر ہے۔ میری
 جان یہ ہمارا گھر ہے کیسا لگا آپکو میں نے خرید لیا ہے اس گھر کو پر کیوں خریدا
 ہے اپنے یہ گھر؟ ہم تو اس گھر میں رہیں رہے ہیں نہ پھر اسکی کیا ضرورت تھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری جان اپنے شاید غور نہیں کیا یہ گھر آپکے ابو گھر کے بالکل سامنے ہے۔ یہ
 سرپرئیز اصل میں عروسہ کے لیے ہے۔ اب آپ عروسہ سے دور نہیں رہیں گی
 میں آپ دونوں کو الگ نہیں کرنا چاہتا یار میں جانتا ہوں آپ دونوں میں ایک
 دوسرے کی جان بستی ہے اور اس طرح میرے عریشان کو ایک بڑی بہن بھی
 مل جائے گی کیوں عرش وہ بھی باپ کی بات سن زور زور سے گردن ہلانے لگا تھا

URDU NOVEL BANK

- صفینہ روحان کو اس طرح دیکھ نم آنکھوں سے مسکرا دی - اور آگے بڑھ کر روحان کے گلے لگی کہنے لگے -

Thank you so so much rohan

I really love you

جو خوشی آج تم نے مجھے دی ہے نہ روحان وہ میں زندگی بھر نہیں بھول سکتی -

www.urdu-novel-bank.com

ارے ارے - بیوی صاحبہ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ کرنے سے اپنے اپنی محبت کا اظہار کر دینا تھا تو میں اسے دس مکان لیں دیتا یاں -

وہ روحان کی بات سن قہقہہ لگا اٹھتی ہے -

URDU NOVEL BANK

اسے اس طرح خوش دیکھ کر روحان پوچھ بیٹھا۔

آپ میرے ساتھ خوش ہے نہ صفینہ۔

ہم۔۔۔ میں بہت خوش ہوں آپکے ساتھ اور دعا کرتی ہوں آپکے جیسا ہمسفر ہر لڑکی کو ملیں روحان۔

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں صفینہ۔

میں بھی روحان۔

www.urduovelbank.com

*****ZS*****

کیا ہے یار۔۔ زریان اٹھ بھی جائے نیچے مام ڈیڈ رانی ہمارا ناشتے پر انتظار کر رہے
_____ ہونگے۔ پلیز اب اٹھ بھی جائے

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سکینہ بس صرف دس منٹ یار۔۔۔۔۔ وہ یہ بول کر منہ تک کبیل اڑھے دوبارہ سو گیا تھا۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے آپ بار بار دس منٹ کا بول کر سو جاتے ہیں۔ آپ اٹھ رہے ہیں یہ میں اکیلے نیچے جاؤں وہ یہ بول کر جیسے ہی غصہ سے جانے کے لیے پلیٹی تھی کہ اسی دوران زریان برق رفتاری سے اٹھ کر اسکی کلامی تھام گیا۔ اچھا نہ غصہ کیوں کر رہی ہے اٹھا گیا ہوں میں۔ آپ ایسا کرے نیچے

URDU NOVEL BANK

جائے میں تیار ہو کر فوراً آیا۔ وہ یہ بول کر بیڈ سے اٹھا اور تیزی سے واش روم میں گھس گیا۔

جب وہ تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر باہر آیا تو سکینہ کو خود کا انتظار کرتے دیکھ چونک گیا تھا۔ سکینہ آپ ابھی تک نیچے نہیں گی۔ وہ زریان کی بات سن کر بیڈ سے اٹھتی

قدم بہ قدم چلتے ہوئے زریان کے سامنے آکھڑی ہوئی اسکا دونوں ہاتھ تھامے پیار سے کہنے لگی۔ میں آپ کے بغیر اکیلے کیسے جاسکتی ہوں نیچے۔ ہماری فی زندگی کی آج پہلی صبح ہے۔ تو ہم ساتھ جائے گئے۔

زریان سکینہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالے اپنا دونوں ہاتھ سکینہ کے کندھوں میں حائل کیئے فرار کے سارے راستے بندھ کرے بولا۔

واہ میری بیوی تو ایک رات میں ہی کافی عقل مند ہوگی ہے۔ مجھے تو لگتا ہے آپ بہت جلد مجھے اپنا اسیر بنا لیے گی۔ زریان کی بات سن کر سکینہ کے ہونٹوں پر ایک جاندار سی مسکان نے جگہ لی تھی۔۔۔ یہ تو آپ نے بہت غلط بات کی ہے میرے سویٹ سے ہی اسیر تو میں آپکی ہوگی ہوں اس وقت سے جب سے آپکو پہلی بار دیکھا تھا۔ اور یہ تو اور بھی اچھی بات ہو جائے گی کہ میرے سرتاج اپنی بیوی کے عادی ہو جائے۔ وہ اس کی بات سن ایک جھٹکے سے کھینچ کر خود سے مزید قریب کیئے کہنے لگا یعنی میری بیگم نے پہلے سے ہی مکمل قید کرنے کا پلین بنا رکھا ہے۔ پر آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی بیگم صاحبہ یہ بندانا چیز خوشی خوشی آپکی اس قید کو قبول کرتا ہے وہ یہ کہہ کر قہقہہ لگائے ہنسنے لگا ہاہاہاہا۔

زریان آپ بہت وہ ہے۔ ہاہاہا وہ کیا بیگم۔۔۔ زریان تھوڑا جھک کر سکینہ کے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیے اسے اپنی پکڑ سے آزاد کر گیا تھا۔ اب چلیں بیگم

URDU NOVEL BANK

انکل انٹی راہ دیکھ رہے ہونگے ہمارا وہ شرارت سا انداز لیے بول کر سکینہ کا ہاتھ
پکڑے دروازے کی طرف بڑھ گیا

*****ZS*****

فرد صاحب - رابعہ بیگم اور رانی ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھے سکینہ اور زریان کا انتظار
کر رہے تھے - بیٹا رانی جائے بولا لائے انھیں - رانی جیسے ہی کرسی سے اٹھنے لگی
تھی سیڑھی سے اترتی سکینہ فوراً بول اٹھی اسکی ضرورت نہیں ڈیڈ ہم خود آگے ہے

!اسلام علیکم مام - ڈیڈ-----

URDU NOVEL BANK

وعلیکم السلام بیٹا۔ فراد صاحب چیر سے اٹھے بیٹی کو گلے سے لگا بولے کیسی ہے
میری ڈول۔؟

بہت بہت خوش ڈیڈ وہ خوشی سے کہتی اپنے مام ڈیڈ کو ایک سکون دے گی تھی
۔ تھنکس ڈیڈ مجھے یہ خوشی دینے کے لیے۔ بیٹا شکریہ کیسا میں اپنی بیٹی کی خوشی
کے لیے سب کر سکتا ہوں میری جان وہ پیار سے سکینہ کے ماتھے کو چوم کر
پچھے ہٹے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!انکل انٹی السلام علیکم-----

URDU NOVEL BANK

جی بیٹا وعلیکم اسلام ----- آپ دونوں کو ان فی زندگی کی پہلی صبح مبارک ہوں
 فراد صاحب آگئے بڑھ کر زریان کے گلے سے لگائے اسے مبارک باد پیش کرنے
 لگے۔

!شکریہ انکل-----

آئیں بیٹا ساتھ میں بیٹھ کر ناشتہ کرتے ہیں۔ فراد صاحب کے دائیں طرف رابعہ
 بیگم اور رانی بیٹھے اور بائیں جانب سکینہ اور زریان بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ سکی
 زریان کو سرف کرائے بیٹا۔

جی مام ----- چائے دو آپکو۔-----

URDU NOVEL BANK

جاؤں گا جس سے آپ اپنی مرضی سے سارے فیصلے کرے سکے گی میری غیر موجودگی میں۔

پر اسکی کیا ضرورت ہے ڈیڈ۔۔ بیٹا پریشانی بول کر نہیں آتی۔ ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی ہوں۔

وہ اپنی بیٹی کو یہ کہہ کر زریان سے مخاطب ہوئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان بیٹا۔ جی جی انکل وہ جو چائے پئی رہا تھا فرد صاحب کے پکارنے پر فوراً سیدھا ہو کر انکو جواب دے گیا۔ بیٹا آپ یہ مت سمجھئے گا کہ میں یہ اتھوڑی سکینہ کو دے کر آپ کو نیچا دیکھا رہا ہوں یہ آپ سکینہ کے محتاج بن کر رہے گے آفس کے ہر فیصلے پر ایسا ہرگز نہ سوچھئے گا۔ کیونکہ آپ کمپنی کے باس ہونے کی

URDU NOVEL BANK

حیثیت سے ہر فیصلا خود کر سکتے لیکن صرف کوئی بڑے اور اہم فیصلے پر آپکو سکینہ کی اجازت کی ضرورت پڑے گی۔

اُس اوکے انکل۔۔۔۔ یہ سب میرے لیے معنے نہیں رکھتا آپ ٹینشن نہ لئے بس خیر سے جائے اور خیر سے واپس آئیں۔ زریان بیٹا میں آپ سے اور بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ان دونوں کی باتوں کو وہاں موجود سب لوگ اب ناشتہ سے ہاتھ روکے انہیں ہی سن رہیں تھے۔۔۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

جی بولیں۔۔

بیٹا ہم سکینہ کے فرض سے تو آزاد ہو گئے لیکن رانی کا فرض ادا کرنا ابھی باقی ہے آپ اور سکینہ پر میں یہ ذمہ داری چھوڑتا ہوں اگر ہمارے جانے کے بعد کوئی اچھا رشتہ رانی کے لیے آئے تو ہماری بیٹی رانی کا فرض ادا کر دیجئے گا۔

ڈیڈ رانی میری چھوٹی بہن میری جان ہے اسکی تو میں بہت دھوم دھام سے شادی کرونگی۔ سکینہ رانی کے طرف دیکھ مسکرا کر کہتی ہے۔ انکل سکینہ ٹھیک کہہ رہی آپ رانی کو لیے کر پریشان نہ ہو وہ میری بھی چھوٹی بہن جیسی ہے۔

بیٹا مجھے آپ دونوں سے یہی امید تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بیٹا زریان میں معافی چاہتا ہوں۔ میں اپنی ساری ذمہ داری شادی کے دوسرے دن ہی آپ پر ڈال کر جا رہا ہوں۔

انکل اسی کوئی بات نہیں ہے یہ سب آپکی امانت ہوگی میرے پاس آپ جب بھی واپس آئی گے میں اسی دن آپکی امانت واپس کر اپنے ساتھ سکینہ کو لیے اس گھر سے چلا جاؤں گا۔

ہمیں۔۔۔ جیسے آپ دونوں کی مرضی ہوں میں کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا۔

*****ZS*****

آج زریان اور سکینہ کے ولیمہ کا فنکشن رکھا گیا تھا۔ اس فنکشن میں سارے بڑے بڑے برنس مین موجود تھے ان سارے برنس مین کا زیادہ تر پائٹرشپ اور ایک بڑا حصہ ایف کے کمپنی سے جڑا تھا۔ جن کے الگ ہونے سے باقی کمپنی لوس پر چلی جاتی جس کی وجہ کر ان کا برنس ساکھ خراب ہونے کا خطرہ تھا۔

سارے مہمان بنکوئیٹ میں موجود دولہا دولہن کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔

السلام علیکم افراد صاحب —

وعلیکم السلام۔ معین بھائی اور کیسا چل رہا ہے برنس آپکا۔ ارے فراد صاحب جب تک آپکا برنس ہمارے برنس کے ساتھ جڑا ہے پھر بھالا وہ برنس مین گھاٹے میں کیسے جا سکتا ہے۔

وایسے فراد صاحب اپنے کیا خوب ارتجمنٹ کی ہے اپنی بیٹی اور داماد کے -----
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
سوری گھر داماد کے ولیمہ کا۔ ویسے ہے کہا دولہا دولہن نظر نہیں آرہے ہیں ہم
بھی تو دیکھے کہا سے مل گیا آپکو ایسا ہیرا داماد۔

اتنے میں ہی رابعہ بیگم فراد فراد دور سے ہی آواز دیتی ہوئی آئی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

آمین

ہمممممممم --- آئیں رابعہ ہمیں مہمانوں کو ریسوی بھی کرنا ہے۔

www.urduovelbank.com

ڈیڈ نے کافی اچھا ارتجمنٹ کیا ہے نہ زریان وہ دونوں اب فوٹو شوٹ ختم کر اسلیج پر ایک دوسرے کے پہلوں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

ہممم۔۔۔ آئیں میں آپکو اپنے دوست سے ملواتا ہوں زریان سامنے سے آتے شہریار کو دیکھ کر بولا جو اب زریان اور سکینہ کے پاس کھڑا انھیں السلام علیکم کرنے لگا۔ وعلیکم السلام شہریار بھائی تو آپ ہی ہوں انکے جگمگی دوست ۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

-----١١١١١١

ہاہاہا لگتا ہے بھائی آپ کافی مزیاہ مزاج رکھتے ہیں ہاہاہا۔۔۔

ارے فردا صاحب آپ اتنے بڑے برنس مین ہو کر ایک عام سے لڑکے کو اپنا داماد بنالیا نہ خاندان نہ نام نہ پیسہ پھر بھی کیا قیامت پائی ہے لڑکے نے بھی۔

ان پروگرم میں موجود لوگ مسلسل افراد صاحب اور رابعہ بیگم پر طنس کے نشر چلا رہے تھے۔ جسے سن کر وہ اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑے ایک کونے میں لے آئی تھی۔ کیا ہوا رابعہ آپ اس طرح مجھے یہاں کیوں لیے آئی۔۔۔ افراد دیکھے نہ لوگ کیسے

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

طنس کر رہے ہیں مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی ہے۔ رابعہ میں بھی لوگوں کی بات برداشت صرف سکینہ کی وجہ سے کر رہا ہوں یا مجھے خود برداشت نہیں ہو رہا یہ سب کچھ۔

وہاں موجود سب کی باتیں اور طنس سکینہ سے چھپ نہ سکی تھی۔ وہ تیش میں جگہ سے اٹھی جس کے چہرے سے غصہ صاف جھلک رہا تھا اسے اس طرح دیکھ زریان بھی فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا آگے بڑھ کر اسکا بازو پکڑے اپنی طرف اسکا رخ کرے پوچھنے لگا کہا جا رہی ہے آپ اتنے غصہ میں۔

زریان محبت میں ہر شخص عزت کا طلبگار ہوتا اور جو محبت آپکو عزت دینا اور دوسروں سے دلوانا نہیں جانتی۔ پھر وہ محبت آپکو کسی گالی یا شرمندگی سے زیادہ اور کچھ نہیں لگتی۔ اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں زریان جو لوگ آج آپ پر انگلی اٹھا رہیں ہے۔ کل اسی زمانے کو آپکے سامنے جھکاؤں گی۔

زیرِ پاں اسکی بات سن لاجواب کھڑا بس اسے ہی دیکھتا گیا تھا۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ اسے سن کھڑا دیکھ اس کا ہاتھ تھامے بینکیوٹ کے پچو پچ کھڑی سب کو خود کے طرف دیکھنے مجبور کر گی۔

السلام علیکم مجھے امید ہے آپ سب میری اس ولیمہ

ceremony

میں بہت انجئے کریں ہونگے۔ آخر کیوں نہ کریں گے آپ سب کو میرے اور میرے شوہر کے خلاف بات کرنے کو ایک ٹاپک جو مل گیا ہے۔ وہ اب زریان کا ہاتھ چھوڑے اپنا قدم آگے بڑھائے ایک ایک کی طرف بڑھ کر انھوں سے گھوری سے نوازتی اپنی آنکھوں سے انگارہ نکال رہی تھی۔ فراد صاحب اور رابعہ بیگم اپنی بیٹی کو ہی دیکھ رہے تھے کہ آخر انکی بیٹی اس بھری محفل میں کیا کر رہی تھی۔

فراد صاحب جو کے برنس کے کینگ ایف کے کمپنی کے مالک نے اپنی اکلوتی بیٹی کو ایک عام سے لڑکے جس کا نہ گھر کا پتہ نہ خاندان کا پتہ نہ شہارت ہے

URDU NOVEL BANK

آخر ایسے لڑکے کو اپنی بیٹی کیوں دے دی۔ یہ سوال آپ سب کے پیٹ میں کھوچلی کر رہی ہوگی وہ اپنی انگلی سے ایک ایک فرد کو اشارہ کر کے پوچھتیسب کو خوف میں مبتلہ کر گئی تھی۔ تو میں آپ سب کو بتادوں یہ میرا ذاتی فیصلہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کس کو شامل کروں اور کس کو نہیں سوئی ڈیئر برنس مینوں یہ جو آپ سب میرے ڈیڈ کو مشورہ دے رہیں نہ وہ سب مشورہ اپنی اپنی بیٹیوں پر آزمایئے گا۔ اور ہاں ایک بات آپ اپنے ان ذہینوں پر بیٹھالیجے آپ سب ----- یہ کوئی عام لڑکا نہیں ہے یہ سکینہ شیرازی کی محبت ہے اور جس سے سکینہ شیرازی محبت کر لے وہ بھلا کوئی عام شخص کیسے ہو سکتا ہے تو آئندہ اپنے اس زبانوں کو قابو پر رکھ کر بات کریگا۔۔۔

اور مسٹر معین صاحب لگتا ہے آپکو اپنی کمپنی پیاری نہیں اسلے اپنی زبان کافی لمبی کر رکھی کیا پتہ آج آپ جس کے خلاف بول رہیں ہیں کل اسی کے سامنے جھکنا پڑ جائے آپکو اپنی کمپنی بچانے کے لیے۔

URDU NOVEL BANK

سوچ کر بات کرینگا میں فراد شیرازی کی بیٹی سکینہ شیرازی ہوں جو آسمان سے اٹھا کر زمین میں گرانا جانتی ہوں۔

آپ سب لوگ آئے میری خوشی میں شاملے جس کا آپ لوگوں کا بے حد شکریہ اب آپ سب جاسکتے ہیں۔

سب لوگ کے وہاں سے جاتے ہی فراد صاحب غصے سے سکینہ کی طرف بڑھے تھے۔

visit for more novels:

یہ سب کر کے آخر آپ کیا جتنا چاہتی ہے۔ سکینہ اپنے ڈیڈ کی بات سن کر اپنی تیش اور غصہ کو دبائے کہنے لگی۔ ڈیڈ میں اپنے شوہر کی انسلٹ برداشت نہیں کر سکتی اور جو شخص میرے شوہر کے خاندان یا انکی عزت پر انگلی اٹھائے گا تو میں اس انگلی کو توڑ کر رکھ دوںگی۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ آخر کس کس کا منہ بند کرینگے آپ ----- وہ غصے سے چیخ اٹھے تھے
 آج پہلی بار وہ اپنی بیٹی سے اس طرح بات کر رہے تھے۔ - ڈیڈ ہر اس شخص کا
 جو زریان کے خلاف اپنا منہ کھولے گا سکینہ مر تو سکتی ہے پر اپنی محبت کی
 تزیل برداشت نہیں کر سکتی اور ان میں تو میری جان بستی ہے پھر کیسے میں
 اپنے ہی جان پر وار کرنے دو لوگوں کو وہ اپنی آنکھوں میں طیش لیے بولی وہاں
 موجود سب لوگ ان باپ بیٹی کی باتیں سن رہے تھے زریان تو سکینہ کا یہ روپ
 پہلی بار دیکھ رہا تھا وہ اس کے لیے اپنے ڈیڈ سے بھی لڑ سکتی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ڈیڈ یہ فیصلہ میرا ہے۔ یہ زندگی میری ہے۔ میں جو چاہیے فیصلہ کرو جس کے ساتھ
 گزارو اپنی زندگی کسی کو حق نہیں بولنے کا۔ پلیز ڈیڈ یہ میرا اور زریان کا ذاتی مسئلہ
 ہے تو اسے ہم دونوں تک رہنے دیں۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ ریلیکس وہ اب اگے بڑھ کر سکینہ کو بازوں سے پکڑے اپنی طرف موڑے کہنے لگا یہ آپ اپنے ڈیڈ سے کس طرح بات کر رہی ہے اگر یہ ہمارے رشتہ کو قبول نہیں کر پارہے تو آپ چھوڑ دے مجھے۔ ہم اپنا راستہ الگ کر لیتے ہیں۔

زریان کا اتنا کہنا تھا کہ وہ تڑپ کر اسکے منہ میں ہاتھ رکھ گی تھی زریان اتنی آسانی سے کیسے کہہ سکتے ہیں آپ کہ روح کو جسم سے الگ کر لو۔ کیا کوئی جسم روح سے الگ ہو کر زندہ رہیں پائی ہے کبھی۔؟ ڈیڈ دیکھے نہ یہ کسی باتیں کر رہی ہے ڈیڈ آپ ان سے کہے کہ آپ غصہ نہیں کر رہیں ہیں مزاق کر رہیں ہے۔ زریان اس کو خود سے دور کر کے جانے کے لیے جیسے ہی پلٹا تھا وہ اسکا بازوں دونوں ہاتھوں سے پکڑے سر مسلسل نفی میں ہلاتی رونے لگی تھی تھوڑی ہی دیر میں اسکا چہرہ پورے آنسوؤں سے بھر گیا تھا۔ ڈیڈ پلینز رو کے انھیں آپکی گڑیا مر جائے گی انکے بغیر پلینز ڈیڈ۔ وہ گردن موڑے اپنے ڈیڈ کو امید پھری نظروں سے دیکھ کر کہتی انھیں شرمندہ کرگی تھی۔

سکینہ ڈول رونا تو بند کرے آپ۔۔ میں نے یہ رشتہ ختم کرنے کو تو نہیں
کہا ہے آپ دونوں سے۔۔۔ اور تم زریان فوراً رشتہ ہی ختم کرنے چلے ہوں جانتے
بھی ہوں میری بیٹی تمہارے معاملے میں کتنی حساس۔

ادھر آئیں دونوں میرے پاس وہ آگے بڑھ کر دونوں کو گلے لگائے ایک پل کے
لیے اپنا غصہ بھول گئے تھے۔ پھر آہستہ سے دونوں کو خود سے الگ کرے سکینہ
سے مخاطب ہوئے۔ بیٹا سکی کبھی کبھی تو مجھے آپکی محبت زریان کے لیے دیکھ ڈر
لگتا ہے اگر کبھی زندگی نے آپکی محبت کی امتحان لی تو آپ کیسے ان سے جدائی
برداشت کرے گی

ڈیڈ۔۔۔۔۔ اگر ایسا وقت کبھی آیا بھی تو زیران کے ساتھ سکینہ بھی مر جائے گی -

سکی۔۔۔۔۔۔ اسی بات نہیں کرتے بیٹا اب گھر چلو آپ نے تو سب کو بھگا دیا اب یہاں رہے کر کیا کرنا ہے ان سب معاملے کے دوران میں رابعہ بیگم اب بولی تھی ۔ وہ بھی اپنی بیٹی کی جنونیت سے واقف تھی ۔ وہ جانتی تھی اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

www.urduovelbank.com

اب وہ سب گاڑی میں بیٹھیں گھر کو روانا ہو گئے تھے۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

فرد صاحب اور رابعہ بیگم کو گئے آج دو دن ہو گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد آج آفس میں زریان خان کا پہلا دن تھا۔

زریان اٹھیں آپکو آفس نہیں جانا کیا؟ آپ کو لیٹ ہو رہا ہے۔

اولاد بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان-----

زریان-----

سکینہ اسے کندھوں سے پکڑے مسلسل ہلا رہی تھی۔ لیکن سامنے والا شخص نیند کا پکا تھا جس پر سکینہ کی آواز کوئی اثر نہیں کر رہی تھی۔ وہ مندی مندی آنکھیں کھول اسے دیکھ کر کہتا ہے۔ بس دو منٹ پلیز آپ میرا ناشتہ تیار کروائے میں تیار ہو کر ابھی نیچے آیا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

اف زریان آپ بھی نہ-----اچھا ٹھیک ہے جلدی سے آجائیں -

اوکے-----

وہ ٹھیک بیس منٹ بعد ہی بغیر تیار ہوئے سکینہ کو ڈھونڈتے ہوئے نیچے آیا - سکینہ سکینہ کہا ہیں آپ یار - وہ گھر کے لونج - ہول ایریا - سب جگہ دیکھنے کے بعد جب وہ نہ ملی تو اپنے کمرے میں واپس جانے کے لیے پلٹا کہ شاید وہ کمرے میں ہوں - یہ سوچتے ہوئے وہ جیسے ہی کمرے کی طرف بڑا اس کی نظر الجھٹکے کچن ایریا کی طرف گی جہاں وہ اپنے ڈوپٹے کو کمر کے ارد گرد بانے پوری دیہان سے ناشتہ بنانے کی طرف متوجہ تھی اسے اس طرح کام کرتا دیکھ کوئی بھی اندازہ لگا لیتا وہ کوکیننگ میں پروفیشنل نہیں ہے کیونکہ اسکے ارد گرد کافی سامان بکھرے پڑے تھے اور کچھ سامان تو فرش کو بھی سلامی دے رہے تھے وہ اس طرح کام کرتے زریان کو کافی کیوٹ لگی - وہ دبے قدموں کے ساتھ آہستہ آہستہ کچن کی طرف بڑھنے لگا - پھر اسی خاموشی کے ساتھ دیوار سے ٹیک لگائے اسے کام کرتا

URDU NOVEL BANK

دیکھ ہلکا سا مسکرانے لگا۔ کچن میں موجود رانی کی نظر جب زریان پر پڑی تو وہ خاموشی کے ساتھ وہاں سے چلی گی۔

وہ کافی دیر یوہی کھڑا اسے اپنے لیے ناشتہ بناتا دیکھ بول اٹھا۔ یہ سب آپ خود کیوں کر رہی ہے ویفی ملازم کہا ہے سارے۔۔ سکینہ اپنے پیچھے سے زریان کی آواز سن ڈر کر فوراً پیچھے موڑی۔ جس سے اس کے ہاتھوں میں پکڑا چمچہ نیچے اسکے پاؤں کے اوپر گرتے گرتے بچا۔۔۔۔۔۔ ریلیکس لگ جائے گی آپکو۔۔

اف۔۔ اپنے تو مجھے ڈرا ہی دیا زریان ایسے کیوں کھڑے ہے اب تک آپ افس کے لیے تیار بھی نہیں ہوئے۔

ہو جائے گے تیار بھی۔۔۔۔۔۔ بیگم صاحبہ

URDU NOVEL BANK

پہلے آپ یہ بتائیے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے آپکو۔ اگر انکل انٹی کو پتہ چلا کہ انکی بیٹی شادی کے بعد گھر کے سارے کام خود کرنے لگی ہے تو وہ مجھ سے کہے گئے تم نے میری بیٹی کو اپنا غلام بنا رکھا ہے میں کیا اپنی سکینہ کو ملازم بنانے کے لیے تمہیں سوپا تھا۔ وہ اپنے چہرے پر ڈھیروں مصومیت سمونے سکینہ سے کہنے لگا۔

وہ زریان کی بات سن کر ایک گہرا مسکرائی تھی۔ پھر قدم بہ قدم چلتے ہوئے زریان کے طرف بڑھنے لگی۔ اپنا دونوں ہاتھ زریان کے کندھوں پر رکھے اسے کے طرف تھوڑا جھوکی جس سے اسکے اور زریان کے درمیان بہت کم فاصلہ رہیں گیا تھا۔ وہ سکینہ کے اس اچانک عمل پر بوکھلا کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جس کی آنکھیں مسلسل مسکرا رہی تھی۔

محبت کرنے والا شخص اپنے محبوب کی غلامی ہی تو کرنا چاہتا ہے۔ تو مسٹر زریان خان میں اپنے محبوب کی غلامی کو خوشی خوشی قبول کرتی ہوں۔ زریان محبت بدلے میں کچھ خاص نہیں مانگتی سوائے اپنے محبوب کے توجہ اور عزت کے ہر محبت کرنے والا شخص یہ چاہتا ہے اسکا محبوب اس کی فکر اس پر ایک خاص توجہ دے اسے اپنا وقت دے اور اسکی محبت کو عزت دے۔ وہ یہ کہہ کر زریان کا ناک اپنے دو انگلی سے پکڑے آنکھوں میں شرارت لیے ہلکا سا کھنچتی ہے۔ پھر تھوڑا سا اور زریان کے قریب ہوئے اپنی ایری کے بل اونچا ہو کر اسکے کے ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دیے پیچھے ہوئی۔ زریان تو سٹل سن کھڑے اسکی ایک ایک الفاظ پر غور کیئے اسکے ایک ایک ادا کو آنکھوں میں سموئے دیکھتے گیا۔ اسے تو سمجھ نہیں ا رہا تھا آخر اسکے ساتھ ہو کیا رہا تھا وہ جتنا ان سب چیزوں سے خود کو دور کر رہا تھا اتنا ہی وہ خود کو اس قید میں جکڑنا ہی چلا جا رہا تھا اسے اب خود کی سوچھ سے ڈر لگنے لگا تھا کہ کہی وہ اپنے مقصد کو نہ بھول جائے۔

URDU NOVEL BANK

زریان کیا ہوا کہا کہوں گے آپ وہ اسے اسی طرح اپنی سوچوں میں غم دیکھ دونوں
کنڈھوں سے پکڑ کر زور سے ہلنے لگی۔

نہیں۔۔۔۔۔ کچھ کچھ نہیں۔۔۔ وہ سکینہ کی آواز سن اپنی ہڑبڑا کر اپنی سوچھ سے
باہر آتا کہنے لگا۔

آپ ناشتہ تیار کرے میں ریڈی ہو کر ابھی آیا وہ یہ کہہ کر وہاں سے نکلتا اپنے
کمرے کی طرف بڑھ گیا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

پتہ نہیں کہا کہو جاتے ہیں یہ۔۔۔۔۔ وہ یہ کہہ کر واپس اپنی کام کے طرف بڑھ
گی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ ٹھیک دس منٹ بعد تیار ہو کر نیچے آیا۔ تو دیکھا سکینہ ناشتہ ٹیبل پر سیٹ کر رہی تھی۔ وہ سیدھا چلتے ہوئے اکر بغیر سکینہ کو مخاطب کرے ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ نکلنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھانے لگا اسی پل سکینہ اسکا ہاتھ پکڑے روکھ گی۔ کیا کر رہے میں سرف کر رہی ہونا پھر آپکو اتنی بھی کیا جلدی ہے۔

پلیز جلدی کرنے پہلے ہی بہت دیر ہوگی ہے۔ وہ آنکھوں میں بیزاری لیے کہنے لگا۔ انکل جب سے گئے ہیں نے پٹ کر آفس کو نہیں دیکھا آج پہلے دن ہی دیر سے پہنچوں گا تو کتنا برا لگے گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اتنا بھی کوئی برا نہیں لگے گا آپ آفس کے بوس ہوں۔ ناشتہ کرے آرام سے۔

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے پلیٹ سے نولا اٹھائیں جیسے ہی کھانے کے لیے اپنا منہ کھولتا ہے اسی پل سکینہ اس کا ہاتھ پکڑے روک گی۔

اب وہ الجھی الجھی نگاہوں سے سکینہ کو دیکھنے لگا تھا جیسے پوچھ رہا ہوں اب کیا ہوا ہے؟ -

میں کھیلا رہی ہوں آپ بس بیٹھے رہے۔

سکینہ----- یہ کیا بچوں والی ضد ہے یار میں خود کھالوں گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں----- چلیں جلدی سے منہ کھولے اپنا وہ زریان کے سامنے والی چیر پر بیٹھی بڑے ناز سے ایک ایک لقمہ بنائے اسے کھیلانے لگی۔ آپ خود بھی کھائیں صرف مجھے ہی کھیلا رہی ہے۔ ہم میں بعد میں کھالونگی۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی وہ لا پرواہی سے کہتا ہوا اسکے ہاتھوں سے کھانے لگا تھا۔ وہ سکینہ کے ہاتھوں سے کھاتے ہوئے اپنی سوچھ کے تانے بانے میں ہی کہی دور سفر میں نکل گیا تھا۔ اس کے ذہین میں کئی سوال ابھیں پڑے تھے۔ وہ یہ سوچھنے لگا اس کے تو کبھی ماں باپ نے لاڈ نہ اٹھائے تھے کیوں کہ اسکے ماں باپ کو تو اسکی کبھی پرواہ ہی نہیں تھی پیدا ہوتے ہی رونے کے لیے چھوڑ دیا تھا لوگوں کے ہاتھوں میں۔ وہ تو ہمیشہ محبت کا مارا تھا لیکن آج اسکی بیوی اسکے ناز نخرے اٹھا رہی تھی یہ سب ڈرامہ تھا یہ سچ وہ سوچھ کر رہے گیا۔ وہ اپنی سوچھ کو ذہین سے چھاٹکتے ہوئے بغور اسے دیکھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں نہیں یہ سب میں کیا سوچھ رہا ہوں۔ وہ اپنے ذہین سے ہر سوچھ کو خود سے دور کئے اب سکینہ کی طرف متوجہ ہوا۔

URDU NOVEL BANK

کیا اب میں خو چائے پی سکتا ہوں مئی بیوٹی فل وائیٹی۔

yes my hadsame habby

وہ بھی آنکھوں میں شوخی لیے اسکے انداز میں کہتی زریان کو مسکرانے پر مجبور کرگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلیں اب میں چلتا ہوں خدا حافظ۔

روکے میں بھی باہر تک چھوڑنے آتی ہوں۔ وہ ہڑبڑا کر چیر سے اٹھتی فوراً اسکے ہمراہ ہی بھاگی تھی۔ اسکی جلد بازی دیکھ کچن میں کھڑی رانی اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھیں ہسنے لگی تھی۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ دروازے پر کھڑی اسے اپنا ہاتھ ہلا کر بائے کا اشارہ کرنے لگی تو زریان اسے دیکھ ہلکا سا مسکرا کر گاڑی اگے بڑھا گیا۔

وہ جیسے ہی زریان کو سی اف کر اندر آئی تو اپنے پیچھے رانی کو دیکھ ایک پل کے لیے چونکی۔ اسے مسکراتا دیکھ خود کو سنبھالے آنکھوں میں خفی لیے پوچھنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا ہے۔؟

واہ جی واہ۔۔۔۔۔ آپو کیا ہیر رانجھے کی جوڑی ہے۔ کیا پیار ہے اپ دونوں میں۔۔۔

URDU NOVEL BANK

رانی----- تم کبھی نہیں سودھرو گی ہمیں چھوپ چھوپ کر دیکھتی رہی ہوں۔ اب اگر آپکی نوٹنگی ہوگی ہوں رانی صاحبہ تو ہم ناشتہ کرلیے۔

ہاں۔۔۔ یہ میں کیسے بھول گی وہ اپنے ہاتھوں سے ماتھاپیٹ کر بولی۔ آپ تو زریان بھائی کو اپنے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے کھیلا رہی تھی۔ افسوس افسوس کیا سین تھایا وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے آہیں بھرنے کے انداز لیے بولی۔

visit for more novels:

اب بس کرو!۔۔۔۔ لگتا ہیں تمہارا بھی جلد کوئی انتظام کرنا پڑے گا بولتی ہوں میں زریان کوکہ رانی بی بی کے لیے کوئی رشتہ تلاش کرے وہ اسکا گال کھینچتے ہوئے بولی۔

بی ایس یہ ظلم ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ احتجاجن چیخ کر بولی۔ اچھا جی تو آپ جان چھوڑنا چاہتی ہے مجھ معصوم سے

-ہائے ے ے اللہ جی آپ دیکھ رہے ہیں مجھ معصوم پر ظلم ہوتے۔ رانی
اپنے دونوں ہاتھ اپر اٹھائیں فل ڈرامائی انداز
میں بولی تو سکینہ قہقہہ لگتے ناشتہ کی ٹیبل کے طرف بڑھ گی۔

www.urduovelbank.com

*****ZS*****

بی ایس یہ صفائیاں تو کروادیا ہے میں نے ملازمہ سے کہہ کر۔ اب بتادے آج کھانے میں کیا بناوانا ہیں۔ رانی کھانا میں خود بناؤں گی زریان کے لیے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

وہ کیوں ----- پر آپکو تو کوکینگ ابھی ٹھیک سے آتی نہیں میں کر لونگی رانی مجھے زریان کا ہر کام خود کرنا اچھا لگتا ہے۔ ارے واہ میری بی ایس تو بڑی محبت شمار ہوگی ہا ہا ہا۔ تو پھر کیا بنا رہی ہے آج بھائی کے لیے میری سویٹ سویٹ بی ایس؟ رانی سکینہ کے دونوں گال زور سے کھینچ کر بولی۔

رانی ----- کیا میرے سارے گال ہی نوچ ڈالوں گی۔ وہ اپنے ہاتھوں سے گال سہلائے چیخ کر بولی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اچھا سوری بتائیں نہ۔ سوچھ رہی فون کر کے ان ہی سے پوچھ لو۔ ^{ہمسمسم} یہ اچھا ایڈیا ہے۔

السلام عليكم ! سكينة

اپ۔۔!۔ بتائیں کیا حال ہے۔

www.urduovelbank.com

جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ زریان میں نے یہ پوچھنا تھا آج کیا پکاؤ آپ کے لیے ڈنر
میں۔ کچھ بھی بنالیں سکینہ کھالوں گا۔ کچھ بھی سے کیا مطلب ہیں ٹینڈے کی
سبزی بنوادوں کیا؟

اف سکیپ اب ٹینڈے بنوانے بھی نہیں کہہ رہا ہوں میں۔

URDU NOVEL BANK

I LOVE YOU.....,

And I MISS YOU MY LOVE..

ہمسم وہ یہ کہہ کر فون کان سے لگائیں۔ زریان کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔
سکینہ -- مجھے دیر ہو رہی ہے میننگ کے لیے اوکے خدا حافظ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

I LOVE 2..

ہی بول دیتے۔ اہم میرے ان رومیننگ ہسبنڈ جی۔ وہ یہ القباط سے زریان کو
منہ ہی منہ میں نوازتے ہوئے فون بیڈ پر پختی کمرے سے نکل کر کچن کی طرف
بڑھ جاتی ہے۔

*****ZS*****

سکینہ بڑی مشکلوں سے ڈنر تیار کرتی ہے۔ پھر فریش ہونے کے نیت سے کچن سے نکل کر اپنے روم کے طرف بڑھ گی تھی۔ کمرے میں آکر اسنے اپنا ورڈروپ کھول کر زریان کا دیا ڈریس نکلا اور وہ ڈریس لیے فریش ہونے و شروم میں گھوس گی۔ سکینہ کپڑے تبدیل کر کے جیسے ہی باہر نکلی تو رانی کو اپنے کمرے میں موجود دیکھ کر ایک پل کے لیے چونکی ضرور تھی لیکن وہ خود کو کمپوز کیے اس سے پوچھنے لگی رانی تم یہاں کیا ہوا؟ کوئی کام تھا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

جی اپنی وہ پوچھنا تھا بھائی کب تک آئیں گے تاکہ میں ملازمہ سے کہہ کر ڈنر ٹیبل پر سیٹ کروادوں۔

URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ تم ملازمہ کو کچھ کرنے کو مت کہوں میں خود سب دیکھ لوں گی۔

ہممسم۔ ٹھیک ہے۔ ویسے اپ کافی پیاری لگ رہی ہے اس ڈریس میں کیا یہ اپکو

بھائی نے دیا ہے؟۔ ہاں۔۔۔ وہ شادی پر گفٹ کیا تھا انھوں نے۔

بیوٹیفل۔۔۔ بی ایس اپ تیار ہو کر نیچے اجائیں۔ مجھے تھوڑا کام ہے اپ سب

اکیلے دیکھ لیجئے گا۔ رانی یہ کہہ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔

سکینہ جیسے ہی تیار ہو کر نیچے آئی اس کی نظر اچانک وال کو لاک پر پڑی جو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com 8:40۔۔۔ دیکھا رہی تھی۔

اف خدایا۔۔۔۔۔ اتنی دیر کیسے ہوگی مجھے۔ وہ اپنا ہاتھ ماتھے پر مارتے ہوئے

بولی۔ زریان بس اتے ہی ہونگے۔ وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے دروازے پر جا کھڑی

ہوئی تھی سکینہ کو کھڑے ہوئے ابھی پندرہا منٹ ہی ہوئے تھے کہ اتنے میں

زریان کی گاڑی پورچ پر آکر روکی۔ وہ جیسے ہی گاڑی کا دروازہ کھول کر نیچے اترا تو

URDU NOVEL BANK

سکینہ کو خود کا انتظار کرتے دروازے پر کھڑا دیکھ چونکہ پھر وہ تیزی سے قدم بہ قدم اٹھائے چلتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

اپ یہاں دروازے پر کھڑی کیا کر رہی ہے - ؟
اپ کا انتظار - آگے سے فوراً مختصر سہ جواب آیا تھا۔ کب سے کھڑی ہے -

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پندرہ منٹ سے -

اور اگر میں ایک گھنٹے بعد آتا تو بھی اپ اسی طرح ایک گھنٹے میرے انتظار میں یہی دروازے پر کھڑی رہتی کیا۔

جی بلکل۔

زریان کو اپنی توقعہ کے مطابق جواب ملا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی بیوی کے پاگل پن سے اچھی طرح واقف تھا۔ اپ پاگل تو نہیں ہوگی ہے۔ زریان اپ اسے میرا پاگل پن سمجھے یا محبت مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ خفہ خفہ انداز لیئے بولی تھی۔

اف سکینہ ----- فلحل تو اپ مجھے پاگل کر دینگے یار۔ چلیں اندر وہ اسکا ہاتھ تھامے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا مگر وہ کمرے میں جانے کے بجائے لونج میں رکھے سوئے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

URDU NOVEL BANK

پانی----- وہ جو تھکے ہارے انداز میں سونے پر آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔ سکینہ کے آواز پر پٹ سے آنکھیں کھول دیکھنے لگا۔ جو اسکے سامنے پانی کا گلاس لیے کھڑی تھی۔

زریان کے اس طرح خود کو حیرت سے تکتے دیکھ اسے دوبارہ بولی

پانی----- سکینہ کیا ہوگیا اپکو رہنے دیں یا اپ تھک جائے گی میں خود پی لونگا یا ملازمہ سے کہہ دوںگا۔

visit for more novels:

کیوں خود پیے گے یا ملازمہ کو کہہ گے۔ میں بیوی ہوں اپکی۔ ہر ضرورت کا خیال رکھنا فرض ہے میرا۔

اور میرا فرض کیا ہے بیوی صاحبہ وہ سکینہ کے ہاتھوں سے پانی کا گلاس لے کر اپنے سامنے پڑے میز پر رکھتے ہوئے بولا۔ اپکا فرض صرف مجھ پر حکم چلانا ہے

URDU NOVEL BANK

میرے ہسبنڈ جی وہ آگے بڑھ کر اسکا دونوں گال پکڑے زور سے کھینچ کر قہقہہ لگائے ہسنے لگی تھی ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

اپ بہت چلاک ہوگی ہے سکیہ۔۔۔۔۔ کیا واقعی ہا ہا ہا اس بار دونوں کی ہنسی ایک ساتھ گنجی تھی اس پورے لونج میں۔

چلیں اپ جلدی سے فرش ہو کر ائیں میں تب تک کھانا لگا دیتی ہوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھابھی میرے لیے بھی کھانا لگوائے آپکے اکھوتے دیوار نے بھی ساتھ کھانا ہے۔ اپنے پیچھے سے کسی کی آواز سن کر وہ فوراً پلٹی تھی۔ دروازے پر کھڑے شہیار کو دیکھ خوشی سے فوراً بول اٹھی بھائی آپ۔۔۔ آئیں نہ اندر پلیز۔ ہمیں تو بہت خوشی ہوگی کہ اپ ہمارے ساتھ کھانا کھائے گے۔

URDU NOVEL BANK

کیوں زریان ---- وہ خوشی سے زریان کا بازوں سے پکڑے خوشی سے پوچھنے لگی تھی۔ وہ شہریار کو پہلے دن سے ہی اپنا چھوٹا بھائی سمجھتی تھی سکینہ کو اسکے روپ میں ایک بھائی مل گیا تھا؟

ہاں بالکل۔۔۔ زریان اسکی خوشی کو دیکھ اپنی گردن ہاں میں ہلاتا اس مزید خوش کر گیا تھا۔ یار تو بیٹھ میں زرا فریش ہو کر ابھی آیا پھر ساتھ کھانا کھاتے ہے۔

visit for more novels:

ہمممممم۔۔۔ شہریار بھائی بیٹھے نہ وہ صوفے کے طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی اور خود بھی اسکے سامنے والے صوفے پر ٹک گئی تھی۔

کیسی ہے آپ بھابھی ؟

ٹھیک ہوں بھائی۔

آپ سنائے شادی وادی کرنے کا اردہ ہے کیا آپکا۔ ہاں وہ تو کرنے کا اردہ ہے بس کوئی اچھی لڑکی مل جائے تو شادی بھی ہو جائے گی وہ اپنی نکھوں میں شرارت لیے اپنا ہاتھ بالوں میں چلاتے ہوئے بولا تو سکینہ مسکرتے بیٹا نہ رہیں پائی تھی۔

ہمم یہ بھی ٹھیک ہے۔ بھابھی رانی جی کہی نظر نہیں اُہی ہیں کیا گھر پر نہیں ہے۔؟ سکینہ ہمیشہ یہ غور کرتی تھی شہریار جب بھی آتا اس کی نظرے ہمیشہ رانی کو ڈھونڈتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ انکی ملاقات ہمیشہ لڑائی سے ہی شروع ہوتی تھی۔ اس سے پہلے سکینہ کوئی جواب دیتی سیڑھی سے اترتی رانی شہریار کی بات سن کر فوراً بولی تھی۔۔۔۔۔

شہریار صاحب رانی اپنے گھر پر ہی ہے اچکے طرح نہیں اس وقت دوسرے کے
گھر ڈیرا جمائے بیٹھیں ہیں۔ وہ اپنے پیچھے سے رانی کی آواز سن کر زور سے اپنی
انکھیں میچ گیا تھا۔

[illegible]

بھابھی چھوڑے نہ غصہ کرنا۔ مجھے ان کی باتوں کا برا نہیں لگتا ہے۔ شہریار سکینہ سے کہتا ہوا صوفہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اب وہ دونوں امنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو گھور رہیں تھے۔ کیا کرو رانی صاحبہ اس بندہ معصوم کی کوئی بیوی بچے نہیں ہے نہ تو دوسروں کے گھروں میں ڈیرا جانا پڑتا ہے ویسے اپ کو ایک سیکریٹ بات بتاؤں اپ وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ چاند بنتی جا رہی ہے۔

URDU NOVEL BANK

کیا سچ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! وہ شہریار کی تعریف سن اپنا اٹیوڈ بھولائے فوراً خوشی سے پوچھنے لگی تھی۔۔

ہاں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! بالکل اماوس کی چاند جیسی۔ جسے دیکھنے کے بعد انسان خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ رانی کو اپنے انداز میں جواب دے کر اسکی حالت پر خوب ہسنے لگا۔ ہاہاہاہاہا۔

یہ دونوں جب سے ملے تھے۔ اسی طرح امنے سامنے آنے پر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے تھے۔ ایک دوسرے پر طنس کے تیر چلاتے تھے۔ وہ الگ بات تھی کہ شہریار کو رانی اچھی لگنے لگی تھی اسکا یوں خود کو چھیرنا تنگ کرنا اچھا لگنے لگا تھا۔

اب نہیں بولے گی اپنے لاڈلے دیور کو آپی۔۔ یہ کس طرح مجھے ڈیریکٹ خطرناک کہہ رہے ہے اپکو تو صرف میں ہی دیکھتی ہو بس۔ وہ اپنے چہرے پر غصہ سجائے سکینہ سے کہتی ہوئی منہ موڑ گی تھی۔۔

اچھا اچھا اپ دونوں لڑتا تو بند کرے۔ چلیں ٹیبل پر دونوں کھانا لگ گیا ہے۔
 دیکھے شہریار بھائی۔۔۔! زریان بھی اگئے ہیں۔ سکینہ زریان کو سیڑھی سے اترتے
 دیکھ فوراً بولی تھی۔

زریان انکی طرف آتے ہوئے اپنے سامنے کھڑی رانی کا اترا ہوا چہرہ دیکھا تو چلتا ہوا
 اسکے پاس آیا۔ کیا ہوا سالی صاحبہ اپ کا چہرہ اتنا لال کیوں ہو رہا ہے کسی نے
 کچھ کہا ہے کیا؟ زریان بھائی اپ اپنے دوست کو سمجھالیجے ورنہ۔ رانی اپنے
 سامنے کھڑے شہریار کو انکھوں سے گھورتے ہوئے بولی۔ تو شہریار بھی میدان میں
 آیا تھا۔

ورنہ کیا؟ وہ بھی اسی طرح اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

شہریار کیا ہو گیا ہے یار۔ کیوں میری بہن کو تنگ کر رہا ہے۔ چل کھانا کھاتے ہے بہت زور کی بھوک لگی ہے وہ ماحول کو گرم ہوتا دیکھ ٹالنے کے انداز میں بولا اور اس کا ہاتھ پکڑے کھینچتے ہوئے شہریار کو لینے آگے بڑھتے ہوئے سکینہ اور رانی کو بھی آنے اشارہ کرنے لگا۔۔

وہ چاروں کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اسی دوران ٹیبل پر شہریار کی آواز گونجی کھانا کس نے بنایا ہے بھابھی؟

یہ کھانا میری بی بی نے بنایا ہے ٹیسی ہے نہ؟ اسکے سامنے والی ٹیبل پر بیٹھی رانی فوراً بولی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

واقعی بہت ٹیسی ہے یار۔ دل چاہا ہے بس کھاتے جائے کھاتے جائے وہ لالچامی انداز میں اپنے سامنے رکھے چکن قورمہ دیکھتے ہوئے بولا تمہا چھر اپنا توپ کا روخ زریان کی طرف کرتا پورا اسکی طرف گھوم گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

زریان تو بھی تعریف کر دے بھا بھی نے تیرے لیے اتنی پیار سے گرمی میں کھڑے ہو کر سب بنایا ہے۔ تو کیوں دوکھی اتمہ بنا ہوا ہے۔۔ اپنی بیوی کی تعریف کرنے میں تیری انا کو ٹھیس پہنچ رہا ہے کیا۔ دولفظ ہی تو تعریف کے بولنے ہے۔

بھائی پلیز انہیں کچھ مت کہیں یہ مجھے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے ۔ انہیں کوئی کچھ کہتے مجھے برداشت نہیں ہوتا۔ وہ جھکے سر کے ساتھ شہیار کو بولی تھی۔ تاکہ وہ اس کے آنکھوں میں اپنے لیے ناراضگی نہ دیکھ سکے۔ سکینہ تو اپنے باپ سے اس کے لیے لڑ جاتی تھی یہ تو پھر شہیار تھا وہ آخر کیسے برداشت کر لیتی اس کے اتنے سخت الفاظ اپنے زریان کے لیے۔

اف اپی۔۔۔ اپ دونوں کو اس طرح پیار کرتے دیکھ اب تو مجھے بھی شادی کرنے کا دل کرتا ہے۔ رانی کی بات سن شہیار جو پانی پی رہا تھا اس کے منہ سے پانی

URDU NOVEL BANK

فوارے کی صورت میں نکل کر رانی جو اسکے بالکل سامنے بیٹھی تھی سیدھا اسکے چہرے اور کپڑے پر پڑا جس سے وہ پوری طرح بھیگ گئی تھی۔۔۔ یہ حملہ اچانک ہوا تھا جسے دیکھ زریان اور سکینہ کا منہ اور آنکھیں کھولی کی کھولی رہیں گی تھی۔

واٹ دا ہیل۔۔۔۔۔ مسٹر شہیار یہ کیا حرکت کی ہے اپ نے وہ طیش کے عالم میں چیئر سے اٹھتی بھپری شیرنی بنے اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

visit for more novels:

رانی بی بی اپ دن دھاڑے بیٹھے بیٹھے اسی خطرناک خواہش کمرینگی تو بندے کو اچھو تو لگے گا نہ بس اچانک سے یہ ریکشن ہو گیا ہے۔ وہ یہ کہہ کر مزید اسے تپا گیا تھا۔

رانی کو اس طرح شہریار پر غصہ کرتے دیکھ دونوں اپنے حواصوں میں فوراً لوٹے تھے۔

بھائی۔۔۔۔۔ اپ کیوں اسے اتنا تنگ کرتے ہیں۔ بھا بھی مجھے مزہ آتا ہے۔ رانی جی کو اس طرح تنگ کر کے۔ پھر اپ ہمیشہ کے لیے یہ ٹھیکہ کیوں نہیں اٹھا لیتے پرمنٹ انتظام کر کے۔ وہ آہستہ آواز میں برُبرُائے کہنے لگی کہ کھی زیران نہ سن لیئے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کیا مطلب اس بات کا؟ کچھ نہیں بعد میں اپکو مطلب بتاؤں گی اپ کھانا کھائے۔ نہیں میرا ہو گیا ہے۔ یار تو کیوں اسکے پیچھے پڑا رہتا ہے مت کیا کر یہ سب دیکھ اسنے کھانا بھی نہیں کھایا ٹھیک سے وہ شہریار کو سیرس نہ ہوتا دیکھ

URDU NOVEL BANK

سکینہ کے سامنے ہی کھری کھری سنادی تھی اب چل مسجد سے ہو کر آتے ہیں۔۔۔۔۔

سکینہ میں اور شہریار مسجد جارہے تو واپسی میں لیٹ ہو جائے گا۔ وہ اس کو کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ وہ دنوں آگے پیچھے کر کے نکلتے گھر کا دروازہ عبور کر گئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ کمرے میں آکر زریان بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔ اسے زریان کے غیر موجودگی میں نیند نہیں آتی تھی۔ وہ بار بار گھڑی کو دیکھتی اب سہی مانو میں پریشان ہونے لگی تھی۔ کہا رہیں گئے 12 بج گئے ہیں فون کرو یا نہیں وہ اسی کشمکش میں تھی جب روم کا دروازہ کھول کر زریان اندر آیا تھا۔ وہ اسے دیکھ تیزی

اپ ابھی تک سوئ نہیں ۔ وہ جو اسے خود کو گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا فوراً بولا تھا۔۔۔

- واہ جی واہ۔۔ میرا شوہر گھر سے باہر ہو اور میں یہاں اپنے شوہر کی فکر چھوڑ نیند کے مزے لوٹوں۔ وہ اسے غصہ میں دیکھ۔۔ فوراً خود سے اگے بڑھ کر اسے گلے سے لگائے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ کیا ہو گیا ہے۔ اتنا غصہ کس بات پر آ رہا اپکو آئیں ادھر بیٹھے بیٹھ کر بات کرتے ہیں وہ اسے لیے بیڈ کی طرف بڑھ گیا - نہیں بیٹھنا مجھے۔۔۔۔۔۔ پہلے آپ جواب دے اتنی دیر کہا تھے۔ اور یہ آپکے پاس سے لیڈیز پرفیوم کی خوشبو کیوں آرہی ہے۔ وہ زیران کے قریب ہوئے اسکے کولر کے نزدیک نک لیجاتے خوشبو سونگتے ہوئے غصے کی شدت لینے بولی تھی۔

اف سکیں۔۔۔۔۔ اپ اتنی سی بات کے لیے اتنا غصہ کر رہی ہے۔ ادھر میری طرف دیکھے وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے پیار بولا میں مسجد سے سیدھا شہریار کے ساتھ واک پر چلے گیا تھا وہاں سے واپسی پر ایک لڑکی سے ٹکروں ہو گیا تھا میرا یار شاید یہ خوشبوں اسی نے لگائی ہوگی۔

آنکھیں کھول کر چلا کرے زریان میں آپکا کسی کو دیکھنا برداشت نہیں کر سکتی تو آپکا یوں کسی کے قریب جانا کیسے برداشت کر پاؤں گی۔ آپ کو ایک بات سمجھ نہیں آتی وہ غصہ سے لال پیلی ہوئے بولی تھی۔

اوکے سوری بابا۔۔۔ وہ کان پکڑے معذرت کرنے کے انداز میں بولتے ہوئے اسے خود سے لگا گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

دور ہٹے زریان جائے پہلے اپنے جسم سے یہ خوشبو دور کر کے آئے پھر بات کرئیے گا مجھ سے۔ وہ اسکے سینے پر اپنا ہاتھ رکھے خود سے دور کرے بولی۔

اوکے۔۔ میں فریش ہو کر ابھی آیا۔ جلدی آئیگا مجھے اب سے ضروری بات کرنی ہے۔

وہ تھوڑی دیر بعد نہا کر واش روم سے باہر آیا تو خود کا انتظار کرتے سکیٹھ کو اسی طرح بیڈ پر بیٹھے پایا تو وہ اپنا مضبوط قدم اٹھائے چلتے ہوئے اپنے سائیڈ پر آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔ پھر اپنے ہاتھ کے اشارے سے سکیٹھ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔ وہ بھی بیٹھا کچھ بولے اسکے سینے پر سر رکھے لیٹ گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ہاں تو کیا ضروری بات کرنی تھی اپنے۔ زریان اسکے بالوں میں مسلسل اپنے ہاتھ کی انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھنے لگا زریان کا یہ عمل سکینہ کو سکون دیے رہا تھا اور اسکا غصہ زائل کر رہا تھا۔

زریان میں سوچھ رہی ہوں ہماری رانی کے لیے شہریار بھائی کیسے رہے گئے۔ ؟
کس حوالے سے سوچھ رہی ہے۔ اگر آپ شادی کے حوالے سے پوچھ رہی ہے تو ان دونوں کو آپ نے لڑتے دیکھا ہے نہ کس طرح ایک دوسرے سے لڑتے ہے یہ دونوں شادی کے لیے نہیں مانے گئے آپ بیکار میں ہی خوار ہو جائے گی۔
لیکن میں ایک بار کوشش کرنا چاہتی ہوں آپکو تو کوئی اعتراض نہیں ہے نہ اس میں مجھے کیا مسئلہ ہوگا آپ دونوں سے پوچھ لیے اگر دونوں راضی ہو جائے تو اگلے منٹہ شادی کر دے گے انکی۔

تو کر لے یاں سکینہ پکو اس بات کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے مجھ سے۔ وہ اسی طرح کھوئے کھوئے سے انداز میں کہتا آنکھیں موند گیا۔

تھینکیوں سوچ۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے اسے ٹیٹلی ہاگ کرتے بولی تو وہ انکھیں
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
موندے ہی گھیرا مسکرایا تھا۔

آپ یہ بتائے اپنے اتنی گرمی میں کھانا بنانے خود کیوں کھڑی ہوئی ملازمہ ساری مرگی تھی کیا۔ وہ اسکی غصے سے دبی دبی آواز غرایا تو وہ سینے سے اپنا سر اٹھائے تھوڑی اسکے سینے پر ٹکائے اسکے آنکھوں میں بغور دیکھنے لگی جس سے زریان کے

URDU NOVEL BANK

عمل میں تھوڑی نرمی آئی تھی۔ سکینہ اسکے پیٹ سے اپنا ہاتھ ہٹا کر اب اسکے چہرے پر رکھتی اپنا انگوٹھا اسکے گال پر راب کرنے لگی تھی زریان اب سے ایک بات کہوں وہ اسی طرح اپنے عمل کو جاری رکھے

بولی تو زریان جس کی حالت سکینہ کے عمل سے پہلے ہی عجیب سی ہو رہی تھی - وہ اسی طرح کھوئے کھوئے انداز میں اپنی گردن ہلاتا اسے بولنے کی اجازت دے گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com - اپکو پتا ہے زریان -

میاں بیوی ایک دوسرے کا قلبی سکون ہوتے ہیں۔ ایک دوسروں کو راحت پہنچاتے ہیں۔ اور اپکا ہر کام اپنے ان ہاتھوں سے کرنا مجھے ایک سکون بخش

URDU NOVEL BANK

احساس دلاتا ہے۔ اپنے ارد گرد ہر پل آپکے ہونے کا۔ جس طرح ابھی آپکے پہلوں میں رہیں کر سکون مل رہا ہے۔

ملازمہ ہماری مدد کے لیے ہوتی ہے زریان۔ رشتوں کے سکون اور راحت کے حصہ دار نہیں ہوتی جسکو میں ان کے ساتھ بانٹتی پھیروں۔

وہ ٹک ٹکی باندھے اپنی بیوی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جس کا ہر لفظ مضبوط دیکھائی دیا اسے۔ جس کا ذکر کرنے میں اسکی بیوی کے آنکھوں میں ایک الگ کی چمک تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسکی باتوں میں اتنا کھویا تھا کہ اسکا نزدیک انا اسے محسوس ہی نہیں ہوا۔ اب سکینہ اپنا دونوں ہاتھ اسکے دونوں گال پر رکھے خود کا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹیکائے جسباتوں سے چور لہجے میں بولی۔

زریان محبت تو سمندر کی گہرائی میں چھوپی سیپ کے اندر محفوظ ان موتیوں سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ جس کے ملنے پر انسان کو پھر کسی قیمتی شے کی چاہ یا طلب نہیں رہتی اور مجھے بھی اب آپ کے مل جانے کے بعد کسی قیمتی شے کی طلب نہیں رہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہوئے رو دی تھی اسکے آنکھوں سے آنسوؤں اپنی محبت کے مل جانے پر خدا کے شکرانے پر گرا تھا جو سیدھا سکینہ کی آنکھوں سے نکل کر زریان کے چہرہ پر گرا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ-----آپ رو کیوں رہی ہے۔ وہ زریان کی آواز سن کر اپنی آنکھیں کھول کر اپنے شوہر کا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔ جسے مانگنے کے لیے اس نے اپنے رب سے کتنی دعائیں کی تھی۔ کچھ نہیں بس ایسے ہی رونا آگیا تھا وہ یہ کہہ کر زریان کے ماتھے پر بوسہ دیے اسکے گردن پر اپنا منہ چھپائے سو گئی تھی۔ وہ تو سو گئی تھی لیکن اپنے ہر عمل اور الفاظ سے زریان کی نیند اڑا لے گی تھی۔ جس نے پوری رات اپنے ہی سوچھ میں کاٹا تھا۔

!ساری ہجر کاٹ لیا میں نے تیری اس جدائی میں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

!اب تو بس تیرے پہلوں میں سکون کی خواہش ہے

!ساری رنجشیں -- اور یہ دوری مٹ جائے۔۔۔۔۔

!بس ایک پل تیری محبت کا مجھے میسر ہو جائے۔۔۔

*****ZS*****

سکینہ آج معمول کے مطابق صبح دیر سے اٹھی تھی۔ کیونکہ زریان آج آفس جلدی چلا گیا تھا اور سکینہ کو سختی سے ناشتہ بنانے منع کرتا یہ کہتا کہ اسے اتنی جلدی ناشتہ کرنے کی عادت نہیں وہ آفس میں ہی کچھ کھا لیں گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ جیسے ہی اٹھ کر نیچے آئی تو رانی کو کچن میں ناشتہ بناتے دیکھ خود بھی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔ ارادہ رانی سے بات کرنے کا تھا شہیار کے حوالے سے۔ کیا کر رہی ہے میری چھوٹی سی جان۔

اہو اہو۔۔۔۔۔ سکینہ کے اتنے پیار سے بولنے پر رانی کو آچانک اچھو لگا تھا۔ جس پر اسے کھانسی شروع ہو گئی تھی۔ بی ایس اتنی میٹھے الفاظ کہی میں کوئی خواب تو

URDU NOVEL BANK

نہیں دیکھ رہی ہوں نہ ذرہ چوٹی تو کاٹے یار۔ وہ اپنے ہاتھ اسکے آگے کرتی فوراً
بولی تو سکینہ کو اسکی اتنی معصومیت پر ہنسی آگئی تھی۔

نہیں۔۔۔ رانی بی بی یہ کوئی خواب نہیں ہے۔ سو فیصد حقیقت ہے۔ ویسے تم
کر کیا رہی ہوں۔؟

ناشتہ بنا رہی ہوں یار۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ہمنہم

زریان بھائی کہاں ہے بی ایس؟۔ وہ آفس صبح جلدی ہی چلے گئے تھے۔ ان کی
کوئی کلائنٹ سے میٹنگ تھی۔

URDU NOVEL BANK

اووووو۔۔۔۔۔ رانی۔۔۔ وہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے اسے پکارتی ہے۔ جواب سکیہ اور اپنا ناشتہ ٹیبل پر سجا رہی تھی۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ وہ سکیہ کو اتنے سیریس انداز میں دیکھ کر خود بھی اسکے سامنے والی چیر پر بیٹھ گی۔

جی آپ بولیں کیا بات ہے۔ رانی اگر میں اور زریان تمہاری زندگی کا کوئی فیصلہ کرے گئے تو کیا آپ ہمارا فیصلہ مانو گی۔ آپ یہ کیسی بات کر رہی ہے آپ دونوں کا ہر فیصلہ مجھے دل سے قبول ہوگا آپ ایسے کیوں؟ کہہ رہی ہے۔ رانی میں نے اور زریان نے اپنی شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور آپ کے لیے ایک لڑکا بھی دیکھ رکھا ہے۔ لیکن ہم دونوں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کیا آپ کسی کو پسند کرتی ہیں تو ہمیں بتائیں ہم ان کے گھر آپکا رشتہ لیے کر جائے گئے۔

سکیہ اسکے ہاتھ میں اپنا رکھتی اسے اپنے ہونے کا احساس دلانے لگی تھی۔

نہیں آپنی میں کسی کو پاسند نہیں کرتی ہوں آپ اور بھائی جہاں چاہیئے میری شادی کردے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ رانی کا جواب سنتے ہی سکینہ کے چہرے پر ایک دل فریب سی مسکراہٹ آئی تھی۔ کیا آپ اپنے ہونے والے شوہر کا نام جانا نہیں چاہیے گی۔ نہیں اپنی اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ پر اور بھائی پر پورا بھروسہ ہے وہ جسے بھی میرے لیے چنے گے وہ میرے لیے ایک بہترین شخص ہوگا۔ وہ یہ کہہ کر سکینہ کے رکھے ہاتھ پر ہی اپنا دوسرا ہاتھ رکھے اسے یقین دلانے لگی تھی اپنی رضامندی کا۔ رانی آپکا بہت بہت شکریا اتنا بھروسہ کرنے کے لیے وہ فوراً ہی اپنی چیئر سے اٹھ کر اسے خود کے گلے سے لگائیں خوشی سے بولی تھی۔ وہ تو سکینہ کے اتنی فکر میں ہی مسرت بہری آنکھوں سے دیکھتی ہلکا سا مسکرا دی تھی۔ یہی لوگ تو تھے جو غیر ہو کر بھی اس سے کبھی غیروں والا سلوک نہیں کئے تھے۔ پھر دونوں نے باتیں کرتے کرتے ایک خوش گوار ماحول میں ناشتہ کیا تھا۔

*****ZS*****

سکینہ نک سک سی تیار ہو کر سیرُھی سے اترتی جسے ہی ہی باہر جانے کے لیے اپنے قدم آگے بڑھاتی ہے اپنے پیچھے سے رانی کی آواز سن فوراً ہی پلٹی تھی۔ آپ صبح صبح کہا جا رہی ہے۔ رانی میں یونی جا رہی ہوں آگے کی ایڈمشن کے لیے واپسی پر مجھے شام ہو جائے گی۔ دو تین کام اور بھی ہے جسے نمٹا کر اونگی۔ تم بھی ایسا کرو آج اپنے لیے شاپنگ کر آؤ۔ سکینہ اسے کندھوں سے پکڑے پیار سے کہتی ہے۔۔۔

پر آپ۔۔۔۔۔ میرے پاس تو کافی کپڑے ہیں میں کیا کرونگی اتنے کپڑے خرید کر۔ تو کیا ہوا لڑکی اور لے آؤ اور تھوڑا گھوم پھیر بھی لینا یا بلکہ ایسا کرو وہ تمہاری

URDU NOVEL BANK

دوست نوشاہہ ہے نہ اسے ساتھ لیں جاو اپنے لیکن آپ دونوں شام سے پہلے
واپس اجانا ۔

اوکے ----- وہ خوش ہوگی تھی سکینہ کی بات سن کر۔

چلو پھر میں چلتی ہوں۔ سکینہ یہ کہتے ہی باہر کے طرف بڑھ گی تھی۔۔ پہلے وہ
یونی گی وہاں اسنے اپنا ایڈمشن فارم بھرا پھر اسکا رخ اپنے کمپنی ایف کے
انڈسٹریس کے طرف تھا جہاں وہ زریان کو سرپرائز دینے جارہی تھی۔

سکینہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوئی پورے آفس کے لوگ اسکے استقبال کے لیے
کھڑے اسے سلام پیش کر رہے تھے کیونکہ وہ واحد اس ایف کے کمپنی کے وارث

URDU NOVEL BANK

تھی جن کا برنس دنیا بھر میں مشہور تھا سکینہ کو آفس میں دیکھ مینجر بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا۔

میم آپ ----- آئیں میم میں آپکو آپکا آفس دیکھا دو اور میں زریان سر کو آپکے آنے کی اطلاع دیتا ہوں۔

مینجر صاحب۔۔ رہنے دیے میں اپنے شوہر کو سرپرائز دینے کی نیت سے یہاں آئی ہوں۔ آپ زحمت نہ کرئے میں خود چلی جاؤگی ان کے آفس تک۔ اور ہاں آپ سب کان کھول کر میری بات سن لیے جب تک میں اپنے شوہر کے آفس کے اندر موجود ہوں گی تب تک کوئی بھی وہاں کسی بھی کام سے آفس کے اندر انٹر نہیں ہوگا۔ اس ڈیٹ کلیر ایوری ون۔ یس میم سب ایک ساتھ یک جو آواز میں بولیں تھے۔ جسے سن کر وہ مسکراتی ہوئی زریان کے آفس کی طرف بڑھ گی۔

URDU NOVEL BANK

وہ آفس کا دروازہ نوک کرتی انداز سے جواب کا انتظار کرنے لگی تھی جب کچھ وقت کے زریان کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔ یس کمینگ وہ مصروف سے انداز میں بولتا اپنے لیپ ٹاپ میں کوئی پروجیکٹ دیکھ رہا تھا۔ سکینہ انداز آکر ایک کونے میں کھڑی ہو کر زریان کو بغور دیکھنے لگی۔ مس علیشہ آپ فائل لے آئی ہے اس پروجیکٹ کی وہ اسی طرح کام کرتے ہوئے بغیر نظر اٹھائیں پوچھنے لگا۔ جب آگے سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ نظر اٹھا کر دیکھتا ایک پل کے لیے سکینہ کو اپنے آفس میں کھڑا دیکھ چونک گیا۔ جو ولیٹ اور ریڈ ڈریس میں موجود سر پر اچھے سے چادر لیے دیوار کے سہارے کھڑی مسکراتی آنکھوں سے اسے ہی مسلسل دیکھیں جا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ آپ۔۔ آپ یہاں۔۔ کیا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے آفس میں زریان یہ کہتے ہی ہڑبڑا کر اپنی کرسی سے اٹھ کر اسکی طرف بڑھا۔

URDU NOVEL BANK

اسے اس طرح گھبراتا دیکھ وہ فوراً آگے بڑھ کر اسکا دونوں ہاتھ تھامے کہنے لگی۔
 - افس زریان اپ تو فوراً پریشان ہو جاتے ہے۔ کیا آپکو میرا یہاں انا اچھا نہیں لگا
 سکینہ اپنے چہرے پر ڈھیروں معصومیت لائے اپنی پلکیں بار بار چھپکائے اس سے
 پوچھنے لگی تو زریان اس کو اس طرح شرارت کرتے دیکھ یہ تو سمجھ گیا تھا کہ یہ
 اسکی بیوی کا کوئی سرپرائز پلین ہے جس کی فرمائش ابھی تھوڑی دیر میں ہونے
 والی تھی۔ جی تو بیوی صاحبہ آپ بتائی گی کہ آج آفس آکر آپ نے اپنے شوہر
 پر اتنی مہربانی کیوں کی ہے۔ سکینہ زریان کی بات سن آگے بڑھ کر اسکے گلے میں
 اپنی دونوں باہیں ڈالیں اپنی آنکھوں میں شرارت لیئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر
 بولنے لگی اس بیوی کو آج اپنے شوہر کے ساتھ باہر لانچ کرنے کا بہت موڈ ہو رہا
 ہے تو آپ سے یہ بیوی ریکویسٹ کرتی ہے کہ اسکی یہ خواہش اسکا شوہر پوری
 کرے۔

URDU NOVEL BANK

بس اتنی سی خواہش ہے اپکی اپنے شوہر سے سکینہ اسے الگ ہوئے گردن ہاں
میں ہلاتی زریان کو مسکرانے پر مجبور کرگی تھی۔

میری سویٹ۔ کیوٹ۔ معصوم بیوی صاحبہ آپ یہاں بیٹھے تھوڑی دیر میں اپنا
کام ختم کر لو پھر لانچ کے لیے چلتے ہے۔ جب تک آپ کافی انجوائے کرتے وہ
سکینہ کا دونوں گال پیار سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

جو حکم میرے سرتاج وہ اپنے سر کو تھوڑا سا خم دیتے کہہ کر مسکراتی ہوئی
صوفے کے طرف بڑھ گی تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ہیلوں۔۔۔۔۔ دو کافی میرے آفس میں بھیج دیجئے۔ تھوڑی دیر میں ہی آفس
بوائے دو کپ کافی لے کر اندر آیا ایک سکینہ کے سامنے رکھے اور دوسرا زریان کے
ٹیبیل پر رکھتا واپس کو پلٹ گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

زریان مسلسل لیپ ٹاپ میں جھوکا اپنا کام کر رہا تھا۔ جبکہ سکینہ جو بالکل اسکے ٹیبل کے سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی اپنے ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑے اپنے شوہر کو بینا پلک چھپکائے بس دیکھتی جا رہی تھی اور سوچھنے لگی اسکا شوہر کتنا سادہ مزاج کتنا اچھا تھا جو اسکی ہر بات کا مان رکھتا ہے۔ زریان اپنے چہرے پر نظروں کی تپیش محسوس کر اپنا چہرہ اٹھائے سکینہ کی طرف دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ دونوں ابروؤں اچکائے اشارے سے پوچھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا؟

وہ بھی اسکے انداز میں ہی اشارے سے کہتی گردن نفی میں ہلاتی مسکرانے لگی زریان اسے اس طرح مسکراتا دیکھ دوبارہ کام ختم کرنے لیپ ٹاپ میں جھک گیا

کام ختم ہو گیا اب ہم لالچ پر جاسکتے سکینہ - ہاں چلیں پھر واپسی پر شہریار بھائی کے طرف بھی جانا ہے - رانی کا رشتہ لینے وہ کھڑی ہوتی پور جوش انداز میں زیریاں سے بولی

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ جو اپنی چیئر سے اٹھ کر آگے بڑھ رہا تھا سکینہ کی بات سن وہی کے وہی اسکے قدم جم گئے تھے ۔

www.urduovelbank.com

یہ کب ہوا

آج صبح۔۔۔۔۔ میں رانی سے پوچھ چکی ہوں بس اب بھائی سے پوچھنا ہے۔

سکینہ آپ تو ہر کام میں بہت فاسٹ ہے یار کل رات ہی تو ہماری بات ہوئی تھی۔ اور آج صبح ہی اپنے یہ کام انجام دے دیا۔

اب چلے زیادہ مت سوچھے اس بارے میں وہ اسکے بازوؤں میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالے کھینچتے ہوئے آفس سے باہر لے جانے لگی تھی۔

وہ دونوں لانج کر کے سیدھا شہریار کے گھر آئے تھے اب وہ دونوں شہریار کے بالکل سامنے بیٹھے بولنے کی تہمید بانے لگے۔ سکینہ نے ہمت کر کے بولنا شروع کیا۔

شہریار بھائی ہم آپ سے ایک ضروری بات کرنے آئے ہیں۔

جی بولیں بھابھی آپ تو بس حکم کرے۔ سکینہ اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے آگے کی بات بولنے کے لیے اپنے الفاظ جوڑنے لگی تھی۔ وہ ہم

چاہتے ہے آپکی اور رانی کی شادی ہو جائے۔ وہ یہ بول کر جیسے ہی خاموش ہوئی تھی۔ شہریار کا اڑا اڑا رنگ دیکھ اسے لگا شاید وہ یہ بات کرنے میں جلد بازی کر گئی ہے۔ بھابھی آپ کیا بول رہی رانی جی تو مجھے پسند نہیں کرتی پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ شہریار بھائی آپ اپنی بات کرئے۔ کیا آپ رانی کو پسند نہیں کرتے؟

میں انھیں پسند کرتا ہوں وہ مجھے اچھی لگتی ہے پر انکی پسند کا کیا وہ اپنا سر جھکائے مجھے مجھے دل کے ساتھ بولا۔

تو بھائی ناپسندگی کو پسند میں تبدیل کرنا کون سا مشکل کام ہے۔ میں نے اسے شادی کے لیے منا لیا ہے۔ پر اسے ابھی ہونے والے دولہے کا نام نہیں بتایا ہے۔ اور یہ کام آپ کرئے گے اور آپ اسے اپنے لیے راضی بھی کرئے گئے۔

زریان سامنے بیٹھا انکی باتیں سن رہا تھا۔ وہ سوچ کر آیا تھا کہ وہ خود شہریار سے اس بارے میں بات نہیں کرئے گا وہ خود جو بھی فیصلہ کرنا چاہے کرے اس سے زریان کو کوئی سروکار نہیں تھا۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔ اپ کہے رہی ہے تو میں ان سے بات کرونگا۔ وہ دونوں شہریار سے بات کر کے اب گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

*****ZS*****

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھیں گھر کی طرف روانہ تھے جب سکینہ کے سیل پر رانی کی کال آنے لگی تھی۔ کیس کی کال آرہی ہے اس وقت آپکو۔ زریان اسے پریشان دیکھ فوراً پوچھا۔ رانی کی کال آرہی ہے میں کیسے بھول گئی وہ گھر میں اکیلی ہے اور اب تو رات کے دس بج گئے ہیں اسنے تو ہمارے انتظار میں کھانا بھی نہیں کھایا ہوگا۔ تو آپ کس بات کا انتظار کر رہی ہے کال اٹھائے اور کہہ ہم بس پانچ منٹ میں گھر آرہیں ہے آپ کھانا لگوائے۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

تھینکیوں زریان۔ اس نے سکینہ کی بات سن کر اب کار کی اسپید بڑھادی تھی وہ لوگ ٹھیک دس منٹ بعد ہی گھر پر پہنچ چکے تھے۔ رانی جیسے ہی دونوں کو گھر میں داخل ہوتے دیکھی فوراً بھاگ کر۔ سکینہ کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ آپی کہا تھے آپ دونوں میں کب سے انتظار کر رہی ہوں۔ اپکو پتہ ہے مجھے بھوک برداشت نہیں ہوتی ہے۔ وہ اپنے چہرے پر خفہ خفہ انداز لیئے بولی تو سکینہ اسکی بات سن کر کافی شرمندہ ہوگی تھی آخر اسکے ڈیڈ نے اسکی ساری ذمہ داری سکینہ پر چھوڑ کر گئے تھے۔

وہ فوراً آگے بڑھ کر اسکے قریب ہوئے رانی کو گلے سے لگائے سوری کرنے لگی۔ سوری آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ وہ اسے الگ ہو کر اپنے دونوں کان پکڑے معصومیت سے کہتی اسے ہسناگی تھی۔

اگر میری سالی اور بیوی کی معافی طلافی ہوگی ہے تو اب ہم کھانا کھانے چلیں۔

URDU NOVEL BANK

جی بھائی----- زریان کھانا کھا کر اپنے روم میں پہلے ہی چلا گیا تھا جبکہ وہ دونوں کھانا کے برتن سمیٹ رہے تھے۔ رانی اب چائے پیوں گی

نہیں آپی میں اب سونے جا رہی ہوں۔ گڈنائٹ رانی یہ کہہ کر کچن سے نکل کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔ سکینہ بھی چائے کے دو کپ لینے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔ وہ روم میں آئی تو زریان بیڈ پر بیٹھے اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف آفس کا کام کر رہا تھا۔ وہ اسے کام کرتا دیکھ آگے بڑھ کر چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی۔ ورڈ ڈراپ سے اپنے نائٹ ڈریس لیے فریش ہونے چلی گئی تھی۔ وہ فرش ہو کر واپس آئی تو چائے ٹیبل اسی طرح پڑی تھی۔ وہ چائے کے کپ اٹھائے ایک کپ زریان کے ہاتھ میں پکڑتی اور دوسرا خود لیے اسکے برابر میں آکر بیٹھ گئی۔ سکینہ جیسے ہی برابر میں آکر بیٹھی تھی زریان اسے مسکراتی آنکھوں سے دیکھ شکر یہ ادا کر چائے پینے لگا۔

واہ مزہ آگیا۔۔ بہت اچھی چائے بنی ہے اپنے وہ اپنا کپ خالی کر کے سکینہ سے بولا جس پر وہ مسکرا دی۔ وہ اب اپنا چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتی اسکے

URDU NOVEL BANK

کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے کہنے لگی زریان میں سوچھ رہی ہوں شہیار بھائی کو کل بولا لیتی رانی سے بات کرنے کے لیے آپکا کیا خیال ہے - سکینہ آپکو نہیں لگتا یہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے -

ان دونوں کو تھوڑا وقت دینا چاہئے ہمیں - سکینہ زریان کی بات غور سے سن رہی تھی جب وہ کہہ کر خاموش ہوا تو وہ اپنا چہرہ اسکے کندھے سے اٹھائے اپنی تھوڑی اسکے کندھے سے ٹکائے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگتی ہے - زریان میں چاہتی ہوں اسکی شادی جلدی ہو جائے کیونکہ اسنے بہت کم عمر میں ہی اپنے ماں باپ کو کہو دیا تھا وہ شروع سے ہی اپنے اوپر خوش رہنے کا کھول چڑھا کر رکھتی ہے - جبکہ میں جانتی ہوں وہ اکیلے میں ماں باپ کو یاد کر کے روتی ہے - وہ بہت بہت تنہا ہے اندر سے میں چاہتی ہوں کوئی اسکا بھی اپنا ہوں - جس سے وہ اپنے غم شئی رکرتے جسے وہ اپنا کہیں وہ رانی کے دکھوں کا ذکر کرتے ہوئے اسکے آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے - زریان اسے دوسروں کے غم میں اس طرح روتا دیکھ جھوک کر سکینہ کے دونوں آنکھوں میں باری باری بوسہ

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

نظر ڈال رہا تھا کہ آچانک سکینہ نے کروٹ بدل کر اپنا رخ زریان کی طرف کیا تو وہ اپنے پہلوں میں اپنی بیوی کو اتنے پرسکون حالت میں سوتا دیکھ کہ آچانک اسکے دل نے اپنی بیوی کو قریب سے دیکھنے کی خواہش کی تو وہ اپنے کام کو چھوڑ کر اسکے برابر میں آکر سوگیا پھر اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اسکے گالوں میں ر ب کرنے لگا وہ اسکے بند پلکو کو مسلسل دیکھ کر سوچنے لگا تھا۔

*ڈر لگتا ہے مجھے اپنے وجود کے کہوں جانے سے -----

visit for more novels:

تیری ان شدت بھرے محبت میں خود کے قید ہو جانے سے۔*

*کہی میں خود سے خود کو ہار نہ بیٹھوں -----

میں تیری ان بے لوث چاہتوں کا کہی درباریں مجرم نہ ہو بیٹھوں -----*

URDU NOVEL BANK

پھر جھوک کر اسکے دونوں گالوں پر بوسہ دیے اسے خود سے لگائے اپنی آنکھیں
 موند گیا زریان کو نہیں پتہ تھا وہ یہ سب سکینہ کے سوائے وجود سے کیوں کہہ رہا
 تھا شاید وہ خود اپنے احساس کے بدلنے سے ناواقف تھا یا وہ جان کر بھی حقیقت
 قبول نہیں کر رہا تھا۔ یا کرنا نہیں چاہتا تھا۔

*****ZS*****

نورین

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ جلدبازی میں اپنے کمرے سے نکلتی رانی کو انچی انچی آواز دینے لگی۔ رانی
 جو ابھی سو کر اٹھی تھی سکینہ کی آواز سن کر ہڑبڑا کر اپنے کمرے سے باہر نکلی
 تھی۔

URDU NOVEL BANK

جی جی آپنی ---- وہ فوراً بھاگتی ہوئی سکینہ کے سامنے آکھڑی ہوئی اور لمبی لمبی سانس لینے لگی تھی۔ ریلیکس اتنی ہاپ کیوں رہی ہوں اور اس طرح بھاگ کر آنے کی کیا ضرورت تھی وہ آگے بڑھ کر اسکی پیٹ سہلاتے ہوئے بولی

میں ٹھیک ہوں آپنی ---- آپ بولے کیا بات ہے۔ رانی میں نے اور زریان نے ناشتہ کر لیا ہے۔ میں گی تھی تمہیں جگانے پر تم گہری نیند میں سو رہی تھی تو میں نے جاگانا مناسب نہیں سمجھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ کھی جارہی ہے کیا ؟

ہاں ---- وہ میں یونی جارہی ہوں۔ آج سے میری کلاس اسٹاٹ ہے۔ زریان میرا باہر انتظار کر رہے ہے۔ تم سب دیکھ لینا اور اگر کوئی بھی مسئلہ ہوں تو مجھے فوراً

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

کال کرنا میں اب چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا میری جان۔ وہ اسکے گال پیار سے
پچکارتے ہوئے بولی تھی تو رانی ہنستی ہوئی فوراً بولی تھی۔

جی آپ آئی آپ جائے میری ٹیشن نہ لیں۔

سکینہ کے باہر جاتے ہی رانی بھی اپنے کمرے میں فریش ہونے چلی گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

*****ZS*****

وہ ناشتہ کرنے کے بعد چائے لیں کر لان میں آگئی تھی لان میں لگے پھولوں کے
قرب جاکر اسکی خوشبو کو اپنے سانسوں میں اتارتی اور اسے چھوں کر خوش ہوتی

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

URDU NOVEL BANK

-رانی اپنے اس عمل میں اتنی مصروف تھی کہ خود کے پیچھے کھڑے شہیار کی موجودگی کو محسوس ہی نہ کر سکی تھی ۔

اوووووووو-----تو اب رانی جی ان پھولوں کے ساتھ رو مینس کر رہی ہے ۔ رانی اپنے پیچھے سے آچانک کسی مرد کی آواز سن وہ ہڑبڑا کر پیچھے مڑتی کہ آچانک رانی کے پیر موڑنے پر وہ جسے ہی پیچھے کو گرنے لگی تھی شہیار نے فوراً اگے بڑھ کر اسکی کلامی کو تھام لیا ۔

رانی جو اس حملے پر اپنی آنکھیں میچ گی تھی خود کے محفوظ ہونے پر اپنی آنکھیں کھول وہ اپنے سامنے کھڑے شہیار کو گھورنے لگی تھی ۔ شہیار کو تو ایسا لگا کہ وہ لڑکی اسے سالم ہی نکلنے کا اردہ کئے کھڑی ہے ۔ وہ رانی کو اس طرح غصے میں دیکھ اپنی دانت نکالے ہنسنے لگا ۔

URDU NOVEL BANK

کیا ہے۔۔۔ کیوں روز روز منہ اٹھائیں آجاتے ہیں اپ۔ بندہ منہ سے تھوڑی چل کر آتا ہے رانی بی بی اپنے ان دو پیروں سے چل کر آتا ہے وہ اپنے پیروں کو آگے پیچھے اسٹیپ لیے کر بولا۔ تو وہ چڑ کر فوراً بولی۔۔۔۔ ہاتھ چھوڑے میرا۔۔۔۔۔ شہریار۔۔۔۔

آپی گھر پر نہیں ہے بعد میں آئیں گا۔۔ وہ یہ کہہ کر اندر کے طرف جیسے ہی قدم بڑھاتی شہریار کی بات سن وہی شوکت میں کھڑی اسے اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھول کر نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

visit for more novels:
www.urduromanovelbank.com

کیا آپ میرے چھوٹے چھوٹے مصوم بچے پنکی اور ببلو کی ماں صاحب بننا چاہیے گی۔ دیکھیں نہ میرے مصوم بچے روز مجھے اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے گھور کر پوچھتے ہیں ڈیڈ آپ مام کو کب منائے گے۔

واٹ----- رانی اس بات کو سمجھتی فوراً صدمے سے نکل کر بولی تھی۔ کیا بولیں جارہے ہیں آپ۔ کب ہوئے آپکے بچے اور اپنے شادی کب کر لی۔ یقین چھوپ کر کی ہوگی آج آئیں بھائی میں بتاتی ہوں آپکے کرنا مے زریان بھائی کو۔ رانی تو صدمے میں بغیر اسکی بات سمجھیں بولی ہی جارہی تھی۔

شہریار اسکے انکشاف سن کر اپنے سر پکڑے وہی چیئر پر بیٹھ گیا۔ وہ اسے سر پکڑ کر بیٹھیں دیکھ فوراً آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے نرم لہجے میں بولی آپ پریشان نہ ہوں اگر آپ اپنی شادی چھپا کر رکھنا چاہتے ہے تو میں بھائی کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسکی ایسی باتیں سن کر چھٹکے سے چیئر سے اٹھا اسکے دونوں بازو پکڑے دیوار سے لگاتا اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑے بولا۔ پاگل لڑکی تمہیں میں شادی کے لیے پرپوز کر رہا تھا۔ میرے کوئی بیوی بچے نہیں ہے سمجھی تم۔۔۔۔۔

تو وہ۔۔۔۔۔ وہ پنکی اور ببلو کو۔۔۔۔۔ کون تھے۔ رانی شہیار کو اتنے غصہ میں دیکھ ہکلاتے ہوئے بولی۔ وہ تو میں نے ان فیوچر کے لیے بولا تھا۔ یہ کہتے شہیار کے آنکھوں میں واضح شرارت جھلک رہی تھی۔

visit for more novels.

یو چیپ انسان۔۔۔۔۔ رانی اسے خود سے دور ڈھکیلے چھیلا کر

بولی تو شہیار اسے اس طرح بھپری شیرنی بنے دیکھ فوراً آگے بڑھ کر اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

کیا ہو گیا ہے رانی۔۔۔ میں تو بس مزاق کر رہا تھا۔ پلیز ریلکس کرئے یار اچھا سوری وہ اپنے دونوں کان پکڑے گھٹنے کے بل بیٹھا اپنے چہروں پر ڈھیروں معصومیت

URDU NOVEL BANK

طاری کئے بولا تو رانی اسے اس طرح زمین پر بیٹھے دیکھ کافی شرمندہ سی ہوگی تھی

-

پلیز کھڑے ہوں شہریار۔ اس طرح نہ کرئے۔ پہلے آپ معاف کرے مجھے اور وعدہ کرئے میری بات سنے گی۔

اوکے۔ وہ آخر کار تھک ہار کار لان میں رکھے چیئر پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔ مسٹر شہریار ہم باقی کے باتیں بیٹھ کر سکتے ہیں۔

جی بالکل۔۔ وہ یہ کہہ کر اس کے سامنے والی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

رانی مجھے آپکو کچھ بتانا ہے۔

جی بولیں میں سن رہی ہوں -

وہ اسکا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ آپ سے کل بھابھی نے شادی کے حوالے سے بات کی تھی۔ اور شاید آپ نے اپنے ہونے والے شوہر کا نام جاننا ضروری نہیں سمجھا۔ پر میں بتانا چاہتا ہوں آپکو اسکا نام۔ وہ اب آنے والے وقت کا سوچھ ایک گہرا سانس لیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسکے سامنے بیٹھی لڑکی اسکا نام سن توپ کے طرح ایک دم پھٹ پڑے گی۔ بھابھی آپکی شادی مجھ سے کروانا چاہتی ہے۔ وہ یہ بول کر خاموش ہو کر اب رانی کے جواب اور ریکٹ کا انتظار کرنے لگا تھا۔ تو کیا آپ نہیں کرنا چاہتے ہے مجھ سے شادی مسٹر شہریار؟۔ وہ رانی کی بات سن کر فوراً اپنے چیئر سے اٹھا اور اسکے پاس گھوٹنے کے بل بیٹھ گیا۔ رانی میں آپکو شروع سے ہی پسند کرتا تھا بس آپکی ناپسندگی سے ڈر کر اظہار نہیں کر پایا۔ پر میری مشکل بھابھی نے آسان کر دی ہے میں آپ سے شادی اپنی خواہش اور رضامندی سے کر رہا ہوں۔ میں بس آپکے دل کی بات جاننا چاہتا ہوں کیا آپ بھی

URDU NOVEL BANK

اپنی پسند اور رضامندی سے یہ شادی کر رہی ہے؟۔ شہریار میں آپ سے کوئی جھوٹ نہیں بولوں گی۔ وہ اب اپنا دل تھامے رانی کا جواب سننے لگا تھا۔ میری شادی کہی بھی تو ہونی ہے نہ تو کیوں نہ پھر آپ اپنی پسند سے ہی کروادیں پھر چاہیئے آپ ہوں یہ آپ کی جگہ کوئی اور مجھے فرق نہیں پڑتا ہے۔ لیکن اب مجھے یہ دیکھنا ہے یہ شادی میرے لیے محبت کا سوگات لاتی ہے یہ سمجھوتے کا۔ وہ یہ کہہ کر چیئر سے اٹھ کر اندر جانے لگی تھی۔ جبکہ وہ اسکی بات سن اپنے دل میں یہ عہد کرچکا تھا کہ ایک نہ ایک خود کے لیے رانی کی ناپسندگی کو پسند میں ضرور بدلے گا اب وہ بھی زمین سے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

زریان آفس میں موجود ہر ایک فائل کو الٹ پلٹ کر دیکھتا پر اپنی مطلوبہ فائل نہ ملنے پر نامایوسی سے واپس رکھ دیتا۔ وہ اس کام میں مصروف تھا جب مینیجر اجازت لیے اندر آیا۔ سر آپ کچھ ڈھون رہیں ہے۔ ہاں ایک ضروری فائل ڈھون رہا تھا۔ انکل کی ایک پروجیکٹ فائل ہے۔ اچھا یہ بتاؤں مینیجر انکل ایف کے انڈسٹریس کی ساری فائل یہی رکھتے تھے یہ وہ کہی اور بھی رکھتے ہے۔ پر سر فردا سر نے تو مجھے کسی پروجیکٹ کے بارے آگاہ نہیں کیا۔ جسٹ شٹ اپ مینیجر میں نے جو پوچھا ہے اسکا جواب دو وہ اتنی زور سے ڈھاڑا تھا کہ مینیجر اسکے غصہ سے کاپنے لگا تھا۔ سر وہ فردا سر اپنے امپونٹ ڈکومنٹس اپنے گھر کے سڈی روم میں موجود لوکر میں رکھتے ہیں اور اس لوکر کے پاس وارڈ صرف وہ اور سکینہ میم جانتے ہیں۔ وہ ڈر کے مارے ساری بات بول گیا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب تم جاسکتے ہوں۔ وہ پریشانی کے عالم میں اپنی کرسی پر سر پکڑے ڈھ ہو گیا تھا۔ مجھے اس مصیبت سے جلد ہی چھوٹکارا پانا ہے۔ مجھے ڈر لگتا

URDU NOVEL BANK

ہے اب خود سے کہی آپکی محبت مجھے ایک سیراب نہ بنادے سکینہ۔ جس کے پیچھے
آپ بھاگ بھاگ کر خود کو اور مجھے زخمی کر لیے گی۔

*****ZS*****

وہ آفس سے گھر آیا تو سکینہ اس کے انتظار میں اسی طرح کھڑی رہتی اسے پانی
پیش کرتی ہے۔ اسے خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتی وہ زیران کے قریب سے
قریب تر ہوتی جا رہی تھی بلکہ وہ اسکی عادت بنتی جا رہی تھی جو وہ ہرگز نہیں چاہتا
تھا۔ لیکن ضروری نہیں جیسا ہم چاہیے ویسا ہی ہوں۔ کچھ فیصلہ رب کرتا ہے۔

زیران سٹڈی روم میں موجود فائل ڈھونڈ رہا تھا اور ساتھ ساتھ سٹڈی روم کے
دروازے پر بھی اپنی نظریں رکھیں ہوئے تھا۔ کہ آچانک اسکی نظر لاکر پر پڑی۔ وہ

URDU NOVEL BANK

جیسے ہی اپنے مضبوط قدم اٹھائے اس لاکر کی طرف بڑھا ٹھیک اسی پل سڈی روم کا دروازہ کھول کر سکینہ اندر آئی تھی سکینہ کے چہرے کی طرف زریان کی پشت تھی۔ جس کی وجہ کر وہ زریان کے چہرے کے تاسر نہ دیکھ سکی تھی۔

وہ چلتی ہوئی اسکے قریب آئی اسے پیچھے سے گلے لگائے اپنا سر اسکے پیٹ سے لگائے اپنی آنکھیں بند کرے بولی۔ زریان میں کب سے آپکا روم میں ویٹ کر رہی ہوں اور آپ یہاں اتنی رات کو کیا کر رہیں ہے آپکو پتا ہے نہ مجھے آپکے بغیر نیند نہیں آتی ہے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یاں اب چلیں چھوڑے سارے کام۔۔ اوکے بیوی صاحبہ وہ پلٹ کر اسے اپنے بازوؤں میں سمائے خود سے لگائے پیار سے بولا کیونکہ وہ جانتا تھا اسکی بیوی اسکے لمس کی عادی ہوگی تھی۔ جب تک وہ اسکا سر اپنے سینے پر رکھے اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں نہیں چلاتا تھا تب تک سکینہ کو نیند نہیں آتی تھی۔

زریان----- وہ اسکی اتنی خوف ناک بات سن چھٹکے سے اسے خود سے دور کئے یک ٹک زریان کے آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی جس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہنے لگے تھے۔

www.urdunovelbank.com

اب آپ روم میں نہیں آئے گا زریان۔۔۔۔۔ وہ غصے سے کہتی مڑ کر جانے لگی تھی۔ کہ اسی پل وہ آگے بڑھ کر سکینہ کو خود کے گلے لگائے روک گیا۔

سوری - ایم ریلی سوری یار میں آپکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا - میں تو بس مزق کر رہا تھا اپ تو سیرس ہو کر رونا بھی شروع کر دی ہے -

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

I said leave me zaryan

میں نے کہا مجھے چھوڑے۔ وہ مسلسل بولتے ہوئے خود کو اسے چھوڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ مجھے اسی وحیات بات مزاق میں بھی پسند نہیں وہ مسلسل روتے ہوئے بولی جا رہی تھی۔ جس کے انسوؤں سے زریان کا کندھا بھیگ چکا تھا۔

اچھا نہ غلطی ہوگی مجھ سے پلیز پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیجیئے اپنے یان کو پلیز سکینہ۔ وہ اسکی بات سن اب پرسکون انداز میں کھڑی اس سے الگ ہونے کی کوشش چھوڑ کر اپنے دونوں ہاتھ اسکے گرد میں ڈالیں گہرا تنگ کر گئی تھی۔۔۔ یہ اسکی معافی قبول کرنے کا انداز تھا ایک منفرد انداز جو صرف محبت کرنے والوں کے درمیان ہوتا ہے۔

URDU NOVEL BANK

زریان اسے پرسکون ہوتا دیکھ ایک گرمی سانس لیتا سوچنے لگا تھا۔ وہ ابھی سکینہ کی ناراضی مول لینے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔ کسی بھی حال میں۔

زریان کو یہ اندازہ بھی نہیں تھا۔ وہ آہستہ آہستہ دو راہوں کا مسافر بن رہا ہے۔ وہ انجان تھا اپنے ان احساس اپنی ان تبدیلیوں سے۔ اسے نہیں معلوم تھا وہ جس آگ سے کھیل رہا ہے۔ وہی آگ اسے مکمل جلا کر راگ کر دے گی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com *****ZS*****

کچھ ماہ بعد

URDU NOVEL BANK

شہریار اور رانی کی شادی کو دو مہینے گزر چکے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش اور مطمئن تھے۔

*****ZS*****

آج زریان جیسے ہی افس سے گھر آیا تو اسے گھر کا پرسکون ماحول دیکھ کافی حیرت ہوئی تھی۔ سکینہ نہ آج دروازے پر اس کے انتظار میں کھڑی تھی اور نہ پانی کا گلاس دینے آئی تھی۔ اسے آچانک آج صبح اپنی اور سکینہ کی بحث یاد آئی۔

فلشبک

URDU NOVEL BANK

زریان میں پردہ کرنا چاہتی ہوں کیا آپکی اجازت ہے۔ سکینہ یہ آپکو بیٹھیں بیٹھیں کون کون سی خیالات آجاتی آپکو یہ اسان کام لگتا ہے کیا آپ نہیں جانتی آپ جس ہائی سوسائٹی میں موی کرتی ہے۔ وہاں آپکو ان سب وجہ سے کتنی پریشانی اٹھانی پڑے گی؟

شوہر آپ ہے میرے میں آپکی اجازت کے پابند ہوں اس معاشرے کے لوگوں سے مجھے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ آپ اپنے خیالات بتائے زریان۔ یہ اسان کام نہیں ہے سکینہ جب آپ ایک بار پردہ کرنا شروع کر دینگے تو اس سے پھر پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔ میں پیچھے ہٹنا بھی نہیں چاہتی۔

* زریان پردہ عورت کی وجود کی خوبصورتی ہے۔

اسکے وجود پر بوجھ نہیں ہوتی ہے *۔

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں جب تک میں اس پردے کی عزت اور احترام سے مکمل آشناء نہ ہو جاؤں تب تک اسے اپنا کر اسکا مزاق بنا کر اس کی عزت اور تقدوس کو پامال نہیں کروگی۔

سکینہ ہر چیز میں ضد اچھی نہیں ہوتی ہے۔ وہ زریان کی بات سن کر اپنی آنکھوں میں بے اعتباری لیے اسے دیکھنے لگی تھی۔ آپ ایسے تو نہیں تھے۔ آپ تو دین کے طرف راغب کرنے والے انسان تھے۔ آپ کب سے ناامیدی کے باتیں کرنے لگے ہیں۔ میں ایسا ہی تھا ہمیشہ سے شاید آپ نے مجھے پہنچانے میں غلطی کر دی ہے۔ اب میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے آفس کے لیے وہ غصے میں چیئر سے اٹھ کر فوراً باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ زریان کو نہیں پتا تھا وہ جس لڑکی کو سمجھا رہا وہ پختہ ایمان رکھنے والی لڑکی بن چکی تھی۔

.....

وہ فوراً اپنی سوچھ کو جھانکتا ہے۔ شاید وہ رانی کی طرف چلی گی ہوگی میں کچھ زیادہ ہی سوچھ رہا ہوں وہ اپنے دل کو تسلی دیتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔۔ لیکن وہ جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر اپنا ایک پاؤں اندر رکھتا ہے ویسے ہی اس کے ناک کے نتھینوں سے گلاب کی زور دار خوشبوں ٹکرائی جو اسکے سونے ہوئے اثابوں کو جگا دیتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

..... یہ خوشبوں

وہ فوراً تیزی سے اپنے کمرے کے اندر جاتا کمرے کی حالت دیکھ ٹھٹک کر وہی کے وہی جم سا گیا تھا۔ اسکے پورے کمرے میں ریڈ اور ویٹ رنگ کے پردے کو

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

کمرے کے چاروں طرف لگائے گئے تھے ریڈ گلاب اور موہبتی سے پورے کمرے کو سجا کر ایک الگ ہی جہاں بنا دیا گیا تھا۔ جو دیکھنے میں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔ زریان ایک ہی جگہ پر کھڑے ہو کر اپنی نظریں پورے کمرے میں گھومائے کھوں سا گیا تھا۔ کہ آچانک اسے سکینہ کا خیال آیا۔ اب اسکی نظریں کمرے میں سکینہ کی تلاش کرنے لگی تھی جو فل بلیک ڈریس پہنے ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائیں کھڑے اپنے شوہر کے آتے جاتے چہریں کے رنگ کو دیکھ رہی تھی۔ زریان کو خود کی طرف دیکھنے پر وہ مسکراتی ہوئی اسکے طرف آہستہ آہستہ بڑھنے لگی تھی۔ جس کی آنکھوں میں خوشی کے رنگ چمک رہے تھے وہ سکینہ کی آنکھوں میں دیکھ ایک پل کے لیے ٹھٹھا ضرور تھا لیکن پھر وہ خود کو جلد سنبھالیں یوہی کھڑا رہا۔

سکینہ اسکے بالکل سامنے کھڑی اسے مسکراتے ہوئے مسلسل دیکھے جا رہی تھی۔ کہ آچانک وہ اسکے قریب آئی اسکے گردن پر اپنے دونوں ہاتھ ڈالے اسکے کان کے پاس جھوکی اور ہلکی مگر پر اسرار آواز میں کہتی۔

بہت جلد ہمارے درمیان ہمارا اذان آنے والا ہے ۔

وہ گردن موڑے اپنی بیوی کو نا سمجھی سے دیکھنے لگا تھا ۔ سکینہ اسے اس طرح اپنی بات نہ سمجھنے پر کھول کر ہنس دی تھی ۔ زریان آپ ڈیڈ بنے والے ہے ۔ ہمارا اذان ہماری محبت کی نشانی آنے والا ہے ہماری ادھوری زندگی کو مکمل کرنے کے لیے ہم بہت جلد ماں باپ بنے والے ہیں ۔ وہ خوشی سے بولتی اسکے گلے سے لگے اپنے جذبات کا اظہار کر رہی تھی ۔ اور دوسری طرف وہ سکینہ کی بات سن کھڑا ہل بھی نہیں سکا تھا ۔ جب کافی دیر بعد وہ کچھ نہ بولا تو سکینہ اس سے الگ ہوئے بغور اسے دیکھنے لگی کہ وہ اپنی اولاد کے آنے کی خوشی وہ کس طرح ظاہر کرتے گا ۔

URDU NOVEL BANK

یہ-----یہ کیا کہہ رہی ہے آپ میں --- میں اور ڈیڈ۔ نہیں سکیں ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ ہرگز نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مجھے یہ بچا نہیں چاہیے سکیں۔ وہ اپنا غصہ دبائے دے دے انداز میں بولا۔

سکینہ تو اسکی کی بات سن ایک پل کے لیے اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی وہ تو اپنے شوہر کے ایسے بھیناک انکشاف سن ایک لمحہ کے لیے لگا اسکا دماغ پھٹ جائے گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایسا کیوں نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اور یہ بچہ آپکا ہے میرا ہے پھر کیوں نہیں چاہیے آپکو۔ آپ خوش ہونے کے بجائے اسی وحیات بات کر رہے ہیں۔ زریان بچے تو خدا کی نعمت ہوتے ہیں۔ اور آپ اس نعمت سے انکار کر رہے ہیں آخر مسئلہ کیا ہے آپکو۔ وہ اپنا آہ کھوئے غصے میں ایک چھٹکے سے اسے اپنے روبرو کرے

URDU NOVEL BANK

اسکا کالر اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے سوال کرنے لگی تھی۔۔۔ وہ اسے اتنے غصے میں دیکھ ایک گہرا سانس لیے پہلے خود کو ریلیکس کرتا پھر اسکا دونوں ہاتھ تھامے بیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

زریان جواب دیں مجھے۔۔۔ اپنے ایسا کیوں کہا ہے۔ وہ اپنا آپ اس سے چھوڑانے کے لیے اپنے ہاتھوں کو زور زور چھٹکنے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ۔۔۔۔۔ پہلے آپ یہاں بیٹھیں۔۔

نہیں بیٹھنا مجھے۔۔۔۔۔ وہ اسے غصے سے دیکھتی اپنا رخ موڑ گی تھی۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ پلیز ہم بیٹھ کر بات کرتے ہے نہ ایک بار میری بات تو سن لیے ۔

وہ زریان کی بات سن اب خاموشی اختیار کئے سر جھکائے بیڈ پر بیٹھ گی تھی ۔ وہ بھی اب اسکے بالکل سامنے بیٹھتا اسکا دونوں ہاتھ تھامے اپنے انگوٹھے سے اسکی ہاتیلی پر آہستہ آہستہ ر ب کرنے لگا تھا جس کی وجہ سے سکینہ کا غصہ اب ختم ہونے کے قریب ان پہنچا تھا ۔

وہ اب اپنے الفاظ کو ترتیب دیتا خود کو مضبوط بنائے کہنے لگا ۔ سکینہ اولاد کی ذمہ داری بہت بڑی ہوتی ہے اور میں ابھی یہ ذمہ داری اٹھانے کے قابل خود کو نہیں سمجھتا ۔ سکینہ مجھے خوف آتا ہے آنے والے وقتوں سے کہ میں اپنی اولاد کے ساتھ کوئی نا انصافی نہ کر جاؤں ۔ آپ سمجھ رہی ہے نہ میری بات میں دن رات اس خوف میں نہیں جینا چاہتا جس خوف میں ہر رات میں جیتا آیا ہوں ۔ وہ اپنی بات کہہ کر اب خاموش ہوئے سکینہ کی رضامندی کا انتظار کرنے لگا تھا ۔ زریان مجھے نہیں پتا آپ کس خوف کی بات کر رہے ہیں اور کون سے آنے والے وقتوں

URDU NOVEL BANK

کی میں بس اتنا جانتی ہوں ایک اولاد کا قتل کرنا گناہ میں شامل ہوتا ہے اور میں یہ گناہ نہیں کر سکتی۔ میں اپنے بچے کو دنیا میں ضرور لاؤنگی۔ زریان اگر آپکو اس بچے کی ذمہ داری نہیں اٹھانی تو نہ اٹھائے میں آپ پر کوئی ذمہ داری زبردستی مسلط نہیں کرونگی۔ بس ایک ریکویسٹ کرنا چاہتی ہو آپ سے اس بچے کو اپنے نام سے محروم مت کرئیے گا زریان۔ اتنا تو میرے لیے آپ کر ہی سکتے ہیں۔ اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کبھی بھی اس مسئلہ کو لیکر میں آپ سے لڑائی یہ دوری اختیار نہیں کرونگی۔ میں امید کرونگی آپ میرے اس فیصلے کا مان رکھے گے۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

وہ سکینہ کی بات سن کر اسکا ہاتھ چھوڑے ایک چھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

URDU NOVEL BANK

آپکو کیا لگتا ہے۔ میں اپنے اولاد کا قتل کر کے بہت خوش ہونگا۔ میں اسے ایک بار مار کر بار بار مرنے سے بچانا چاہتا ہوں۔ آپ کیوں نہیں سمجھتی میری بات آخر کیوں نہیں سمجھتی وہ بے بسی سے اپنا سر پکڑے چیختا ہوا نیچے بیٹھتا چلا گیا تھا۔

یان ----- سکینہ اسے اس طرح تڑپتے دیکھ وہ فوراً بھاگ کر اسکے ساتھ ہی آکر فرش پر بیٹھ گئی۔ کیا ہو گیا ہے آپکو۔ ایسے کیوں بیہوش کر رہے ہے آپ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب وہ بھی سکینہ سے تھک ہار کر اپنا سر اٹھائے اسکی طرف دیکھ کر مضبوط انداز میں بولا وہ اب کسی بھی صورت کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا اسنے سوچھ لیا تھا وہ جس

مقصد سے یہاں کھڑا ہے اسے جلد پورا کرنا تھا۔ اسنے ایک پل میں ہی فیصلہ کرے بولا۔

ٹھیک ہے آپ اس بچے کو دنیا میں لانا چاہتی ہے نہ تو شوک سے لائے۔ لیکن ایک بات یاد رکھیے گا سکینہ مجھ سے اس بچے کے حوالے سے کوئی امید مت رکھیے گا اور کبھی یہ شکایت بھی مت کرے گا کہ آپ اپنے بچے کی طرف محبت سے کیوں نہیں دیکھتے۔ یہ آپکا فیصلہ ہے اور اسکے ساری ذمہ دار آپ ہونگی۔ وہ بچہ کہلائے گا تو ضرور اذان زریان خان لیکن وہ بچہ باپ کی محبت کبھی نہیں پائے گا۔ اگر اس شرط پر آپکو یہ بچا دنیا میں لانا ہے تو لائے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ سکینہ تو اسکی بات سن یک ٹک اپنی محبت کو دیکھنے لگی تھی۔ کیا زریان اتنا سخت دل رکھتا تھا اپنی اولاد کے لیے۔ لیکن یہ شرط اپنے اولاد کے قتل سے تو بہتر تھا۔

بولیں کیا آپکو میری یہ شرط منظور ہے -

جی -- جی۔ منظور ہے مجھے آپکی ہر شرط-----

سکینہ یہ بول کر اسکے قریب ہوئے زریان کے گلے سے لگ جاتی ہے۔ اسے زور سے خود میں بھیجے بولی۔ آپ پریشان نہ ہوں اذان ہو یہ منت ان کو لیے کر ہمارے درمیان کوئی پروبلم کرویٹ نہیں ہوگی آپکی سکینہ آپ سے بہت محبت کرتی ہے آپ سے کبھی کوئی شکوہ نہیں کرنے گی۔ زریان اپ میری پہلی محبت ہے اور اذان دوسری محبت ہوگا میری۔

وہ بولتی ہوئی اس سے الگ ہو کر اسکے چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے اسکے ماتھے پر بوسہ دیئے پیچھے ہوئی تھی۔ اب جائے جلدی سے فریش ہو کر نیچے آئیں آج میں نے پورا دن لگا کر آپکی ہر فیورٹ ڈیش بنائی ہے۔ میں آپکا ڈائینگ ٹیبل پر

URDU NOVEL BANK

ویٹ کر رہی ہو جلدی سے آجائے گا وہ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔ اور وہ اسے دیکھتا ہی رہے جاتا ہے۔

کیا تھی یہ لڑکی۔ آخر کیسی محبت تھی اسکی اتنا صبر کہا سے آیا اسکی بیوی کے اندر۔ اسنے تو عاشق بن کر اپنی محبت کا مان بھی رکھ لیا تھا اور ماں بن کر اپنے بچے کی حفاظت بھی کر لی تھی۔

ناول بینک

محبت کے داویدار تو بہت ہوتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن مان کوئی ایک ہی رکھ پاتا ہے۔

یہ لفظوں کا کھیل نہیں ہے جانا۔۔۔۔۔

یہ عشق تو قربانیاں مانگتی ہے۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

چاہتوں کے میراج پر پہنچ کر-----

اپنے پاک محبت کو تخت عروج پر بیٹھاتی ہے
(از - زینب شمیم)

یہ محبت تھی یہ عبادت جس میں زریان کو فرق کرنا مشکل لگا تھا۔ میں بھی نہ
کچھ زیادہ ہی فضول سوچنے لگا ہوں اس میں بھی انہی کا کوئی فائدہ ہوگا وہ سوچھ
کو دماغ سے نکلتا اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

سکینہ زریان کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی جب زریان کو اسنے نیند میں بڑبڑاتے سنا۔ وہ پسینے سے پورا بھیگا ہوا اپنی گردن دائیں بائیں ہلاتا مسلسل ایک ہی لفظ ادا کر رہا تھا۔

پلیز واپس آجائیں پلیز مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جائے

واپس آجائے-----

واپس آجائے-----

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ اپنی آنکھیں کھولیں اس پر سے اٹھتی اسکے چہرے پر بے چینی دیکھ رہی تھی وہ اس پر جھوک کر مسلسل اسکا گال تھپتھپائے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی جو شاید مشکل تھا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

یان اٹھے کیا ہو گیا ہے آپکو-----

یان اٹھے-----

یان-----

یان-----

دیکھے اس طرح پریشان نہ کرے پلینز اٹھیں-----

وہ نیند کی حالت میں اپنا ہاتھ بیڈ پر ادھر ادھر مارتا ایک ہی لفظ دھراتا سکینہ کو پریشان کر رہا تھا جس سے سکینہ اب اسے اٹھاتے ہوئے رونے لگی تھی۔ وہ پریشانی کے عالم میں آچانک اپنے آنکھیں کھول اٹھ بیٹھ تھا۔ وہ اپنے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ پھریں خود کو نرمل کرنے لگا تھا

جب اسکی نظر آچانک اپنے برابر بیٹھی اپنی بیوی پر پڑی جو رونے میں مصروف اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوئے اسکی طرف موڑا سکیئہ کو روتا دیکھ فوراً اسکے قریب ہوئے
اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں سمائے جھوک کر پیار سے پوچھنے لگا۔

کیا ہوا؟ آپ اس طرح رو کیوں رہی ہے۔۔؟

طبیعت تو ٹھیک ہے نہ آپکی؟

اپنے مجھے ڈرا دیا زریان۔۔۔۔۔۔ آپکو اس طرح دیکھ ایک پل کے لیے مجھے لگا میرا
دل بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔
www.urdu-novel-bank.com

سوری۔۔۔۔۔۔ کبھی کبھی ہو جاتا ہے ایسا میرے ساتھ وہ ہاتھوں سے اپنے دونوں
کان پکڑے سکیئہ کے سامنے اپنی گردن جھکائے شرمندگی سے کہنے لگا۔ پھر
آچانک سکیئہ کی حالت یاد آنے پر تیزی سے اسکا ہاتھ پکڑے پوچھنے لگا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

اپکو کھی چوٹ تو نہیں لگی نہ؟

وہ آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ - چہرہ - گردن کو چیک کرنے لگا۔

نہیں۔۔۔

نہیں۔۔

میں ٹھیک ہوں زریان۔ آپ ٹھیک ہے۔ آپ اس طرح نیند میں کیوں بے چین ہو رہے تھے۔

میں بھی چلتی ہوں آپ کے ساتھ۔

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

اگر چاہنے والا خوبصورت نہ بھی ہو تو! چاہت ہو ہی جاتی ہے
اگر محبت جیسی نعمت عشق حقیقی سے جا ملیں تو۔۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ آج بھی اسی طرح شام کے خوشگوار ماحول میں اپنے شوہر کے گھر آنے کا ایسی طرح انتظار کر رہی تھی۔ جب وہ تھکے ہارے انداز میں آکر سیدھا لونج میں موجود رکھے صوفے پر پاؤں میں پہنے جوتے سمیت لیٹ گیا تھا۔ زریان اب ان سب مسئلہ سے جلد ہی آزاد ہونا چاہتا تھا۔ وہ اسی طرح اپنی سوچوں میں گم اپنا

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے اور دوسرا ہاتھ کا بازو اپنی آنکھوں پر رکھے لیٹا ہوا تھا۔ جب وہ اپنے پیروں پر کیسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ فوراً اپنی آنکھیں کھول کر اپنی جگہ سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

آپ۔۔۔ آپ یہ سب کیوں کرتی ہے سکینہ۔ اور آئندہ میری یہ بات اپنے ذہن نشین کر لیں میرے پیروں کو مت چھوئیں گا آپ میری بیوی ہے کوئی غلام نہیں۔ آپکی طبیعت بھی اب ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ اس لیے خود کو میرے پیچھے ہلکان مت کیا کرے پلیز۔ وہ اسکی بات تحمل سے سن کر قدم بہ قدم اٹھائے اسکے برابر میں جا کر بیٹھ گی پھر بڑے ہی لاڈ سے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھے زریان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے بڑے ہی میٹھے الفاظ میں بولی۔ یان جب میں آپکے پاس نہیں ہونگی تو آپکو میری ہر چھوٹی سی چھوٹی باتیں یاد آئیں گی جس سے آپکو اپنے ارد گرد میرے ہونے کا احساس ہر پل ہوگا۔

URDU NOVEL BANK

کیوں ---- آپ کہا جا رہی ہے بھئی۔ آپکو نہیں پتہ یاں یہ دنیا تو ہمارا عارضی ٹھکانہ ہے اور ایک نہ ایک دن ہمیں اس دنیا سے رخصت ہونا ہی ہے۔ اور میں دعا کرتی ہوں آپ سے پہلے میں اس دنیا سے رخصت ہو کر اس دنیا میں جا کر آپکا انتظار کروں۔

اپ جانتے ہے یاں میری زندگی کی ہر خواہش کی تکمیل تو اسی دن مکمل ہوگی تھی جس دن خدا نے میری محبت میری جھولی میں ڈال دی تھی۔ میں نے اس دن سے ہر خواہش کرنا چھوڑ دی کیونکہ میری ہر خواہش آپ سے ہی شروع ہو کر آپ پر ہی ختم ہو جاتی ہے اور یہ جو خدا نے میری جھولی بھری ہے۔ اسکا مجھ پر بہت بڑا کرم ہے۔

تو چلیں سکینہ -- پھر آپ کو اسی بات پر آپکا یاں آپکو ایک سرپرائز دیتا ہے۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑے صوفے سے اسے خود کے ساتھ کھڑا کرتے ہوئے بولا۔

URDU NOVEL BANK

پر کہا۔۔۔۔۔ آج ہم گھر پر نہیں باہر

dinner

کرنے گئے۔

پر یان۔۔۔ آپ پہلے ہی کافی تھک چکے ہیں۔ ہم پھر کبھی باہر

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

dinner

پر چلیں گے نہ۔

URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔۔ ہم ابھی ہی جائے گے بس میرا یہ آخری اور اٹل فیصلہ ہے۔ چلیں وہ ہاتھ پکڑے کھینچنے کے انداز میں سکینہ کو باہر لیے جاتا ہوا بولا جو اسے گاڑی میں بیٹھتا گاڑی زن سے بھگا لیں گیا۔

زریان نے سکینہ کو اسکی فیورٹ ریسٹورنٹ میں لایا تھا۔ جس کا ذکر وہ اکثر اس سے کیا کرتی تھی۔ زریان یہاں کافی

crowd

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہے اور مجھے اب اتنی

crowd area

میں گھبراہٹ ہوتی ہے۔ پلیز واپس گھر چلیں۔

URDU NOVEL BANK

جی نہیں۔۔ بیوی صاحبہ میں نے پہلے ہی آپ کی طبیعت کا خیال رکھتے ہوئے
ایک پرائیویٹ

area

میں ٹیبل بک کرایا ہے۔

چلیں جلدی باہر نکلیں۔۔ شاباش۔۔

یان۔۔۔۔۔ سکینہ شادی کے بعد آج میں پہلی بار آپکو باہر لایا ہوں کیا آپ
میری اتنی سی بات نہیں مان سکتی یار۔

یان۔ اپکی ہر بات پر سکینہ دل جان سے قربان۔ چلیں وہ اب گاڑی سے نکلتی
زریان کا بازو اپنے دونوں سے تھامے اسکے ہمراہ قدم سے قدم ملائیں آگئے کی
طرف بڑھ گی تھی۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

انکی ٹیبل جہاں بک تھی وہاں پر صرف کپل ہی موجود تھے۔ شاید وہ ہوٹل کا سب سے پرائیویٹ کپل اریہ تھا۔ سکینہ کو وہ پرسکون سا ماحول کافی اچھا لگا تھا۔

سکینہ اور زریان ابھی انٹر ہوئے ہی تھے کہ عین اسی وقت ایک ویٹر انکے پاس آیا اور بڑے احترام سے اپنے دونوں ہاتھ بانیں سر جھکائے کھڑا دونوں کو مخاطب کرتا بولنے لگا۔

ویلم بیوٹی فل کپل۔ سر آپکی یہ ٹیبل بک ہے۔ جس طرف ویٹر نے اشارہ کیا تھا۔ زریان سکینہ کا ہاتھ تھامے اس طرف بڑھتا چلا گیا وہ ایک کارنر سائڈ ٹیبل تھی جیسے کینڈل اور گلاب کی پتیوں سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

وہ ٹیبل کو اتنی خوبصورتی سے سجا دیکھ بڑے اکسائیڈ ہو کر پوچھنے لگی۔ یان۔۔ یہ سب آپ نے کب کروایا۔؟

URDU NOVEL BANK

اپ یہ سب چھوڑے سکیں۔۔!۔ مجھے یہ بتائیں آپ کو کیسا لگا میرا سرپرائز۔؟
 بہت بہت خوبصورت وہ اپنے چہرے میں خوشی کے رنگ سموئے بولیتو زریان سکیں
 کے طرف کی چیئر کو تھوڑا سا پیچھے کرے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا۔ خود بھی جا کر
 اپنے سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

ہاں تو بتائیں بیگم صاحبہ کیا کھائیں گی آپ۔ جو میرے ہسبنڈ صاحب کھیلانے
 گئے وہ کھا لونگی خوشی خوشی۔ وہ اپنے چہرے پر آئیں بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے
 ہوئے پیار سے بولی تھی۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

او تو میری بیوی اتنی وفاشار ہے بھئی۔ تو ایسی بات پر آج ہم آپکی فیورٹ ڈیش
 انجوائے کرتے ہے۔

سکینہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ اگر آپ مجھے غلط نہ سمجھے تو۔ اس نے سوچھا آج وقت بھی ہے اور ماحول بھی تو کیوں نہ سکینہ سے آج ہی ان خوبصورت اور پرسکون ستاروں کی روشنیوں سے بھری اس رات میں ہی اپنی بات کر لینی چاہیے۔

www.urdunovelbank.com

جی بولیں یاں-----سکینہ فرادانکل یہاں سے جانے سے پہلے مجھے ایک پروجیکٹ ہنڈاور کر کے گئے تھے۔ جس کی فائل انھوں نے شاید اپنے کیسی لاکر میں رکھا ہے۔ جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ کیا اپکو معلوم ہیں اس بارے میں؟

URDU NOVEL BANK

وہ زریان کی بات سن ایک گہری سوچھ میں پڑھ گی تھی۔ سکینہ کیا سوچھ رہی ہے آپ؟ اگر آپکو مجھ پر بھروسہ نہیں تو آپ خود مجھے وہ فائل نکل کر دے دیں۔

نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے یان۔ میں تو یہ سوچھ رہی ہوں ہمارے گھر میں دو ہی لاکر ہیں ایک مام استعمال کرتی ہے۔ اپنی جیولری وغیرہ کے لیے اس میں تو وہ فائل موجود ہونے سے رہی۔ اور دوسری ڈیڈ استعمال کرتے ہے وہ لاکر ہمارے اسٹڈی روم میں موجود ہے۔ جس کا پاس ورڈ ڈیڈ نے میرے ڈیٹ او ف برتھ پر رکھا ہے آپ وہاں چیک کر لیجیئے گا۔ ڈیڈ کی ساری اہم فائیلز وہی موجود ہوتی ہے۔

شکریہ سکینہ۔۔۔۔۔ مجھ پر اتنا بھروسہ کرنے کے لیے۔ وہ ٹیبل پر رکھیں اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھیں اپنی آنکھوں میں مشکور انداز لیے بولا تھا جیسے وہ آنکھوں سے ہی اپنی بیوی کا شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

اتنے میں ہی ویٹر کھانا لیکر ٹیبل پر حاضر ہوا۔۔ ویٹر کے جانے کے فوری بعد ہی زریان اپنی کرسی سے اٹھا اور اپنی کرسی کو سکینہ کے کرسی کے برابر میں رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ سکینہ منہ کھولیں اپنے شوہر کی کاروائی دیکھنے لگی۔ منہ بند کرے سکینہ اس طرح اپنی آنکھیں بڑی بڑی کر کے نہ گھورے مجھے یار۔

چلیں۔۔ ہمیشہ آپ مجھے کھانا

serve

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کرتی ہے۔ آج میں آپکو

serve

کرتا ہوں۔

بلکہ چھوڑے آج ہم ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھاتے ہیں۔ سکینہ اس کی بات سن کر بس زریان کو دیکھی جارہی تھی۔ کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہی ہے

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

مجھے۔ دیکھ رہی ہوں آج میرے ہسبنڈ کو ہوا کیا ہے۔ آج مجھے اپ اپنے راویہ سے ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد ایک ایک سرپرائز سے روشناس کروا رہیں ہے۔ آخر بات کیا ہے ہی جی۔ سکینہ کھانے کا نوالہ بنائے اسکی طرف بڑھاتی آنکھوں میں شرارت لیے پوچھنے لگی تھی۔

اف-----آپ بہت سوچھتی ہے سکینہ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ویسے آپ کی یہ عادت جائے گی نہیں نہ مجھے اپنے ہاتھوں سے کھیلانے کی۔ یان شاید کبھی ختم نہ ہوں یہ عادت۔ اور بھالا وہ کیوں بیگم۔ یان میں نے کھی سنا تھا جو مرد اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے وہ خود کھانے سے پہلے اپنی پلٹ سے پہلا نوالہ اپنی بیوی کو کھیلاتا ہے تاکہ اسکی محبت میں کبھی کمی نہ آئیں اور خدا کے نزدیک بھی بیوی اور شوہر کا آپس میں محبت کرنا ثواب میں شامل ہے۔ اور جو

URDU NOVEL BANK

لوگ اپنے ان پاک رشتوں میں بقص یا نفرت رکھتے ہے وہ خدا کے نزدیک بدترین شخص ہے۔ تو بس میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ آپکے لیے میری محبت جیسے جزیب میں کبھی کمی نہ آئیں۔ اور میری محبت آپکے محبت کے مقابل اعلیٰ درجے پر فائز رہیں ہمیشہ۔ تو کیا آپ چاہتی ہے میں بھی پہلا نوالہ آپکو کھیلاؤ۔ نہیں یان میری باتوں سے متاثر ہو کر آپکو یہ کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں لیکن جس دن آپ نے اپنے دل کی سن کر مجھ پر یہ مہربانی کر دی اس دن میری زندگی کی آخری خواہش بھی پوری ہو جائیں گی۔ اور میں اپنی محبت جیسے پاک جزیبے میں سرخروں ہو جاؤں گی۔ پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ میں آپکی اس دل میں موجود ناپسندگی کے خلاء سے اٹھ کر پاسبندگی کے خلاء میں منتقل ہو جاؤں گی۔ جو میرے لیے ایک اعزاز سے بڑھ کر ہوگی۔

سکینہ آپ اتنی گہری باتیں کیسے کر لیتی ہے یار۔ وہ زریبان کی بات سن کر اسکا ایک ہاتھ تھامے اپنے دل کے مقام پر رکھ کر کہنے لگی۔ یان یہ باتیں یہاں سے نکلتی

URDU NOVEL BANK

ہے۔ جب اب بھی کیسی سے سچی محبت کرینگئے تو آپ بھی ایسا ہی فیل کرئے گئے۔ اپنے دل کو اسی طرح زوروں سے دھڑکتا ہوا محسوس کرئے گئے۔ اپنے محبت کے پہلوں میں جب جب بیٹھیں گے تب تب خود کو خوش قسمت سمجھے گئے۔

وہ تو اسکے الفاظ میں جیسے کھوہ سہ گیا تھا۔ زریان سکینہ کے الفاظ میں وقت کے ساتھ ساتھ گڑتے چلا جا رہا تھا۔ جس سے نکلنا اب اس کے لیے بہت مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ وہ سکینہ کے باتوں میں اتنا کھوہ گیا تھا کہ اسے وقت اور جگہ کا ہوش ہی نہیں رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ان دونوں کو ہوش تو تب آیا جب ویٹر کی آواز ان کے کان کی سماعت سے ٹکرائی۔

وہ دونوں ہڑبڑا کر فوراً سیدھا ہو کر بیٹھیں تھے زریان اپنے سامنے کھڑے ویٹر کو گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

یس۔۔۔

سر۔۔۔ اپنی تھینگ ایلس

نو۔۔۔۔ پلیر بل لیں ائیں۔۔

وہ دونوں ریسٹورنٹ سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہیں تھے۔ جب وہ سکینہ سے پوچھنے لگا۔ آپ کافی پیئے گی۔ چلیں میں آپکو اپنی فیورٹ جگہ سے کافی پیلاتا ہوں۔

پر زریان میں نے آج بہت زیادہ کھالیا ہے اب جگہ نہیں ہے میرے پیٹ میں۔ اف یار کافی کون سی پیٹ بھرنے والی چیز ہے۔ اب آپ کچھ نہیں بولیں گی۔

چوپ چاپ چلیں - سکینہ اپنا گردن نفی میں ہلاتی اسکا ہاتھ پکڑے گاڑی کی طرف بڑھ گی۔

دونوں کافی پی کر اب گھر کی طرف جارہیں تھے کہ آچانک سکینہ کو متلی آنے لگی۔ وہ فوراً زریان کو گاڑی روکنے کا اشارہ کرتی بھاگ کر گاڑی سے باہر نکلی تھی۔ اسکی حالت تھوڑی دیر میں ہی نڈھال سی ہوگی تھی۔ وہ اسکی ایسی حالت دیکھ فوراً پانی کی بوتل ہاتھ میں تھامے گاڑی سے باہر نکلا۔ سکینہ یہ لیں پانی اسے پیئے آپ بہتر فیل کرے گی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ غصے سے پانی کی بوتل زریان کے ہاتھوں سے لیں کر اپنے چہرے پر مارنے لگی جب خود کی طبیعت میں تھوڑی بہتری محسوس ہوئی تو گھوم کر زریان کے سینے پر غصے سے ہاتھ مارے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہنے لگی میں نے کہا تھا نہ

URDU NOVEL BANK

مجھے کافی نہیں پینی اب دیکھیں میری طبیعت خراب ہوگئی ہے مجھے مسلسل متلی آرہی ہے۔

سکینہ ----- وہ اسکا اپنے سینے پر مارتا ہوا ہاتھ آچانک تھامے غصے سے دھاڑا یہ سب آپکی ضد پر ہو رہا ہے۔ میں نے آپ سے نہیں کہا مجھے یہ بچہ چاہیئے۔ یہ سب آپکی مرضی سے ہو رہا ہے۔ تو پلینز غصہ نہیں کرئے مجھ پر اب چلیں جاکر گاڑی میں بیٹھے۔ یہاں اس طرح سن سان رستے پر کھڑے ہو کر بحث یا تماشہ کرنے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ غیر لاچک انداز میں سکینہ کو جواب دیں کر پلٹ کر گاڑی میں جاکر بیٹھ گیا تھا۔ اور مسلسل گاڑی کی ہارن بجا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔ جو اپنے شوہر کی اتنی بے رخی دیکھ سن کھڑی اسے دیکھتی کہ دیکھتی رہیں گی تھی۔

URDU NOVEL BANK

میری زندگی کی ایک راہ اس طرح بھی ہموار ہو جائیں۔

میری ذات کو تیری ناپسندیدگی میں بھی قرار اجائیں "

*****ZS*****

آج سکینہ کے گھر رانی اور شہریار کی دعوت تھی۔ وہ صبح سے اٹھی ملازموں کے ساتھ مل کر دعوتوں کی تیاری میں لگی پڑی تھی اسے تو آج اپنی طبعیت کا بھی خیال نہیں تھا۔ اسکے پرلکیننسی کے چانچ ماہ پورے ہونے کو تھے۔ جس کی وجہ کر وہ کام کرتے ہوئے جلدی تھک جاتی تھی۔

وہ کچن میں مصروف کھانا چیک کر رہی تھی جب زریان اسے زور زور سے آواز دیتا ہوا کچن میں ہی آگیا تھا۔ سکینہ فراد انکل کی کال آرہی ہے کب سے اچکے فون پر پہلے آپ بات کر لئے اپنے مام ڈیڈ سے پھر کام کر لیجئے گا۔

بلکہ! آپ یہ سب کام چھوڑے حالت دیکھیں اپنی سکینہ کس طرح ویک لگ رہی ہے آپ کمرے میں چل کر آرام کریں ابھی ان دونوں کے آنے میں کافی وقت ہے تو یہ سب ملازم خود دیکھ لیں گے۔

زریان اسکا ہاتھ پکڑے کمرے میں لیجا کر اسے آرام کرنے کی تلقین کرتا خود لان میں آکر ایک کلائیٹ سے بات کرنے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

شہیار اور رانی اب سکینہ کے گھر میں موجود بیٹھیں باتیں کر رہیں تھیں۔ کہ عین اسی وقت سکینہ کے موبائل میں فراد صاحب کی کال آنے لگی تھی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

ہیلوں ڈیڈ۔۔۔۔ کیسے ہے آپ اور مام؟
ہم ٹھیک ہے ڈول۔ آپ سب کیسے ہوں؟

سب ٹھیک ہے ڈیڈ۔ زریان بیٹا کو برنس سنبھالنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو رہا ہے نہ۔ نہیں ڈیڈ زریان سب اچھے سے ہنڈل کر رہیں ہے۔ وہ دن رات محنت کرتے ہے ڈیڈ ہمارے برنس کو سنبھالنے کے لیے وہ اپنے ڈیڈ کو ایک تسلی بخش جواب دیں کر انھیں مطمئن کر دی تھی۔۔۔ ڈول ہمارا آنے والا ناتی کیسا ہے آپ انکا اچھے سے خیال رکھتی ہے نا اور اپنا بھی خوب خیال رکھیں گا۔ ڈیڈ زریان میرا اور میرے بچہ کا خوب اچھے سے خیال رکھتے ہے مجھے کبھی اپنا خیال خود رکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ آپ کب آ رہیں ہے ڈیڈ میں اور رانی آپکو بہت

URDU NOVEL BANK

مس کرتے ہیں۔ آپ کے لیے ایک خوشخبری ہے میری جان۔ ہم ٹھیک تین ماہ بعد اپنی ڈول کے پاس ہونگے۔

سچ ڈیڈ! وہ خوشی سے چیخ اٹھی تھی۔ بیٹا آپ میری رانی سے بات کروائے۔ جی ڈیڈ السلام علیکم : ابو صاحب

وعلیکم السلام : رانی بیٹا!۔ کیسی ہے آپ۔ میں ٹھیک ہوں بیٹا! آپ خوش ہے اپنی شادی سے شہریار کا راویہ آپکے ساتھ ٹھیک ہے نہ بیٹا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی ابو! میں انکے ساتھ خوش ہوں وہ میرا بہت خیال رکھتے ہے بس آپ اور ماں صاحب جلدی سے واپس آجائیں۔ ہم۔۔ بیٹا آپ دونوں اپنا بہت خیال رکھیں گا ہم بہت جلد واپس اپنی بیٹیوں کے پاس آئیں گے خدا حافظ بیٹا۔

کھانا کھانے کے بعد رانی اور سکینہ اپنے روم میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ جبکہ وہ دونوں باہر گارڈن میں بیٹھیں چائے پینے کے ساتھ ساتھ انکی باتیں بھی چل رہی تھی۔ زریان تو یہ سب کیوں کر رہا ہے یار اپنے بچے کو کون سا باپ پیدا ہونے سے پہلے اس طرح دھوتکارتا ہے۔ آخر تیرے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔ دیکھ شہریار تیرا میری زندگی کے معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیئے یہ میرا اور میری بیوی کا ذاتی مسئلہ ہے۔ تو تو ان سب معاملے سے دور رہیں۔

زریان کبھی کبھی ہم زندگی کو مزاق سمجھ کر کھیلتے ہیں تو ایک دن زندگی بھی ہمیں سب کے سامنے مزاق بنا کر رکھ دیتی ہے۔

اووو۔ پلیز شہریار مجھے یہ فلاسفی جیسی باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تو تو اپنی ایسی باتیں اپنے پاس ہی رکھ یار۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

واقعی۔۔۔۔۔!۔ وہ شوکٹ کے مارے چیخ کر اٹھ بیٹھا تھا۔ آپ نے مجھے بتایا نہیں۔

زریان مجھے بھی تو رات میں ڈیڈ نے کال کر کے بتایا ہے اور اس وقت آپ سو رہیں تھے۔ اس لیے نہیں بتا پائی آپکو سوری۔ وہ اپنے دونوں کان پکڑے چہرے پر ڈھیروں مصومیت لائے بولی تھی۔

اب آپ اٹھ گئے ہے تو آئیں ساتھ میں نماز ادا کر لیتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں۔۔۔ آپ نماز ادا کریں۔۔۔!۔ میں مسجد سے ہو کر آتا ہوں۔ وہ پریشانی کے عالم میں یہ کہہ کر بیڈ سے اٹھا اور الماری سے اپنے کپڑے لیکر واش روم میں فریش ہونے چلا گیا۔

*****ZS*****

وہ آفس میں موجود اپنے کیبن میں کرسی سے سر ٹیکائیں بیٹھا آنے والے وقتوں کے بارے میں سوچھ رہا تھا۔ کہ عین اسی وقت اسکا سیل فون بجا زریان اسی پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھا کر اپنا فون سامنے ٹیبل سے اٹھائیں بغیر نمبر دیکھیں فون یس کرتا کان سے لگا گیا تھا۔

ہاں کون۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔ سر آپ زریان خان بول رہیں ہے دوسرے طرف سے بغیر جواب دیئے بے چینی سے سوال کیا گیا تھا۔ وہ کسی کی انجان آواز سن کر فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا تھا پھر اپنے کان سے فون ہٹا کر نمبر چیک کرتا واپس کان سے لگا کر بولا۔

ہاں۔۔۔۔۔ پر آپ کون اور مجھے کیسے جانتے ہوں۔

سر۔۔۔ آپ فراد صاحب کے داماد زریان خان ہی بات کر رہیں ہے نہ۔

URDU NOVEL BANK

جی۔۔ میں ہی ہوں انکا داماد اپ بتائیں آخر بات کیا ہے۔

زریان سر۔۔ میں ایف کے کمپنی سودیہ عرب کی برانچ سے بات کر رہا ہوں۔ میں
 فرد صاحب کا پرسنل اسیسٹنٹ مختار ہوں۔ آج وہ جس فلائٹ سے پاکستان واپس
 جارہیں تھے۔ سر وہ فلائٹ کریش کر گئی ہے اس فلائٹ میں فرد سر اور انکی وائف
 رابعہ میم موجود تھی۔ دوسری طرف سے یہ خبر روتے ہوئیں بے چینی کے عالم میں
 بتایا گیا تھا۔ اور فون کے اس طرف تو زریان سن دماغ کے ساتھ فون ہاتھ میں
 لیئے اسی طرح کافی گھنٹا بیٹھا رہا کہ آچانک سکینہ کا صبح والا مسکراتا چہرہ اسکے
 آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ وہ تیزی سے اپنے کرسی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا آفس سے
 باہر نکلا تھا۔ وہ آج فل اسپید میں گاڑی چلا رہا تھا اسے تو بس گھر پہنچنے کی
 جلدی تھی۔

URDU NOVEL BANK

زریان بے چینی سے گھر کی دہلیز پار کرتا اپنی نظریں ادھر ادھر گھماتا سکیئہ کو تلاش کرنے لگا۔ وہ زریان کو کچن میں کام کرتی دیکھائی دی اور ساتھ ساتھ ملازم سے ہنس کر اپنے مام ڈیڈ کی باتیں بھی کر رہی تھی۔

سکیئہ----- وہ اپنے پیچھے کھڑیں زریان کی آواز سن چونک کر فوراً پلٹی تھی۔ آپ اتنی جلدی واپس آگئے۔ ارے ہاں آپ بھی تو سوچھ رہیں ہونگے مام ڈیڈ کے ویلکم کے بارے میں میں بھی نہ بہت بے وقوف ہوں وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکیئہ اپ میرے ساتھ باہر لونج میں چلیں۔ اگر آپ اتنی دیر کھڑی ہو کر اس گرمی میں کام کرے گی تو آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی۔

URDU NOVEL BANK

نہیں زریان میں ڈیڈ کے لیے کھیر بنا رہی ہوں۔ آپ چلیں میں بس یہ تیار کر کے آتی ہوں۔

میں آپکی ایک بھی اسکیز نہیں سنو گا آپ میرے ساتھ ابھی چل رہی ہے یہ سب کوک دیکھ لینگے۔ اور آپکو کیا لگتا ہے فراد انکل آپکو اس نڈھال حالات میں دیکھ کر خوشی سے یہ کھیر کھائے گئے۔

چلیں! وہ اسے پیار سے سمجھا کر بات کرنے کی نیت سے لونج میں لیں آیا تھا۔ یہاں بیٹھیں مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ یان ہم رات میں بات کرینگے نہ ابھی مجھے مام ڈیڈ کے لیے بہت ساری تیاری کرنی ہے۔ وہ یہ کہہ کر بڑی ہی عجلت میں اگے بڑھنے کے لیے جیسے ہی اپنے قدم بڑھانے لگی کہ وہ فوراً اسے بازو سے پکڑ کر خود کی طرف موڑتا بولا وہ اب کبھی نہیں آئیں گئے کیونکہ وہ جس پلین سے آرہیں تھے وہ پلین کریش ہو چکی اور وہ اس فانی دنیا سے جا چکے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ اس کی اتنے بھیاناک انکشاف سن کر اسی طرح سٹل کھڑی اسے دیکھتے گئی وہ باظاہر تو کھڑی تھی مگر آہستہ آہستہ اسکا دماغ سن اور دل کی دھڑکنے کم ہوتی جا رہی تھی۔ کہ آچانک اسکی آنکھیں بند ہوئی اور وہ زریان کی باہوں میں جھول گئی تھی۔

سک _____؟

سکینہ _____

visit for more novels:

وہ اسکی اتنی کمزور حالت دیکھ آج صحیح معنوں میں اسکے اوسان خطا ہوئے تھے وہ مسلسل بے چینی کے حالت میں اسکے گالوں کو تھپ تھپا کر ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ زریان کو آج خود کی بے وقوفی پر رچ کر غصہ آنے لگا تھا۔ اسے تو ڈر تھا اگر سکینہ کو کچھ بھی ہو گیا تو وہ بہت بری طریقے سے پھس سکتا ہے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں نے کہا ڈاکٹر شیدا کو بولائیں یو ایڈیٹ ابھی کہ ابھی وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ سامنے کھڑے ڈاکٹر زڈ سے کاپنے لگیں تھیں۔ اور ہاں ڈاکٹر شیدا سے کہیں وہ دس منٹ میں یہاں آئیں انھیں ایف کے برنس کے مالکین سکینہ فراد شیرازی کا ٹریسمنٹ کرنا ہے۔

اوکے سر-----ڈاکٹر شیدا کو کال کر کے انفارم کر دیا گیا تھا وہ ٹھیک دس منٹ بعد ہی زریان کے سامنے ہسپتال میں موجود تھی سکینہ کا چیک آپ کر رہی تھی۔ وہ جیسے ہی سکینہ کو چیک کر کے باہر آئی تو زریان پریشانی سے انکی طرف بڑھا تھا۔ ڈاکٹر میری بیوی کی حالت کیسی ہے۔؟

مسٹر زریان مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے۔ آپکی بیوی نے کافی گہرا صدمہ لیا ہے جس کی وجہ کر انکی دل کی دھڑکن بہت سست چل رہی ہے۔ اس سے انکے بچے کو خطرہ ہو سکتا ہے ہمیں جلد سے جلد انکی ڈیلیوری کرنی ہوگی۔ آپ ان پیپرس میں سائن کر دے۔

کیسے پیپرس-----؟

ان پیپرس میں لکھا ہے اگر ماں یا بچہ میں سے کیسی ایک کو بچانا ہوں تو آپ کیسے بچانا چاہیئے گئے۔ ڈاکٹر مجھے اس بچہ سے زیادہ اپنی بیوی کی پروہ ہے تو پلیز آپ میری بیوی کو بچائیں۔ پیپرس میں سائین کرتے وقت ایک پل کے لیے اسکے ہاتھ ضرور کاپے تھے پر وہ نظر انداز کر گیا تھا۔

وہ اپریشن ٹھیٹر کے بالکل سامنے والی چیر پر بیٹھا پریشانی کے عالم میں دروازے کو گھور رہا تھا۔ کے آچانک وہ جیب سے فون نکالتا شہریار کو فون ملانے لگا۔

ہاں شہریار میری بات سن۔ سکینہ کو میں ہسپتال لیے کر آیا ہوں اسکی حالت ٹھیک نہیں ہے تو پلیز رانی کو بھی اپنے ساتھ یہاں لیے آنا یار۔

شہریار: ٹھیک ہے میں دس منٹ میں آتا ہوں تو پریشان نہ ہوں زریان۔

URDU NOVEL BANK

وہ پریشانی کے عالم میں چیر پر بیٹھا مسلسل اپنی ٹانگیں جھولا رہا تھا۔ یہ سب تو اسنے کبھی سوچھا ہی نہیں تھا کہ آچانک حالت اتنی خراب ہو جائے گی اور اسکے ہاتھوں سے سب نکلتا ہی چلا جائے گا۔۔ وہ اپنی سوچھ میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا کہ اپنے کندھے پر شہریار کا رکھا ہاتھ ہی محسوس نہیں کر سکا تھا۔

زریان -----

زریان -----؟

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ہم۔۔۔۔ وہ اپنے پاس سے شہریار کی آواز سن حواس باختہ حالت میں اپنا سر اٹھائیں اسے دیکھنے لگا۔

زیرِیاں بھائی۔۔ یہ سب آچانک کیسے ہو گیا آپنی کی حالت اتنی کیسے خراب ہو گئی
-؟ رانی فراد انکل اور رابعہ انٹی جس پلین سے واپس آرہیں تھے وہ کریش کر گئی ہے
- اس خبر کی وجہ سے سکینہ کو ایک گہرا صدمہ لگا ہے اور انکی طبعیت اس قدر بگڑ
گئی ہے۔۔ وہ افسوس سے کہتا واپس گردن جھکا گیا تھا۔

رانی کو زریان کی بات سن ایسا لگا جیسے اس کے کانوں میں کیسی نے سیسہ پیگھلا کر انڈیل دیا ہے وہ لڑکھڑا کر پیچھے کی طرف گرتی کہ اس سے پہلے شہیار آگئے بڑھ کر اسے تھام گیا۔

شہ----- شہریار ماں بابا وہ ہمیں اکیلے چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں ہم انکے بغیر بالکل ادھر رہے ہے۔ وہ روتے ہوئے پمھیسی آواز میں بولی۔ تو شہریار اسے خود سے لگائے بولا رانی ہم سب کو ایک دن اس دنیا سے جانا ہے آپ خود کو سنبھالیں کیونکہ اب آپکو ہی سکینہ بھا بھی کو سنبھالنا ہے۔ رانی شہریار کی باتیں سن کر گردن ہاں میں ہلاتی اپنے آنسوؤں کو اپنی آنکھوں سے صاف کرتی سکینہ کے لیے دعا کرنے لگی تھی۔

پورے چھ گھنٹے بعد اپریشن ٹھیٹر کی لائٹ بند ہوئی تھی اور ایک کپڑے میں لپٹا بچہ اپنے گود میں لیئے ڈاکٹر شیلاروم سے باہر آئی تھی۔

مبارک ہوں زریان صاحب بے بی بوائے ہوا ہے۔ وہ خوشی سے کہتی سامنے کھڑے شخص کی طرف وہ بچہ بڑھانے لگی تھی۔

ڈاکٹر آپ اس بچے کو اسکی خالہ کے گود میں دیں دے۔ وہ اپنے معصوم بچے کاچہریں دیکھیں بغیر اپنا رخ موڑ کر بولا تھا۔ مجھے بس میری بیوی کی کنڈیشن بتائیں

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر۔

سوری زریان صاحب آپکی بیوی کی کنڈیشن کریٹیکل ہے اگر انھیں 24 گھنٹے میں ہوش نہیں آیا تو ہم انھیں بچا نہیں پائے گئے۔

- میری بیوی کی سانس جب تک چل رہی ہے تب تک اس بچے کی سانس بھی چلیں گی۔ جیسے ہی اسکی ماں کی سانس کی ڈور ٹوٹی تو اس بچے کی سانس کی ڈور بھی ٹوٹھ جائے گی۔ اس بچے کی زندگی اس کی ماں کی سانس سے ہی جوڑی ہے۔ اب آپ کو تمہ کرنا ہے ڈاکٹر کے آپ اس بچے کی سانس بچانے کے لیے اسکی ماں کی حالت سودھارنے میں کتنی محنت کرتی ہے۔ اور ہاں ڈاکٹر صاحبیہ

اس پیپرس کی ایک کاپی میرے پاس بھی موجود ہے تو اگر اسکی ماں کی جان گئی تو تم بھی اپنی الٹی گینتی گیننا شروع کر دینا اور اس ہسپتال کو بچانے کی زمی توڑ محنت بھی کیونکہ تمہاری اور اس ہسپتال کی بربادی اس زریان خان کے ہاتھوں سیاہ قلم سے لکھی جائے گی۔ جس کا انجام بھیاناک اور دردناک ہوگا۔ دوسری طرف

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر زریان کی بات سن تمہرے کاپتی ٹانگوں کے ساتھ روم کی طرف بڑھ گئی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے ہی سکینہ کو شیفت کیا گیا تھا۔

وہ اپنے بچے کے بارے میں اتنے سفاکی سے کہتا اور ڈاکٹر شیلہ کو دھمکتا باہر کی طرف بڑھنے کے لیے جیسے ہی قدم اٹھاتا ہے مگر شہریار کی بات پر اس کے قدم وہی کے وہی جم سے جاتے ہیں۔

زریان تو دنیا کا پہلا باپ ہوگا جو اپنے ہاتھوں سے اپنے ہی بچے کو موت کے سہج میں سولانے کا انتظام کرے گا۔ ارے اتنا بے حس کون باپ ہوتا ہے جو خود اپنے ہی بچے کو اپنے ہاتھوں سے گلا گھوٹ کر مار دے۔ تجھے زرہ رحم نہیں آتا اس معصوم پر یہ تیرے ہی خون سے سیچ گیا تیری اولاد ہے۔

باپ؟-----

نہیں ہوں میں کیسی کا باپ - اور ہاں ہوں میں بے رحم ہوں میں ظالم - کیونکہ میرے خون میں زہر ہے نفرتوں کا زہر - اور یہ بچہ اس نفرتی زہر کا ایک حصہ ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے میرے لیے سمجھا تو - وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے یہ کڑوی بات اپنے زبان نکلتا ایک منٹ بھی وہاں نہیں روکا تھا وہ اپنے قدم تیزی سے بڑھاتا باہر کی طرف بڑھتا چلا گیا تھا۔

"محبت بھی کیا شے ہے۔"

"اکوئی درباریں یار میں گھر کر روتا ہے۔۔۔۔۔"

تو کوئی درباریں یار میں سر اٹھا کر جھومتا ہے۔"

تو کسی کی جھولی خزانے سے بھری ہوتی ہے۔"

دوسری طرف رانی اس بچے کو اپنے سینے سے لگائیں زارو قطار رو رہی تھی زیران کی

بات سن کر۔

www.urdu-novel-bank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

خدا کی طرف سے اس بچے کے لیے ایک معجزہ ہوا تھا۔

اذان کا بلک بلک کر رونا اس بچے کی خدا سے فریاد اسکی ماں کو موت کے دہانے سے واپس کھینچ لائی تھی۔

سکینہ کو تو واپس لوٹنا ہی تھا جس ماں نے پورے نو ماہ اپنی محبت سے جنگ کر کے اپنے بچے کی محافظ بن کر کھڑی رہی تھی اب وہ کیسے اپنے اذان کو مرنے کے لیے اس دنیا میں تنہا چھوڑ جاتی۔ کیسے وہ اپنے بیٹے کی سسکیاں نہ سنتی آخر کیسے وہ اس کی پکار نہ سنتی وہ لوٹ آئی تھی پورے اٹھارہ گھنٹے بعد مگر اسے کچھ ہوش نہ تھا وہ بے سدھ سی پڑی ہسپتال کے کمرے میں موجود بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ اسکا ذہین سن اور جسم ساکن پڑا تھا۔ وہ ہوش میں آنے کے بعد بھی اپنے ارد گرد کوئی آواز کوئی حرکت محسوس نہیں کر پارہی تھی۔ اسنے تو ابھی تک اپنے اذان کے لمس کو بھی محسوس نہ کیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ماں تو وفاؤں کا شہکار ہے۔

"تیرے ان پہلوں میں سکون جہاں ہے۔۔۔"

تیرے چھاؤں میں تحافظ کا احساس ہے"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تیرے چادر سے آتی یہ جنت کی خوشبوں

مجھے روز کوثرِ جام کی یاد دلاتی ہے۔۔۔۔

تیرا یوں بار بار میرے ماتھے کو چومنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے جسم کے روم روم میں تیرا لمس جگاتی ہے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

تو ہستی وہ خاص ہے "جو ہر عیب سے پاک ہے
جس کے قدموں میں جنت "خود رب نے ڈال دی ہے۔

*****ZS*****

وہ ڈاکٹر کی کبین میں موجود ڈاکٹر شیدا کی بلکل سامنے والی کرسی میں بیٹھا انکے
بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔

مسٹر زریان خان مجھے یہ بات بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ آپکی وائف موت
کے منہ سے واپس لوٹ کر آئی ہے۔ یہ ایک معجزہ ہے۔ میں نے بہت

URDU NOVEL BANK

ڈیلیوری کی ہے لیکن فسٹ ٹائم ایسا کیس دیکھا ہے کہ ایک ماں اپنے بچے کی پکار پر موت کو مات دیں کر زندگی کی طرف لوٹی ہوں۔ آپ بہت خوش نصیب ہے۔

زریان کے چہرے پر خوشی یا غم کی کوئی رک نہیں تھی وہ بے تاثر چہرہ لیے اپنے سامنے بیٹھی ڈاکٹر شیدا سے بولا۔

ڈاکٹر: میں اپنی بیوی کو کب تک گھر لیے جاسکتا ہوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مسٹر زریان آپ کل تک انھیں گھر لیے جاسکتے ہیں۔ مگر آپ سب ایک بات کا خیال رکھیے گا انھیں کیسی بھی قسم کا ذہنی دباؤں یا بری خبر مت دیجئے گا وہ ابھی اتنے بڑے ٹروما سے ہو کر گزری ہے ابھی وہ مکمل صحتیاب نہیں ہوئی ہے۔ اسی لیے اب انکے لیے کوئی بھی گہرا صدمہ انھیں قبر تک لیے جاسکتا ہے۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے ہم سب اس بات کا خیال رکھے گے۔ وہ کہتا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور کیبن کا دروازہ کھول کر باہر کی طرف چل پڑا تھا۔

*****ZS*****

ناول بینک

اگلی صبح۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

زریان اسے ہسپتال سے ڈسچارج کروا کر گھر لئے آیا تھا۔ رانی اور شہریار بھی ہسپتال سے سیدھا فراد میشن ہی آئیں تھے۔ رانی کے گود میں اذان پرسکون نیند سو رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ سکینہ کو بڑے احتیاط سے ایک ہاتھ اپنے ہاتھ تھامے اور اپنا دوسرا ہاتھ اسکے ارد گرد لپیٹے سہارہ دے کر اندر لایا تھا ٹھیک اسی لمحے زریان کے پیچھے رانی اور شہریار بھی اندر آئے تھے۔ وہ جیسے ہی اپنے کمرے کی طرف جانے کے لیے ابھی سیرھی پر اپنا ایک قدم رکھتا ہے کہ آچانک اسکے ذہین میں کوئی خیال آنے پر وہ فوراً رانی کے طرف موڑا تھا۔

رانی: کیا آپ سکینہ کے لیے سوپ بنا دینگے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی بھائی: ابھی بنا کر لاتی ہوں۔

بھائی: آپ آپنی کو اکیلے سیرھیوں پر سنبھال نہیں پائے گئے میں آپ کی ہیلپ کروادیتی ہوں۔ رانی آپ غلط سوچھ رہی ہے۔ زریان کے رہتے ہوئے انھیں

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں اس کنڈیشن میں سیڑھیاں چڑھاؤ گا۔ وہ یہ کہہ کر فوراً جھوک کر سکیئر کو
بہوں میں اٹھائیں ایک ایک قدم بڑھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔ وہ
اپنے پاؤں سے دروازہ کھولیں اندر آیا اسے آرام سے بیڈ پر لیٹاتا اس پر چادر ٹھیک
کرتا خود بھی کپڑا لے کر فریش ہونے کی نیت سے واش روم چلا گیا تھا۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شہریار آپ اذان کو پکڑے میں تھوڑی دیر میں آپی کے لیے سوپ بنا کر ابھی ائی
وہ اسے شہریار کی گود میں ڈالتے ہوئے بولی تو وہ جو آدھا صوفے کے نیچے اور آدھا
صوفے پر اڑا تیرچھا بے سدھ سا پڑا لیٹا تھا کہ رانی بات سن ہڑبڑا کر سیدھا ہوتا فوراً
بولا۔

رانی میں بہت تھک گیا ہوں مجھ سے بچے وچے نہیں سبھالیں جاتے ہے یار۔

URDU NOVEL BANK

شہریار پلینز بس تھوڑی دیر سببخال لیں وہ اپنے چہریں میں ڈھیروں مصومیت لائے
بولی تھی۔ آپ ایسا کمرے میرے کمرے میں جا کر ریسٹ کمرے میں تھوڑی دیر
میں آکر اذان کو لیئے جاؤں گی۔

ٹھیک ہے۔

رانی سوپ بنا کر سکینہ کے کمرے کی طرف چل دی تھی۔ دروازے کے سامنے
کھڑے ہو کر ہلکا سا دروازہ نوک کرتی زریان کی اجازت کا انتظار کرنے لگی تھی۔

رانی: آجائیں اندر۔

URDU NOVEL BANK

زریان بھائی : سوپ بنا دیا ہے اور میڈیسن ٹرے پر رکھ دیا ہے اپ اپی کو پیلا دیجئے گا۔ وہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر ٹرے رکھتے ہوئے بولی تھی اور واپس جانے کے لیے ابھی جیسے ہی پلٹی تھی زریان اسے فوراً پکار اٹھا تھا۔۔

رانی : میں آپکو تکلیف دینا تو نہیں چاہتا پر ریکویسٹ کر رہا ہوں آج رات آپ سکیئر کے ساتھ رک جائے اس روم میں۔ کیا آپ آج انھیں سنبھال لینے گئی پلیر؟۔
مجھے آفس کے کچھ ضروری کام ہے تو میں دوسرے روم میں چلا جاتا ہوں

visit for more novels:

بھائی۔ میں اپنی کا خیال رکھ لوں گی آپ آرام سے اپنا کام کریں۔

زریان رانی سے بات کر کے اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے روم سے باہر نکل گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

آپی اٹھیں سوپ پی کر دوائی بھی لینی ہے۔ وہ سکینہ کو دونوں کندھوں سے
تھامے سہارہ دے کر اٹھاتی بیڈ کروں سے تکیہ لگائے اس پر ٹیک لگا کر سکینہ کو
بیٹھائی تھی۔ پھر وہ سوپ کا بول اٹھائیں آہستہ آہستہ سکینہ کو اپنے ہاتھوں
سے سوپ پیلانے لگی تھی۔

سکینہ تو ایک روبوٹ کی طرح اسکی ہر بات مان رہی تھی اسے اپنے ارد گرد کیسی چیز
کا ہوش نہیں تھا وہ اب بھی رانی کو کھالی کھالی نظروں سے دیکھتی اسکی ہر بات
مانتی جا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپی میں آپکو ایک فرد سے ملانا چاہتی ہوں کیا آپ ملے گی اس سے؟۔ وہ فرد بہت
خاص ہے۔ آپ انتظار کریں میں بس ابھی آئی۔

وہ یہ بات سکینہ سے کہہ کر تیزی سے روم سے نکلتی اپنے روم کے طرف بڑھ گئی
تھی۔ رانی جیسے ہی اپنے روم میں داخل ہوئی اسکی بے ساختہ چیخ نکلی تھی

URDU NOVEL BANK

سامنے کا منظر دیکھ اسکی آنکھیں پھٹی کے پھٹی رہیں گی تھی۔ سامنے اسکا نمونہ شوہر اپنے شولڈر سے بچے کو دبائے اندھے منہ سوراہا تھا۔ وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آتی تیزی سے بھاگتے ہوئے آگئے بڑھی اور ایک زور دار مکا شہریار کے پیٹ پر ماری تھی۔ شہریار جو گہری نیند سویا تھا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

کیا ہے ظالم بیوی؟ کیوں مارا مجھے شہریار اپنے سامنے کھڑی غصے سے لال پیلی ہوتی اپنی زخمی شیرینی کو دیکھ نرم لہجہ اپنائے بولا تھا کہ کہی یہ شیرینی اسکا ہی شکار نہ کر ڈالئے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

یہ کون سا طریقہ ہے بچہ سولانے کا تم تو اس کی سانسیں بند کر ڈالو گئے۔ ہٹو پیچھے

وہ غصہ سے اسے پیچھے دھک دے کر اذان کو بیڈ سے اٹھاتی روم سے تن فن کرتی باہر نکل گئی تھی۔۔

رانی بچے کو گود میں لیئے قدم بہ قدم اٹھائیں سکینہ کے برابر میں آکر بیٹھ گئی تھی جو کھوئے کھوئے سے انداز میں روم کو دیکھ رہی تھی۔

آپی: یہ دیکھئے آپکا اذان آپکا بیٹا وہ بچے کو سکینہ کے گود میں ڈالتی ہوئی بولی تھی۔

میرا بیٹا میرا اذان وہ انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھنے لگی تو رانی نم آنکھوں سے گردن ہاں میں ہلائے اسے بتانے لگی تھی۔۔ جو یک ٹک اس بچے کو دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:

سکینہ کبھی بچے کے ہاتھ کو چھوتی تو کبھی اسکے روم جیسے نرم گالوں کو وہ اپنے بچے کو جس باتوں سے لیس انداز لیے اسکے ہر لمس کو محسوس کرنے لگی تھی۔

رانی: کیا مام ڈیڈ کو بھی مجھے پہلی دفعہ اپنے گود میں لیتے ہوئے ایسا ہی احساس ہوا ہوگا؟ سکینہ اپنے بچے کو سینے سے لگائے روتے ہوئے رانی سے پوچھی تو رانی

URDU NOVEL BANK

کی دل میں ایک سکون کی لہر اٹھی تھی اسے واپس اپنے حالت میں لوٹتے دیکھ
دو کھ بھی ہوا تھا اسے اس طرح ٹوٹتے بکھرتے دیکھ۔

رانی وہ ہمیشہ کہتے تھے میں اپنے نواسے کو اپنے لاڈ میں بیگاڑو گا تم دیکھ نہ ڈول ۔

ڈول۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہیں پتہ ہے رانی میرے ڈیڈ کا ڈول کہنا اور مام کا روکنا لوکنا مجھے ہمیشہ یہ
احساس دیلاتا تھا جیسے میں اپنے مام ڈیڈ کے پیار اور تحفظ کے درخت کی گھنی
چھاؤں میں محفوظ ہوں۔ مجھے انکے رہتے دنیا کی کوئی سرد گرم چھو بھی نہیں
سکتی۔ مجھے ایسا لگتا تھا جیسے اگر کبھی میں اس دنیا کے فریب یا پریشانی سے تھک
کر گر جاؤنگی کسی دلدل میں تو میرے مام ڈیڈ اس دلدل سے اپنی ڈول کو باہر

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

کھینچ نکلے گئے اور اپنے محفوظ حصار میں چھپا لیٹ گئے۔ دیکھو نارا نی اب کوئی حصار نہیں کوئی تحفظ نہیں میرے ارد گرد وہ یہ کہیں کر اب باقاعدہ آوازوں سے روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔ میں نے کیوں جانے دیا انھیں کیوں آخر کیوں سکینہ واضح طور پر چیختے ہوئے اپنے بالوں کو نوچھ رہی تھی۔

سکینہ کی چیخ سن کر زریان اور شہریار بھی بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ سکینہ کو اس طرح خود کو نقصان پہنچاتے دیکھ شہریار خونخوار نظروں سے رانی کو دیکھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان : سکینہ؟

URDU NOVEL BANK

رانی یہ کیا کر رہی ہے آپ انکے لیئے اسٹریس لینا خطرناک ہے۔ کیا آپکو نہیں معلوم؟

بھائی۔ وہی رک جائے اگر آپ آج اس صدمے سے نہیں نکلی تو یہ اندر ہی اندر مرتی جائے گی۔ پلیز انھیں رولینے دے۔

رانی زریان سے کہتی اب سکینہ کی طرف مڑی تھی جو روتے ہوئے اپنے بال نوچ رہی تھی۔

visit for more novels:

آپی ادھر دیکھیں یہ آپکا اذان ہے اسے آپکی ضرورت ہے۔ آپکو اسکے لیے جینا ہے یہ آپکے پیار کا آپکے توجہ کا منتظر ہے کیا آپ اسے دنیا میں یتیم کے طرح رولنے کے لیئے چھوڑ دینگی جسکی آپ نے نو ماہ حفاظت کی ہے۔۔۔ اپنے بیٹے کے لیے ٹھیک ہونا ہے آپ نے دیکھے اس معصوم کو کیا آپکو ترس نہیں آ رہا اس بچے پر جو پیدا ہونے کے بعد سے اپنے ماں کی گود کی گرمائش کے لیئے ترس رہا ہے اسکے

لمس کے لیے ترس رہا ہے۔ رانی اذان کو اسکے سامنے کر کے بول رہی تھی جس کی آنکھیں نم اور آواز میں درد ہی درد تھا۔

سکینہ اب اپنے عمل کو چھوڑ کر خاموش سے رانی کی بات سن رہی تھی جو شور کی آواز سن کر رونے کی تیاری لیے بیٹھا تھا وہ بینا پلک جھپکائیں ٹیکٹکی باندھے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی جو اپنی موٹی موٹی کالی کالی بڑی بڑی آنکھیں کھل کر اپنی ماں کو ہی دیکھ رہا تھا۔ سکینہ ٹرانس کی کیفیت میں اپنے بچے کو گود میں لیتی خود میں بھیجھے زاروں قنار روتے ہوئے اپنے بچے کو بے کرااری کے عالم میں چومتی جا رہی تھی اسے اس طرح روتے دیکھ رانی آگے بڑھ کر سکینہ کو خود کے گلے سے لگائے پیٹ سہلانے لگی تھی جس کی روتے روتے اب ہچکی سی بن گئی تھی۔

بس کمرے آپی ماں بابا آپ کو اس طرح روتے دیکھ اداس ہونگے۔ اتنا نہ خود کو ہلکان کمرے ہمارے ماں بابا تو ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے۔

URDU NOVEL BANK

* غموں کے زنجیروں میں جکڑی یہ شہزادی تیری-----

روز تیرے پیچھڑنے کا غم اپنے سینے لگائے روتی ہے *۔

زریان اور شہیار انکو اکیلا چھوڑ کر کب کا روم سے نکل گئے تھے۔

visit for more*****ZS*****
www.urdu-novel-bank.com

زریان سنگھار میز کے سامنے کھڑا آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ جب سکیئر نے اسے پیچھے سے پکارا تھا۔ جو اسکے پشت پر پڑے بیڈ پر لیٹی اسے ہی تیار ہوتا دیکھ رہی تھی۔

آج آپ آفس سے جلدی گھر لوٹ آئیں گے۔

وہ کیوں جناب؟ زریان اسی طرح بغیر مڑے شیشے میں دیکھ کر استفسار کرنے لگا۔

بس یوہی میرا جی بہت گھبرا رہا ہے اور طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔

میں نے آپکی اس پریشانی کا ایک حل سوچھ رکھا ہے سکینہ میں آفس سے واپس لوٹ کر بتاؤں گا بلکہ دیکھوں گا آپکو وہ پلٹ کر اس سے کہتا قدم بہ قدم اٹھائیں اسکی طرف بڑھا اور بیڈ پر اسکے برابر آکر بیٹھ گیا تھا۔ آپ پریشان مت ہوں۔ جس چیز کی بھی ضرورت ہوں بس کہہ دیا کرے بلا جھجھک آپکا شوہر ہوں اتنا تو حق بنتا ہے میرا کہ آپکی ہر ضرورت کا خیال رکھ سکوں۔ وہ اسکا کمزور جسم دیکھ کر اسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگا تھا۔ اب اٹھیں جلدی سے میرے ساتھ

URDU NOVEL BANK

ناشتہ کرنے چلیں مجھے اب آپکے بغیر کھانے کی عادت نہیں رہی یار۔ جلدی کرے سکیںہ اگر آپکا بیٹا اٹھ گیا نہ تو آپ کو سکون سے کھانے نہیں دے گا۔

زریان کیا یہ صرف میرا بیٹا ہے؟ وہ اپنے برابر سوئے ہوئے اذان کی طرف انگلی سے اشارہ کرتی اسے شکایتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

سکینہ پلیر اس بارے میں ہماری پہلے ہی بہت تفصیل سے بات ہو چکی ہے اب میں مزید آپ سے اس ٹاپک میں کوئی بھیس نہیں کرنا چاہتا۔ اور میں آپ سے بھی یہ ریکویسٹ کرونگا کہ آپ بھی اپنے وعدے پر قائم رہیں۔ ورنہ شاید ہمارے رشتے میں کچھ بھی ٹھیک نہ رہیں۔

اب چلیں۔۔۔؟ وہ اذان پر بغیر کوئی نگاہ ڈالے اسکے برابر سے اٹھتا سکینہ کو کندھوں سے پکڑے بڑے ہی لاڈ سے اٹھائے اپنے ساتھ نیچے لیئے آیا تھا۔

*****ZS*****

وہ شام میں آفس سے گھر آیا تو آج سکینہ دروازے پر کھڑی اسکا انتظار نہیں کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر اسکے دل میں کچھ لٹا تھا وہ اپنی حالت کو نظر انداز کرتا اپنے روم کی جانب چل دیا جس کا مقصد سکینہ کو کسی سے ملوانا تھا۔ وہ آدھے کھولے دروازے سے اندر کا منظر دیکھ شوکت رہیں گیا تھا جہاں اسکی بیوی اپنے بیٹے اور زیران کا حریف؟ (ہاں وہ زیران کا حریف ہی تو تھا جو چند دن میں ہی اسے سکینہ سے دور کر دیا تھا) وہ اذان کے ساتھ باتوں میں اس قدر مشغول تھی کہ آج اپنی محبت اپنے شوہر کو نظر انداز کر بیٹھی تھی وہ بیڈ پر بیٹھی اذان کو اپنے گود میں لیے اس سے بات کر رہی تھی جس کے نتیجے میں اذان اپنے ہلک سے گو۔۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔۔ گو کی آواز نکال کر اپنی ماں کو جواب دینے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ اور چند باتوں پر اپنے ننھے ننھے ہنٹوں کو دبائیں سائیڈ مسکراہٹ بھی اپنی ماں کو

URDU NOVEL BANK

پاس کرتا جس کو دیکھ کر سکینہ کیلکھیا کر ہنس دیتی۔ اس خوبصورت منظر کو دیکھ دور کھڑا شخص جل بھون گیا تھا۔ زریان نے اب تک نہ ہی اذان کو گود میں اٹھایا تھا اور نہ اسے ٹھیک سے دیکھا تھا بس وہ اپنی بیوی سے سنا کرتا تھا کہ اذان بالکل زریان کی ڈیوٹو کاپی ہے۔ اسکی آنکھیں۔ ناک۔ ہونٹ سب اسنے اپنے سر ڈیڈ سے چرایا ہے۔

وہ تن فن کرتا کمرے میں داخل ہوا اپنے غصہ کو دبائے سکینہ کو خود کے طرف مخاطب کرتے بولا۔

سکینہ نیچے چلیں میرے ساتھ آپکو کسی سے ملوانا ہے وہ یہ کہتا ہوا واپس باہر کے طرف پلٹ گیا تھا بغیر اس کی کوئی بات کا جواب دیئے۔

وہ اپنے بیٹے کو گود میں اٹھائیں نیچے ہال رقبہ کے طرف چل دی تھی جہاں زریان اسکا انتظار کر رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

جیسے ہی وہ ہال کے حدود میں آئی سامنے اپنے شوہر کو کسی لڑکی کے ساتھ کھڑے دیکھ اسکے قدم جم سے گئے تھے۔

سکینہ کیا ہوا ہے؟ ایسے کیوں کھڑی ہے آئی یں ان سے ملے یہ رخسار جی ہے وہ لڑکی لگ بھگ سکینہ کے عمر کی ہی تھی اور خوبصورت بھی تھی اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی بھی دیکھائی دے رہی تھی۔

اسے اسی طرح ایک جگہ کھڑے دیکھ وہ آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑے کھینچ کر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ --- کون ہے وہ خود میں اپنا ڈر دبائے ہکلاتے ہوئے اپنے شوہر سے استفسار کرنے لگی؟ وہ ڈر رہی تھی اس بات سے کہی اسکا شوہر اس سے بے وفائی تو نہیں کرگیا وہ آنے والے وقت کا سوچھ قرب سے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

یہ آپکی کیئر ٹیکر ہے۔ آج سے انکی ڈیوٹی صرف آپکی دیکھ بھال کرنا ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ یہ آپکے بیٹے کا بھی خیال رکھینگی۔ انکی ڈیوٹی کا وقت صبح نو سے رات کے نو بجے تک ہوگی۔

(کیئر ٹیکر) وہ یہ لفظ اپنے منہ سے بے یقینی کے عالم میں بار بار دہراتی جیسے کسی سی مسکراہٹ سوچھ کی منفی کر رہی ہوں۔ ایک دم سے اسکے لبوں میں سرشاری نے رقصہ کیا تھا جیسے اسنے کوئی جنگ جیت لی ہوں۔

وہ اپنے ارد گرد کے ماحول کو مکمل بھولائے اپنی ہی سوچھ میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ زریان کو اسے ہلا کر اسکے خیالوں سے واپس لانا پڑا تھا۔

کہا کھوں گی ہے آپ؟ یار کب سے آوازیں دیں رہا ہوں۔

کمی نہیں کھوئی میں زریان وہ خود کو نارمل کرتی فوراً اپنے شوہر سے ہمکلام ہوئی تھی۔ زریان اتنے سروینٹ پہلے ہی موجود ہیں پھر انکی کیا ضرورت تھی۔ سکینہ شاید آپ نے میری بات کو غور سے نہیں سنا ہے۔ انھیں صرف اور صرف آپکا خیال رکھنے لایا ہوں یہ گھر کا کوئی کام نہیں کریںگی یہ صرف آپ دونوں کی دیکھ بھال کریںگی۔ اور یہ پالنا لایا تھا آپکے بیٹے کے لیے اسے روم میں رکھوا لیجئے گا۔ وہ اپنے پیچھے رکھے ایک چاندنی کے بنے پالنے کے طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا جو کافی خوبصورت تھا۔ سکینہ کو تو پالنا دیکھ ایک دھچکا لگا۔ وہ یہ پالنا اذان کے لیے لایا تھا؟ جو ہر وقت اپنے بیٹے سے نفرت ہی نفرت جتاتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ اذان کو انھیں دے دیں اور میرے ساتھ چلیں آپکے لیے ایک سرپرائز پلین کیا ہے۔ پر زریان ہم اذان کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں نہ یہ مجھے نہیں دیکھئے گا تو روئے گا۔ سکینہ آپ پہلے ڈیساڈ کر لئے آپکو میرے ساتھ چلنا ہے یہ اسکے ساتھ یہاں رہنا ہے وہ دبے دبے غصے سے غراتے ہوئے بولا تھا۔ جیسے کہہ رہا ہوں اب اسکی برداشت ختم ہونے لگی ہے۔ سکینہ نے اسے اس قدر غصہ کرتے دیکھ

URDU NOVEL BANK

فورا ہتیار ڈالتی اذان کو رخسار کے گود میں دیتی زریان کے ساتھ باہر کو چل دی
تھی

*****ZS*****



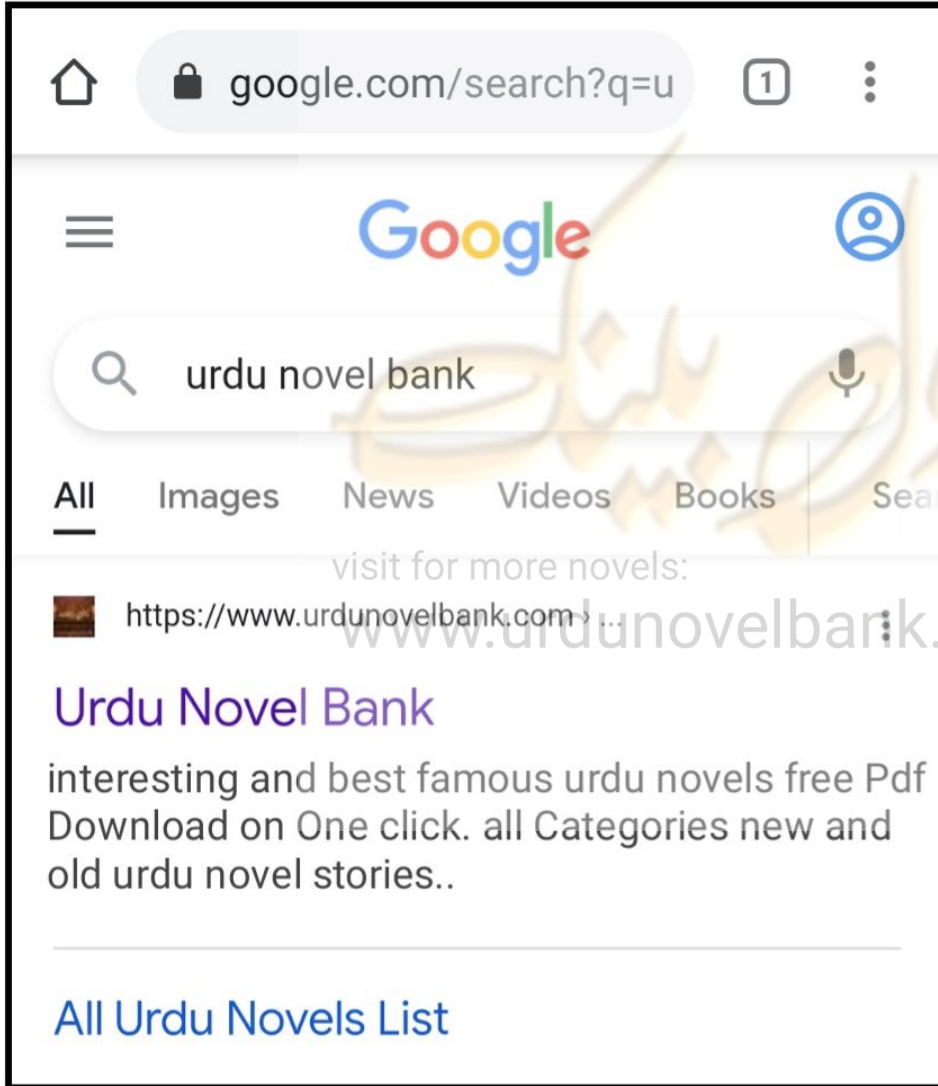
visit for more novels:

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urduovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdu-novelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھیں اپنی منزل کی طرف بڑھ رہیں تھے کہ اب سکینہ سے پوچھے بنا رہا نہیں گیا وہ بے قراری کے عالم میں زریان کی طرف دیکھتی اسے پوچھنے لگی۔

زریان ہم کہا جارہیں ہے۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بس تھوڑا سا انتظار کرتے سکینہ ہم پہنچنے والے ہیں۔ یہ راستہ کچھ جانا پہچانا سہ لگ رہا ہے۔ وہ اس راستے کو غور سے دیکھتی سوچھ ہی رہی تھی کہ اتنے میں زریان کی آواز اس کے سماعت سے ٹکرائی تھی۔

ہم پہنچ گئے ہیں سکینہ۔ اب جلدی سے اپنی آنکھیں بند کرے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

وہ کیوں ؟

ایک تو آپ سوال بہت کرتی ہے۔

ٹھیک ہے۔ وہ یہ کہتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے زریان سکینہ کو آنکھیں بند کرتا دیکھ اپنے کار کی بیک سیٹ سے بلیک پی اٹھائیں اسکی آنکھوں میں بندھنے لگاتھا۔ یہ کیا کر رہیں ہے آپ۔ کچھ نہیں کر رہا ہوں آپ سیدھی بیٹھی رہیں۔ وہ اپنی طرف کی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آیا پھر فوراً اسکی طرف کا دروازہ کھول کر اسے گاڑی سے باہر نکلنے میں مدد کرتا اسکا کندھا ہاتھوں سے تھامے اسے گاڑی سے باہر کھڑا کر گیا تھا۔ زریان ہم کہا آئیں ہیں یہاں تو کافی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے کیا ہم سمندر میں آئیں ہیں؟۔ وہ کوئی بھی جواب دیئے بغیر اسکا ہاتھ تھامے چل رہا تھا کچھ دور چلنے کے بعد اپنے منتخب کردہ جگہیں پر آکر روکا تھا۔

کیا آپ تیار ہے سرپرائز کے لیے بیگم صاحبہ ؟

جی۔۔ وہ اب سکینہ کا ہاتھ چھوڑے اسکے پشت پر کھڑا اسکی آنکھوں سے پٹی اترنے لگا تھا۔

سربراہؔ

سکینہ کے آنکھوں سے جیسے ہی پٹی ہٹی اسکے بالکل سامنے ایک لکڑی کا خوبصورت سہ ہٹ موجود تھا جو دو منزلوں پر مشتمل جیسے بہت ہی خوبصورتی سے ڈیزائن کیا گیا تھا اسکے بالکل سامنے تھوڑی ہی دور پر وہی سمندر موجود تھا جب وہ اپنی شادی سے پہلے زریان سے آخری بار بات کرنے آئی تھی۔ اسے اپنے ڈیڈ کی شرط پر منانے آئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ اسے بے یقینی کے عالم میں دیکھتے جارہی تھی جیسے اس کے لیے یہ سب یقین کرنا مشکل ہوں۔ یہ سب اسے خوش کرنے کے لیے اسکا شوہر اسکے یان نے کیا تھا؟۔

یہ سب کیا ہے زریان؟۔

یہ آپکے لیے ایک تحفہ ہے میری طرف سے! چھوٹا سا ہے لیکن آپکے لیے دل سے بنوایا ہوں۔

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

میرے لیے وہ اپنی آنکھوں میں ڈھیرو حیرت سموئے اپنی شہادت کی انگلی سے خود کے طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔ جیسے پوچھ رہی سچ میں؟

نہیں۔۔۔ تو کس کے لیئے بنواؤں گا کیا یہاں آپکو میری کوئی دوسری بیوی دیکھ رہی ہے؟ وہ بول کر اپنی ہی بات میں خوب ہسنے لگا تمہا ہا ہا ہا جیسے اپنا ہی مزاق اڑا رہا ہوں۔

زریان۔۔۔۔۔ شٹ آپ فضول گوئی مت کیا کرئے مجھے یہ بے ہودہ بات پسند نہیں وہ اپنے چہرے پر خفی سجائے غصے سے کہتی رخ موڑ گئی تھی۔ اچھا نہ غصہ نہیں کرئے سوری وہ سکینہ کو اسی طرح کھڑے کھڑے پیچھے سے گلے لگائے اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر رکھیں ہلکا ہلکا رب کرتا اسے ہنسا گیا تھا۔ اچھا چلیں آپ کو ہٹ دیکھاتا ہوں وہ فوراً اس کا ہاتھ تمھارے کھینچتا ہوا ہٹ کے اندر لے گیا تھا۔ وہ اسے ہٹ کی ایک ایک چیز کے بارے میں بتاتا ایک ایک جگہ پر لئے جا کر دیکھا رہا تھا اس کے چہرے پر ایک الگ ہی خوشی تھی جس کو بھاپنا سکینہ کے لیے ایک مشکل مرحلہ صابت ہوتا جارہا تھا سکینہ کے لیے وہ ایک پھیلی بنتا جارہا تھا زریان کا یہ دھوپ چھاؤں کا مزاج سکینہ کی سمجھ سے باہر تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ: زریان اپ سے ایک بات پوچھو؟ وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ تھامے ایک دوسرے کے سنگھ قدم سے قدم ملائیں سمندر کے کنارے چل رہیں تھے۔ سمندر کی ٹھنڈی ہوا ان کے روم روم میں اترتی انھیں تازگی بخشنے لگی تھی۔

زریان: :پوچھیں۔۔۔۔۔

مجھے رخسار کہی سے بھی ملازمہ نہیں لگی۔ وہ اس کے انکشاف سن کر زریان کے چلتے قدم تھمے تھے۔ تو یعنی شک کر رہی ہے آپ مجھ پر؟ وہ رک کر اب اس کے طرف مکمل موڑا سکینہ کو جانچتی نظروں سے دیکھ پوچھنے لگا تھا۔

نہیں۔۔۔۔۔ آپ میری بات کا غلط مطلب نکال رہیں ہے وہ پرسنلیٹی کے لحاظ سے نہیں لگی مجھے۔

ہاں۔۔ وہ کوئی ملازم پیشہ سے تعلق نہیں رکھتی ہے وہ اصل میں ہمارے کمپنی کے ایک

Employ

URDU NOVEL BANK

کی وائف ہیں ان کے ہسبنڈ کی کچھ دن پہلے ہی وفات ہوئی ہے رخسار جی کے دو بچے ہیں جن کی کفالت کی ذمہ داری اب انکے اوپر ہیں انھیں جاب کی ضرورت تھی اور آپکو مدد کی تو میں نے انھیں کئی ٹیکر کی جاب دیں دی وہ پڑھی لکھی نہیں ہے اسلئے افس میں کام نہیں کر سکتی تھی ۔ وہ سکینہ کے سارے شک کو دور کرتا دوبارہ اس کا ہاتھ تھامے چلنے لگا تھا۔ وہ تو اپنے شوہر کے رحم دلی کو دیکھ عیش عیش کر اٹھی تھی

سکینہ آپ سے ایک سوال پوچھوں؟ وہ اسی طرح سمندر کے کنارے چلتے چلتے سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

جی۔۔ پوچھئے ؟

URDU NOVEL BANK

اگر کبھی آپکو میرے یا اذان کے درمیان میں سے کسی ایک کو چنا ہو تو آپ ہم دونوں میں سے کس کو چنے گی۔ زریان کے اس سوال پر سکینہ کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے قدموں سے زمین کھینچ لی ہوں۔ لیکن وہ خود کو مضبوط کر اس کی طرف دیکھ طنزیہ مسکرائی تھی۔

سکینہ : تو یعنی آپ میری بولی لگا رہیں ہے ایک خریدار بن کر مسٹر زریان خان۔ یہ ضروری تو نہیں بولی صرف گھر گاڑی یا جگہ کی لگائی جائے۔ آپ نے تو ایک پکے خریدار کی طرح میری محبت میرے پاکیزہ رشتے اور ممتا کی بولی لگا ڈالی ہے۔ جبکہ آپکو معلوم ہے اس لگائی بولی میں خسارہ ہر صورت سکینہ شیرازی کے حصے میں آئی گی۔ اور ایک بات سن لیئے زریان خان اگر کبھی ایسا وقت آیا بھی تو یہ سکینہ خود کی نیلامی کا علان خود کرے گی آپ دونوں کے سامنے پیش ہو کر اور اس نیلامی کی قیمت آپ کو بہت مہنگی پڑے گی زریان ۔

URDU NOVEL BANK

چلیں آپ سے ایک سوال پوچھتی ہوں میں۔ آپ کتنی قیمت لگائے گئے میرے
سچی محبت کی؟ ہمارے درمیان جوڑے ان خوبصورت رشتے کی؟ کیا ہے کوئی
جواب آپکے پاس میرے اس سوال کا۔؟

بولیں زریان ہے کوئی جواب؟

سکینہ اسے مکمل خاموش کھڑے دیکھ دوبارہ کہنا شروع ہوئی۔

نہیں ہے نہ کوئی جواب آپکے پاس؟ وہ اسکا کالر اپنے دونوں ہاتھوں سے دبوچے
جھجھوڑ کر پوچھنے لگی تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مسٹر زریان میں آپکو بتاتی ہوں! اس سوال کا جواب جس دن آپ نے میرے
محبت اور اس رشتے کی قیمت اپنے منتخب کردہ قیمت کے عوض لگا دی نہ اس
دن آپکو اپنے ہر سوال کا جواب مل جائے گا۔ کہ ہر چیز کی قیمت نہیں لگائی

جاتی اور نہ ہی ہر چیز خریدی اور بیچی جاتی ہے۔ میرے لیے آپ دونوں میں سے کسی ایک کو چٹا خریدنے اور بیچنے کے برابر ہی ہے۔ اگر آپ کو چٹا تو ممتا کے رشتے کو بیچنا پڑے گا اور اگر اپنے بیٹے کو چٹا تو اپنی محبت کو بیچنا پڑے گا اور دونوں ہی صورت میں سکینہ کی موت ہے۔

سکینہ کیا آپکو ڈر نہیں لگتا کہ کہی آپ کی یہ ضد ہر دھرمی آپکی محبت کو آپ سے دور نہ کر دے۔؟ کہی آپکی محبت کسی موڑ پر آکر آپ سے بے وفائی نہ کر جائے۔ وہ اس کی بات سن کر پاگلوں کی طرح ہستے لگی تھی ہستے ہستے اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔ پھر خود کی ہنسی کو روکے چلتے ہوئے زریان کے بے حد قریب آئی تھی اسکے آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے مضبوط لہجے میں بولی۔ زریان دیکھیں میری آنکھوں میں کیا آپکو میرے ان آنکھوں میں کسی دوسرے مرد کا عکس نظر آ رہا ہے؟ یا کسی دوسرے مرد کی چاہت نظر آتی ہے؟۔ زریان اسکی آنکھوں میں غور سے دیکھتا اپنی گردن نفی ہلا گیا تھا۔ وہ اپنے اس عمل سے خود بھی

بے یقین سا ہوا تھا کیونکہ اسکی بیوی کے آنکھوں میں صرف اسکے شوہر کا عکس اسکی چاہت تھی۔

(زریان آپ نے اپنے سوال کا جواب تو خود ہی دے دیا ہے۔ جس چاہت میں آپشن) جیسا لفظ آجائیں یعنی آپکے محبت کے درمیان میں کسی تیسرے شخص کے آنے کی گنجائش رہیں تو وہ محبت نہیں آپکی پسند کھلاتی ہے اور پسند تو وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ محبت جیسے احساسات میں امانت - عزت اور یقین کا ایسا تعلق ہوتا ہے۔ جیسے جسم کا روح سے ہوتا ہے۔ جو شخص آپکی محبت کو امانت نہ رکھ سکے۔ پھر وہ شخص نہ ہی محبت کا بھرم رکھتا پاتا ہے اور نہ ہی کسی سے سچی محبت کر سکتا ہے۔ اور آپ مجھ سے کہتے ہیں بے وفائی کرینگے؟ تو کیا آپ میری امانت کو سبھالنے میں ناکام ہو گئے ہیں؟ یا میری محبت میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ آپکے دل تک رسائی حاصل کر کے آپکے روم روم میں میری سچی محبت اتار سکے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں خود کو بہت بد نصیب سمجھوگی جو شدت سے اپنے شوہر کو چاہ کر بھی اپنے شوہر کی چاہت سے خالی ہاتھ رہیں گی ہو۔ اگر کبھی

URDU NOVEL BANK

ایسا وقت آیا بھی تو سکینہ کی محبت اتنی خود غرض اور کم ظرف نہیں کے آپکی سانسوں کو قید کر دیں بلکہ میں آپکی ان گھٹن بھری زندگی کو آزاد کر دوں گی بے فکر رہیں آپ زریان۔

زریان: سکینہ آپ نے اتنی بڑی بات تو کہہ دی ہے کیا آپ جی پائی ینگلی مجھے سے الگ ہو کر۔

visit for more novels:

سکینہ: زریان کیا کسی انسان کو اپنے جسم سے روح کو کھینچتے دیکھا ہے؟ کیا روح کی علیحدگی کے بعد آپکے جسم میں جان بچتی ہے؟ وہ صرف لاش ہوتی ہے جس میں نہ کوئی زندہ رہنے کی چاہ نہ کوئی حسرتیں اور نہ کوئی رنگیں بچتی ہے۔ میرا خیال ہے آپکو میرا جواب مل گیا ہے اب ہمیں واپس چلنا چاہیئے۔ کیونکہ آپ نے آج مجھے کافی زیادہ ہی سرپرائز کر دیا ہے۔

سکینہ یہ کہہ کر جیسے ہی اسکا ہاتھ چھوڑنے لگی تھی کہ عین اسی پل زریان نے اپنی ہاتھ گرفت اسکے ہاتھ میں مزید سخت کر دی تھی۔ وہ زریان کے اس عمل کو دیکھ اپنا سر اٹھائیں اسکے روشن چہرے کو دیکھ جاچنے لگی تھی جو ہر احساس سے عاری تھا۔ وہ کچھ دیر یوہی کھڑا سکینہ کو دیکھتا رہا پھر آچانک اسے خود کے گلے سے لگائے خود میں مزید بھجتا چلا گیا سکینہ کو ایسا لگا جیسے وہ اپنا ڈر چھپا رہا ہوں اسے خود میں بھیج کر اس کی پکڑ اتنی سخت تھی کہ سکینہ کی سسکیاں بلند ہوئی اور تکلیف کے زیرے اثر اسکے آنکھوں سے آنسوؤں گرنے لگے تھے جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ فوراً اپنی پکڑ ڈھیلی کرتا معذرت کرنے کے انداز میں بولا سوری میں نے آپکو بہت ہرٹ کیا معاف کر دے اپنے زریان کو! پر سکینہ میں چاہ کر بھی اذان کے لیئے اپنا دل نرم نہیں کر پا رہا ہوں۔ سکینہ کے لیے یہ عمل آچانک ہوا تھا اس لیے وہ بے حرکت جسم کے ساتھ سن کھڑی زریان کی بات سن رہی تھی۔ زریان بھی اپنے اس آچانک عمل سے شوکت تھا کہ وہ کیوں صفائی

URDU NOVEL BANK

دے رہا ہے۔ شاید یہ سکینہ کی بات کا ہی جادوں تھا جو زریان پر ایک سحر طاری کر گیا تھا۔

سکینہ: زریان کوئی بات نہیں اب چلیں گھر؟ کافی دیر ہوگی ہے اور رخسار کے گھر جانے کا وقت بھی ہو گیا ہے۔

زریان: ہاں چلیں! شکریہ معاف کرنے کے لیے وہ دو دونوں اپنے گیلے شکوے دور کرتے اپنے قدموں کے نشانات کو ریت پر پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگیں تھیں۔ زندگی ان دونوں کو دور سے دیکھ اداس سی مسکرا رہی تھی۔

میرے حالات کی بے بسی تو دیکھوں جانا۔۔۔

یہ دل روتا ہے پر آنکھوں سے آنسو نہ گرنے

شکایتیں ہے خدا سے پر کوئی جواز نہ ملے -----

یہ محبت کا روگ ہے جہاں درد ہی درد ملے۔۔۔۔۔

visit for more novel*****ZS*****
www.urduovelbank.com

رات تین بجے۔

URDU NOVEL BANK

روم میں موجود بیڈ پر دائیں طرف زریان سویا اور بائیں طرف سکینہ سوئی ہوئی تھی۔ اسکے بالکل سامنے پالنے پر اذان سو رہا تھا۔ کہ آچانک کمرے میں بچے کی رونے کی آواز بلند ہوئی تھی کہ ایک آچانک سکوت چھائے کمرے میں شور و غل کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ آواز بلند سے بلند اور تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔ وہ اپنے بچے کی رونے کی آواز سن کر ہڑبڑا کر اپنے جگہ سے اٹھ بیٹھی تھی اور پریشانی کے عالم میں اپنے برابر سوئے اپنے شوہر کو دیکھتی صحیح مانوں میں اسکے اوسان خطہ ہوئے تھے جو اس آواز سے بے چین ہو کر بار بار اپنے کرواتے بدل رہا تھا جس کے ماتھے پر مسلسل سلوٹیں بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ تیزی سے اپنے جگہ سے اٹھی اذان کو گود میں اٹھائیں کمرے میں چکر کاٹی اسکے پیٹ کو تھپتھپاتے ہوئے چوپ کرانے کی کوشش کرنے لگی تھی جو چوپ ہونے کا نام ہی نہیں لیئے رہا تھا۔

سکینہ پلیز اسکا رونا بند کروائے مجھے اب اریٹیشن ہونے لگی ہے وہ نیند میں ہی اپنے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچ کر اپنے کانوں پر رکھتا چیخ کر بولا۔ اصل میں اس

URDU NOVEL BANK

بچے کا رونا تو اسے اپنے ماضی میں لیے گیا تھا۔ جہاں سسکیاں تھی درد اور تکلیفیں تھی جس سے وہ ہمیشہ بھاگتا آیا تھا۔

آپ پریشان نہیں ہوں۔ میں کچھ کرتی ہوں شاید اسے بھوک لگی ہوگی میں ابھی دودھ بنا کر لاتی ہوں اسکے لیے بس ابھی آئی وہ بھاگ کر کچن میں گئی تیزی سے فیڈر بناتی واپس بھاگتے ہوئے کمرے میں آئی تھی جہاں وہ رو کر پورا کمرہ سر پر اٹھا رکھا تھا۔ دوسری طرف زریان کا صبر کا بان ٹوٹنے لگا تھا وہ اپنے شوہر کا تپہ تپہ چہرہ دیکھ شرمندگی سے اپنا سر جھکائے اذان کے چھوٹے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اسکے منہ میں فیڈر ڈالی تو وہ دودھ پینے لگا لیکن کچھ دیر بعد ہی وہ اپنے منہ سے فیڈر نکالے دوبارہ اسی طرح بلند آواز میں روتا اپنے باپ کے صبر کا بان توڑ چکا تھا۔

واٹ دا ہیل - تماشہ لگا رکھا اس نے آخر مسئلہ کیا ہے اسکے ساتھ - رہیں آپ اور ایکا بیٹا یہاں میں جا رہا ہوں اس کمرے سے وہ غصہ سے لال پیلے چہرے کے ساتھ بیڈ سے اٹھا بیڈ کے چادر اور سارے تکیہ کو نیچے فرش پر پھینکتا تن فن کرتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا - پیچھے سکینہ دوکھ اور قرب سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی کب وہ کامیاب ہوگی باپ بیٹے کو قریب لانے میں - وہ اذان کو بڑی مشکلوں سے سولا کر چھولے میں ڈالتی - اپنے کمرے سے باہر نکل کر زریان کو ڈھونے لگی تھی ڈھونٹے ڈھونٹے جب وہ سٹڈی روم میں آئی تو غصے سے تنے چہرے کے ساتھ وہ صوفے پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا - دروازہ کھولنے کی آواز سن کر وہ فوراً گردن موڑے دروازے کی عور دیکھنے لگا جہاں اسکی بیوی شرمندگی سے سر جھکائے کھڑی تھی وہ غصے میں صوفے سے اٹھ کر باہر جانے کے لیے جسے ہی قدم بڑھاتا ہے اپنے بازوؤں پر سکینہ کے ہاتھ کے گرفت دیکھ کر رک گیا تھا -

پلیز اس طرح غصے میں باہر نہ جائے میری بات تو سن لیئے -

URDU NOVEL BANK

کیوں سنو میں اپکی بات بتائے آخر کیوں سنو؟ آپ نے کبھی سنی میری بات کبھی مانا میری باتوں کو وہ غصے سے چیختا ہوا اس پر چڑھ دوڑا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے میں اب سے آپکی ہر بات مانوگی ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں نہ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بیٹھاتی خود بھی اسکے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔

اچھا بتائیں میرے پیارے ہی جی اس غصے میں آپ چائے پیئے گے یا ٹھنڈا وہ اسکا گال کھینچتے ہوئے بولی تھی۔۔

آپ بہت چالاک ہو گئی ہے۔ کس طرح میرا غصہ ختم کرنا ہے وہ آپ اچھے سے جانتی ہے زریان سیدھا ہو کر اسکے گود میں سر رکھے لیٹ گیا تھا۔ سکینہ اسے اپنی گود میں سر رکھے دیکھ اپنی انگلیاں اسکے بالوں میں چلاتی زریان کو ایک سکون بخش احساس دیلا رہی تھی۔

سکینہ۔ :۔ زریان آپ اس طرح غصہ کیوں کرتے ہے کبھی کبھی تو اتنا روڈ بیہوی کرتے ہے۔ آپ سوتے ہوئے بھی بے چین رہتے ہے نیند میں بھی ڈر کر

URDU NOVEL BANK

اٹھ بیٹھتے ہے آخر بات کیا ہے اگر کوئی مسئلہ ہے یا پریشانی ہے تو شئیر کرے مجھ سے ہم دونوں مل کر اس ڈر پریشانی کا حل نکالے گئے۔

وہ جو آنکھیں بند کرے اسکے ہاتھوں کی مخملی لمبی لمبی انگلیوں سے کھیل رہا تھا سکینہ کی بات پر پٹ سے آنکھیں کھولیں اسے دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

سکینہ جو درد اور تکلیف آپکو بار بار اس گرمی کھائی میں پھینک دیں جہاں کاٹے ہی کاٹے ہوں اور اس کاٹوں سے آپکے جسم سے لیئے کر آپکے روح تک کو چھنی کر دے تو وہ باتوں کو یاد کر کے کسی سے شئیر نہیں کیا جاتا بلکہ اسے بھلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یادیں اگر اچھی ہوں تو اسے یاد کرنے میں خوشی اور سکون ملتا ہے لیکن اگر وہی یادیں بری ہوں تو اسے یاد کرنے میں گھٹن اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

چھوڑے یہ سب باتیں آئے آپ بھی سو جائے یہاں بہت جگہ ہے وہ صوفے پر

URDU NOVEL BANK

ہی اپنے برابر جگہ بنائے اسے سونے کے لیے بولا پھر کھینچ کر خود کے برابر صوفے پر لیٹا دیا تھا۔ زریان لیکن وہ اذان روم میں اکیلا ہے۔

چوپ کر کے سو جائے تھوڑی دیر اپنے بیٹے کی فکر سے نکل کر خود پر بھی دیہان دیں دے۔ دیکھیں کس طرح آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑنے لگے ہیں اب چوپ چاپ آنکھیں بند کرے ویسے بھی پوری رات آپکے اس لاڈلے نے آپکو خوار کروایا ہے اب دو گھنٹے بعد فجر ہونے ہی والی ہے تب اٹھ کر چلیں جائے گا اپنے پیارے بیٹے اذان کے پاس۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

دو سال بعد

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے ہی دھن میں کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں اذان اپنے ننھے ننھے آنکھوں میں آنسو لیے منہ بیچکا کر رونے کی تیاری کیے فرش پر کھیلونوں کے بچ بیٹھا تھا۔ زریان جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ بچہ فوراً اپنے باپ کو دروازے پر کھڑا دیکھ ننھے ننھے قدم اٹھائیں آن آن کرتا اپنے باپ کے پاس آنے کے لیے بے چینی سے اس کے نزدیک بڑھ رہا تھا۔

اذان کو اپنے کمرے میں اکیلا موجود دیکھ اسکی آنکھیں شوکت کے مارے بڑی ہوگی تھی۔ وہ اپنے کمزور قدموں کو پیچھے لیتا دور۔۔۔۔ دور۔۔۔۔ رہوں مجھ سے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اپنے بیٹے کے آنکھوں میں دیکھ قرب۔ دوکھ۔ تکلیف لیے یہ لفظ بار بار اپنے منہ سے دہراتا اپنے قدم بے دہانی میں پیچھے کی طرف لیتا زور زور سے چلانے لگا تھا۔ اسکی چیخ کی آواز سن کر سکینہ جو اپنے بیٹے کے لیے کچن میں دلیہ بنانے گی

URDU NOVEL BANK

تھی سارا سامان اسی طرح کچن کی سلیپ میں بے ترتیبی سے چھوڑے پاگلوں کی طرح بھاگتے ہوئے کمرے میں آئی تھی لیکن سامنے کا منظر دیکھ اسکے سانس تھامنے لگی تھی اسکا شوہر تکلیف رسیدہ حالت میں اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے جکڑے دونوں زانوں کے بل فرش پر بیٹھا دور۔۔۔۔۔ دور۔۔۔۔۔ درد۔۔۔۔۔ درد۔۔۔۔۔ ہوتا ہے پاس مت آنا یہ کہتا ہوا چیللا رہا تھا۔ اسکے بالکل تھوڑے ہی دور اذان اپنے باپ کو روتے چیلاتے دیکھ ڈر کر رونا شور کر چوکا تھا۔

رخسار۔۔۔۔۔ رخسار جلدی ادھر آئیں۔۔ وہ اپنی ملازمہ کو بے چینی سے آواز دینے لگی تھی۔

جی بی بی جی۔؟

URDU NOVEL BANK

اذان کو یہاں سے لے جائے یہ کافی ڈر گیا ہے اسے کھانا کھلا کر سولا دیجئے گا۔

جی بیگم صاحبہ میں اذان بابا کو سولا دوں گی آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔۔ رخسار
اذان کو گود میں اٹھائیں فوراً پلٹ گئی تھی۔

رخسار کے کمرے سے جاتے ہی اسنے فوراً دروازہ کو لوک کیا اور چلتی ہوئی اس
کے پاس آکر اسی طرح گھٹنے کے بل بیٹھ گئی جو اپنے ماضی کی تکلیف دہ یادوں
کے زیرے اثر اپنے بال نوچ رہا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

زیران ادھر دیکھیں میں سکینہ ہوں آپکی سکینہ وہ اسے نارمل نہ ہوتا دیکھ آگے بڑھ
کمر زور سے اپنے گلے سے لگائیں پیٹ سہلانے لگی تھی۔ سکینہ کے اس عمل
نے اسے کچھ پرسکون تو کیا تھا لیکن اذیت کو مکمل ختم نہیں کیا تھا۔ وہ ہمیشہ

URDU NOVEL BANK

سے ایسے بے چین حالت میں اپنوں کا سہارہ تلاش کرتا تھا جو اسے آج اپنی بیوی کی صورت میں ملا تھا۔

کیا ہوا تھا آپکو۔ آپ ٹھیک ہے نہ۔ وہ ہلکا ہلکا اسکی پیٹ کو رب کرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی لیکن وہ اسکے جواب میں کچھ نہ بولا وہ تو کسی گہری سوچھ میں ڈوبا اسکے آنکھوں کے سامنے اذان کا معصوم چہرہ گھومنے لگا تھا جس کے آنکھوں میں وہی امید کا جلتا دیا تھا۔ جو کبھی اسکی آنکھوں میں ہوا کرتا تھا اپنے باپ سے توجہ اور محبت پانے کی امید جسے وہ کبھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا لیکن آج اتنے سالوں بعد وہی دھندلا عکس جو برسوں پہلے کسی بچے کے آنکھوں میں تھا آج اسکے سامنے پھر ایک بار قسمت نے لا کھڑا کیا تھا۔

visit for more novels:

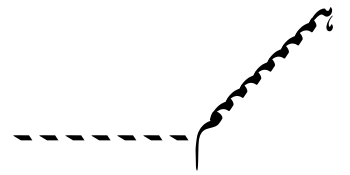
www.urduovelbank.com

سوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آئندہ میں خیال رکھوں گی کہ آپکا سامنا اذان سے اس طرح نہ ہوں۔ آپکے ہر تکلیف پر مجھے بھی درد ہوتا ہے۔

اب اٹھیں اس ٹھنڈے فرش پر سے بیڈ پر چل کر آرام کرے وہ اسکا پورا وزن خود پر ڈالیں زبردستی کندھوں سے تھامے اٹھانے لگی تھی پر وہ ٹس سے مس نہ ہوا اسی طرح کھوئے کھوئے انداز میں بیٹھا فرش کو گھور رہا تھا۔ پلیز زریان چل کر آرام کرے۔ جب سکینہ سے کچھ نہ بن پڑا تو وہ اپنی ساری کوششوں کو ترک کرتی منت بھرے انداز لیے اپنی ہتیلی اسکے سامنے پھیلائے اسکے رد عمل کا انتظار کرنے لگی تھی کہ آچانک وہ اپنا بھاری ہاتھ اسکے نازوک ہاتھ میں رکھتا زمین سے اٹھتا اپنا ڈھیلا جسم گھسیٹا ہوا بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ سکینہ کو وہ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اسکی تکلیف کو محسوس کر وہ بھی چلتی ہوئی اسکے برابر ہی جا کر بیٹھ گئی تھی اسکا دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے جھوک کر بوسہ دیتی ہوئی بولی۔ زریان آپ مجھے اپنی دل کی بات نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتائیں لیکن اپنے درد کو مجھ سے بانٹ تو سکتے ہیں نہ اپنے ساتھ بیٹھ کر رونے کا حق تو نہ چھینے مجھ سے میں کافی دن سے دیکھ رہی ہو؟ آپ جب بھی اذان کو دیکھتے ہے اسی طرح خوف سے کاپنے لگتے ہیں جیسے کسی بات کا ڈر ہوں آپکو۔ آپ کیا سمجھتے ہے مجھ سے آپکی

URDU NOVEL BANK

تکلیف درد چھوٹ جائے گی کم سے کم آپ مجھ سے تو اپنے درد نہیں چھپا سکتے ہیں زریان۔ دیکھیں میری طرف وہ اپنی بیوی کے انکشاف سن کر اپنے چہرے کی تکلیف وہ اثار کو چھپانے کے لیے بے اختیار سیدھا ہو کر اسکے گود میں اپنا سر رکھیں منہ چھپا گیا تھا۔ اسکے گرتے آنسو؟ سے سکینہ کی گود اب بھینگے لگی تھی اور ساتھ ساتھ سکینہ کی پیٹ پر زریان کی ہاتھ کی مضبوط پکڑ بھی بڑھتی جا رہی تھی اسکی ایسی حالت دیکھ بے اختیار ہی سکینہ کے آنکھوں سے بھی آنسو گرنے لگے تھے جو زریان کے سیاہ بالوں میں جب ہو رہیں تھے بس کرائے زریان سو جائے تھوڑی دیر اپنے سارے درد تکلیف کو بھولا کر۔ وہ اسکے سر پر مسلسل ہاتھ پھرتی ہوئی بولی۔ تو زریان نے یک لفظی جواب دینا ہی بہتر سمجھا تھا۔



URDU NOVEL BANK

سکینہ آپ اپنے بیٹے کے پاس جائے۔ مجھے اکیلا چھوڑ دیں تھوڑی دیر کے لیے پلیز وہ اسکی گود سے سر اٹھائیں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا کروٹ بدلے رخ موڑ گیا تھا۔ وہ بھی تو یہی چاہتی تھی وہ خود اپنے اندر کے ڈر کو ختم کرنے آہستہ سے اٹھ کر وہ جیسے ہی قدم دروازے کے طرف بڑھاتی ہے کہ اپنے پیچھے سے زریان کی بھرائی آواز سنتی ایک پل کو اس کے قدم روکے تھے۔

سکینہ۔۔ جاتے جاتے لائٹ آف کرتی جائیں گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

آج سکینہ اور زریان کی تیسری شادی کی سالگرہ تھی جس کی پارٹی کی آرگنمائٹ بڑے پیمانے میں ایک لکڑی ہال میں کی گئی تھی

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

سکینہ جلدی کرتے میرے ڈریس نکال کر دئے یار۔ وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا سامنے بیڈ پر تیار بیٹھا اپنے بیڈ کو گھورتے ہوئے بولا تھا جو تھری پیس بلیک سوٹ میں معصومیت کی ساری ریکارڈ توڑ رہا تھا اور اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھول کر باپ کو دیکھ مسکرائے جا رہا تھا جو ہو بہو اپنے باپ کا ہمشکل تھا۔ جو اسکی سحر کن اسمائیل تک چرا لیے گیا تھا۔

کیا ہو گیا زریان کیوں شور مچا رہیں ہے یہی تو رکھا ہے آپکا ڈریس وہ عجلت میں اپنی ساڑی کا پلو سمجھالیتی ہوئی تیزی سے چینجنگ روم سے نکلی تھی بیڈ پر پڑے ڈریس اٹھائیں اسکے سامنے کرتی ہوئی بولی۔ یہ رہا آپکا ڈریس جائے جلدی تیار ہو جائے۔

URDU NOVEL BANK

زریان : یہ ڈریس نہیں پہنوں گا میں۔۔۔۔

سکینہ: پر کیوں۔۔؟

زریان: یہ ڈریس آپکے بیٹے جیسا ہے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ: تو۔۔؟

زریان : تو کیا سکینہ آپ نے کیوں اس جیسا سیم ڈریس بنوایا میرا۔ نہیں پہنا تو بس نہیں پہنا مجھے یہ ڈریس وہ ضدی انداز میں بولتا منہ پھولائے رخ موڑ گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ : پلیز پہن لے نہ وہ بھی اسی کے انداز میں اپنے بازوؤں اسکی گردن میں ڈالیں فدا ہونے کے انداز میں بولی

زریان : آپ کیا چاہتی ہے یا رچہرہ تو اسنے لیئے ہی لیا ہے میرا۔ اب اپنی ڈیشنگ پر سنلیٹی بھی آپکے بیٹے کو ادھار دیں دو کیا؟

سکینہ اسکی بات پر اپنا چہرہ نیچے جھکائے ہسنے لگی تھی۔ ہاں ہاں ہنس لیں آپ میں یہ کپڑا ہی پہنا دیتا ہوں۔ نہ رہیں کا بانس نہ بجے گی باسوری۔ وہ ابھی اسی کاروائی پر عمل کرتا کہ اس پہلے سکینہ ڈریس کو اسکے ہاتھ سے جھپٹ لیتی ہے۔

کیا کر رہیں ہے آپ؟ سکینہ ڈریس اسکے ہاتھ سے چھینتے ہوئے اپنے دماغ کے گھوڑے کو دوڑانے لگی کے کیسے اپنے ہی کو یہ ڈریس پہننے کے لیے منایا جائے۔

سکینہ کے دماغ میں ایک خیال آتے ہی اسکے چہرے پر دل فریب سی ایک مسکان نے رقصہ کیا تھا۔۔۔ تو یعنی میرے ہنڈسم ہسبنڈ ڈرہیں ہے کہی میرا بیٹا اس ڈریس میں آپ سے زیادہ چارمنگ ہیرو نہ لگے کہ کہی اس فنکشن میں وہ آپ سے زیادہ نمبر نہ لیئے لیں کیوں بیٹا جی وہ اذان کی طرف دیکھتی جلانے کے انداز لیئے اپنے بیٹے سے کہتی تیرچھی نظروں سے زریان کے ریکشن کو دیکھنے لگی تھی۔ جو اپنی گردن موڑے اذان کو دیکھ رہا تھا جو اپنی ماں کی تعریف کرنے پر دونوں

ہاتھوں سے تالی بجا کر بیڈ پر اچھلنے لگا تھا
visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

زریان : ہاں بڑا آیا چارمنگ ہیرو بنے والا۔ ہے تو میرا ہی کوپی نہ وہ منہ تیرا کیئے
سکینہ کے ہاتھوں سے ڈریس لیتا چینجنگ روم میں گھوس گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ تینوں جیسے ہی ہال میں انٹر ہوئے انکا بھرپور انداز میں استقبال کیا گیا تھا
- اس پورے ماحول میں وہ تینوں بلیک ڈریس پہنے بالکل پرفیکٹ اور منفرد جوڑی
لگ رہیں تھیں۔

ہائے چیمپ کیسے ہوں اور بھابھی آپ کیسی ہے - سامنے سے شہیار آتے
ہوئے چمک کر بولا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com - ٹھیک ہوں بھائی۔

بھابھی رانی آپ کا وہاں انتظار کر رہی ہے جائے مل لے ان سے۔ جی بھائی وہ
اذان کو لینے کر جیسے ہی آگے بڑھنے لگی تھی شہیار کی آواز دینے پر مڑ کر سوالیہ
انداز میں اسے دیکھنے لگی؟ بھابھی چیمپ کو تو دے کر جائے مجھے۔ آج ہمارے

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

چھوٹے صاحب بھی بڑے بڑے برنس مین کے ٹیم کا حصہ بنے گئے کیوں
چیمپ شہریار اچک کر اذان کو سکینہ کے گود سے لیتا زریان کی گھوری کو مکمل
نظر انداز کرتے ہوئے بولا تھا۔

بڑا انتظار کروایا تو نے زریان۔ چل تجھ سے بہت سے نمونے جاندار ملاقات کئے
منتظر ہے۔ سکینہ ان تینوں کو آگئے بڑھتا دیکھ خود بھی گردن نفی میں ہلاتی رانی کی
طرف بڑھ گی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ہیلوں مسٹر زریان خان بہت بہت مبارک ہوں آپکو اپنی شادی کی تیسری سالگیرہ ۔

زریان : شکریہ ہمدانی صاحب۔

URDU NOVEL BANK

مسٹر زریان یہ آپکا بیٹا ہے نہ اسکی شکل تو چیخھ چیخھ کر آپکا بیٹا ہونے کی گواہی دے رہی ہے بلکل آپکا کاپی ہے ایسا لگتا ہے ایک ہی فریم میں آپ دونوں کو ڈال کر بنایا ہے خدا نے اور سونے پر سوہانا یہ ایکہ جیسی ڈریسنگ اُف کیا قیامت لگ رہیں آپ باپ بیٹا۔

وہ مسٹر ہمدانی کی بات سن کر ایک آئیر و اچکائے اپنے برابر کھڑے شہریار کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔ جیسے ابھی اسے کچا چبا جائے گا۔ اکیسکیومی می جینٹل مین میں ابھی آیا وہ سب سے اکیسکیوز کرتا شہریار کا بازو دبوچے سائیڈ پر لیئے آیا تھا۔ کیا ہے جنگلی انسان۔ شہریار دیکھ ابھی تو نے میرا جنگلی پن دیکھا نہیں ہے۔ اگر تو نے ابھی کے ابھی اسے سکینہ کو نہیں دیا تو میں تیرا ایسا منہ بیگاڑوں گا کہ رانی بھی تیرے پاس آتے ہوئے ڈرے گی سمجھا تو۔

URDU NOVEL BANK

شہریار: ہائے میری جان اتنی جلیسی میرے چیمپ سے وہ آپہیں بھرنے کے انداز میں بولتا اسے مزید جلا گیا تھا۔

زریان : جلیسی اور وہ بھی اس دیرٹھ فٹ کے بچے سے مائی فٹ زریان خان وہ شے ہی نہیں جو کسی سے جلیس ہو جائے وہ یہ کہتا پیر پٹختا ہوا آگے بڑھ گیا تھا

تھوڑی دیر بعد ہی کیک کٹنے کا شور اٹھا آج وہ تینوں ایک ہی جگہ پر ساتھ کھڑے تھے جو کیمہ کی آنکھ نے فوراً قید کر لیا تھا۔ وہ تینوں آج لوگوں کی رشک بھری نظروں کے حصار میں کھڑے تھے کوئی انھیں محبت سے دیکھ رہا تھا تو کوئی حسد لیئے دیکھ رہا تھا جن کا اثر بھی انکی زندگی میں بہت جلدی ہونے والا تھا

URDU NOVEL BANK

بڑے بڑے برنس مین جھوک کر زریان کو سلام کرتے آج یہ بات ثابت کر رہیں تھے کہ سکینہ نے زریان سے کیا اپنا ہر وعدہ آج پورا کر دیا تھا وہ ہائی سوسائٹی کا ایک بڑا اور باوقار برنس میں بن گیا تھا جو سکینہ کی ضد اور محبت کا نتیجہ تھی۔

سکینہ دور سے اپنے شوہر کو باوقار لوگوں کے درمیان گھیرا دیکھ پورے اعتماد کے ساتھ مسکراتی ہوئی خود سے بڑبڑائی تھی۔ زریان آج آپ سے کیا ہر وعدہ آپ کی سکینہ نے پورا کر دیا ہے اگر اب سانس روکھ بھی جائے میری تو کوئی غم نہیں۔

visit for more novels:

*****ZS*****
www.urdu-novelbank.com

آج موسم اپنے موج میں مست ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے کے سنگھ تیز برستی بارش کے ساتھ آسمانوں میں کڑکتی بجلیاں گہری ویرانی لیے خوفناک آواز کے ساتھ ماحول میں بھی ایک خوفناک سحر طاری کر رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے کار سے نکلتا بھیگے جسم کے ساتھ تیز تیز قدم اٹھائے گھر کا دروازہ عبور کرتا اندر آیا تھا۔

رخسار جی۔۔۔ آپ ابھی تک گھر نہیں گی؟ وہ دروازے پر کھڑا سامنے کھڑی عورت سے سوال کرنے لگا تھا۔ جو لاؤنج رُقبے میں موجود اذان کو گود میں لیے ٹھیلے ہوئے سلا رہی تھی۔

visit for more novels:

سر۔۔ وہ میڈم جی رانی بی بی کے گھر گئی ہے۔ انکی طبیعت آچانک بہت خراب ہوگی تھی اس لیے جلدی میں اُنکو جانا پڑا۔ اذان بابا بہت ضد کر رہیں تھے انکے ساتھ جانے کے لیے میں نے انہیں بہت مشکلوں سے سلا یا ہے۔ وہ تھکے ہارے انداز میں کہتی زریان کو ساری باتوں سے آگاہ کرتی گئی۔

URDU NOVEL BANK

سر۔۔ آپ سنبھال لینگے اذان بابا کو میرے دونوں بچے گھر پر اکیلے ہیں اور رات کے دس بج گئے ہیں۔ اور موسم بھی بہت خراب ہو رہا پلیز سر وہ اکیلے ڈر رہیں ہونگے۔ رخسار اب منٹ پر اتر آئی تھی۔

ایک منٹ روکے میں سکینہ سے بات کر لوں۔ ویسے وہ کب تک آنے کا کہہ کر گئی تھی آپکو؟ بلکہ رہنے دیں میں خود ان سے بات کر لیتا ہوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زیران: ہیلوں سکینہ۔۔ آپ کب تک آئی گی گھر واپس۔

سکینہ: زیران مجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی موسم کافی خراب ہو رہا ہے اس تیز بارش میں شہیار بھائی اگر مجھے چھوڑنے آئینگے تو خدا نہ کرے اُن کے ساتھ ان طوفانی رات میں کوئی حادثہ نہ پیش آجائیں۔ جیسے ہی موسم کچھ ٹھیک

URDU NOVEL BANK

ہوتا ہے میں فوراً یہاں سے بھائی کے ساتھ نکل جاؤں گی۔ کیا آپ ٹھوڑی دیر اذان کا خیال رکھیں گے؟ پلیر زریان میں کوشش کرتی ہوں آدھے گھنٹے میں آنے کی۔

زریان : ٹھیک ہے۔۔۔ سامنے سے یک لفظی جواب دے کر فون بند کر دیا گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اپنے شرٹ کی جیب میں فون رکھتا رخسار کی طرف موڑا جس کی گود میں اذان مزے سے سو رہا تھا۔ آپ ایسا کرے اسے میرے بیڈ روم میں سلا دیں اور میرے لیے کھانا گرم کر کے میرے کمرے میں رکھ کر چلی جائے۔ اور ہاں ڈرائیور کے ساتھ جائے گا وہ آپکو باحفاظت گاڑی میں گھر تک چھوڑ کر آئیں گا۔

URDU NOVEL BANK

جی سر۔۔۔۔ وہ گردن ہاں میں ہلاتی اذان کو اس کے کمرے میں سُلا کر کچن میں کھانا گرم کر کے اُسکے کمرے میں رکھے سو فے کے سامنے پڑے میز پر رکھتی گھر جانے کے لیے نکل گی تھی۔

وہ جب اپنے روم میں آیا تو اس کا بیٹا بیڈ پر بڑے ہی آرام سے ہاتھ پیر پھیلائے مزے سے سو رہا تھا۔ وہ اپنے مضبوط قدم اٹھاتا دھیرے دھیرے چلتا ہوا بیڈ کے سامنے آکر رکا تھا احتیاط سے ایک گھٹنا فولڈ کرے بیڈ پر اس کے بالکل سامنے بیٹھتا اپنے بیٹے کو بانہوں میں بھرتا زارو قطار روپڑا تھا۔ سکینہ کی غیر موجودگی میں اُسے ایک موقع ملا تھا اپنے بیٹے کو قریب سے محسوس کرنے کا اُسکے لمس میں خود کو بھلانے کا وہ ہمیشہ اپنے بیٹے کو دور دور سے دیکھ اپنے آنکھوں میں ٹھنڈک بھرتا تھا۔ لیکن آج وہ کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتا تھا کوئی بُرے خواب نہیں کوئی درد بھری یادیں نہیں بس وہ کچھ پل اپنے بیٹے کو سینے سے لگائے اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔

آپکو پتہ ہے میری جان ڈیڈ آپ سے بہت پیار کرنے لگے ہیں۔ میں نے آپ کو مارنا چاہا لیکن آپکی ماما مجھ سے لڑ پڑی آپ کے لیے اُس وقت مجھے نہیں پتہ تھا کہ خدا مجھے میری ہی عکس سے نواز دے گا آپکی ایک ماما فائٹر ہے اور آپکے ڈیڈ ایک ظالم اور بذل انسان ہے۔ آپ معاف کر دے گے نہ اپنے ڈیڈ کو بیٹا وہ اپنے بیٹے کو گود میں لیے روتے ہوئے اپنے چہرے پر ایک درد بھری مسکراہٹ سجائے بولا

تمہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے آپکے نزدیک میری درد بھری یادیں نہیں آنے دیتی ہے مجھے آپکی ان خوبصورت آنکھوں میں اپنا ماضی نظر آتا ہے جیسے میں ہمیشہ بھولنا چاہتا تھا لیکن آپکی یہ حسین آنکھیں مجھے روز اس قرب میں ڈھکیل دیتی ہے۔ آپ جانتے ہیں آپکے ڈیڈ آپکو خود سے دور اس لیے رکھتے ہیں کہ آپکے ڈیڈ کی سیاہی قسمت کھی آپکے نصیب کا مُقرر نہ بن جائے آپ زریان خان کے طرح درد۔ اذیت۔ قرب۔ لیے نہیں جیتے

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

گے بلکہ آپکے نصیب کا ستارہ پورے اَبوتاب سے چمکے گا جس کی روشنی سے کئی زندگی کے اندھیرے دور ہونگے جو سب کی زندگی کا مہتاب بنے گا جس کی روشنی سے کئی زندگی کی نوید شروع ہوگی۔

معاف کرنا بیٹا اپنے ڈیڈ کی ہر غلطی کو آپکے ڈیڈ مجبور ہے اپنے قسمت کے ہاتھوں میرے ہاتھ میں محبت کی لکیر نہیں نفرت کی لکیر ہے جس کے آگ میں ہر رشتہ جل جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

وہ کہتا ہوا روتی آنکھوں سے اپنے بیٹے کو بے قراری کے عالم میں چوڑے لگا تھا جیسے وہ اپنی برسوں کی پیاس بوجھا رہا ہوں لیکن یہ کیسی پیاس تھی جو کم ہونے کے بجائے بڑھتی جا رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اذان کو بڑے ہی مشکلوں سے خود سے دور کرتا بیڈ پر لیٹا کر اپنے کپڑے لیے
واش روم میں فریش ہونے چلا گیا تھا۔

اذان جس کی آنکھیں باپ کے دبوچنے پر ہی کھل گئی تھی۔ باپ کے دور جاتے
ہی کسما کر اٹھنے لگا تھا وہ فوراً آنکھ کھولتا بیڈ سے نیچے اترنے لگا جو اسکی چھوٹے قد
کی وجہ سے نیچے اتر پانا ناممکن تھا لیکن کافی محنت کے بعد وہ بیڈ سے نیچے اترنے
میں کامیاب ہو گیا تھا روم کا دروازہ کھلا دیکھ اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے
مام۔۔۔۔۔ مام۔ پگارتا روم سے باہر نکل گیا تھا۔
visit for more novels
www.urdu-novel-bank.com

زریان اپنے ہی دھن میں فریش ہو کر واش روم سے باہر آیا بیڈ پر ٹاول پھینکتا چلتا
ہوا صوفے پر آکر بیٹھا تھا جہاں ڈھک کر کھانا رکھا ہوا تھا۔ ابھی وہ کھانے کا ایک
لقمہ ہی اٹھایا تھا کہ آچانک اُسکی نظر سامنے بیڈ پر گئی تھی جہاں اذان نہیں تھا۔ وہ

URDU NOVEL BANK

اپنے ہاتھ میں پکڑا کھانے کا لقمہ واپس پھینکنے کے انداز میں پلیٹ پر رکھتا ہڑبڑا کر صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا اسکی نظر آچانک سے روم کے کھلے دروازے پر گی تو اسکی آنکھوں میں ایک خوف لاحق ہوا۔

اوشٹ۔۔۔۔۔ شٹ یہ میں نے کیا کر دیا۔ آج اسکی لاپرواہی سے کہی کچھ غلط نہ ہو جائے وہ ڈر رہا تھا اُسکے قدم میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا روم سے باہر نکلا۔ لیکن سامنے کا منظر دیکھ اس کے جسم پر کپکپی سی طاری ہونے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اذان سیڑھی کے کنارے کھڑا سکینہ کو پکار رہا تھا جس کا پاؤں بالکل کنارے پر ٹیکا تھا ایک انچ بھی اگر وہ ہلتا تو سیدھا سیڑھی سے نیچے گر جاتا۔

URDU NOVEL BANK

اذان ادھر دیکھیں آپکے ڈیڈ (آن) ادھر ہے۔ وہ یہ کہتا آہستہ آہستہ اپنے قدم اُسکی طرف بڑھانے لگا تھا اُسے ایک ڈر بھی تھا کہ کہی وہ اذان کو کھو نہ دے اذان اپنے باپ کی آواز سن کر اپنا رونا چھوڑ زریان کی طرف دیکھنے لگا تھا کہ آچانک اسکا پیر پھسلا اور وہ نیچے کی طرف گرتا چلا گیا تھا۔ اُسکی درد بھری پکار زریان کو سن کر گی تھی وہ ساکن حال میں کھڑا اُسے نیچے گرتا دیکھ رہا تھا پر ہلنے کی ہمت نہ تھی اس میں آچانک اپنے بیٹے کو خون سے لت پت سیڑھیوں پر بے سودھ پڑا دیکھ اُسکی دل خراش چیخ بلند ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اذان-----

اذان-----

URDU NOVEL BANK

جو پورے ایف کے مینشن کی بنیاد تک ہلا گئی تھی وہ بدحواسی کے عالم میں بھاگتا ہوا سیرٹھیوں کو تیز تیز پھلانگتا نیچے اترنے لگا۔ اپنے بیٹے کے بے سود پڑے جسم کے پاس گھٹنے کے بل گرتا اسکے بہتے خون پر ہاتھ پھرتے ہوئے پاگلوں کی طرح چھیلاتا ہوا اپنے بیٹے کو گود میں اٹھائیں گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔ اس وقت گھر میں کوئی ملازم یا ڈرائیور موجود نہیں تھے۔ وہ بے چینی سے ڈرائیور سیٹ پر بیٹھتا اپنے گود میں ہی اذان کو لیٹائے گاڑی اسٹاٹ کرتا فل اسپید میں گاڑی بھگا رہا تھا اسے آج اپنے جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ اسکے وجود کا خاص حصہ خون میں لت پت موت کے دہانے پر کھڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری جان اپنی آنکھیں بند مت کرنا اگر آپ اپنے ڈیڈ کی بات مانو گے تو ڈیڈ آپکو بہت ساری چاکلیٹ لاکر دینگے۔ آپکو بہت پسند ہے نہ میری جان پلیز آنکھیں کھولو ڈیڈ کو یوں نہ ستاؤں میرا دل بند ہو جائے گا بیٹا بس ہم پہنچ گئے ہیں۔ وہ پورے راستے اذان سے بات کرتا اسے جگائے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

ہسپتال کے آتے ہی وہ گاڑی کو روکتا اپنے گود میں اذان کو اٹھائیں فوراً اندر بھاگا تھا

پلیز کوئی ہے میری مدد کرے ڈاکٹر۔۔۔ ڈاکٹر وہ بدحواسی کے عالم میں پست حوصلے کے ساتھ ہر ورڈ میں جاتا ڈاکٹر ڈاکٹر چیلا رہا تھا۔

ڈاکٹر شیلہ جو سکینہ کا کیس ہینڈل کر رہی تھی وہ اپنے دوست ڈاکٹر خرم سے ملنے آئی تھی۔ کیسی کیس کے سلسلے میں زریان کے گود میں ایک بچے کو بری طرح انجرو دیکھ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مسٹر زریان آپ یہاں؟ یہ کس کا بچا ہے۔ ڈاکٹر یہ میرا بیٹا ہے۔ یہ سرڑھیوں سے گرگیا ہے آپ پلیز اسے بچالے وہ آنکھوں میں آنسو لیے سامنے کھڑی ڈاکٹر کو مسرت بھرے انداز میں بولتا رونے لگا تھا۔

ڈونٹ وری مسٹر زریان ہم اپنی پوری کوشش کرینگے آپکے بیٹے کو بچانے کی۔۔۔

کوشش۔۔۔۔ نہیں کرنی آپ نے ڈاکٹر۔ وہ اتنے زور سے چیخا تھا کہ ہسپتال کے دارودیوار تک ہل گئی تھی سامنے کھڑی ڈاکٹر اسکے ضدی مزاج سے اچھی طرح واقف تھی کیونکہ اسکا سامنا وہ پہلے بھی کر چکی تھی۔ میرے بیٹے کو بچانا ہی ہے آپ لوگوں کو ورنہ سب جان سے جائینگے سمجھی آپ۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

مسٹر زریان ہر چیز ڈاکٹر کہ ہاتھ میں نہیں ہوتی ہم صرف کوشش کر سکتے اس لیے ہم پر چیخنا چیلانا بند کرے۔ ڈاکٹر شیدا بھی اسی کے انداز میں بولتی سامنے کھڑی نرس سے بولی تھی۔

وہ سب تیزے سے بھاگتے ہوئے اپریشن ٹھیٹر کی عور بڑھے تھے اور پیچھے زریان اپنے ہاتھوں پر اپنی ننھی سی جان کا خون دیکھ وہی گھٹنوں کے بل گرا اپنی قسمت پر رو رہا تھا آج قسمت نے ایک بار پھر ظلم کیا تھا پر اس بار قدرت نے بیٹے کی محبت دے کر اسی محبت کو چھینا تھا۔ ابھی تو اس نے اپنے بیٹے کو محسوس کرنا شروع کیا تھا کیا پھر وہ اس لمس کو محسوس کر پائے گا؟ وہ رو رہا تھا

تڑپ رہا تھا۔ عجلت میں اپنی جیب سے فون نکلتا شہریار کو کال کرنے لگا۔

شہر-----یار۔۔ اذان وہ زخمی ہے ہم ہسپتال میں ہے تو آجا مجھے سے یہ
سب اکیلے نہیں سنبھل رہا ہے تو آجا یار۔

آگے سے کیا کہا گیا تھا کہ فون اسنے کان سے ہٹا کر سیدھا دیوار میں زور سے دیں مارا تھا۔

زریان ٹوٹی پھوٹی حالت میں اپریشن ٹھیٹر کے سامنے فرش پر بیٹھا دروازے کو گھور رہا تھا۔ کہ عین اسی وقت سکینہ کی روتی ہوئی آواز زریان کے سماعت سے ٹکرائی تھی۔ اُسنے گردن موڑ کر دیکھا تو داخلی دروازے سے شہریار اور رانی کے ساتھ اُسکی بیوی پر خار حالت میں تیز تیز قدم اٹھاتی اُسکی طرف بڑھ رہی تھی۔

زریان----- اذان کہا ہے میرا بیٹا کہا ہے۔ وہ اُسکے سامنے اسی طرح زانوں کے بل بیٹھے اُسکے کالر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے جکڑے جھجھونے لگی تھی سکینہ کے آنکھوں سے آنسو مسلسل موتی بن کر زریان کے دامن میں

URDU NOVEL BANK

گرہیں تھے میں نے آپ سے کہا تھا بس تھوڑی دیر خیال رکھ لیں میرے بیٹے کا
پر آپ نے یہ کیا کر دیا زریان۔

وہ مر رہا۔۔۔۔

وہ مر رہا۔۔۔۔۔ زریان مجھے میرا بیٹا چاہیے واپس بس میں کچھ نہیں جانتی سمجھے
آپ۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"وہ اُسکی بات پر اپنا جھکا سر اٹھا کر دیکھا تو دیکھتا ہی رہیں گیا تھا وہ ٹوٹی بکھری
تکلیف رسیدہ حالت میں اُسکے سامنے بیٹھی اس سے اپنا بچہ مانگ رہی تھی۔ وہ اُسے
اس حالت میں دیکھ خود سے لگائے اسے اپنے ہونے کا احساس دلانے لگا جو اُسکی
بانہوں کا حصار ملتے ہی پوری طرح ٹوٹھ کر بکھری تھی۔ بس کرے سکینہ سب
ٹھیک ہو جائے گا حوصلہ رکھیں۔

پورے دو گھنٹے بعد اپریشن ٹھیٹر کا دروازہ کھولا تھا ڈاکٹر خرم اور ڈاکٹر شیدا باہر آئیں
تھے۔ دونوں تیزی سے زمین سے اٹھتے ڈاکٹر کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔

ڈاکٹر میرا بیٹا کیسا ہے وہ بے چینی کے عالم میں پوچھتی ڈاکٹر کے بولنے کا انتظار
کرنے لگی تھی۔

سوری۔۔ مسز زریان شیرازی ہم آپ کے بیٹے کو بچا نہیں پائے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ الفاظ تھے یہ خنجر جو دل میں ایک جھٹکے سے پیوست ہوئے تھے اس کا جسم سن
پڑنے لگا تھا وہ پلک جھپکتے اچانک زمین بوس ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

آپی۔۔ رانی جو بخار کے زیرے اثر شہیار کے ساکن وجود کے گلے لگے رو رہی تھی سکینہ کو زمین پر گرتے دیکھ تیزی سے اُسکے پاس پہنچی تھی۔ اپنے انگوٹھے سے ہاتھ کے نفس کو چیک کرنے لگی جو بہت سست روئی سے چل رہی تھی

بھائی۔۔۔۔ وہ جو سن کھڑا سکینہ کے بے ہوش وجود کو تک رہا تھا اسے تو رانی کی آواز تک نہ سنائی دی تھی۔

visit for more novels:

شہیار۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کو بولائیں انکی ہارٹ بیٹ نہیں چل رہی ہے۔ پلیز جلدی کرنے۔

شہیار تیزی سے اٹھا بھاگتے ہوئے ڈاکٹر کے کیمبن کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر سامنے پڑی اس اجڑی ماں کی اتنی بری حالت کو دیکھ فوراً اپنے ٹیم کو ٹریسمنٹ کی ہدایت دینے لگا تھا۔

زریان : ڈاکٹر کیا ہوا ہے میری وائف کو؟ وہ اتنی دیر میں اب کچھ بولا تھا۔

ڈاکٹر: مسٹر زریان خان آپکی وائف کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ یہ پہلے بھی ایک ٹروما سے گزر چکی ہے۔ اپ جانتے ہیں ان کے لیے بُری خبر زہر کے طرح ہے جو انہیں اندر ہی اندر ختم کرتی جائے گی۔

کوشش کرے انکے بیٹے کی ڈیڈباڈی انکے سامنے نہ لائیں۔

زریان : شکریہ ڈاکٹر۔۔۔۔۔

زریان: شہریار توں سکینہ کے ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد انہیں گھر لے جانا۔

شہریار: پر توں کہا جا رہا ہے ؟

زریان: اپنے بیٹے کو آخری آرام گاہ چھوڑنے جا رہا ہوں۔ کوئی فرض تو نبھایا نہیں اپنے بیٹے کا یہ آخری فرض کی ادائیگی تو کردوں یا۔

شہریار: بند کر اپنا یہ دکھی ہونے کا ڈھونگ کیا ہم نہیں جانتے تھے۔ تو کتنا نفرت کرتا تھا اپنے بیٹے سے کبھی دنیا والوں کے سامنے دل سے اپنایا اُسے اب تو تیرے راستے کا ہر کانٹا ہٹ گیا ہے نہ کتنا سمجھایا تجھے مت کر یہ سب پر توں۔

تُوں

تُوں — اپنی ہی کرے گا نہ تو یہ ڈھونگ یہ دکھ یہ درد یہ تڑپ کس بات کی
مسٹر زریان خان جائے اپنے مقصد کو تکمیل تک پہنچائے۔ چلا گیا آج آپکے مقصد
کو ناکام کرنے والا وہ ایک کانٹا بھی۔ چلا گیا ہے اذان نامی کانٹا جو تیرے راستے
کا پتھر تھا ہمیں اور تجھے اکیلا چھوڑ کر زریان خان۔۔۔۔۔ جائے اپنی جیت کی خوشی
منائے آج آپ کے لیے فتح کا دن ہے۔ وہ انکھوں میں ضبط لیے غصے سے بولا
تھا۔

زریان : شٹ آپ ۔۔ چپ ہو جاؤں شہیار وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھیں چیخ کر بولا تھا

میں نے نہیں مارا اذان کو --- سنا تم نے میں نے نہیں مارا وہ میرا بیٹا تھا نفرت نہیں کرتا تھا اُس سے میں میرے وجود کا حصہ تھا کوئی اپنے وجود کے حصہ کو نوچ کر پھینکتا ہے کیا؟ سمجھا تو نہیں مارا میں نے اپنے بیٹے کو نہیں مارا وہ یہ لفظ بار بار دہراتا غصے سے شہریار کو پیچھے کی طرف ڈھکیلتا ہسپتال سے باہر نکلتا چالا گیا تھا۔

ناول بینک

visit for more novels:

وہ اپنے بیٹے کی لاش کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائیں مردہ قدموں کے ساتھ چلتا ہوا اگے بڑھ رہا تھا جہاں ایک چھوٹی سے قبر کھودی ہوئی تھی۔ وہ اپنے ڈھیلے وجود جھکے کندھوں کے ساتھ اس قبر کے پاس آکھڑا ہوا تھا۔

URDU NOVEL BANK

میری جان اگر آپکے ڈیڈ کو پتا ہوتا کہ میرے چھونے سے آپکی جان چلی جائے گی تو میں کبھی آپ پر اپنا پیار نہ بھجھاتا۔ آپ اپنے ڈیڈ کو معاف کر دینا بیٹا میری گناہ کی سزا آپ کو بھگتنی پڑی۔ اُسکے آنکھوں سے بہتے آنسو اذان کے چہرے پر مسلسل گر رہے تھے۔

تیری آنکھوں کی وہ شریر مسکراہٹ مجھے ہر لمحہ یاد آئیگی
تیرے چہرے پر دکھتا وہ اپنا عکس مجھے ہر لمحہ تیری جدائی پر تڑپائیں گی

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com (از زینب شمیم)

وہ جھک کر اپنے بیٹے کے آنکھوں میں باری باری اپنے بھیگے لب رکھتا پھر دنوں گالوں پر ناک پر اور آخر میں اپنے بیٹے کے ہونٹوں کو شدت سے چومتا ہوا روپڑا تھا۔ آپ انہی ہونٹوں سے مجھے آن کہتے تھے نہ آپکو پتا ہیں میری جان جب آپ

نے اپنے ان گلابی گلابی خوبصورت ہونٹوں سے مجھے پہلی بار ڈیڈ کی جگہ (آن) کہا تھا تو مجھے آپ پر بہت سارا پیار آیا تھا دل کیا بھاگ کر اپنے ہانہوں میں دبوچ لو آپکو۔ یہ سیکرٹ ہے ہم باپ بیٹے کے درمیان خبردار جو اپنی لاڈلی مام کو یہ ساری باتیں بتائی تو ورنہ آپکا (آن) آپ سے بات نہیں کرے گا۔ وہ اپنے مردہ بیٹے سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے کتنی محبت ہوں ان دونوں کے درمیان اگر کوئی راہگیر اُسے اس طرح مردہ سے بات کرتے دیکھ لیتا تو اسے پاگل ہی سمجھتا جو اپنے ہاتھ میں ایک مردہ بچے کو اٹھائیں گلے شکوے کر رہا تھا۔ آپ مجھ سے ملنے آئینگے نہ میری خواب میں وعدہ کرے اپنے آن سے وہ بھگے چہرے کے ساتھ روتا ہوا اپنی دو انگلی آگے بڑھائے درد بھری مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے بولا تھا۔ جیسے اسکا بیٹا واقعی ابھی اٹھ کر اپنے باپ سے بوعده کرے گا۔ زریان پھر خود میں بہت بہت سمونے اذان کے چہرے پر کپڑا ڈالیں قبر پر لیٹاتا اس پر مٹی ڈالنے لگا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس قبر پر صرف اذان ہی دفن نہیں ہوا تھا بلکہ اس قبر پر بہت سی خوشیاں
- محبت اور کھلکھیلاتی ہوئی قلقاری بھی دفن ہوئی تھی۔

وہ اپنے بیٹے کو قبر میں دفن کرنے کے بعد بے سدھ حالت میں وہی قبر پر لیٹا
ان تین سالوں کی حسین یادیں اس کے آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح
چلنے لگی تھی۔

سکینہ کا اذان کے پیچھے پیچھے بھاگنا۔ اسکی ہنسی پورے مینشن میں گنجنا۔ آفس سے
آنے کے بعد اسکا زریان کے پاس آنے کے لیے رونا۔ اذان کا اپنے جوتے کے
لیس سے کھیلنا وہ سب ایک فلم کے طرح زریان کے ذہن میں چل رہا تھا۔ اپنے
بیٹے کی قبر پر لیٹے لیٹے کب رات کی تاریخی نے اپنی جگہ لے لی تھی اُسے پتہ ہی
نہیں چلا تھا۔ وہ رات کی اس پہر قبرستان سے باہر نکل کر سنسان سڑک پر
کھوئے کھوئے انداز میں اپنے مردہ وجود کو گھسیٹتا ہوا اپنے پُرانے مکان میں
آیا تھا جہاں وہ شادی سے پہلے رہا کرتا تھا۔

اولیٰ

www.urduovelbank.com

کیوں

کیوں-----

وہ اپنے ہاتھ کی ہتیلی کو مسلسل دروازے کے پاس رکھے پتھر پر زور زور سے مارتا ایک ہی لفظ بار بار دہراتا بغیر رُکے زخمی کرتا گیا تھا۔ جب تک اُسکے ہاتھ مکمل خون سے نہ بھر گئے تھے۔

میں بھی اپنے باپ کے طرح بن گیا ہوں سکیں۔ اپ نے مجھے بھی میرے باپ جیسا ظالم انسان بنا ہی دیا یا دیکھے میں اپنے ہی اولاد کا قاتل اور مجرم بن گیا ہوں۔

کیوں کیا آخر کیوں بنایا مجھے ایسا۔۔۔ وہ چیخ رہا چلا رہا تھا۔ پر اُسے سننے والا اسے سنبھالنے والا کوئی نہ تھا۔

جس باپ کی شخصیت سے مجھے بچپن سے نفرت تھی آج میں بھی۔ اسی شخصیت کا حصہ بن گیا ہوں۔ جس بات سے میں ہمیشہ سے ڈرتا آیا تھا آخر اپ نے وہ ڈر! اور کمزوری میرے سامنے لا ہی کھڑا کیا۔ نفرت ہے مجھے! سب سے نفرت ہے مجھے خود سے نفرت ہے۔۔۔ وہ اُسی طرح دھاڑے مار مار کر روتا زخمی ہاتھ کے ساتھ بے ہوش ہو کر وہی گر گیا تھا۔

visit for more novels:

*****ZS*****
www.urdu-novelbank.com

پورے دو دن کے بعد وہ ایک ہارے ہوئے شخص کی طرح اپنی زخمی وجود کے ساتھ ایف کے مینشن لوٹا تھا۔ جہاں ویرانی ہی ویرانی تھی۔ وہ لاؤنج سے گزرتا ہوا

URDU NOVEL BANK

سیدھا اپنے روم میں آیا تھا۔ جہاں بیڈ پر سکینہ ٹوٹے بکھرے وجود کے ساتھ اذان کے سارے کپڑے کھیلونے لے کر بیٹھی اسے سینے سے لگائے رو رہی تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر سکینہ اپنی بھگی آنکھیں اٹھا کر دیکھتی جو مسلسل رونے کی وجہ سے سوچھ چکی تھی۔ اُسکی آنکھیں زریان کے تھکے زدہ چہرے سے ہو کر زخمی ہاتھ پر رُک سی گئی تھی۔ جس سے مسلسل خون رستا ہوا انگلی کے ذریعے بوند بوند کرتا فرش پر گر رہا تھا۔

وہ فوراً سارے سامان کو سائیڈ میں رکھتی ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی بھاگ کر زریان کے پاس آتی اسکا زخمی ہاتھ تھام گئی تھی۔

زریان --

زریان --

سکینہ : یہ کیا ہوا ہے آپکو۔ یہ سب کیسے ہوا۔۔۔ وہ اُسکا ہاتھ تھامے بے چینی سے کہتی پریشان آنکھوں سے اُسکے ہاتھ کے زخم کو دیکھنے لگی۔

زریان : دور۔۔۔۔۔ دور۔۔۔۔۔ رہیں مجھے سے وہ اتنی زور سے سکینہ کو خود سے دور دھکیلا تھا کہ وہ اس سے دو انچ کے فاصلے پر فرش پر جا گری تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ تو اُسکے عمل پر چہرہ اٹھائے اپنے شوہر کو دیکھنے لگی تھی جس کے چہرے میں درد کے آثار نمایاں تھے۔ وہ فوراً اپنا درد بھلائے زمین سے اٹھتی زریان کے سینے سے جا لگی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کیا ہوا ہے زریان --- اس طرح مجھے خود سے دور کیوں کر رہیں ہے؟۔ مجھ پر اس طرح کا ظلم مت کرئے پلیز سب کچھ تو کھودیا ہے میں نے اب صرف آپ ہی ہے میرے پاس اگر آپ بھی مجھے دھتکار دیں گے تو یہ سکینہ مر جائے گی۔

وہ سکینہ کی بات سن کر غصے سے اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑے خود کے سامنے کرتا آنکھوں میں اضطراب لیے دھاڑا تھا۔

visit for more novels:

کہا تھا نہ اپ سے سکینہ نہیں سنبھال پائیں گی بچے کو پہلے ہی ورن کیا تھا نہ آپکو۔ میں جانتا ہوں میرے ساتھ جڑے ہر رشتے کا انجام آخر میں ایسا ہی ہونا ہے۔ کیوں نہیں سمجھتی آپ میں نفرتوں کے لیئے بنایا گیا ہوں محبت کرنا میرے وجود کا حصہ نہیں ہے۔ اس لیئے اپنے بیٹے سے آج تک دور رہتا آیا تھا تاکہ وہ مجھ جیسے بد قسمت انسان کے سائے سے بھی محفوظ رہیں۔ دیکھے اس دن اپنے

URDU NOVEL BANK

بیٹے کے قریب گیا تھا لیکن چند گھنٹوں میں ہی وہ راگ بن کر میرے ہاتھوں سے پھسلتا چلا گیا۔ وہ روتے ہوئے مسلسل بولیں جا رہا تھا۔ سکینہ کی حالت بھی اس سے کچھ مختلف نہ تھی۔

آپ چاہتی ہے آپ سے محبت کر کے آپکے وجود کو اپنے وجود سے مکمل کرو - میرے وجود میں اپنی چاہت شامل مت کرے سکینہ اس آگ میں جل جائے گی تباہ و برباد ہو جائے گی۔

یہ دیکھیں۔۔ سکینہ میرے جوڑے ہوئے ہاتھوں کو دیکھیں۔ مجھے اور خود کو اس اذیت بھری زندگی سے آزاد کر دیں۔ سکینہ فوراً اُسکے قریب آئی اتنا کہ اسکے آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ سکتی تھی۔ میں آپکی محبت کے آگ میں جلنا چاہتی ہوں مسٹر زریان خان میرے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔۔ سکینہ کی سانسوں کی ڈور تو اب آپکے ہی ہاتھوں میں لٹکے گی۔

URDU NOVEL BANK

اب سکینہ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گی جب تک آپکے اس نفرت بھرے وجود کو اپنی محبت کے پھولوں کی خوشبو سے نہ مہکادو پھر اس کے لیے چاہیئے مجھے اس آگ میں فنا ہی کیوں نہ ہونا پڑے۔

سکینہ مت کرئے وہ سب جس کے بعد آپکے لیے واپسی کا کوئی راستہ نہ رہیں وہ سکینہ کو سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا۔ اب منت کرنے کے انداز میں بولا تھا۔

visit for more novels:

سکینہ نے صرف زریان سے محبت کی ہے۔ ہر حال میں! ہر قیمت میں! اور اس محبت کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی آزمائیں مسٹر زریان خان۔

میں نے کہا دور رہیں مجھ سے اور نہیں آزمانا مجھے آپکو سمجھی آپ وہ سکینہ کو بیڈ پر دھکا دیتا غصے میں کمرے سے تن فن کرتا باہر نکل گیا تھا۔ پیچھے وہ بیڈ پر

.....

www.urduovelbank.com

یہ سوچھ ہی میرے دل کو دہلاتی ہے۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

میری ان آنکھوں میں "تیری تصویر کا عکس ہے۔
یہ عکس نہ مت جائے "یہ ڈر ہی مجھے ترپاتی ہے۔

اگر ساتھ چلنے والے ہی "ساتھ چھوڑ جائے۔
تو جینے کی آس "ہی مٹ جاتی ہے۔-----

عشق کی دہلیز کو پار کرنے والے-----
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
یوں بچ راہ میں چھوڑ کر جایا نہیں کرتے۔۔۔

(از زینب شمیم)

*****ZS*****

سکینہ کی آنکھ فجر کی اذان کی آواز سے کھلی تھی۔ وہ بیڈ پر اپنے برابر والی جگہ پر ہاتھ مارتے ہوئے دیکھی تو وہاں زریان اپنی جگہ پر موجود نہیں تھا۔ یعنی وہ رات بھر روم میں نہیں آیا تھا۔ اذان کی خالی جگہ پر جب سکینہ کی نظر پڑی تو دوبارہ اُسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی تھی۔ اذان کا صبح صبح سکینہ کے چہرے پر اپنے ننھے ننھے ہاتھ مار کر اسے جگانا۔ اسکا مام کہنا وہ سب اسے یاد آنے لگا تھا۔ زریان کے خیال آنے پر وہ فوراً اپنے آنسوؤں صاف کرتی بیڈ سے اترتی تھی۔ وضو بنا کر نماز ادا کرتی نیچے کچن میں زریان کے لیے ناشتہ بنانے چلی گئی تھی وہ ابھی ناشتہ تیار کر رہی تھی کہ باہر سے زریان کو اندر آتا دیکھ فوراً بولی۔ آجائیں زریان ناشتہ کر لیں۔ بھوک تو اسے کافی لگی تھی وہ بغیر کچھ بولیں خاموشی سے آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور بنا پلک جھپکائے بغور اُسکا باریک بینی سے جائزہ لینے لگا سو جھی آنکھیں بکھرے بال کمزور جسم تھکن زدہ چہرہ اُسکے ہر غم کا پتہ دیں رہیں تھے اُس نے تو اپنے نختے جگر کو کھویا تھا ان سب کے باوجود وہ اپنی محبت کو نبھانے کی

URDU NOVEL BANK

پوری کوشش کر رہی ہے جبکہ اسنے سکینہ کو کتنا سنایا تھا ان سب کے باوجود
 اُسنے اپنی زبان زریان کے۔ لیے نفرت کا ایک لفظ بھی نہیں نکالا تھا اگر وہ کہتی
 تھی اپنی محبت وہ ہر حال میں نبھائے گی تو وہ سچ میں نبھا رہی تھی حالانکہ ان
 سب میں اُسکی کوئی غلطی نہیں تھی پھر بھی وہ سارے درد اور تکلیف اکیلے سہ
 رہی تھی۔

زریان ناشتہ کر لیں وہ اُسکے سامنے سارے لوازمات سجائے بولی تو وہ سوچو کی۔ دنیا
 سے واپس اتا سکینہ کو دیکھنے لگا تھا۔ وہ موڑ کر وہاں سے جانے لگی تھی جب
 آچانک زریان نے اُسکی کلامی تھامی تھی۔ آپ نہیں کرینگی ناشتہ وہ اپنی گردن
 نفی میں ہلاتی صاف اُسے انکار کر گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

زریان : سکینہ کیا ہوا ہے؟ ادھر دیکھیں میری طرف وہ اب چیئر سے اٹھتا اس کے سامنے کھڑا ہوتا اس سے استفسار کرنے لگا۔

سکینہ : وہ۔۔۔ میرا دل نہیں کر رہا ہے۔ پوچھ سکتا ہوں کیوں نہیں دل کر رہا ہے۔

سکینہ : وہ۔۔۔۔۔۔ وہ زریان اذان کی ان تین سالوں میں اتنی عادت ہو گئی ہے کہ اُسے بھولنے میں تھوڑا وقت لگے گا وہ بولتے بولتے کب رومی اُسے خبر ہی نہیں ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

سکینہ : سوری۔۔۔۔۔۔ زریان اب میں آپ کے سامنے اذان کی بات نہیں کرونگی آپ کر لیں ناشتہ میں دیر سے کر لوں گی۔

URDU NOVEL BANK

زریان : سوری ۔۔ سکینہ کو وہ کھینچ کر خود سے لگائیں بولا تھا۔ کل رات میں نے آپ سے کافی ہتیزی کی اور کافی تلخ لہجہ بھی استعمال کیا معاف کر دیں اپنے زریان کو۔

مجھے بچپن سے محبت راس نہیں آتی میں جس انسان سے محبت کرنے لگتا ہو وہ شخص مجھ سے بہت دور چلیں جاتا ہے۔

سکینہ : میں کیا کرو زریان۔۔۔ مجھے وہ بہت یاد آتا ہے۔ اسکا ناشتہ کے ٹیبل پر ہنسنا۔ شرارت کرنا اسکا مجھے دیکھ دیکھ کر مسکرانا مجھے اسکی چھوٹی چھوٹی شرارت یاد آتی ہے۔ اگر آپ بھی اس طرح مجھ سے منہ پھیر لینگے تو میں اس گھر میں اکیلے رہیں کر پاگل ہو جاؤں گی۔ وہ اسی طرح اسکے گلے لگیں ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گی تھی۔

URDU NOVEL BANK

زریان : رونا تو بند کرے یار اس طرح روئے گی تو آپکی طبیعت مزید خراب ہو جائے گی میں ایسا کرتا ہوں رانی کو کچھ دن کے لیے یہاں بولا لیتا ہوں اس طرح آپکا دل بھی لگ جائے گا۔

سکینہ : نہیں زریان میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں اپنے اذان کی یادوں کے ساتھ آپکے ساتھ بس تیسرا کوئی نہیں۔

visit for more novels:

زریان : اچھا ٹھیک ہے۔ جیسے اپنی مرضی آئیں پہلے ناشتہ کرے میرے ساتھ آج زریان خان کا پورا وقت آپکے لیے ہوگا۔ چلیں جلدی سے اپنے زریان کو ناشتہ کرائے یار بہت زور کی بھوک لگی ہے۔ وہ ناشتہ کو دیکھ للچائی انداز میں بولتا سکینہ کو مسکراتے پر مجبور کر گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اذان کے جانے کے بعد سکینہ کے چہریں پر یہ پہلی مسکراہٹ تھی جو اُسکے شوہر
زریان خان کی وجہ سے آئی تھی۔

*****ZS*****

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان : سکینہ کہا ہے آپ - ؟

زریان صبح جاگنگ سے واپسی پر لوٹتا عجلت میں پورے گھر میں شور برپا کرچکا تھا
سکینہ کو ڈھونڈھون کر جو نمازیں فجر کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔

زریان اپنے کمرے سے سکینہ کی بیٹھی اور خوبصورت آواز سن کر کمرے کی عورت
 قدم بڑھانے لگا تھا۔ جو بیڈ پر بیٹھے قرآن مجید کو خود کے سامنے رکھے سورہ مریم کی
 تلاوت کرنے میں مصروف تھی۔

آپ یہاں ہے؟ میں کب سے آپکو پورے مینشن میں ڈھونڈ رہا تھا۔ اور آپ یہاں
 بیٹھی تلاوت کر رہی ہے۔ وہ بغیر کوئی لفظ بولیں اپنے سر کو اثبات میں ہلاتی اسے
 اشارہ سے جواب دیتی روکنے کا بولی تھی۔
 visit for more novels:
 www.urdu-novel-bank.com

زریان اس کے بات کا مطلب سمجھتے ہوئے گردن ہاں میں ہلاتا بیڈ پر چڑ کر اُس کے گود
 میں سر رکھیں بڑے ہی پرسکون انداز میں لیٹا اُسکی تلاوت سنے لگا تھا۔ جس کی

URDU NOVEL BANK

آواز اتنی سحر کن تھی کہ وہ اپنی آنکھیں موندے اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے لیٹا رہا۔

سکینہ سورہ مریم کو مکمل کرتی۔ دعا کے لیے اپنے رب کے بارگاہ الہی میں ہاتھ کو بلند کرتی دعا مانگنے لگی تھی۔

اے میرے خدا! یہ تیری بندی بہت گناہگار ہے۔ کبھی کبھی میں تیری رحمت سے مایوس ہو جاتی ہوں تیری رحمت پر شک کرنے لگتی ہوں تیری دی ہوئی آزمائش سے گھبرا کر یہ بندی ٹوٹ جاتی ہے۔ اے خدا جس طرح تو نے حضرت عیسیٰ کو بغیر باپ کے دنیا میں بھیجا انہی لوگوں کے درمیان معجزہ بنا کر جو ایک خدائی سے انکار کرتے تھے ان لوگوں کو اپنی حکمتوں سے روشناس کروایا۔ جس طرح تو نے بڑھاپے میں زکریا کو یحییٰ کی خوشخبری سنائی اور یہ بتایا کہ تو جیسے چاہیے جس طرح چاہیے اپنے بندے کو عطا کرتا ہے۔ اے پروردگار اسی طرح مجھ گناہگار بندی کو بھی اولاد کی نعمت سے نواز دیں۔ میری پہلی اولاد کی موت آپکے

URDU NOVEL BANK

طرف سے آزمائش سمجھ کر یہ بندی صبر کر لی ہے۔ یہ کہتے ہوئے اسکے آنکھوں سے آنسوؤں کے کچھ قطرے نکل کر زریان کے چہرے پر گرے تو وہ فوراً اپنی آنکھیں کھول کر سکینہ کے حجاب میں لپٹے چہرے کو بڑی فرست سے تکتے کھوسا گیا تھا۔

سکینہ اپنی دعا کو مکمل کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتی اسی طرح بیٹھے بیٹھے قرآن اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتی اب اپنے گود میں سر رکھے اپنے شوہر کی طرف دیکھ ہلکا سا مسکرائی تھی جو اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

سکینہ : ایسے کیا دیکھ رہیں ہے زریان۔؟

زریان : کیا مانگ رہی تھی اتنی شدت سے آپ۔؟

URDU NOVEL BANK

سکینہ : میں اپنے پروردگار سے ازام خان شیرازی کو مانگ رہی تھی وہ کہہ کر آنکھوں سے مسکراتی زریان کو چونکا گی تھی۔

زریان : کیا مطلب یہ ازام خان کون ہے - ؟

سکینہ : ازام آپکا اور میرا دوسرا بیٹا ہوگا وہ لبوں میں شریر سی مسکراہٹ سجائے زریان کو اپنی سوچھ بتانے لگی تھی -

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان : واقعی سکینہ؟ وہ حیرت زدہ چہرے سے پوچھتا اسے ایک پل کے لیے ڈرا گیا تھا۔ زریان کیا آپ اب بھی اس فیصلے کے خلاف ہے کیا آپ اب بھی خدا کی نعمت سے انکار کرتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔ ایسا میں نے کب کہا آپ سے ان دو سال میں وہ دل برخاستہ انداز میں کہتا اس سوال سے جان چھوڑا گیا تھا۔ اچھا ایک بات تو بتائیں میں آپ کو کافی دن سے دیکھ رہا ہوں آپ ہمیشہ سورہ مریم ہی کیوں پڑھتی ہے۔

سکینہ - زریان میں جب بھی اپنے پروردگار کی رحمت سے مایوس ہونے لگتی ہوں یا اسکی آزمائش سے گھبرانے لگتی ہوں یا میرا ایمان ڈگمگانے لگتا ہے تب مجھے یہ سورہ پڑھ کر حوصلہ اور صبر ملتا ہے کیونکہ اس میں خدا نے اپنے بندے کو بے شمار معجزات سے نوازا ہے۔ میں اپنے رب سے دعا گوہ ہوں کہ وہ جلد مجھے بھی دوبارہ اولاد کی نعمت سے نواز دیں۔ اپکو پتا ہے ڈاکٹر شیدا کہتی ہے میری باڈی میں اب اولاد کنسیومی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے رب کی کرامت اس کے معجزے پر پورا یقین رکھتی ہوں۔ وہ جب بڑھاپے میں زکریا اور مریم کو معجزاتی طور پر اولاد جیسی نعمت دے سکتا ہے تو مجھے کیوں نہیں دے سکتا ہے میرا خدا۔

ہمسم۔۔۔ وہ برفیلے لہجہ میں کہتا اس سے دوسرا سوال کر گیا تھا۔ اچھا اب آپ کی پڑھائی مکمل ہوں گی ہے تو کچھ سوچھا ہے آگے کیا کرینگے آپ۔ وہ اسکے ہاتھ سے کھیلتا مصروف انداز میں استفسار کرنے لگا۔

ہاں سوچھا تو ہے وہ اپنے کندھے اُچکائے لاپرواہ انداز میں بولی تھی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

کیا سوچھا ہے۔؟

میں ایک یونی قائم کرنا چاہتی ہوں زریان جس میں سارے بچے فری میں تعلیم حاصل کر سکے۔ پر یہ سب آپ کرینگے کیسے؟۔ زریان ڈیڈ نے مجھے کچھ زمینیں گفٹ کی تھی جو کافی بڑی ہے اس زمین پر ایک یونی بن سکتا ہے بس کچھ

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قانونی کاروائی کرنی پڑے گی جس پر تھوڑا وقت درکار ہوگا لیکن دیکھیے گا میں اپنا یہ خواب ایک دن ضرور پورا کرونگی انشاء اللہ۔

زریان : انشاء اللہ

ناشتہ کرینگے آپ بناؤں کیا؟

نہیں آپ بیٹھی رہیں یا آج میں آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتا ہوں بس۔

www.urdu-novel-bank.com

سکینہ اگر میں مر گیا یا آپ کی زندگی سے دور چلا گیا تو آپ کیا کرینگی؟ وہ تھکے مگر معنی خیز لہجہ میں کہتا اسکے حواس سلیپ کر گیا تھا۔

وہ تڑپ کر اُسکے منہ میں ہاتھ رکھتی سرخ نین کٹورے لیے اسے گھورنے لگی تھی۔ کیا بکواس کر رہیں ہے آپ دو آتشہ لرزتے وجود کے ساتھ بولتی بے ساختہ اپنے گود سے اُسکا سر سرکاتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ آپ سے کوئی بات کرنا ہی فضول ہے مسٹر زریان خان وہ اپنے سرخ آنکھیں اُسکے آنکھیں میں گاڑتی جانے کے لیے جیسے ہی پلٹی تھی کہ وہ بے ساختہ ہی اُسکی کلائی تھامے زور سے چھٹکا دیے خود پر گرائے اُسکی وحشت بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

www.urduovelbank.com

تیری ان آنکھوں کی پاکیزگی جانم۔۔۔"

"مجھے روزِ ندامت کا احساس دلاتی ہے

میرے ان سیاہ دلوں کے کونے کونے میں "ایک خدا کی رحمت کا نور جگاتی ہے۔۔۔۔"

پھر باری باری اسکے آنکھوں میں لب رکھتا اسے حیران و پریشان کرتا اپنے لبوں پر
 شریر مسکراہٹ سجائے سکینہ کے تاثرات کو دیکھنے لگا تھا جو اپنی بڑی بڑی آنکھیں
 کھول کر اسکی ایک ایک کاروائی دیکھ رہی تھی۔ جو اب کروٹ بدلتا سکینہ کو بیڈ پر
 لیٹا چکا تھا خود اس پر جھکا اُسکے حیرت زدہ چہرے کو دیکھ کر بولا۔ سو جائیں مسز
 زریان خان آج سنڈے ہے اس لیے خود بھی آرام کرائے اور اس معصوم شوہر کو
 بھی آرام کرنے دیں وہ شوخ لہجہ میں کہتا اپنے ہاتھوں سے اسے لاک کرائے
 اُسکے جسم کو ڈوپٹے سے آزاد کرتا اسکے گردن میں منہ چھپائے سو گیا تھا جو اب
 اپنے شوہر کے چہرے کو غصے سے تکتی سوا القباط سے نوازتی ہوئی خود بھی آنکھیں
 موندے ہلکا سا مسکرائی تھی

*****ZS*****

اتنے سال بعد رانی اور شہریار کی زندگی میں ایک کیوٹ سی ڈول آئی تھی جس کی خوشی سے شہریار کے پیر ہی زمین میں ٹک نہیں رہیں تھے۔

زریان اور سکینہ یہ خبر سن کر آج ان سے ملنے ہسپتال آئیں تھے۔ وہ دونوں اب ہسپتال میں موجود رانی کے کمرے میں کھڑے اسے مبارک بعد دے کر کمرے کے سائیڈ میں رکھے جھولے کے پاس جا کر بچی کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہوئے تھے۔ سکینہ بغیر کسی کا انتظار کرے جھوک کر بچی کو گود میں اٹھائے کمرے میں رکھے سوئے کی طرف بڑھتی اس پر ٹک گئی تھی۔ زریان بھی اسکے پیچھے قدم بہ قدم اٹھائے اسکے برابر میں ہی جا کر بیٹھ گیا تھا

URDU NOVEL BANK

زریان دیکھیں یہ کتنی کیوٹ ہے نہ وہ بچی کے ناک گال ہاتھ کو نرمی سے چھوتی پر جوش انداز میں بولتی زریان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

آخر بیٹی کس کی ہے بھابھی جی۔ شہیار کمرے کے دروازے سے داخل ہوتا اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔۔۔ شکر ہے میری بھتیجی تجھ پر نہیں گی ہے کمینے اسی لیے اتنی معصوم ہے زریان اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھمائے شوخ انداز میں بولتا اسے اچھا خاصا تپا گیا تھا۔ سکینہ ان دونوں کو اس طرح دیکھ اپنی لبوں پر اُدتی ہنسی کو رُکے فوراً بات ہی بدلتی بولی تھی یہ تو پوری رانی کی کاپی ہے بھائی۔ دیکھیں اسکے نین نقش بالکل رانی پر گئے ہے۔ یہ غلط ہے دھوکا ہے یعنی مجھے اب دو دو افلاتونوں کو سنبھالنا ہوگا وہ ڈرامائی انداز میں کہتا سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا سوائے رانی کے جو خود کو افلاتون جیسے الفاظ سے پکارے پر سامنے کھڑے اپنے شوہر کو بڑی بڑی آنکھیں سے گھورنے لگی تھی۔

*****ZS*****

زریانِ بلورنگ کی فائل اپنے ہاتھوں میں پکڑے بے چینی کے عالم میں پورے کمرے میں چکر لگاتا "تو کبھی سونے پر بیٹھتا تو کبھی بیڈ پر" زریان کی پریشانی چہرے سے ہی عیاں ہو رہی تھی۔ وہ عجلت میں گھڑی کی طرف اپنی نظر گھمائے ہڑا بڑا کر اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ وہ اگے بڑھ کر ٹیبل پر فائل رکھتا فوراً کمرے سے نکلتا کچنِ ایریا کی طرف بڑھ گیا تھا۔ جہاں سکینہ رات کے کھانے کا برتن سمیٹ رہی تھی

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

سکینہ آپ کیا کر رہی ہے اب تک یہاں؟ وقت دیکھا ہے اپنے کمرے میں آئیں مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے وہ اپنے چہرے کے تمام تاثرات چھپائے اس پر حکم صادر کرتا واپس پلٹ گیا تھا۔

سکینہ فوراً سارے برتن سائیڈ پر کرتی اُسکے پیچھے ہی لپکی تھی جو کمرے میں موجود اُسکا ہی انتظار کر رہا تھا۔

زریان کیا بات کرنی ہے اپ نے وہ دروازے پر ہی کھڑی پوچھنے لگی۔

آئیں یہاں آکر بیٹھیں میرے پاس وہ ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھا اپنے برابر میں خالی جگہ پر اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ اسے پریشان نظروں سے دیکھ آہستہ آہستہ قدم اٹھائیں گھبراتی سہمی ہوئی سی اُسکے برابر ہی صوفے پر آکر ٹک گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ مجھے آپ سے کچھ ڈسکس کرنا ہے۔ میں نے آفس میں ایک ڈیل کی ہے آج جس کی منفعت ریچ کافی ہائے ہے جسکی بنیاد پر میں اس پروجیکٹ پر کام کر رہا ہوں لیکن ایک پریشانی ہے۔

کیسی پریشانی زریان ؟

سکینہ میں ایف کے کمپنی میں مینجر کی حیثیت سے کام کرتا ہوں۔ اس لیے خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا ہوں مجھے اس میں آپکی رضامندی کی درکار ہوگی اس کمپنی کی وارث کی حیثیت سے جس کی رضامندی میرے پروجیکٹ میں اہمیت رکھتے ہے بلکہ یوں کہنا ٹھیک ہوگا اس پروجیکٹ کو شروع کرنے کے لیے آپکی رضامندی چاہیے۔ جو آپ اس فائل پر سائن کر کے مجھے دینگے۔ وہ سامنے ٹیبل پر رکھے فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

زریان اس میں آپکو مجھ سے کسی بھی قسم کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بس مجھے حکم دیں سائن کرنے کی بتائیں کہا کرنا ہے سائن مجھے وہ فائل کھولیں اس سے پوچھنے لگی۔ آپ پڑھ لیں پہلے اس کنٹریکٹ نامہ کو۔

زریان اپ نے پڑھ لیا ہے نہ؟ تو اب مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر بھی اپنی تسلی کے لیے پڑھ لیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ضرورت نہیں سمجھتی میں۔ آپ بتائیں کہا سائن کروں۔ یہاں وہ فائل کی ایک ایک صفے کو پلٹتا اپنی انگلی رکھیں اسے سائن۔ کی جگہ بتا رہا تھا۔ اور ساتھ ساتھ چہرے پر حیرت اور بے یقینی سمونے اسے دیکھتا ہوا سن ذہین کے ساتھ سوچنے لگا تھا۔ کیا اُسکی بیوی اُس پر اتنا اندھا اعتماد کرتی ہے؟ جو پڑھے بغیر ہی اس کے

URDU NOVEL BANK

کہنے پر سائن کرنے کے لیے تیار تھی۔ جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے زریان کے انگلی رکھیں ہر جگہ پر سائن کرتی ہوئی اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

کہا؟ وہ ایک ایرو اُچکائے سوالیہ انداز میں سکینہ سے استفسار کرنے لگا۔

آپکے لیے دودھ کا گلاس لانے جارہی ہوں بس دس منٹ میں آئی میں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ رکے۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ورڈرپ کے سامنے جاکھڑا ہوا "اسکائٹ ڈیس نکالیں اسکے ہاتھ میں تھماتے بولا آپ جائے فریش ہو کر آرام کرنے میں جا کر دودھ لیں آتا ہوں۔

سکینہ آپ اس طرح کیوں بیٹھی ہے ٹھنڈ لگ جائے گی آپکو بال تو خشک کرے

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

زریان : ہمممممممم۔۔۔۔۔ وہ اُسکے برابر میں لیٹتا اُسکا سر اپنے سینے پر رکھیں آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگا تھا۔

کیا ہوا ہے آپکو آج اتنی اداس کیوں ہے آپ۔ زریان میرا دل آج بہت اداس ہو رہا ہے مجھے ایک کھالی پن سا لگ رہا ہے ایسا مجھے صرف دو بار ہی لگا تھا۔ ایک بار تب جب مام ڈیڈ گئے تھے اور دوسرا تب جب میرا اذان اس دنیا سے گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

زریان میں آج آپکا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں پتہ نہیں یہ موقعہ پھر ملے یا نہ ملیں۔ آج میں نے قرآن پاک میں کچھ ایسا پڑھا ہے جو مجھے اپنے اور آپکے درمیان ایک معجزہ لگتا ہے۔ کیا آپ سننا چاہیے گئے وہ چونک کر اُسکی آنکھوں میں دیکھ ٹرانس کی کیفیات میں گردن ہاں میں ہلا گیا تھا۔ دونوں کی آنکھیں بیک وقت۔ ایک

URDU NOVEL BANK

دوسرے سے ٹکرائی تھی لیکن آج اُسکی بیوی کی آنکھوں میں کچھ عجیب تھا کیا تھا؟ وہ سمجھ نہ پایا۔

وہ پوری آیات پڑھ کر اُسکے سینے سے سر اٹھیں اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ وہ اسکا دونوں ہاتھ تھامے عقیدت سے ہاتھ کے پشت کو چومتی ہوئی اسکے چہرے کو دیکھنے لگی تھی سامنے بیٹھا شخص ہو اس باختہ حالت میں اُسکی ایک ایک کاروائی دیکھ رہا تھا۔ میں آپکا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں آپ نے مجھے ایک گمنام زندگی سے نکلا جس زندگی کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ میں ایک ضدی۔ شرکش۔ اور نامردود ہونے سے بچ گئی۔ بیشک اللہ نے مجھے ہدایت دی ہے آپکو ایک ذریعہ بنا کر۔ اب میں آرام سے مر سکتی ہوں زریان آپ نے مجھے خوشنودی کا راستہ دیکھایا ہے میں آپکی بہت مشکور ہوں۔

زریان میں ان باغوں میں جانے کی خواہشمند ہوں جہاں کَلَمہ طَیِّبہ جیسے درخت ہو گئے جہاں دریائے کوثر بہتی ہوگی۔ جہاں ہم اس فانی دنیا سے نکل کر ہمیشہ رہنے والی زندگی گزارے گئے۔

ہم دونوں ساتھ جائے گئے نہ اس خوبصورت باغ (جنت) میں جسکی خدا نے مومن کو خوشخبری سنائی ہے وہ اپنی پلکے اٹھائیں امید بھرے لہجہ میں پوچھتی زریان کو خوف و حراس میں مبتلا کر گی تھی۔ اُسکے ماتھے میں ننھے ننھے پسینے چمکنے لگے تھے۔ زریان مجھے خوف آتا ہے کَلَمہ خباثت سے جو گندے اور جہنم جیسے جگہوں کی علامت ہے۔ اپنے مجھے ہدایت کا راستہ دیکھایا خدا کے قریب کیا مجھے۔ میں جب اپنی پہلی زندگی کے بارے میں سوچھتی ہوں تو خوف سے میرے روح تک کانپ جاتی ہے کہ میں کتنی گمراہی کی زندگی گزار رہی تھی اگر خدا نے اپکو میری زندگی میں نہ بھیجا ہوتا تو آج بھی میں اس خباثت جیسے دلدل میں پھنسی ہوتی۔ زریان میں بھلے مسلم تھی لیکن میرا رہن سہن ایک کافر جیسا تھا اپنے رب کی ہر کال سی منکر تھی مجھے یہ دین کی باتیں فضول گوئی سے کچھ زیادہ نہیں لگتی تھی

URDU NOVEL BANK

میں شاید مسلم ہو کر بھی مسلم نہیں تھی۔ آپ نے مجھے ایک نئی روشنی سے روشناس کروایا ہے میرے رب کی نور کی روشنی سے آپکا بہت شکریہ میری بے مقصد زندگی کو مقصد دینے کے لیے وہ جو اُسکی بات بے حس و حرکت لیٹا سن رہا تھا اب باقاعدہ اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے اُسکے جسم پر کپکپی طاری ہوتی اُسکے ذہن کو مکمل مفلوج کر چکی تھی۔ سکینہ اُسکی حالت سے بے خبر اُسکے سینے سے لگی بولتی جا رہی تھی۔

زیران بستر پر لیٹا کب سے چھت کو گھور رہا تھا۔ سکینہ تو کب کی اُسکے سینے سے لگی سو چکی تھی اپنے شوہر کی نیند اڑا کر وہ اسے آرام سے تکیے پر لیٹاتا بیڈ پر دائیں طرف رکھے شرٹ کو اٹھا کر پہنتے ہوئے گھر سے باہر نکلتا چلا گیا تھا وہ پریشانی کے عالم میں سنسان سڑک پر تیز تیز بھاگتا اپنے اندر کی جلتی آگ کو بجھانے لگا تھا جو شاید کم ہونے کے بجائے اور بڑھتی جا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اپنے دل کی عجیب و غریب کیفیت کو وہ وقت کے ساتھ ساتھ سکینہ کی باتیں اُسکے وجود کا عادی ہوتے جا رہا تھا۔ وہ گہری گہری سانس لیتا پورے پسینے

URDU NOVEL BANK

سے تر بھیگ چکا تھا لیکن وہ روکا نہیں تھا بھاگتا گیا تاکہ اسکے اندر کے ساری الجھانے جو آگ کی صورت میں اسکے سینے میں جل رہا تھا وہ نکال سکے۔ جب وہ بھاگ بھاگ کر تھک گیا تو دونوں گھٹنوں کے بل گرتا چہرہ آسمان کے طرف اٹھائے اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ اسکی دھاڑ کی آواز اس تاریکی رات کے سحر اس اندھیرے میں ڈوبی اس سن سان سرک پر ایک وحشت طاری کر گیا تھا۔ وہ

! آسمان کی طرف اپنی انگلی اٹھائے تنیش کی عالم میں بولا

visit for more novels:

تو چاہتا کیا ہے کیوں مجھے سکون سے جینے نہیں دیتا آخر مسئلہ کیا ہے تیرا چھوڑ تو دیا ہوں تجھ سے ہر گلے شکوے کرنا بچپن سے مجھ سے سب چھین کر تجھے اب بھی سکون نہیں ملا اب تو مجھے محبت کی مار مارنا چاہتا ہے۔ پر اب تیرا کھیل نہیں چلیں گا سنا تو نے نہیں چلیں گا تیرا کھیل۔ سب کچھ چھین لینے کے بعد بھی تجھے سکون نہیں ہے اب زریان خود یہ سب ختم کرے گا سنا تو نے۔ وہ اپنے خدا سے لڑتا جھگڑتا سرک سے اٹھ کر گھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

زریان اپنے خدا سے لڑتا ہوا یہ بھول گیا تھا کہ اسی نے اسکی زندگی میں سکینہ جیسی وفادار بیوی دی تھی جس کی محبت ہر لالچ سے پاک تھی۔ جو دنیا کی ہر قیمتی شے سے بالاتر تھی جس سے خدا نے اُسے نوازہ تھا۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

السلام علیکم زریان صاحب: شہیار بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوتا زریان سے شریر انداز میں کہتا اسکے گلے سے لگا تھا جو ہال ایریہ کے صوفے پر بیٹھا کچھ فائلز میں اپنا سر دیے کچھ ڈھون رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

زریان : تُوں اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے؟ کہی رانی نے گھر سے نہیں نکال دیا
تجھے؟

شہریار : نہیں یار! وہ اپنے لطفوں میں بیزاریت لائے بولا تھا

ویسے بھا بھی نہیں دکھ رہی ہیں کہی گئی ہے کیا؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان : وہ یونیورسٹی گئی ہے " اسے کچھ ضروری ڈاکومنٹ سمٹ کرانے تھے شاید
واپسی پر اسے شام ہو جائی گی۔ خیر تو سنا کیسے اُنا ہوا یہاں۔؟

شہریار اپنا بھاری قدم اٹھائیں اُسکے بالکل سامنے والے صوفے پر جا بیٹھا تھا۔

زری-----

زریان جو اتنے سالوں بعد یہ نام سن رہا تھا سامنے بیٹھیں شیری کے زبان سے!۔
وہ فوراً ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھتا اسکے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھیں اسے قہر بھری
نظروں سے دیکھنے لگا تھا جیسے وہ ابھی شہریار کو اپنی آنکھوں سے ہی جلانے کا
ارادہ رکھتا ہوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یو اڈیٹ۔۔۔! کہا تھا نہ میں نے تجھے! اس نام کو دفن کر دو اس وقت تک جب
تک میں اس مینشن میں موجود ہوں زریان اسے کالر سے تمھارے کھینچ کر اپنے
سامنے کھڑا کر چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

زری۔۔ میری بات سن یار مجھے بس یہ جاننا ہے تو زرتاش سے کب زریان خان بنا؟
 آخر کب تو سکینہ بھابھی سے ٹکرایا؟ تو نے تو جانے سے پہلے کہا تھا کہ تو اپنے
 باپ کے پاس واپس جا رہا ہے۔ پھر یہ سب کیا ہے یار تو واقعی سریس ہے یا یہ
 سب ایک کھیل ہے؟۔ دیکھ مجھے تیرا کچھ سمجھ نہیں اُ رہا ہے۔ مجھے جاننا ہے سب
 کچھ ابھی اسی وقت!۔

پلیز۔۔ بتا یار مجھے سب شروع سے۔ شریار اپنے آنکھوں میں ڈھیروں سوال لیئے
 سامنے کھڑے شخص سے استفسار کرتا اسے حتیٰ سے اکھاڑ گیا تھا۔

وہ اسکا کالر جھٹکے سے چھوڑتا اسے غصے سے صوفے پر پھینک چکا تھا۔

زریان : تو اگر سننا چاہتا ہے تو سن۔۔

جب میں صفینہ کو ٹریپ کر رہا تھا۔ اسی بج میرے ڈیڈ کے انتقال ہونے کی خبر مجھ تک پہنچی تو میں بغیر تم لوگوں کو کچھ بتائیں یہاں اسلام باد کے لیے نکال پڑا تھا۔ اسی دوران قبرستان سے واپسی کے وقت میری ٹکروں سکینہ سے ہوئی جو محض ایک اتفاق تھا۔ میں اس وقت ایک سادہ حولیہ میں موجود اپنے باپ کا سوگ منا رہا تھا جو کبھی میری پرسنٹی کا حصہ نہ تھی اپنے دل کے درد کو دبائے میری آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ٹھیک اسی پل میرا ٹکرو اس لڑکی سے ہوا جو خاصا ماڈرن تھی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ سکینہ میرے اس سادہ شخصیت اور جھکی نظروں سے محبت کر بیٹھے گی میں نے جب پہلی ملاقات میں اپنے لیے اسکی آنکھوں پسندیدگی دیکھی تو یہ محبت کا کھیل میں نے وہی سے شروع کیا۔ انکی مکمل ڈیٹیل نکالی تو معلوم ہوا۔ یہ امیر ماں باپ کی بگڑی ہوئی اکلوتی اولاد ہے۔ پھر معلوم ہوا اسے امیر لڑکوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔ تو پھر یہ زری تیرا کمینہ دوست ایک پرہیزگار سچا مومن ہونے کا لبادہ اٹھ لیا جو سکینہ میڈم کو کافی متاثر کر گیا تھا۔ وہ

URDU NOVEL BANK

طنز یہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا تو شہریار کو ایک پل کے لیے ایسا لگا جیسے وہ خود کا ہی
! مزاق بنا رہا ہوں۔ شہریار افسوس سے اپنے گردن کو نفی میں ہلاتا مزید آگے بولا

زری پر تو نے آج تک کسی کھیل میں اپنا اصلی نام ملوث نہیں کیا تھا۔ پھر اس
کھیل میں شامل کرنے کی وجہ کیا تھی یار۔

زریان اس پل کو ذہین میں سوچتا ایک گرمی سانس ہوا میں خارج کرتا شہریار کو
دیکھنے لگا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

شیری مجھے نہیں پتا کہ میرے منہ سے میرا اصلی نام کب اور کیسے نکل گیا یہ
سب ایک دم آچانک ہوا تھا۔ اور بس یہ سب خود بہ خود ہوتا چلا گیا وہ بے بسی
سے کہتا اپنی نظریں چرائے رخ موڑ گیا تھا۔

شہریار قدم بہ قدم اٹھائیں ٹھیک اسکے پیچھے کھڑا زریان کے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھتا
 سرد لہجہ اپنائے بولا! زری یہ کچھ زیادہ نہیں ہو رہا ہے بھابھی کے ساتھ تو بہت بڑا
 ظلم کر رہا ہے مت کر یہ سب اس رشتے کو قبول کر لیں یار بھول جا جو گزر گیا
 ہے۔

شہریار کی بے تکی بات سن کر وہ طیش کے عالم میں اُسکی طرف پلٹتا اپنی گردن
 نفی میں ہلائیں اپنے قدم پیچھے کی غور لیتے ہوئے بولا۔
 visit for more novels:
 www.urdu-novelbank.com

اب یہ ممکن نہیں شیری کل رات سب ختم کر دیا ہے میں نے جس مقصد کے
 لیے میں اس مینشن اور سکینہ کی زندگی میں آیا تھا وہ میں کل رات ہی انجام دیں
 چکا ہوں۔ میں نے اسکی ساری جائیداد اپنے نام کر لی ہے جس مقصد کے لیے

میں اتنے سال سے یہ محبت کا ڈھونگ کر رہا تھا وہ اب ختم ہونے کا وقت آگیا ہے۔

زریان کا اتنا بولنا تھا کہ پیچھے سے کچھ گرنے کی آواز آئی دونوں ہی فوراً اپنا آپ بھولائیں پلٹ کر دیکھا تو دروازے پر کھڑی سکینہ دو آتشہ لرزتے وجود کے ساتھ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں بھرے زریان کو بینا پلک جھپکائے دیکھ رہی تھی جس کی نظروں میں آج بے بسی ہی بے بسی تھی۔ وہ تو خوشی خوشی ادھے راستے سے واپس اپنے شوہر کو خوشخبری سنانے آئی تھی۔ پر یہاں آنے پر اسکے اُپر جو انکشاف ہوا تھا وہ اسکے پیرو تلے سے زمین نکل گئی تھی۔ اور چھت اسکے سر پر آگری تھی

بھابھی-----شہریار شاگٹ کے عالم میں یہ نام بڑبڑاتا اپنا سر جھکا گیا تھا۔

سکینہ: شہریار بھائی آپ ہمیں اکیلا چھوڑ دیں مجھے اپنے شوہر سے کچھ بات کرنی ہے۔ اور میں یہ نہیں چاہتی کہ ہماری باتوں کے درمیان کوئی بھی تیسرا شامل ہوں تیکھے مگر معنی خیز لہجہ میں کہتی شہریار کو بنا بولیں ہی وہ بہت کچھ سمجھاگی تھی۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

شہریار اپنے ڈھیلے وجود کو گھسیٹتے ہوئے جیسے ہی دروازہ پار کرتا اس سے پہلے ہی سکینہ کے کہے الفاظ نے اُسکے قدم جکڑ لیے تھے۔۔ بھائی کا درجہ باپ کے برابر ہوتا ہے میں نے صرف آپکو بھائی کہا ہی نہیں تمھادل سے اپنا بھائی مانا بھی تمھا تبھی اپنی جان سے عزیز بہن آپکے سپرد کی تمھی لیکن آپ ایک بھائی ہونے کی

URDU NOVEL BANK

لاج تک نہ رکھ سکے۔ امید کرونگی ایک اچھے شوہر ہونے کی لاج رکھیں گے آپ میرے اور زریان کے درمیان مستقبل میں جو بھی فیصلہ ہو اسکا اثر میری بہن کی زندگی میں نہیں پڑنی چاہیے اتنا تو امید رکھ سکتی ہوں میں آپ سے؟ اب آپ جاسکتے ہیں وہ حقارت سے کہتی اپنا رخ موڑے زریان کے طرف پلٹی تھی اپنے لڑکھڑاتے وجود کے ساتھ اسکی طرف بڑھنے لگی تھی زریان جو اس باختہ حالت میں کھڑا اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا اسنے بے ساختہ ہی اپنی آنکھیں بند کر کے فوراً کھولا تھا جسے سامنے کھڑی اُسکی بیوی ایک خواب ہوں جو اس عمل سے دھن بن کر ہوا میں تحلیل ہو جائے گی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مسٹر زریان خان (حرف زری) تو یہ ہے اپکی اصل پہچان ایک بھیانک چہرہ جس کو آپ اتنے عرصے سے چھپائے ایک اچھے شوہر بننے کا ڈھونگ رچ رہیں تھے۔ سوری ایکٹنگ کیوں صحیح کہا نہ مسٹر زری؟

URDU NOVEL BANK

ویسے اداکاری اچھی کر لیتے ہے آپ بلکہ یہ کہنا ٹھیک رہیں گا فل پروف رٹیل اداکاری۔ آپکو تو سرہانہ چاہیے وہ مزید اگے بڑھی اپنے ہاتھوں میں اُسکے شٹ کے کالر کو دبوچے خود کے طرف کھینچتی اپنی سرخ آنکھیں اسکی خالی آنکھوں میں گاڑے دیکھ رہی تھی جس سے مسلسل آنسو گر رہیں تھے۔ پتہ ہے زریان مجھے آپکے اس گندے چہرے سے بھی نفرت نہیں ہو رہی ہے کیونکہ اپکی سکینہ نے آپ سے شدت سے محبت کی ہے اتنی کے آپ جان مانگتے تو جان بھی دیں دیتی جو لڑکی آپ پر اپنا آپ نچھاور کر سکتی ہے۔ آپکے لیے اس دنیا سے لڑ سکتی ہے۔ تو دولت کیا چیز تھی ایسی ہزارو جائیداد آپ پر قربان کر دیتی میں! زریان آپکو ایک بار ایک بار بھی میرے قریب آتے وقت میرے پہلوں میں گزارتے کبھی مجھ سے محبت نہیں ہوئی وہ اپنی انگلی سے اسکے سینے کو ٹھوکتے ہوئی بولی تو زریان قرب سے آنکھیں بند کر گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

زریان ادھر دیکھیں میری طرف سکینہ اُسکا جھکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں سموئے اپر کو اٹھائیں دیکھنے لگی تھی۔ مجھے صرف ایک سوال کا جواب دیں کیوں کیا یہ سب؟ کیا قصور تھا میرا میری محبت کا؟ جو اپنی خواہشات اپنی مطلب کی بھیٹ چڑھا دی۔ مجھے جواب دیں زریان۔۔۔۔۔۔ سکینہ اُسکے سینے پر مکہ برسائے غصے اور بے بسی سے چیختی چلاتی زور سے خود سے پیچھے دھکیل گی تھی۔

ہاں ہاں۔۔۔۔۔۔ کیا میں نے یہ سب ڈرامہ وہ اتنی زور سے دھاڑا کے اس گھر کی درو دیوار تک ہل گئی تھی۔ کیوں نہ کرتا بولیں کیوں نہ کرتا وہ طیش کی عالم میں اپنا قدم اٹھائیں غصے سے اُسکی طرف بڑھا "اسے بالوں سے پکڑے اسکے چہرے پر دھاڑا تھا جو درد کی شدت سے اپنی آنکھیں بند کرگئی تھی۔ یہی میرا پیشہ ہے لوٹ مار کرنا اپ نے ایک غلط شخص سے محبت کی ہے سکینہ مجھے پچپن سے یہی سکھایا گیا ہے۔

URDU NOVEL BANK

آپ کہتی ہے میرا بھیانک چہرہ دیکھا ہے آپ نے ۔

میں نے تو بچپن سے اپنوں کی کھال میں وحشی بھڑیا دیکھا ہے سمجھ سکتی ہے آپ نہیں سمجھ سکتی ہے وہ طنزیہ ہنسی ہنستے چلایا تھا کوئی نہیں سمجھ سکتا میرے درد کو وہ اب اسکے بالوں کو اپنی گرفت سے آزاد کرتا دونوں بازوؤں سے تھامے اسے جھجھوڑ کر بولا تھا جس کی آنکھوں میں قرب ہی قرب تھا

میں صرف پانچ سال کا تھا جب میں نے اپنے باپ و سیم خان کی درنگی دیکھی ایک عورت کی فریب اور بے حسی دیکھی۔ میری ماں کا نام بتول تھا جو مجھے جہنم دیتے ہی اس دنیا سے رخصت ہوگی تھی۔ میرے باپ نے کبھی میری ماں سے محبت نہیں کی وجہ وہ میری دادی کی پسند تھی جب تک میری دادی زندہ تھی تب تک میرے باپ نے انھیں عزت سے رکھا لیکن ان کے اس دنیا سے جاتے ہی مارنا پیٹنا شروع کر دیا تھا میرے باپ نے دوسری شادی اپنی سیکڑی سے بھی کر رکھی تھی جس کا علم گھر میں کسی کو نہیں تھا۔ لیکن میری دادی کے مرنے

URDU NOVEL BANK

کے کچھ دن بعد ہی اسے ڈیڈ گھر لیں اُنیں اور میری ماں کے سر پر مسلط کر دیا میری ماں اندر اندر ہی گھوٹتی رہی ہر درد سہتی رہی کبھی وہ عورت کبھی نہ خود کے لیے لڑی نہ اپنی اولاد کے لیے لڑی! مجھے اس دنیا میں لا کر ظالموں کے ہاتھ رولنے کے لیے چھوڑ دیا۔ میں ایک ان چاہا اولاد تھا ایک بوجھ۔ میں روز مار کھاتا۔ بھوک سے تڑپتا تھا گھٹ گھٹ کر جیتا تھا میں ان پانچ سالوں میں اپنے باپ کی ایک محبت بھری نظر کو ترستا رہا۔

جانتی ہے مجھ پر ظلم کی انتہا کب ہوئی وہ سکینہ کے بے حد قریب ہو کر اپنے شعلابار آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑے بولا "جس سے مسلسل انگارے نکل رہیں تھے۔ جب میرے ماں باپ نے مجھے ایک چائلڈ ہاسٹل میں پھینک دیا ایک بیکار کوڑے کرکٹ کی طرح اور کبھی پلٹ کر خبر تک نہ لی آپ جانتی ہے روز مرنا کیسے کہتے ہے؟ میں جانتا ہوں کیونکہ میں ان پانچ سالوں سے اب تک روز مرنا آیا ہوں میں ٹوٹا ہوں بکھرا ہوں تڑپا ہوں پر مجھے سمیٹنے والا کوئی نہیں تھا میں ان

URDU NOVEL BANK

اندھیری کال کوٹری میں چیخ چیخ کر اپنوں کو بولتا تھا پر افسوس میری آواز سننے والا کوئی نہیں تھا۔ میں بچپن سے درد اور اذیت سہتا آیا ہوں۔ اگر آپ بھی محبت کا درد سے لینگی تو کوئی بڑا خسارہ تو نہیں ہوگا ویسے بھی محبت تو درد کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے اس درد کو محسوس کرتے سکینہ جس میں ہمیشہ میں جیتا اور جلتا آیا ہوں۔ وہ درد بھری ہنسی اپنے لبوں میں سجائے بولا تھا۔

!اختتامِ عشق تیرا "ہم بھی دیکھیں گے" *

!اس درد میں ڈوبی شام تیرا "ہم بھی دیکھیں گے" *

!خریدا تھا تو نے "اس درد محبت کو اپنے حصہ میں" *

*!تیرے اس سودے کا انجام "ہم بھی دیکھیں گے"

URDU NOVEL BANK

سکینہ جو بے حس و حرکت کھڑی اُسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اُسکی تلخ باتیں سن کر ایک جھٹکے سے اپنا آپ چھوڑائے اس کے سینے پر ہاتھ مارتی ہوئی خود سے دور دھکیلتی شدت سے چیخ تھی ۔

کیا غلطی تھی میری زبان؟ ان سب میں میری غلطی کہا ہے جو مجھے ان دھوکے میں رکھا! ایسا گھٹیا کھیل کھیلا میرے ساتھ میں نے محبت کی ہے آپ سے میں نے ایک انجان شخص پر یقین کر کے اپنے ہر رشتہ سے پہلے آپ کو اہمیت دی اپنا آپ بچھاور کر دیا آپ کو شرم نہیں آئی ان جھوٹے احساس سے میرے قریب آتے ہوئے ۔

ارے۔۔۔! آپ مجھ سے میری سانس مانگ لیتے اُف تک نہ کرتی پھر یہ دنیاوی پیسہ کیا چیز تھی ایک بار اپنا غم شیر تو کیا ہوتا مجھ سے ۔

URDU NOVEL BANK

آپ کیا جانے مسٹر زریان خان سکینہ کی محبت کو میں اس محبت میں ہر چیز قربان کرنے کا حوصلہ رکھتی ہوں سمجھے آپ وہ چیخ رہی تھی چیلا رہی تھی آج وہ اپنے محبت میں ملے دھوکے کا ماتم منا رہی تھی۔

زریان سامنے کھڑا اس کا تڑپنا دیکھ رہا تھا جس کی سانسیں چیخنے سے اُپر نیچے ہوتی اُسکے وجود میں لرزش پیدا کر رہی تھی۔ وہ اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو گھسیٹی اُسکے بالکل سامنے آکھڑی ہوئی جس کی آنکھوں سے مسلسل موتی ٹوٹھ کر بہے رہیں تھے۔ سکینہ اسکی شرٹ کو سینے کے پاس سے جکڑتی غمگین لہجہ میں اٹک اٹک کر بولی۔

مسٹر زریان خان --- جس طرح آج میں ٹوٹی ہوں نہ اپنا سب کچھ کھوں کر اسی طرح ایک وقت آئیگا جب آپ ٹوٹے بکھرے گئے۔ آپکے پاس یہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی "آپکو کبھی سکون نصیب نہیں ہوگا۔"

یہ دیکھ رہیں ہیں یہ عیشو عشرت وہ اپنی انگلی کو پورے مینشن میں گھماتی دوبارہ اسکے سینے پر انگلی رکھ چوکی تھی۔ سب ہوگا آپکے پاس پر سکینہ نہیں ہوگی اسکی دل کی چاہت۔ محبت نہیں ہوگی وہ اسکے سینے پر انگلی ٹھوک کر مضبوط لہجے میں بولی پھر اپنے قدم آہستہ آہستہ پیچھے لیتی بیرونی دروازے سے باہر نکلتی تیز تیز سڑک پر بھاگنے لگی تھی۔

وہ جو سن ذہین کے ساتھ اسکی آنکھوں میں درد تکلیف دیکھ رہا کسی انہونی کے خیال آنے پر تیزی سے اسکے پیچھے ہی لپکا تھا۔

سکینہ رک جائے۔ کہاں جا رہی ہے آپ۔

کیوں آئیں ہیں میرے پیچھے؟ جائے یہاں سے۔۔۔ آپکے سارے ڈرامے اب ختم
ہوئے زریان جائے چلیں۔۔۔۔۔ جائے جائے جائے

وہ اتنی تیز چلائی تھی کہ اُسکے آگے بڑھتے قدم ایک پل لیئے تھمے تھے لیکن اگلے ہی پل اُسکی روح تک کا پ گئی تھی جب ایک گاڑی سکینہ کو ہٹ کرتی دور پھنک چکی تھی۔

سکینہ _____ وہ چیخا تھا

وہ پاگلوں کی طرح بھاگتا اسکے زخمی وجود کے پاس پہنچا جہاں وہ خون میں لت پت سرک کنارے پڑی بری طرح تڑپ رہی تھی۔ وہ ساکن جسم کے ساتھ کھڑا بے حس و حرکت اسکے کھلتی بند آنکھیں دیکھ رہا تھا کہ آچانک وہ گھٹنے کے بل گرا اسکے وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹے ساکت پڑی آنکھوں سے اسکے ٹھنڈی پڑے وجود کو دیکھ رو پڑا تھا۔

سکینہ ---- سکینہ اٹھیں یا وہ اسکے گالوں کو اپنے خون زدہ ہاتھوں سے تھپتھپاتا اسے مسلسل جگانے کی کوشش کرنے لگا۔ دیکھیں مجھے سے غلطی ہوگئی ہے مجھے اتنی بڑی سزا نہ دیں یا اٹھیں پلیز۔

URDU NOVEL BANK

سم باڈی ہیلپ ----- پلیز کوئی تو مدد کرے میری بیوی کی جان خطرے میں ہے۔ کوئی تو مدد کروں وہ اپنا سر تھامے نظریں ادھر ادھر گھماتا مدد کے لیے کسی کو تلاش کرنے لگا۔ وہ سکینہ کے پاس سے اٹھتا ایک ایک بندے کو پکڑے اسکے سامنے اپنے ہاتھ جوڑتا ایک ایک گاڑی کو روکے مدد کی بھیک مانگ رہا تھا لیکن کوئی اسکی مدد کو نہیں آیا۔ وہ گرگڑا رہا تھا رو رہا تھا لیکن آج اسکی آہ و پکار سننے والا کوئی نہیں تھا۔

وہ تیزی سے بھاگتا ہوا واپس سکینہ کے پاس آیا تھا جو اسے اپنے کاپتے ہاتھ کے اشارے سے پاس آنے کا کہہ رہی تھی۔

سکینہ بس تھوڑی دیر حوصلہ رکھے میں مدد کے لیے کسی کو لاتا ہوں۔

URDU NOVEL BANK

زریان رکیں ---- وہ اسکا ہاتھ تھامتی اسکو اشارے سے قریب آنے کا کہہ رہی تھی وہ فوراً اسکی بات مانتا اسے اپنے ہاتھوں میں سمیٹے خود کے قریب کرگیا تھا۔

یان --- میں نے سنا تھا محبت میں انسان برباد ہو جاتا۔ اور میں ہمیشہ اس محبت نامی بلا کو مزاق سمجھتی تھی لیکن دیکھیں آج میری محبت میری چاہت نے مجھے مکمل تباہ و برباد کر دیا ہے اور وہ بھی ایک محبوب کے ہاتھوں دیکھیں یان آج آپ اور یہ دنیا میری محبت کا مزاق اڑا رہی ہے مجھے اب جینے کی کوئی خواہش نہیں رہی مجھے میرا بیٹا اذان بولا رہا ہے دیکھیں وہ آپکے پیچھے کھڑا اذان مجھے پکار رہا ہے۔

نہیں ----- بس کر دیں سکینہ چوپ کر جائے آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔ مجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی آپ مجھے اپنی چاہت میں مار کر نہیں جاسکتی آپکو جینا ہے میرے لیے میں سب ٹھیک کر دوں گا پلیز آنکھیں کھولیں یار۔

وہ سکینہ کو خود میں بھیجے بے بسی لیئے اپنی بیوی کو جینے کی نئی راہ دکھانے لگا تھا۔ وہ جو کب سے خود سے نفرت اور محبت کی جنگ لڑ رہا تھا آج زریان پر یہ بات تو اشکار ہوں گی تھی کہ وہ محبت کی راہ میں کب کانکال چکا تھا بس اپنی منزل اور راستے سے انجان خود کو دھوکا دیں رہا تھا۔ لیکن آج جب اسکو احساس ہوا تو شاید کافی دیر ہوگی تھی۔

سکینہ کے ڈھلکتے سر اور بے حرکت پڑتے جسم کے دیکھ صحیح معنوں میں اُسکے اوسان خطہ ہوئے تھے

URDU NOVEL BANK

زری ----- زری اٹھ جلدی ایک پل کی دیری بھی بھا بھی کی جان جا سکتی ہے
- وہ اپنے پیچھے سے شہریار کی آواز سن چونکا تھا جو گاڑی سڑک پر چھوڑ تیزی سے
اُسکے پاس آیا تھا۔

شہریار سکینہ کے بولنے پر گھر واپس نہیں گیا تھا وہ لان میں کھڑا سب سن رہا تھا
جب سکینہ اور زریان باہر بھاگے تھے تو وہ بھی ان کے پیچھے ہی بھاگا تھا۔ لیکن
اتنے خطرناک صورتحال دیکھ وہ واپس گھر لوٹا تیزی سے گاڑی نکالیں اکسیڈن والی
جگہ پر پہنچا تھا اب زری کے سامنے کھڑا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا
تھا کہ زہ سی دیری اسے اپنے رشتے سے مہروم کر سکتی تھی۔

www.urduromanovelbank.com

تو ----- تو یہاں کینے یہ سب تیری وجہ سے ہوا۔ میں نے کہا تھا
وہ منحوس نام مت لیئے دیکھ تیری وجہ سے سکینہ موت کے دہانے پر کھڑی ہے
دفاع ہو جا یہاں سے وہ اپنے سرخ آنکھیں اٹھائیں طیش کے عالم میں بولتا اسے
آج وہ پہلے والا بے حس زری کہی سے نہیں لگا تھا۔

زریان شہیار سے نظر ہٹاتا اپنی بانہوں میں پڑی سکینہ کی ساکن جسم اور آنکھیں بند دیکھ فوراً اسے اپنے گود میں اٹھائیں گاڑی کی طرف بھاگا تھا جس کا جسم آہستہ آہستہ ٹھنڈا پڑتا جا رہا تھا۔

www.urduovelbank.com

راستہ ہمارا مشکلوں سے بھرا ہے۔۔۔۔۔

یوں اپنی سانسوں کی ڈوری نہ توڑتوں۔۔

URDU NOVEL BANK

امتحان ابھی تیرے عشق کا باقی ہے۔

یوں ناکام ہو کر نہ لوٹ توں-----

ان راستوں کی سختی کو ساتھ مل کر پار کرینگے

یوں بچ رہا میں "میرا ساتھ چھوڑ کر نہ جا تو۔۔"

visit for more novels*****ZS*****
www.urdunovelbank.com

شہریار گاڑی تیز چلا۔۔۔۔۔! وہ مسلسل سکینہ کے سر کے پیچھے سے رسنے والے

خون کو اپنے دونوں ہاتھوں سے روکے شہریار پر چیخا تھا

ٹھیک پندرہ منٹ بعد گاڑی ہاسپٹل کے سامنے کی تھی۔ وہ تیزی سے سکینہ کے بے جان وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھائیں اندر بھاگا تھا شہیار بھی گاڑی سے نکل کر اُسکے پیچھے بھاگا۔

ڈاکٹر ڈاکٹر ----- میری بیوی کو بچائیں انکی حالت بہت سیریس ہے۔ پلیز
جلدی کمرے سکینہ کے خون میں لت پت وجود کو اسٹریچر پر لیٹائے اسے گسیٹ
کر ڈاکٹر کے سامنے رکھتا پورے ہاسپٹل کو چیخ چیخ کر سر پر اٹھا چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ کی نازوک حالت دیکھ کر ایک سینئر ڈاکٹر فوراً آگے بڑھا جھک کر اس کے نفس کو چیک کرتا فوراً اپنے ٹیم کو اپریشن کرنے کی ہدایت دیتا زریان کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

مسٹر زریان خان --- مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے آپکی بیوی کی کنڈیشن کافی سیریس ہے۔ ہم ڈاکٹر اپنی پوری کوشش کریں گے بس آپ دعا کرے انکی جان بچ جائے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ڈاکٹر صاحب --- آپکو جتنے پیسے چاہیے میں دونگا جتنا خرچا ہو رہا ہے کرے جس اسپیشلسٹ کو بلانا ہے بلائیں پر میری بیوی کو ٹھیک کرے پلیز۔ اس دنیا میں ہم دونوں ایک دوسرے کا سہارہ ہے۔ ڈاکٹر اُسے کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے

URDU NOVEL BANK

زریان اپنے دونوں ہاتھ جوڑے سامنے کھڑے ڈاکٹر سے گرگڑا رہا تھا اُسکی جان کی بھیک مانگ رہا تھا۔

دیکھیں زریان صاحب ہم انسان ہے کوئی خدا نہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں کوشش کرنا ہے پر معجزہ کرنا اس خدا کے ہاتھوں میں ہے جو پوری کائنات چلا رہا ہے۔ یقین رکھیں خدا پر وہ سب بہتر کرے گا۔ سامنے کھڑا ڈاکٹر اُسے دونوں کندھوں سے تھامے حوصلہ دیتا اپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ پیچھے زریان اپنے ڈھیلے بکھرے وجود کے ساتھ وہی گرتا خالی خالی نظروں سے سامنے اپریشن تھیٹر کے بند دروازے کو دیکھنے لگا جہاں کچھ دیر پہلے اُسکی بیوی اندر گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

شہریار: زری دیکھ تو حوصلہ مت ہار۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بھابھی ٹھیک ہو جائیگی یا اس طرح رو مت پلیر۔ وہ آگے بڑھ کر اسکے ساتھ بیٹھتا اسے ایک امید دلانے لگا تھا۔

زریان : تو----- تو دفاع ہو جا یہاں سے اس سے پہلے کے میں تیری جان لے لو۔ جا یہاں سے وہ اسے خوں خوار نظروں سے دیکھ شہریار کو خود سے دور دھکیلتا چیخا تھا۔ شہریار اسکی چیخ میں قرب اور بے بسی دیکھ کچھ سوچتا ہوا ہاسپٹیل ایریہ سے باہر نکلتا چلا گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

وہ دیوار سے لگ کر بیٹھا خاموش آنسوں بہا رہا تھا اسکے ذہن میں کچھ دیر پہلے بولی
گی سکینہ کی بات گردش کرنے لگی تھی

زریان یہ سب کچھ ہوگا آپ کے پاس۔ پر میں اور میری چاہت نہیں ہوگی۔

وہ اسی طرح کھویا کھویا سامنے دیوار کو گھور رہا تھا۔ جب سامنے سے روحان بھاگتے
ہوئے اسکے پاس آیا اسے کالر سے پکڑے کھینچ کر فرش سے اٹھتا اسکے گالوں پر
ایک زور دار تھپڑ دے مارا تھا۔ زریان ہکا بکا سا کھڑا اپنے ساتھ ہوئے ہر عمل کو
دیکھ رہا تھا پھر چونک کر سر اٹھائیں سامنے کھڑے روحان کو دیکھتا "پھر گردن
موڑے اسکے پیچھے کھڑے شہیار اور رانی کو دیکھنا سمجھی سے سوالیہ انداز میں ایک
انٹیرو اچکائے یک ٹک دیکھتا سب کچھ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

کہا ہے بھابھی؟ وہ تیزی سے اسکے سینے پر ہاتھ مارتا اسے پیچھے کی طرف ڈھکیے
غصہ اور نفرت کے ملے جلے تاثرات سے دیکھتا اس سے پوچھنے لگا۔

روحان میں ----- میں یہ نہیں چاہتا تھا یار۔ میں اسے نقصان نہیں پہنچنا
چاہتا تھا۔ وہ ----- وہ مجھے چھوڑ کر جارہی ہے یار میں کہہ تو رہا ہوں کہ مجھ سے
غلطی ہوگئی ہے لیکن وہ میری بات نہیں سن رہی ہے یار! تو بولنا اسے واپس لوٹ
آئیں زندگی کی طرف میں نہیں جی سکتا اسکے بنا۔ تو بولیں گا نہ اسے؟ وہ روحان
کو امید بھری نظروں سے دیکھ استفسار کرنے لگا۔ جن میں ڈر تھا خوف تھا اپنی
! بیوی کو کھونے کا

وہ میری بات نہیں سن رہی ہے۔ لیکن تیری ضرورت سن لیں گی بول نہ بولیں گا نہ
اسے؟ وہ لڑکھڑاتے الفاظ کے ساتھ بولتا روحان کو کندھوں سے پکڑے التجا انداز میں
کہتا کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا۔

اب کیوں تڑپ رہا ہے! یہ سارا کھیل تیرا ہی تو کھیلا ہوا ہے۔

اب بھابھی مرے یہ جیتے اس سے تجھے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہیے۔ کیوں سہی کہہ رہا ہونا مسٹر زریان خان۔ تو یہی سوچھ رہا ہوگا نہ مجھے یہ سب کیسے پتا چلا۔ مجھے شیرمی نے سب بتا دیا ہے زری تو کس طرح انکے سچے جذبات کا مزاق اڑاتا رہا کیسے تیرے بیٹے اذان کی موت ہوئی کیسے تو نے انکی مکمل جائیداد حاصل کی اور کیسے انکا ایکسیڈنٹ ہوا۔ وہ تو اچھا ہوا میں اور سفینہ یہاں ہولی ڈے پر گھومنے آئے تھے۔ اور شیرمی نے ہمیں دیکھ لیا تھا۔ میں اور سفینہ اسکے گھر گئے تو تیری اور شیرمی کی ساری کمرتوت مجھے پتہ چلی۔

زری تیرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ تیرے باپ اور تیری اسٹیپ مدر کی وجہ سے ہوا تھا۔ ان سب میں سکینہ بھابھی کی کیا غلطی تھی۔ خدا نے تو تیرے ان سب

URDU NOVEL BANK

رشتے کی مہر می کو دور کرنے کے لیے تیری زندگی میں بھا بھی اور اذان کو بھیجا پر
تو نے تو ان خوبصورت رشتوں کی ناقدری کی یار افسوس ہوتا ہے مجھے تیری سوچھ پر

!تھوں ہے ----- تیرے ان خیالات پر

تھوں ہے تجھ پر زری وہ نفرت سے کہتا اسے خود سے پیچھے کی طرف دھکا دیے اپنا
رخ موڑ گیا تھا۔ زریان کے پاس آج کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ آج بالکل خالی
ہاتھ کھڑا آنسوں بہا رہا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

روحان میں نے اُسے روکا تھا پر وہ سڑک پر بھاگتی جا رہی تھی۔ اسنے میری بات
نہیں سنی یار اور یہ سب ہو گیا

دیکھ کیا حال کر دیا ہے تو نے اس معصوم کا جو تجھ جیسے بے حس انسان سے
محبت کر کے اپنی زندگی تباہ کر لی ہے۔ اس نے اپنی محبت میں اپنی انا اپنی ذات
تک مٹا ڈالی اور تو۔۔۔۔۔۔ تو نے اپنی اندر پلٹی عورت کی نفرت کو مٹا نہ سکا تو
بہت بد قسمت ہے زبان۔

www.urduovelbank.com

روحان آگے بڑھا اسے کندھوں سے تھامے اپنے سامنے روبرو کھڑا کرتا اپنی شعلہ بار آنکھیں اسکے آنکھوں میں گاڑے برفیلے لہجہ مگر چٹانوں سی سختی لیئے بولا۔ تو چاہتا تھا وہ تجھے سنتی " چل بتا مجھے وہ کیا سنتی ؟ اپنی بے وقوفی کے قصے سنتی " اپنی محبت کی بے قدری سنتی " وہ بھی تیری زبانی۔ انھوں نے تو تجھ سے اس وقت محبت کی تھی جب تو نے خود کو فقیر اور لاوارث کہہ کر خود کا تعارف کروایا تھا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

سوچھ! وہ زریان کے دماغ کی جگہ پر اپنی انگلی ٹھوک کر شدت بھرے انداز لیئے
 بولا۔ انھوں نے تیری سوکولڈ محبت پانے کے لیے خود کو مکمل بدل ڈالا انھوں
 نے اپنی محبت میں کتنی آزمائشیں دی ہے اپنے جان سے عزیز بیٹے کو کھویا اپنے
 ماں باپ کو کھویا یہاں تک کے آج خود کو بھی کھونے جارہی ہے۔ روحان جھٹکے
 سے اسکے کالر کو چھوڑتا پیچھے ہوا تھا۔ اسکی اتنی تلخ بات سن کر وہ ڈھیلے وجود کے
 ساتھ زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا اپنے آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اوپر کو اٹھائیں اپنی گردن
 مسلسل نفی میں ہلائیں ایک ہی لفظ بار بار دوہراتا گیا! میں نے کچھ نہیں کیا
 روحان - میں نے کچھ نہیں کیا یار -

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اتنے میں اپریشن تمھیر کا دروازہ کھلا ڈاکٹر ز عجلت میں باہر آئیں تھے - زریان فوراً
 زمین سے اٹھتا ڈاکٹر کے پاس بھگا تھا۔

مسٹر زریان خان اپکی بیوی کی کنڈیشن بہت سریس ہے انکے کے لیے یہ 24 گھنٹے بہت معنے رکھتے ہیں۔ اگر انھیں ان 24 گھنٹے کے بیچ ہوش آگیا تو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کوما میں چلی جائے گی۔ اور انکی کوما کی مدت کتنی ہوگی ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔

سوری مسٹر زریان ہم آپکے بچے کو نہیں بچا پائے ڈاکٹر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

بچہ۔۔۔۔۔؟ وہ مفلوج ذہین کے ساتھ یہ لفظ بربڑایا

URDU NOVEL BANK

میرا بچہ----- میں پھر قاتل بن گیا اپنے بچے کا وہ یہ الفاظ اپنے منہ سے مسلسل بڑبڑاتا اپنے قدموں کو پیچھے کی طرف اٹھاتا جا رہا تھا۔

زریان میں نے اپنے رب سے ازام خان شیرازی کو مانگا ہے۔ وہ مجھے دیں گا نہ ازام خان۔ اسکے کانوں میں سکینہ کی کہی بات گنجی تھی وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں پر رکھے چیخ رہا تھا درد کی اذیت میں تڑپ رہا تھا۔

visit for more novels:

نہیں --- نہیں میں نہیں مار سکتا اپنے بچے کو نہیں مار سکتا ازام خان کو سب جھوٹ بولتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

اسکی کی اتنی خطرناک حالت دیکھ شیریں اور روحان جو سن ذہین کے ساتھ کھڑے تھے بھاگتے ہوئے اسکے سامنے فرش پر گھٹنے کے بل بیٹھے اسکے مٹھی سے بالوں کو آزاد کراتے اسے اپنے گلے سے لگائیں تھے ۔

سب ٹھیک ہو جائے گا زری ۔ یہ آزمائش ہے خدا کے طرف سے تو پریشان نہ ہوں یار روحان اور شیریں مسلسل اسکی پیٹ کو سہلاتے ہوئے اسے ریلکس کرنے کی کوشش کر رہیں تھے ۔ جو مسلسل اپنا اپ چھوڑانے کی کوشش کر رہا تھا ۔ وہ دونوں کو خود سے دور جھٹکتا تیش کی عالم میں چینا تھا ۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

آزمائش -----

URDU NOVEL BANK

ہاں تو آزمائش ----- وہ یہ لفظ کہہ کر درد بھری مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجائے بولا! امتحان۔ آزمائش صرف وہ ہی کیوں دیں اسنے کتنی دعاؤں سے مانگا تھا اپنے خدا سے اولاد جیسی نعمت کو ایک بار بھی اپنی بندی سے اسکی خوشی چھیننے وقت اسے رحم نہیں آیا آخر کیوں مانگتا ہے وہ ہم جیسے بندوں سے آزمائش جو پہلے سے ہی آدھے مرے ہوئے ہوتے ہے۔ آخر کیوں نہیں آتا وہ اپنے بندے کی مدد کرنے خود۔ بول کوئی جواب ہے تیرے پاس وہ روحان سے جواب مانگتا غصے سے کاپتے وجود کے ساتھ پلٹا تھا اور اپنے بھاری قدموں کے ساتھ ہاسپٹل سے نکلتا چلا گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

وہ سرک پر تیز تیز بھاگتا اپنے ارد گرد سے مکمل بیگانا بس سرک کے کنارے چلتا جا رہا تھا۔ اسکے دل میں مسلسل بوجھ بڑھتا جا رہا تھا اسکے اندر ایک طوفان چل رہا تھا سب کچھ تباہ و برباد کر دینے کا طوفان بادل زور زور سے گرجاتا تیز بارش کے ساتھ برس رہی تھی۔ جو اسکے پورے جسم کو بھیکو چکی تھی سفید شٹ خون میں لت پت پیٹ کپڑوں سے لدے ہوئے ماتھے پر گرتے بکھرے بال وہ کوی دیوانہ ہی لگ رہا تھا۔ جب وہ خود سے لڑتا لڑتا تھک گیا تو گھٹنوں کے بل وہی سرک پر گرتا آواز کے ساتھ روتا اپنے گناہوں کا ماتم کرنے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان کو سکینہ کی کہی بات یاد آئی۔ زریان میری محبت کی تکمیل تو اسی دن مکمل ہوگی تھی جب آپ میری زندگی میں آئے تھے۔ اسکی بات یاد کرتے اسے شدت سے رونا آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

کیوں خدا----- وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتا اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ اسکی دھاڑ کی آواز سے اس تاریخی رات میں ایک اشتعال پیدا ہو گیا تھا۔ اس معصوم کی کیا غلطی تھی جو اسے ایسی سزا دی۔ غلطی تو مجھ بدزات سے ہوئی ہے جو سزا دینا چاہتا ہے مجھے دیں۔ بس اس معصوم کو اسکی زندگی واپس کر دیں۔

اے عبداللہ کیا مانگ رہا ہے اپنے خدا سے جواب۔ کیا ہے تیرے پاس اپنے ہر گناہوں کا حساب۔؟

visit for more novels:
www.urduromelbank.com

جیسے ہی زریان کے کانوں کے سماعت سے یہ الفاظ ٹکرائے وہ اپنا سر اٹھائیں سامنے کی طرف دیکھنے لگا جہاں ایک فقیر سفید لباس میں مبلوٹ جس کے کپڑے میں جگہ جگہ پیوند لگے تھے ہاتھوں میں پانی کا کٹورا لیئے اور دائیں کندھے پر ایک

URDU NOVEL BANK

بڑا سہ تھیلا لٹکائے اسے مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہیں تھے۔ وہ اپنے ننگے پیروں سے چل کر زریان کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ وہ بے یقینی کے عالم میں اپنے برابر بیٹھے فقیر کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

آپ کون ہوں؟ اور آپ میرے گناہوں کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟

میں ایک مسافر ہوں۔ جو ایک سفر تمہہ کرتا ایک خاص منزل کی تلاش میں ہوتا ہے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

بابا آپ کس منزل کی تلاش میں نکلے ہیں؟ اے عبداللہ میرا سفر بہت طویل ہے جس پر مجھے سخت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن اسکی منزلِ اختتام بہت خاص اور بہت خوبصورت ہے کیونکہ وہ راستہ مجھے میرے رب سے جوڑتا

آپ کیا بول رہیں ہے بابا جی؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

تو بتاؤں عبداللہ کس طرح مانگنا چاہتے ہوں اپنے رب سے۔

ایک فقیر بن کر یا ایک بادشاہ بن کر۔ اگر فقیر کی طرح مانگوں گے تو فقیر کی طرح نوازا جائے گا۔ اور اگر بادشاہ بن کر مانگوں گے تو بادشاہ کی طرح نوازا جائے گا۔

زریان جو انکی بات غور سے سن رہا تھا آچانک بول اٹھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

بابا فقیروں کو کس طرح نوازہ جاتا ہے۔؟

اور بادشاہوں کو؟ وہ ٹرانس کی کیفیت میں پوچھتا ان سے سوال پر سوال کر رہا تھا۔ عبداللہ بادشاہ کو فانی کے طرح نوازا جاتا ہے جس کی بنیاد کمزور اور تاحیات نہ رہنے والی ہوتی ہے۔ جس کی تعبیر بد صورت اور منزل کمزور ہوتی ہے۔

زریان انکی بات سن کر فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بابا مجھے سمجھ آگیا ہے اپنے رب سے کیسے مانگنا ہے۔ آپ نے میرے ذہن میں الجھے ہر سوال کا جواب دیں دیا ہے۔

روکو

URDU NOVEL BANK

وہ جیسے ہی اپنے قدم آگئے کی غور بڑھانے لگا تھا۔ پیچھے سے آتے ایک سحر کن آواز نے اسکے قدم وہی جما دیئے تھے وہ پلٹا تو وہی فقیر تھا جو اسے دیکھ مسکرا کر اپنا پانی سے بھرا گڑھا اسکی طرف بڑھائے کھڑا تھا۔

پی اس پانی کو۔۔۔۔۔

بابا یہ پانی تو گندا ہے۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تیرے گناہوں کا گڑھا بھی تو گندا اور کالا ہے۔ تو تُوں اپنے اس گناہوں کے گڑھے کے پانی کو کیسے صاف کرے گا۔ جب کے تجھے اس پانی سے گھین آرہی ہے۔ دیکھ یہ تیرے ہی گناہوں کا گڑھا ہے جو اب بھر چوکا ہے۔

URDU NOVEL BANK

انکی بات سن کر زریان کے جسم میں ایک کپکپی طاری ہونے لگی تھی وہ بغیر کچھ سوچھے سمجھے انکی ہاتھوں سے وہ پیالا پکڑے اسکا سارہ پانی اپنے ہلک میں اندیل گیا تھا۔

اب جو تو یہاں ڈھونے آیا تھا وہ سب تجھے امر کر کے نوازا جائے گا خدا کی طرف سے پر ایک آماش کے بعد اسی شجر طوبی کے باغ میں جاء چلیں
جاء-----

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ر ب کا یہی کیا ہے۔۔۔۔۔۔

دل نور سے بھر آیا ہے۔۔۔۔۔۔

تیرے گناہوں کی مافی اس نے دی۔

اس نے تجھے شجر طوبی کا چھایا دیا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

هو الله - هو الله - هو الله - هو الله - هو الله

رب کا نام لیتے جا۔۔۔۔۔ لیتے جا۔۔۔۔۔ لیتے جا۔

زیرِ پاں انکے بولیں ایک ایک الفاظ میں جیسے کھو گیا تھا وہ وہی بے حس و حرکت کھڑا انھیں اندھیروں میں گم ہوتے دیکھ رہا تھا اسے لگا جیسے یہ ایک خواب ہے اسکی نیند ٹوٹے گی اور ابھی وہ اس خواب سے جاگ جائے گا۔ وہ اسی طرح کھڑا رہتا اگر اسکی کانوں میں اذان کی آواز نہ گنجتی وہ چونک کر ہوش میں آتا مسجد کی طرف اپنے قدم بڑھانے لگا تھا۔

فقیروں کے طرح مانگوں۔۔۔۔۔

یہ الفاظ جیسے اسکے ذہن سے چپک گئے تھے۔ وہ بھاگ رہا تھا اسکے قدم میں جیسے تیزی آگئی تھی وہ تیز تیز چلتا ایک مسجد کے سامنے آکھڑا ہوا تھا آج اتنے سال بعد وہ مسجد آیا تھا اسے یاد تھا وہ بچپن میں اپنے گھر کے واپسین کے ساتھ وقت پر باقاعدگی سے نماز پڑھنے آیا کرتا تھا۔ آج وہ پچیس سال بعد مسجد کے سامنے کھڑا تھا ایک فقیر بن کر وہ جس حال میں وہاں کھڑا تھا وہ ایک بھیکاری ہی تو لگ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ ایک ایک سیڑھی پار کرتا اندر بڑھنے لگا اسکی اتنی بری حالت دیکھ ہر آتا جاتا نمازی اسے موڑ موڑ کر دیکھ رہا تھا پر اسے آج کسی کی پراہ نہیں تھی وہ آج بڑا برنس مین زریان خان نہیں تھا وہ تو آج صرف ایک فقیر تھا جو اپنی جھولی پھیلائے اپنے رب کے دربار میں کھڑا اپنی بیوی کی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا اسکا رونا ترپنا ہر آتے جاتے لوگوں کا دل دھڑکا رہی تھی لرزا رہی

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

پنے رب کے 1 تھی۔ وہ نماز پڑھ کر ایک کونے میں بیٹھا خاموش آنکھوں سے روتا سامنے ایک امید لینے گرگڑا رہا تھا۔ کہ اچانک اسکے جیب میں پڑا فون رنگ ہوا۔ آگے سے جو سنے کو ملا تھا وہ گھبرا کر اٹھتا تیز تیز قدم اٹھائے مسجد سے باہر نکل گیا تھا۔

*****ZS*****

visit for more novels:

روحان اور شہریار پریشانی کے زیر اثر ایک منٹ بھی نہیں بیٹھے تھے۔ دوسری طرف رانی گود میں اپنی بیٹی کو لیے زارو قطار رو رہی تھی۔

زریان روحان کی کال سن کر مسجد سے تیز تیز قدم اٹھائیں ہاسپٹل پہنچا تھا جہاں سب کو پریشان دیکھ صحیح معنوں میں اسکے اوسان خطہ ہوئے تھے۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

کیا۔۔۔۔ کیا ہوا ہے سکینہ کو؟ یہ سوال پوچھتے ہوئے اسکے زبان کا پے ضرور
تھے۔

روحان اس کے نزدیک آیا اسے گلے سے لگائے پیٹ تھپتھا کر خوشی کے ملے جلے
تاثرات لیئے بولا۔ سکینہ بھا بھی نے اپنے ہاتھ کو حرکت دی ہے جس کی وجہ سے
اسی پرسنٹ خطرہ ٹل گیا ہے میرے یار بس اب انکے مکمل ہوش میں آنے کا
انتظار ہے ڈاکٹر کوشش کر رہیں ہے وہ جلد ہی ہوش میں آجائیں گی۔

روحان کیا میں مل سکتا ہوں ان سے؟ وہ جو اسکے گلے سے لگے اسے گڈ نیوز دیں
رہا تھا لیکن اسکی بات سنکر وہ حیرت انگیز انداز میں اس سے دور ہوکر زریان کو غور
سے دیکھنے لگا تھا۔

روحان : تو ڈاکٹر سے پوچھ لیں۔ اگر وہ اجازت دے تو مل لے بھا بھی سے۔
 زریان : سم وہ سپاٹ چہریں سے کہتا "پلٹ کر ڈاکٹر کی کیبن کے طرف
 بڑھ گیا تھا۔"

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ سکینہ کے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اپنے ہارے ہوئے وجود کے
 سنگ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ سکینہ کے بے ہوش وجود کے پاس کھڑا اسے
 یک ٹک دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی اپنے بچے کو کھوئی تھی۔ اس کا کمزور
 جسم، آنکھوں کے نیچے ہلکے، سوکھے ہونٹ، ذرد پڑتا رنگ، بکھرے بال، اسکی اس
 قدر بری حالت اسکے غم کا پتہ دے رہی تھی۔

وہ چلتا ہوا بیڈ کے سامنے رکھی کرسی پر جا بیٹھا تھا۔ اپنی بیوی کے کمزور ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھامے جھک کر ہاتھ کے پشت پر عقیدت سے بوسہ دیتا پھر ماتھے کو چومتا پیچھے ہوا تھا۔

میں جانتا ہوا سکینہ اس بار میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ شاید گناہ کیا ہے۔ کیسی کا دل توڑنا گناہ کے زمرے میں ہی شامل ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہیں آپ اس بار مجھے معاف نہیں کرے گی۔ لیکن میں نے ٹھان لی ہے "آپ سے اپنی گناہوں کی معافی اس وقت تک مانگوں گا جب تک آپ مجھے معاف نہیں کر دیں گی۔ آپ جانتی ہے وہ سکینہ کے گالوں پر اپنا ہاتھ رکھیں کھوئے کھوئے سے انداز میں بولا تھا۔ آپکی محبت کا اثر تو بہت پہلے ہی مجھ پر ہونے لگا تھا بس میں قبول کرنے سے ڈرتا تھا لیکن آج میں پوری دنیا کے سامنے آپ سے ہوئی اپنی محبت کو قبول کرتا ہوں۔ آپ جانتی ہے اذان میں ہم نے اپنا بچپن جیا ہے شکریہ ! اتنا

URDU NOVEL BANK

اچھا تحفہ دینے کے لیے بس اپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے تاکہ آپکی امانت واپس لوٹا سکوں یا۔ اور آپکے ساتھ اپنی زندگی کے تمام حسین رنگوں کو جی سکوں وہ چہرے سے اٹھتا باری باری اسکے بند آنکھوں کو چومتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔ پیچھے وہ اسکے محبت بھرے لمس کو اپنے جود میں اتارتی ایک اٹل فیصلہ کر چکی تھی۔

کیا پوچھوں میں "تیرے اس رذیل دل کی باتیں-----
جس کے ہر لفظ میں فریب" ہر احساس جھوٹیں تھے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کہتا ہے محبت میں انکار "مجبوری تھی میری-----
کوئی سمجھائے اسے "محبت کوئی بے بسی کا نام نہیں-----

URDU NOVEL BANK

کھیل تو کھلاڑی کھیلتے ہیں " محبوب کا کام نہیں-----

جو عشق بک جائے " اسکا بازاروں میں کوئی دام نہیں-----

چاہتیں انمول ہوتی ہیں " چاہت نبھانے والوں کے لیے-----

..... ہر بازاری محبت کی دام لگائیں " اسکی اتنی اوقات نہیں

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

(از قلم / زینب شمیم)

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

زریان جیسے ہی روم سے باہر آیا اسکا ٹکراؤ سامنے کھڑی صفینہ سے ہوا جو روحان کے سب بتانے پر سکینہ سے ملنے آئی تھی۔

تو زرتاش نامی بلا آخر کار ایک معصوم لڑکی کو برباد کر ہی

ڈالا۔؟ اُف۔۔۔ میں تو بھول ہی گئی آپکا اصل نام تو زریان خان ہے۔ وہ سامنے کھڑے شخص پر باری باری طنز کرتی اسے کچھ بھی بولنے کے قابل کہا چھوڑی تھی جو اسکے سامنے اپنا سر جھکائے کھڑا ہر بات برداشت رہا تھا وہ اسی پوزیشن میں کھڑا آہستہ آہستہ قدم اٹھائے اسکے نزدیک ہوتا اپنے چہرے پر شرمندہ تاثرات سجائے معنی خیز لہجہ میں بولا۔

صفینہ مجھے معاف کردوں میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا تھا جس کا مجھے
پچھتاوا ہے وہ دونوں ہاتھوں کو باہم اپس میں جوڑے اپنا سر جھکائے صفینہ کے
سامنے کھڑا اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا۔

صفینہ اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو بے یقینی کے عالم میں یک ٹک دیکھ رہی تھی۔ اُج وہ اسے کبھی سے زرتاش نامی بلا نہیں لگا تھا جس میں اکڑو۔ سرکش۔
بہتیز لڑکا کے عناصر پائے جاتے تھے۔

www.urduovelbank.com

اُو ----- تو معافی مانگ رہیں ہیں۔ اپ چاہتے ہیں میں معاف کردو اُپکو (یو
نو) مسٹر زرتاش۔ اُف سوری مسٹر زریان خان۔ تم نے میرے ساتھ دھوکا نہیں
کیا تھا جو معاف کرو بلکہ ہم اُمنے سامنے کھڑے ایک جنگ لڑ رہیں تھے۔ چلو مان
بھی لیتی ہوں ہماری شادی ہو بھی جاتی۔ تب بھی ہم دونوں کے حصہ میں کوئی

URDU NOVEL BANK

خسارہ نہیں آتا۔ کیونکہ وہ رشتہ سودا اور سمجھوتہ پر ٹکے ہوتا جو ایک سچ کو چھپانے کے لیے جھوٹ کی بنیاد پر جوڑا جاتا۔ تب ہم الگ بھی ہوتے توں کوئی نقصان نہیں ہوتا ہمارا کیونکہ ہمارے رشتے کی بنیاد محبت کے احساس سے نہیں جوڑی گئی تھی۔

لیکن تم اس لڑکی کے گناہگار ہوں جس نے اپنا پورا پورا تمہارے جھوٹی محبت میں گزارا ہے۔ خود کو وہ لڑکی اس قدر بدل لی ہے کہ اپنے ارد گرد تمہاری محبت کی دیوار کھڑی کر لی تھی۔ اس کے لیے اپنی زندگی میں تمہاری محبت سے بڑھ کر کچھ نہیں رہا۔ مجھے رشک اُٹا تم پر "اگر تم اسکی سچی محبت کی قدر کرتے! لیکن اب افسوس آتا ہے تم پر کہ تم اس خدا کی دی ہوئی سچی محبت کی قدر نہیں کر سکیں۔ وہ طنزیہ لہجہ میں کہتی افسوس جتانے کے انداز میں اپنا گردن دائیں بائیں ہلائے سکینہ کے روم کی طرف برہ گئی تھی۔

*****ZS*****

روحان جو کینٹین سے اپنے اور صفینہ کے لیئے چائے لیے کر آیا تھا وہاں صفینہ کے جگہ زریان کو سر جھکائے کھڑا دیکھ ایک پل کے لیے چونکا تھا۔ لیکن پھر اپنی سوچھ کو چھٹکتا آگے بڑھا تھا۔

تو یہاں کیا کر رہا ہے زری یار تو اندر روم میں بھا بھی کے پاس تھا نہ۔؟
کیا ہوا ہے تجھے اس طرح کیوں سر جھکائے کھڑا ہے۔
صفینہ نے کچھ کہا ہے کیا۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں یار۔۔۔۔۔ اس نے آج میرے بھیانک چہرہ کے ساتھ ساتھ میرے حق میں آیا بھاری خسارہ بھی دیکھایا ہے۔ اس نے یہ بول کر جب اپنا جھکا سر اٹھایا تو روحان اسکی آنکھوں میں دیکھ ساکن جسم کے ساتھ وہی کھڑا کا کھڑا رہیں گیا

URDU NOVEL BANK

تھا۔ آج اسکی ویران اُنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔ ندامت - ڈر۔ اپنے رشتوں کے کھوں جانے کی محرومی۔

روحان اپنا بھاری قدم اٹھائیں اسکے سامنے اُکھڑا ہوا چائے کا ایک کپ اسکے ہاتھ میں تھماتا دوسرا کپ خود پکڑے چیر پر آکر بیٹھ گیا تھا زریان بھی اس کی تقلید میں چلتا ہوا اسکے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔

روحان اپنے برابر بیٹھے زری کو وقتن فو وقتن گردن موڑے دیکھ رہا تھا اپنے ہاتھوں میں پکڑے کپ سے چائے کا ایک سیپ لیئے کمر سامنے دیوار کی طرف کھوئے کھوئے انداز میں دیکھ کر بولا۔

زری ہم مرد یہ سوچھ کر عورت کے ساتھ بڑی سے بڑی گناہ کرجاتے ہیں کہ ہم مردوں کو تو یہ معاشرہ کھلی آزادی دیں رکھا ہے ہمیں آخر کون پوچھیں گا۔؟ کون سوال کرئے گا؟ تمہیں کس نے یہ حق دیا ہے ایک عورت کے ساتھ ذاتی

کروں؟ آخر کس نے حق دیا ہے ایک عورت پر بدکرداری کے الزام لگاؤں؟ آخر کس نے حق دیا مردوں کو ایک عورت کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کر کے اسے بیچ رہا میں چھوڑ دو؟۔ البتہ وہ بے گناہ کیوں نہ ہو! آخر کار کیوں کوئی مرد سے سوال نہیں کرتا کہ تمہارے کردار داغدار ہیں یا نہیں چاہیے وہ مرد کتنے ہی عورتوں کو داغدار کیوں نہ کر چکا ہوں۔ زری ہم ہی وہ مرد صفت ہوتے ہیں جو عورتوں کو اپنا ذاتی مال سمجھ کر اسکے کردار کو داغدار کرتے ہیں اور بعد میں جب ہمارا مطلب پورا ہو جاتا ہے تو ہم ہی وہ مرد ہوتے ہیں جو عورتوں پر بدکرداری کا الزام لگا کر اپنی زندگی سے نکل باہر کرتے ہیں کیوں کہ ہم مردوں کو بیوی صاف کردار کی چاہیے ہوتی ہے۔ اگر اسکی کردار میں زرہ برابر بھی داغ ہوں تو ہم اس داغ کو اپنے دامن پر برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری انا ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ جانتا ہے یہ سب میں کیوں تجھے بول رہا ہوں ایک پل کے لیے تو سوچھ اگر تیری کوئی بہن ہوتی اور اسکے کردار کو کوئی داغ دار کر کے چھوڑ دیتا تو کیا تو برداشت کر پاتا۔

بول کیا تو برداشت کرپاتا یار؟

زری جو سر جھکائے خاموشی سے روحان کی بات سن رہا تھا۔ فوراً اپنا سر اٹھا کر بے یقینی کے عالم میں اسے تکلے لگا تھا اسی پل دو آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹھ کر گرنے جیسے چھپانے کے لیے وہ نظرے جھکا گیا تھا۔

!نہیں کرپاتا نہ برداشت تو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جانتا ہے ایسا کیوں ہوتا ہے۔ کیونکہ تیری بہن۔ بیوی۔ ماں تیری عزت ہے تیرے نام سے وہ جانی جاتی ہے۔ انکی عزت کی نیلامی یعنی تیری عزت کی نیلامی ہے۔ اب تو یہ بتا تو نے جو سکینہ بھابھی کے ساتھ کیا وہ کیا ان سب سے مختلف تھا۔ میری نظر میں بالکل مختلف نہیں تھا سوائے اتنا کہ تو نے ان سے شادی کی

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

لیکن یہ شادی تیرے لیئے ایک ایڈوینچر کے طور پر رہا۔ اگر اج تیرے دل میں خدا نے بھابھی کے لیے محبت نہ ڈالی ہوتی تو شاید ان کی حالت بھی اس عورتوں جیسی ہی ہوتی جن کی کرداروں پر ہم بغیر سوچیں سمجھے الزام لگاتے ہیں تو بتا کیا یہ سب کرنے کے بعد بھی ہم مردوں کو اس بات کے لیئے فخر کرنا چاہیے کہ ہم اپنے ہاتھوں میں دس گھروں کی عزت لے کر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ جب چاہیے کسی بھی گھر کی عزت کو نیلام کر سکتے ہیں۔

زری اگر ہم مرد ایک دوسرے کی بہن۔ بیٹی اور بیوی کا احترام کرنا اور عزت دینا سکھ لیئے تو شاید اس معاشرے میں ہر عورت دوسرے کے ہاتھوں استعمال ہونے سے بچ جائے۔ ہمارا یہ عمل ان عورتوں کو بھی روک سکتا ہیں جو اپنے حدود ایک نامحرم کے باتوں میں آکر پار کر جاتی ہیں۔

URDU NOVEL BANK

زریان: روحان میں نے جو بھی سکینہ جی کے ساتھ کیا اسکے بعد شاید میں خود سے بھی کبھی نظر نہ ملا سکو گا یار۔ لیکن اب میں ہر چیز ٹھیک کرنا چاہتا ہوں ہر بری یادوں کو پیچھے چھوڑ کر ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں سکینہ کے ساتھ میں۔ سکینہ اور ہماری چھوٹی سی فیملی بس اب میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سوچنا چاہتا یار وہ یہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا چائے کا گگ وہی بیچ پر چھوڑتا آگئے بڑھ گیا تھا روحان اسے آگئے بڑھتا دیکھ ایک گہری سوچھ میں ڈوبا اسکے وجود کو خود سے دور جاتا دیکھ رہا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

ہیلوں پر بیٹا گرل - کیسی ہوں؟

URDU NOVEL BANK

سکینہ جو زریان کے روم سے جاتے ہی اپنی آنکھ کھولیں چھت کو گھور رہی تھی اپنے وجود کے قریب کسی کی نسوانی آواز سن ایک پل کے لیے گھبرائی تھی لیکن سامنے اپنے ہی عمر کی ایک لڑکی کو دیکھ کر چونکی تھی جو پینٹ شرٹ میں موجود اپر سے لانگ کوٹ پہنے بالوں کو ٹیل پونی کی شکل میں باندھے بغیر کوئی میک آپ کے۔ سکینہ کو کافی

Attractive

اور

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

strong

شخصیت لگی تھی وہ یک ٹک اسی طرح دیکھتی رہتی اگر صفینہ آگے بڑھ کر اسے ہوش میں نہ لاتی تو۔

سکینہ: آپ --- آپ کون ہوں۔ وہ لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ بولی تھی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

صفینہ : میں تو ایک فائٹر گرل ہوں جو اپنے حق کے لیے لڑنا جانتی ہے ۔ ویسے میں مسز روحان ہوں روحان میرا شوہر جو آپکے ڈفر شوہر کا جگری دوست ہے ۔

خیر تم اتنی کمزور لڑکی تو نہیں ہوں جو اپنے حق کے لیے لڑنا نہ جانتی ہوں۔

ہائی میرا نام صفینہ ہے میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں سکینہ آپ نے ڈاکٹر کو اپنے ہوش میں آنے والی بات زریان کو بتانے سے منع کیوں کیا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ : صفینہ جی اب میں اپنے شوہر کا سامنا نہیں کرنا چاہتی ہوں میں اب اپنی ایک طرفہ محبت انکی ذات پر مسلط نہیں کروں گی اب وہ میری محبت کی بیڑی سے آزاد ہے مکمل آزاد۔ میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں ان سے بہت دور کیا اب میری مدد کرینگے اس ہاسپٹل سے نکلنے میں۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

صفینہ: سکینہ لیکن اب زریان بھی تم سے محبت کرنے لگا ہے یہ زیادتی نہیں ہوگی اسکے ساتھ اتنے سخت فیصلہ نہیں کروں جیسے تم اور وہ دونوں برداشت نہ کر سکیں۔

سکینہ: صفینہ یہ محبت نہیں ہے بلکہ انکا گلٹ ہے جو انھیں اندر ہی اندر مار رہی جیسے وہ محبت سمجھ بیٹھیں ہے۔ میں اب فیصلہ کر چکی ہوں جو میں بدلنے والی ہرگز نہیں وہ اپنے آنکھوں میں آنسوؤں بھرے گہرے گہرے سانس ہوا میں چھوڑے بڑی مشکل سے بول رہی تھی۔

صفینہ جو اسکی حالت کو باریک بینی سے دیکھ رہی تھی فوراً اسے پوچھی تھی۔

URDU NOVEL BANK

صفینہ : کیا تم جی پاؤگی اس ڈفر کے بغیر؟

سکینہ : کوشش کرونگی اکیلے جینے کی صرف انکی خوشی کے لیے۔ اپ مدد کرنیگی

ہمیری -؟

کوشش کرتی ہوں کوئی جگاڑ لگانے کی ابھی تم آرام کروں مجھے جیسے
ہی کوئی راستہ ملے گا میں تمہیں خبر بھیجوں گی۔ وہ سکینہ کو مدد کا کہہ کر روم
سے نکل گئی تھی۔

visit for more novels:

پچھے سکینہ اپنی قسمت پر آنسوؤں بہاتی اپنے محبت کی ناقدری پر پھوٹ پھوٹ کر
رودی تھی۔

!محبت بزدلوں سے نہیں کیا کرتے-----

!وہ تو ایک قیمت ہے خود کے رسوائی خریدنے کا۔۔۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

*****ZS*****

رات گہری تھی ماحول میں سناٹا چھایا ہوا تھا سرکوں پر کتوں کی بھونکنے کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی اس ویران سنسان رات میں کالے ہوڈی میں ایک وجود چھپا سکینہ کے روم کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا اسکی پاؤں میں موجود بوٹوں کی تیز ہوتی آواز اس سکوت بھرے ماحول میں دہشت طاری کر رہی تھی ۔ وہ وجود آہستہ سے روم کا دروازہ کھولیں اندر آیا پھر پلٹ کر فوراً دروازہ بند کرتا تیزی سے آگے بڑھا تھا۔

ہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پریمی گزل اٹھوں جلدی ! وہ آگے بڑھ کر اسکے گہری نیند میں
سوئے وجود کو کندھوں سے پکڑے زور زور سے ہلاتی دبے دبے الفاظ میں پکارنے
لگی تھی۔

سکینہ جو پرسکون نیند سو رہی تھی ہڑبڑا کر بیڈ پر اٹھ بیٹھی تھی اس آچانک عمل پر اسکے وجود میں ایک درد کی لہر اٹھتی اسے کراہانے پر مجبور کر گئی تھی۔

www.urduovelbank.com

آرام سے پیار

آپ --- آپ کون ہوں -؟ وہ ایک انجان وجود کو اپنے بیڈ کے اتنے قریب دیکھ
نامحسوس انداز میں پیچھے کو کھسکتی آنکھوں میں حیرت لیے استفسار کرنے لگی -

URDU NOVEL BANK

اُف خدایا۔۔۔۔۔ میں صفینہ ہوں یا وہ اپنے سر سے ہوڈی اتارتی سامنے والے کو حیرت میں مبتلا کرگئی تھی۔

صفینہ۔۔۔۔۔ آپ ایسے کیوں آئی ہیں میرے روم میں۔ تو کیا میڈم کو بھاگنے میں مدد کرنے کے لیے بن سنوار کر آؤں تاکہ پولیس مجھے اریسٹ کر کے قید کر دیں ایک پشمنٹ کو ہاسپٹل سے بھاگنے کی جرم میں۔ وہ طنزیہ مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجائے ٹھٹھہر کر بولتی سکینہ کو شرمندہ کرگئی تھی۔ اچھا یہ سب چھوڑوں اور یہ بتاؤں کیا تمہارا فیصلہ اب بھی وہی ہے۔ تم زریان خان یعنی اپنی محبت کو واقعی چھوڑ کر جانا چاہتی ہوں۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ: جی میں اپنے فیصلے پر قائم ہوں۔

URDU NOVEL BANK

صفینہ : ایک بار پھر سوچھ لو اکیلے زندگی گزارنا آسان نہیں ہوتا اور وہ بھی اپنی محبت سے دور جا کر ۔

سکینہ : میں نے سوچھ لیا ہے آپ میری مدد کر دیں یہ احسان میں آپکا زندگی بھر نہیں بھولونگی۔ وہ آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھامے التجائی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایک وعدہ کرینگی آپ مجھ سے۔؟

صفینہ : ہمممممم بولوں اگر میرے بس میں ہوا تو ضرور تمہارا وعدہ نبھاؤں گی۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ: آپ زریان کو کچھ نہیں بتائیں گی۔ وعدہ کرے مجھ سے وہ اپنی ہتھیلی اس کے سامنے کرتی اُس بھری نظروں سے دیکھ ایک وعدہ مانگ رہی تھی۔

صفینہ: کوشش کرونگی یا وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتی وعدہ کرگئی تھی۔

سکینہ جھک کر اپنے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے ایک انوالپ نکالتی صفینہ کے ہاتھ پر رکھ گی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

صفینہ: یہ کیا ہے؟

! سکینہ: یہ آپ زریان کو دیں دیجیئے گا

URDU NOVEL BANK

صفینہ: ٹھیک ہے۔ مگر تم یہ جلدی سے پہنوں " وہ برقعہ سکینہ کی طرف اچھالتی ہوئی عجلت میں بولی اور اپنی نظرے بھی ادھر ادھر گھماتی دیکھنے لگی تھی۔

سکینہ میرے ساتھ چلوں ہمارے پاس وقت بہت کم ہے زریان واپس آتا ہی ہوگا۔

سکینہ فوراً برقعہ اٹھائیں جلدی جلدی پہنے لگی اور کچھ دیر میں ہی وہ آگے پیچھے نکلتے چھو پتے چھپاتے ہاسپٹل کے پیچھے والے دروازے سے نکلے تھے۔ جہاں ایک گاڑی پہلے ہی سے کھڑی اسکا انتظار کر رہی تھی جس کے اندر ڈرائیور بھی موجود تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ میں نے تمہارا سارا انتظام کر دیا ہے۔ یہ ڈرائیور تمہیں باحفاظت چھوڑ آئیں گا جہاں میں نے آپکا رہنے کا انتظام کیا ہے۔ وہ اگے بڑھ کر اسے گاڑی کے اندر بیٹھاتی ہوئی ساری معلومات سے آگاہ کر رہی تھی۔ تم پریشان مت ہوں میں یہاں سب سنبھال لوں گی تم بس اپنا مکمل خیال رکھنا اور میڈیسن ٹائم پر لینا ورنہ بڑی پروبلم کھڑی ہو سکتی ہے۔

سکینہ: شکریہ آپکا اتنا تو کوئی اپنا بھی نہیں کرتا جتنا آپ غیر ہو کر میرے لیے کر رہی ہے وہ آنکھوں کے کنارے سے آنسوؤں صاف کرتی صفینہ کا دل موم کر گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

صفینہ : تو پھر کوئی رشتہ بنا لیتے ہیں۔ آج سے تم میری چھوٹی بہن ہوں جب بھی تم کسی پریشانی میں ہوں بس مجھے کال کرنا میں کہی بھی ہونگی تمہارے پاس فوراً چلی آؤنگی ٹھیک ہے۔

سکینہ : شکریہ آپکا یہ احسان میں ہمیشہ یاد رکھوں گی ؟

اولاد بنک

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

زریان جب ادھی رات کے پھر سکینہ کے روم میں آیا تو وہ کہی بھی موجود نہیں تھی۔ وہ اگے بڑھ کر وشروم کا دروازہ بجائے آواز دینے لگا۔

مگر کوئی آواز نہ پا کر وہ دروازہ ڈھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔ لیکن وہ جگہ بالکل خالی تھی وہاں سکینہ کو نا پا کر وہ فوراً بھاگتا ہوا باہر آیا اور زور زور سے ڈاکٹر کو آواز دیتا

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پورے ہاسپٹل کو سر پر کھڑا کر چکا تھا۔ چند سیکنڈ میں ہی وہاں ڈاکٹروں اور نرسوں کا ایک ہجوم جما ہو گیا تھا۔

مسٹر زریان خان یہ ہاسپٹل ہے اپکا گھر نہیں جو اس قدر طوفان برپا کر چکے ہیں ایک ڈاکٹر غصے کی حالت میں آگے بڑھ کر بولتا اسے مزید انگاروں پر گھسیٹ لایا تھا وہ جو پہلے ہی غصے سے آگ بگولا ہوئے کھڑا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھتا اس ڈاکٹر کا گربان پکڑے زمین سے انچا کر گیا۔

جانتا ہوں یہ میرا گھر نہیں لیکن میری بیوی کے یہاں سے غائب ہونے پر اب جو میں کرونگا ڈاکٹر وہ تمہیں اس ہاسپٹل روم کی اے سی کی ہوا کی بجائے تمہیں جیل کی ہوا کھانی پڑے گی! اگر ایسا نہیں چاہتے تو جلدی سے اپنے اس منہ سے پھوٹوں میری بیوی کہا ہے وہ آنکھوں میں دہشت لیے چیخا تھا اسکا ایسا حیوان روپ دیکھ کر سارے اسٹاف تھرتھر کانپ رہیں تھے۔

وہ اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کی بات سن کر حیرت سے اسے دیکھتا اپنے قدم
اسکی طرف بڑھانے لگا تھا۔ راستے میں پڑے ہر سامان پر اپنا غصہ نکالتا تھس
نہس کرتا جا رہا تھا۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے کیا یہ سب کیوں؟ آخر چاہتی کیا ہوں تم مجھ سے بولو کیا چاہتی ہوں؟ وہ غصے سے دانت پیس کر بولتا اپنے دونوں ہاتھ

URDU NOVEL BANK

بے اختیار اسکے گردن کی طرف جیسے ہی بڑھانے لگا تھا۔ صفینہ اچک کر اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ سے قابو کرتی خوں خوار نظروں سے دیکھتی ہوئی غصے سے لبریز انداز میں دھاڑی تھی۔ اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھوں زریان ورنہ یہ ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گی سمجھے۔ تو کیا میں تمہیں چھوڑ دوں گا صفینہ میڈم تم نے میری بیوی کو بہکایا ہے میں نہیں چھوڑوں گا تمہیں آج۔

روحان جو دروازے پر کھڑا آنکھیں پھاڑ کر ان دونوں کو آپس میں لڑنا دیکھ رہا تھا فوراً بھاگ کر ان دونوں کو ایک دوسرے سے دور کرتا چیخ اٹھا تھا۔

یہ کیا جہالت ہے زری تم کس طرح میری بیوی پر ہاتھ اٹھا سکتے ہوں ابھی کے ابھی معافی مانگو اس سے۔

URDU NOVEL BANK

میں معافی مانگوں ڈیم اٹ۔ اس نے سکینہ کو بھگایا ہے پوچھ اپنی بیوی سے وہ غصے سے کہتا دو سیکنڈ میں ہی ہاسپٹل روم کا نقشہ بیگار چکا تھا

زریان میری بات سنو۔ وہ تمہارے ساتھ اب نہیں رہنا چاہتی تھی یہ خط دیا ہے اسنے تمہارے لیے صفینہ دو قدم اسکے نزدیک جاتی خط اسکے سامنے کر گی تھی۔

خط----- وہ بے یقینی کے عالم میں خط کو تھامتا ہوا بڑبڑایا
 تھا۔ پھر پلٹ کر روم سے نکلتا ہوا گارڈن اریہ کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ سکون سے بیٹھ کر یہ خط پڑھنا چاہتا تھا۔

خط---

URDU NOVEL BANK

زریان میں نے بہت کوشش کی لیکن آپکی محبت کو اپنے دل سے نہیں نکال
پائی میں نے اپنے دل میں ایک بات بہت گہرائی سے محسوس کی ہے آپکے لیے
جو میں آپ سے کہنا چاہتی ہوں۔

زریان محبت میں رہائی قابل قبول نہیں ہوتی اور جس محبت میں آپ رہائی کے
طلبگار ہوں وہ اصل میں محبت کے نام پر قید کی بیڑی ہوتی ہے جو آپکے جسم کے
ہر حصوں کو وقت کے ساتھ ساتھ زخمی کرتی چلی جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

میں نے بہت کوشش کی اپنی یکطرفہ محبت سے آپکے دلوں میں اپنی چاہت پیدا
کرنے کی لیکن شاید میری محبت آپکے لیے ایک قید صابت ہوئی ہے جس میں
رہیں کر آپ روز تڑپتے تھے اپنی آزادی کے لیے لیکن آج میں آپکو اس محبت
بھری قید سے رہائی دیں رہی ہوں میں نے سب کچھ کھوں دیا ہے یاں یہاں

URDU NOVEL BANK

تک اپنی دوسری اولاد کی خوشی بھی لیکن اب مجھ میں آپکے نام کو کھونے کی ہمت نہیں ہے اسلئے آپکا نام ساتھ لے کر جارہی ہوں ایک بیوی کی حیثیت سے۔ اور میرا وعدہ ہے اپنے یان سے آپکی سکینہ مرے گی بھی آپکے نام پر مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کریئے گا

آخری بات کہنا چاہتی ہوں آپ سے۔۔۔۔! میں نے اپنی پوری جائیداد اپنی محبت کا ہدیہ دیں دیا ہے آپکو اور آپکے ہر جرم کے لیے آپکو معاف کرتی ہوں۔ خدا حافظ

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

فقط آپکی۔ سکینہ زریان خان شیرازی

یہ خط پڑھتے ہوئے اسکے آنکھوں سے زاروں قطار انسوں بہے رہیں تھے۔ وہ دل خراش آواز کے ساتھ چیختا روتے روتے نیچے بیٹھتے چلیں گیا تھا۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

کیوں۔۔۔۔۔ آخر کیوں کیا سکینہ آپ نے میرے ساتھ ایسا! جب میں نے آپکی محبت کو قبول کیا تو آپ مجھے تنہا چھوڑ کر چلی گئی آپ نے یہ بھی نہیں سوچا آپکا زریان کیسے اکیلے جینے گا آپکے بغیر آخر آپ نے مجھے میرے جرم کی سزا دیں ہی ڈالی نہ آپ کہتی ہے معاف کر دیا مجھے اگر معاف کر دیا ہوتا تو یوں چھوڑ کر نہیں جاتی۔ زریان زمین پر گھٹنے کے بل بیٹھا رو رہا تھا اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرتا فوراً اپنا سر اٹھائے دیکھنے لگا تو اپنے سامنے کھڑے روحان اور صفینہ کو دیکھ ہڑبڑا کر اٹھتا صفینہ کے قدموں میں گر گیا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

"دیکھوں صفینہ میں نے تمہارے ساتھ جو بھی کیا اسکی اتنی بڑی سزا مت دو پلیز مجھے میری بیوی کا پتہ بتادوں وہ اپنے ہاتھوں کو جوڑے اسکے قدموں میں بیٹھا ایک عجیب سا منظر پیش کر رہا تھا اگر سکینہ اسے اس حال میں کسی کے سامنے یوں گر گڑاتا دیکھ لیتی تو تڑپ کر رہیں جاتی۔

صفینہ اسے اس حال میں دیکھ خود بھی دونوں زانوں کے بل اسکے سامنے بیٹھتی اسکے جوڑے ہاتھ پر اپنا رکھتی خم آنکھوں سے اسکے لال ہوتی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

مجھے واقعی نہیں پتہ زریان "۔ کہ سکینہ کہاں ہے۔ میں نے اپنے اپارٹمنٹ میں اسکے رہنے کا انتظام کیا تھا۔ لیکن وہ بیچ راستے میں ہی ڈرائیور کو گمراہ کر کے کہی غائب ہوگئی ہے۔ ابھی میرے ڈرائیور نے کال کر کے مجھے انفارم کیا ہے۔

میں واقعے نہیں جانتی تھی وہ یہ سب کرنے والی ہے۔ میں نے سوچا تھا کچھ دنوں میں وہ ٹھیک ہو جائے گی تو تم دونوں کو آپس میں ملوا دوں گی جب تک تمہیں بھی اسکی محبت کا احساس ہو جائے گا سوری مجھے معاف کر دوں " وہ اپنا سر

'جھکائے اپنی ہر غلطی کا اعتراف کر رہی تھی۔ میں اور روحان کوشش کر رہیں
اگر خدا نے چاہا تو وہ ہمیں جلد مل جائے گی۔'

زریان کو کچھ نہ بولتا دیکھ روحان جھک کر اسے خود کے گلے سے لگیں پیٹ
تھپتھا کر حوصلہ کن لہجہ میں بولا۔ پریشان مت ہو زری سب ٹھیک ہو جائے گا
میرے یار حوصلہ رکھ ہم سکینہ بھابھی کو جلد ہی ڈھون نکالیں گے۔ زری اب تو
گھر چل کر آرام کر مجھے تیری حالت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے روحان اسکے ساکن
جسم کو خود سے لگائے گاڑی کی طرف بڑھنے لگا جو ایک بے جان پتلے کی طرح
انکے ساتھ چلتا جا رہا تھا۔ اسے کچھ خبر نہیں تھی وہ کہا جا رہا کس کے ساتھ جا رہا
ہے زریان کا ذہن سن ہو چکا تھا اپنی بیوی کے غائب ہونے کی خبر سن کر آخری
جو ایک امید بچی تھی اسکی بیوی کا پتہ ملنے کی وہ امید بھی تو ختم کر چکی تھی
اسکی بیوی-----

*****ZS*****

ایک سال بعد-----

ایک مومی وجود سفید لباس میں موجود جس کا سر سفید ہی چادر سے ڈھکا ہوا تھا اسکے چہروں پر مکمل پردہ کیئے اسکے پور نور چہریں کی خوبصورت چمک کو جھلکا رہی تھی۔ ان دو بڑی بڑی کالی گہری آنکھیں جو کاجلوں سے سبھی خوبصورتی کا نقشہ بیان کرتی واضح ہو رہی تھی جو اپنے اندر درد کی ویرانی لیئے کسی بھی شخص کو اس صحرا میں اتارنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس کے جسم سے اٹھتی وہ منفرد خوشبوں زریان کی حواسوں پر طاری ہوتی جا رہی تھی۔ وہ بدحواسی کے عالم میں اس

URDU NOVEL BANK

خوبصورت باغ میں اس وجود کے پیچھے پیچھے چلتا اس نازک وجود کا ڈوپٹہ کا کونہ
تھام گیا تھا۔

سنیں ---- روک جائے ----

وہ پاک نازک وجود کو تھامنے کے لیے جیسے ہی اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھاتا ہے وہ
نازک جان فوراً ہوا میں تحلیل ہو کر گم ہو جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اتنے میں زیران کی آنکھ کھولی وہ ہڑبڑا کر نیند سے اٹھ بیٹھا تھا۔ پورا جسم پسینے سے
بھيگا۔ آنکھوں میں وہی نازک وجود کا خوبصورت عکس لہرا رہا تھا جسے وہ ایک سال
سے روز دیکھتا آ رہا ہے۔۔ اس وجود کی خوشبو اسکے رگ رگ میں ڈور رہی تھی۔ وہ

URDU NOVEL BANK

نازک مومی گریٹا کون تھی وہ آج تک نہیں جان پایا تھا لیکن یہ لڑکی روز اسکی خوابوں میں ملنے آیا کرتی تھی۔

زریان کے کانوں کے سماعت سے اسدا اکبر کی سدا گونجی تو وہ فوراً ہوش میں آتا بیڈ سے اتر کر وش روم اریہ کی طرف بڑھ گیا تھا تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ وہ بھیگے چہریں کے ساتھ باہر نکلا پلکوں سے گرتے موتی گھنی داڑی کو چھو کر نیچے زمین پر گر رہے تھے۔ ان گزرے ایک سالوں میں اس نے خود کو کافی بدل لیا تھا ایک موڈرن شخصیت رکھنے والا انسان سادہ شخصیت رکھنے لگا تھا نماز باقاعدگی سے ادا کرنا اسکی عادت بن گئی تھی اس کی دنیا اب صرف اپنے خدا کے ارد گرد گھومتی تھی۔ اتنے سال بعد بھی وہ اپنی بیوی کی محبت نہیں بھولا پایا تھا۔

وہ اپنا بھاری قدم اٹھتا گھر کے اس ایریا میں داخل ہوا۔ جہاں سکینہ نے اپنے ہاتھوں سے روم کو خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا تھا۔ اس روم کی ہر ایک چیز وہ خود اپنی پسند سے ہدیہ کروا کر لائی تھی۔ زریاں جب جب وہاں آتا اسکے جسم میں ایک سکون کی لہر دوڑتی تھی وہاں کے ہر چیز سے اسے سکینہ کی خوشبو آتی تھی۔ وہ دائیں ٹیبل سے جائے نماز اٹھا کر نماز فجر ادا کرنے لگا تھا۔ نماز مکمل کرنے کے بعد وہ جیسے ہی دعا کے لیے اپنا ہاتھ خدا کے حضور بلند کیا تو اس کا ضبط ٹوٹ گیا وہ زار و قطار رو پڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اے ربّ باری تعالیٰ مجھے تجھ سے مانگنا نہیں آتا لیکن تو غفور رحیم ہے تیری عطا لامحدود ہے مجھ بد نصیب پر بھی اپنے نظر کرم فرمادیں میں تیرا گناہگار بندہ ہوں میں تجھ سے شکوہ کرنے کی اوقات نہیں رکھتا لیکن تجھ سے التجا کرتا ہوں میری بیوی کو مجھ سے ملا دیں میں تڑپ رہا ہوں سکینہ سے ملنے کے لیے میری سزا کو کم کر کے میری ان آزمائشوں کو ختم کر دے یا میرے مولا اپنے اس نافرمان بندے

URDU NOVEL BANK

کو معاف فرما دیں تو اپنے کسی بندے کو تنہا نہیں چھوڑتا مجھے بھی اس سفر میں تنہا مت چھوڑنا میں اب تھک چکا ہوں اس سفر سے مجھے اب میری منزل دیکھا دیں وہ اپنے رب کے سامنے ٹوٹھ کر بکھر چکا تھا۔ اسکے آنسوؤں پلکوں کی بار سے ہو کر اسکے ہاتھوں پر مسلسل گر رہیں تھے وہ باہر کی دنیا میں مضبوط جاذب نظر دیکھنے والا شخص اپنے رب کے سامنے فقیر بن کر مانگتا تھا۔ اسکا چہرہ رو رو کر مکمل آنسوؤں سے بھیک چکا تھا وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جائے نماز تہہ کر کے وہی ٹیبل پر رکھتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا کیونکہ اسے جلد سے جلد آفس کے لیے نکلنا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

وہ تیز تیز قدم اٹھائیں سرڑھیوں سے اترتے ہوئے باہر کی عورت بڑھنے لگا تھا۔ کہ
"اپنے پیچھے ملازمہ کی پکار سن کر فوراً پر پلٹا

صاحب جی ناشتہ کر لیں ۔

کتنی بار تم لوگوں کو کہا ہے اس کچن میں اپنا وجود مت لے جایا کرو ایک بات تم لوگوں کو سمجھ نہیں آتی اس کچن میں داخل ہونے کا میرے لیے ناشتہ تیار کرنے کا حق صرف اور صرف میری بیوی سکینہ کو ہے۔ وہ بہت جلدیہاں اس گھر میں واپس لوٹ اُٹینگے اب نکلیں یہاں سے فوراً! وہ اس قدر تیز آواز میں گرجا تھا کہ وہ بوڑھی ملازم وہی سارا ناشتہ ٹیبل پر چھوڑے باہر کو بھاگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زیران ایک سال سے اپنے اوپر سختی کا کھول چڑھائے اپنے اور دنیاوی خوشیوں کے درمیان ایک دیوار کھڑا کر چکا تھا وہ تو مسکراتا تک بھول گیا تھا وہ اپنے چہرے کے تنے نقش کے ساتھ غصے سے پلٹتا تیز تیز قدم اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔ جیب سے فون نکل کر ایک نمبر ملانے لگا۔

ہیلوں ----- کہا ہے تو۔ جس کام کا بولا تھا وہ کہا تک پہنچا۔ اگلی طرف سے کیا جواب آیا تھا کہ وہ فون بند کر کے مایوسی سے اپنا سر جھکائے گاڑی میں بیٹھتا زن سے گاڑی اڑا گیا تھا۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان سفید اونچی اونچی پہاڑوں کے گود میں بہتے ابشار کے منظر بڑے بڑے درختوں کے پتے سفید روئی سے ڈھکے ان فضاؤں میں چلتی خون جمادینے والی ہواؤں کا جسم میں سرایت کرتا ایک کپکپی طاری کر گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ایک بلند پہاڑ کے دامن میں بنا ایک خوبصورت سا گھر جو اس حسین منظر کا ایک منفرد شہکار لگ رہا تھا۔ اس گھر کے اندر سے تلاوت کی اتنی خوبصورت آواز اس ماحول کے چرند پرند کو حمد و ثناء کرنے پر مجبور کر گئے تھے۔ کمرے کی کھڑکی سے آتی چھم چھم کرتی دھوپ کی روشنی اس ٹھنڈے ماحول کو گرمی بخش رہی تھی۔ وہاں سجاۃ صلاۃ پر بیٹھا ایک نازک وجود چادروں سے پورا ڈھکا اپنے میٹھے آواز کی جادوں پورے فضا میں بکھیر رہا تھا۔ اس لڑکی کی اٹھتی گرتی پلکیں ان خوبصورت لبوں کا بار بار ہلنا کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑنے کی طاقت رکھتی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تیرے چہرے پر نور کا چمکنا "خدا کا دلکش منظر ہے۔۔"

جھکی جو عبادت کے لیے سر "وہ سجداتیرا عظیم ہے

(از زینب شمیم)

*****ZS*****

(کور) بیٹی نور فاطمہ -----

ایک ظائف سی عورت مسلسل دروازہ بجاتی ہوئی اس خوبصورت آواز والی لڑکی کو
پکار رہی تھی۔ جو قرآن کی تلاوت میں مصروف اپنے خدا سے ہمکلام تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اپنے دروازے پر دستک کی آواز سن کر وہ لڑکی قرآن کو چومتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی
۔ پھر بڑے احتیاط سے ایک بڑی چادر سے خود کے وجود کو مکمل ڈھاپے اپنے چادر
کے ایک سرے سے اپنے چہرے کو چھپائے دروازے کی عور بڑھی تھی ۔

URDU NOVEL BANK

جی کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ اپنی میٹھی آواز میں دروازے کے پیچھے کھڑے شخص سے جواب دریافت کرتی ہوئی دروازہ کھول گئی تھی۔

(مب) ماں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آئیں اندر وہ خوشی سے یہ کہتی دروازے سے تھوڑا پرے ہی انھیں اندر آنے کی دعوت دینے لگی۔

بیٹا میں آپ کے لیے کشمیری پلاؤ بنائی ہوں آپکو پسند ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

(مب) ماں اتنا سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس طرح میرے لیے خود کو ہلکان مت کیا کرے پلیز۔۔۔

کیا ایک (مب) ماں اپنی (کور) بیٹی کے لیے کچھ کرتے ہوئے ہلکان ہوتی ہے آپ میری (کور) بیٹی ہوں۔ چلوں ساتھ مل کر کھاتے ہیں۔ یہ ایک ظائف سی نیک

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

عورت تھی جو نور فاطمہ کے گھر کے کچھ ہی فاصلے پر اپنے بیٹے اور شوہر کے ساتھ رہا کرتی تھی نور فاطمہ میں انھیں اپنی بیٹی دیکھائی دیتی تھی۔ وہ اس لاوارث لڑکی کی واحد ایک سہارہ تھی جو غم اور تکلیف میں اس نازک لڑکی کے ساتھ ہمیشہ کھڑی رہتی تھی۔

(کور) بیٹی آپ نے اپنی دوائی لی -----؟

visit for more novels:

نہیں (میج) ماں ابھی لیتی ہوں۔ بیٹا میں نے کتنی بار کہا تمہیں کسی بڑے شہر جاکر بڑے ڈاکٹر سے چیک آپ کروالوں (کور) بیٹی مجھے تو کبھی کبھی تیری تکلیف دیکھ تول اٹھتا ہے۔ اس حکیمی دوائی سے کچھ نہیں ہوگا (کور) بیٹی

ارے (میج) ماں آپ میرے لیے کچھ زیادہ ہی فکر مند ہے۔

URDU NOVEL BANK

کچھ نہیں ہوگا مجھے آپ ٹینشن لینے کر اپنا بی پی نہیں بڑھائے

(مچ) ماں چائے بناؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

نہیں (مچ) بیٹا جی! وہ سفیان گھر آنے والا ہوگا مجھے گھر پر نہیں دیکھیں گا تو پریشان ہوگا میں بعد میں آونگی ابھی میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا اور ابھی فوراً جا کر دوائی لو۔ وہ نور فاطمہ پر سختی سے اپنا حکم صادر کرتی تیز تیز قدم اٹھائے گھر سے باہر نکلتی چلی گئی تھی۔ چچھے وہ نازک جان اپنے لبوں پر درد بھری مسکراہٹ سجائے اپنی آنکھوں میں آئیں نمی کو صاف کرتی ہوئی اندر روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

*****ZS*****

سن سان سڑک پر ایک گاڑی تیز رفتار سے چلتی ان اندھیری تاریکی کو چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ اندر بیٹھیں شخص کی آنکھوں میں اتری وہ خوبصورت عکس والی لڑکی بار بار گھومتی یہ احساس دلارہی تھی جیسے وہ اسکے بے حد پاس ہوں وہ گاڑی کی رفتار مزید بڑھاتا اپنے اندر کی بے چینی ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جیسے اپنی زندگی کی داؤستے دام لگا رہا ہوں۔ اب اسے جینے کی کوئی خواہش نہیں تھی کیونکہ اس نے اپنی زندگی کی ہر وجہ خود ختم کر دی تھی۔ وہ اپنی گاڑی کو ریس دیتا ہوا رفتار مزید بڑھا چکا تھا۔ آدھے گھنٹے کا سفر دس منٹ میں تہہ کرتا گاڑی اپنے گھر کی پورچ پر روکتا تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر اپنا بھاری قدم اٹھائیں گھر کے مین دروازہ پر پہنچا تھا کہ اچانک سکینہ کا نازک سراپہ اسکی آنکھوں کے سامنے آکھڑا ہوا تھا جو مسلسل اسے اپنی مسکراتی آنکھوں سے دیکھ کر ہنس رہی تھی۔ زریان کے آگے بڑھتے قدم اچانک روکے تھے۔

اُپ----- کہا تھی؟ آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کیوں چلی گی تھی۔ دیکھئے آپکے زریان کا کیا حال ہو گیا ہے۔ وہ حواسِ بختہ حالت میں آگے بڑھتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے عکس سے شکوہ کرنے لگا تھا۔

کیا آپکو مجھے اتنی سخت سزا سناتے رحم نہیں آیا اب کسی نہیں جانے دوں گا میں آپکو
بس وہ جیسے ہی آگے بڑھ کر اس عکس کو چھونا چاہا وہ عکس فوراً ہوا میں تحلیل
ہو کر غائب ہوتا چلا گیا تھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی سکیں! میں پاگل ہو جاؤں گا پاگل ہو جاؤں گا وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بالوں کو مضبوطی سے جکڑے چیخ رہا تھا چیلا رہا تھا۔ اپنی محبت کی جدائی مجھے پل پل مار رہی ہے واپس آجائیں اپنے زریان کے پاس اسکے انکھوں سے زار و قطار آنسوں بہے رہیں تھے۔ وہ گھٹنے کے بل وہی دروازے پر بیٹھا اپنے اندر چلتے طوفان کے شور کو اپنی چیخ سے کم کرنے کی کوشش کرتا پورے ایف کے مینشن کو ہلا چکا تھا۔ اسکی درد بھری چیخ سن کر باہر کھڑا گارڈ بھاگ کر اسکے پاس آیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے آپکو۔؟ گارڈ کے اتنی پریشانی سے پوچھنے پر وہ اپنا جھکا سر اٹھا کر خونخوار نظروں سے دیکھتا گارڈ کو ایک پل کے لیے ساکن کر چکا تھا۔ انسوں سے تر چہرہ۔ بکھرے بال شٹ کے کھولے اپری دو بٹن جس سے کشادہ سینہ چھلک رہا تھا وہ تیزی سے زمین سے اٹھتا گارڈ کو پیچھے کی طرف دھکا دیتا ہوا باہر کی طرف نکلتا چلا گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

گارڈ زریان کو اتنے برے حالت میں دیکھ ہڑبڑا کر اپنے جیب سے تیزی سے
فون نکال کر روحان کو کال کرنے لگا تھا۔

*****ZS*****

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔ جب اسے آچانک نیند میں ہی
بے چینی محسوس ہوئی تھی۔ وہ اپنا گردن دائیں بائیں تکیہ پر مارتی 'یان' کہتی چیخ
کر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اسکے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے چمکنے لگیں تھیں۔ وہ تیزی سے بیڈ سے نیچھے اتر کر کمرے میں چکر لگاتی اپنا منہ کھولے تیز تیز سانس لینے لگی تھی۔ جیسے وہ اپنے سست پڑھتی سانسوں کو بہال کر رہی ہوں بار بار ماتھے پر آئے پسینا صاف کرنے لگی تھی پریشانی اور گھبراہٹ چہریں پر سجائے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھیں جگ سے گلاس پر پانی انڈیل کر اپنے حلق میں اتارتی اپنے اندر کی بے چینی کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی جب اسکی بے چینی کم نہ ہوئی تو وہ تیز تیز اپنے قدم اٹھائے سیرھیاں چڑھتی چھت پر آئی اپنے دونوں ہاتھوں کو ہوا میں کھولیں کھولی فضا میں سانس لینے لگی تھی کہ اچانک بادل زور زور سے گرجتا تیز بارش کے ساتھ برسے لگا تھا جو چند منٹ میں ہی اسے مکمل بھگیوئے اسے اپنے ستمگیر کی شدت سے یاد دلا گیا تھا ---

زیران آج ہمیں جدا ہوئے ایک سال ہو گئے ہیں۔ ان ایک سالوں میں آپ اس دل سے نکل نہیں پائے آج بھی میری سانسیں آپکی سانسوں کے ساتھ جوڑی ہے

URDU NOVEL BANK

- میں جانتی ہوں آج آپ کسی پریشانی میں ہے تب ہی میرا یہ دل بہت بے چین ہو رہا ہے میری تکلیف عروج پر ہے پر میں بے بس ہوں آپکی طرف واپس نہیں لوٹ سکتی - وہ یہ کہتی ہوئی پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنے درد کو آنسوؤں کے ذریعے باہر نکلنے لگی تھی

آنکھیں میری آشکبار ہے-----
نہ دلوں کو میرے سکون-----

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہ راتوں کو مجھے قرار ہے۔۔۔

تیری یادوں کے ہر پلوں کو یاد کر "میں آج بھی جیتی ہوں
تیرے ہاتھوں کے لمس کو "میں آج بھی محسوس کرتی ہوں

تیری یادیں آج بھی "مجھے جینے نہیں دیتی۔۔۔۔۔"

اب تو ڈر لگتا ہے اس دل سے "جب تو واپس لوٹے گا

www.urduovelbank.com

کسی یہ دل مجھ سے بغاوت کر "میری مخالفت نہ کر جائے

اپنی چاہت کے ہاتھوں مجبور ہو کر " تیری قدموں میں نہ زیر ہو جائے۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے دونوں ذانوں کے بل فرش پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو ہوا میں پھیلائے چہرہ آسمان کی عورتھائے نم آنکھوں سے کہتی مکمل بھیگ چکی تھی اسکے آنکھوں سے گرتے آنسوؤں بارش کے قطرے کے ساتھ مل کر ایک نئی کہانی لکھ رہیں تھے جس کا انجام خوبصورت ہونا تھا یہ خوفناک یہ تو صرف خدا جانتا تھا۔ مسلسل رونے کے باعث اسکی آنکھیں سوجھ چکی تھی اسکے سر میں درد کی لہر بھی بڑھتی جا رہی تھی جس کو برداشت کرتی وہ وہی گرتی بے ہوش ہوگی تھی۔

visit for more novels:*****ZS*****
www.urduovelbank.com

روحان گارڈ کی فون پر بات سن کر سارے کام چھوڑیں پچھلے ایک گھنٹے سے وہ سرک پر زریان کو ڈھون رہا تھا

URDU NOVEL BANK

پر وہ تھا جو ملنے کا نام ہی نہیں لئے رہا تھا۔ اب اسے سہی معنوں میں ٹینشن ہونے لگی تھی۔ جب اسے آچانک سامنے پارک کے بیچ پر کسی کی پرچھائی دیکھی تو وہ فوراً کار سے اترتا اس طرف بڑھنے لگا تھا جہاں وہ پرچھائی اسے دیکھی تھی۔

تھوڑا قریب جا کر دیکھا تو وہ بیچ پر لیٹا تیز رفتار سے گرتی بارش میں بھیگ رہا تھا جس کے ہونٹوں پر ایک درد بھری مسکراہٹ تھی۔ جو روحان کو کسی بڑی انہونی ہونے کا پتہ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اونے مجنوں کی اولاد یہاں لیٹا ہے تو۔ اور میں کب سے تجھے ہر جگہ تلاش کر رہا ہوں آخر تو چاہتا کیا ہے کیوں پریشان کر رہا ہے ہمیں روحان تیزی سے آگے بڑھ کر ایک ہی سانس میں بولتا زریان پر برس پڑا تھا۔

وہ ٹھیک کہتی تھی روحان۔

محبت تو اصل میں آپکے قلب کا سکون ہوتی ہے۔ جس کے حصار میں سانس لینا ہی آپکو ایک سکون بخش احساس دلاتی ہے خود کے چاہیے جانے کا۔ وہ شخص پاس نہ ہو کر بھی ہر لمحہ اپنے پاس ہونے کا احساس دلاتا ہے۔ محبت کو آپکے روم روم میں اتار کر جینا سیکھاتا ہے ایک عام انسان کو دنیا کے ہر خوبصورت رنگوں سے آشنا کرواتا ہے۔ محبت تو آپکو ہر لمحہ یہ احساس دلاتا ہے آپ کسی کے لیے کتنے خاص ہوں تو کون محبوب ایسی محبت سے رہائی چاہیے گا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

لیکن دیکھ تیرا یہ دوست اتنا بد قسمت ہے کہ خود اپنے ہاتھوں سے بد قسمتی کی تحریر لکھ چکا ہے اپنے جسم سے اپنے سانس کو کھینچ نکالا ہے۔ وہ اسی طرح بیچ پر

URDU NOVEL BANK

آنکھیں بند کر کے لیٹا بنا رکے بولیں جا رہا تھا۔ اسکے سامنے کھڑا روحان اپنے دوست کے چہرے پر قرب واضح دیکھ سکتا تھا۔

جانتا ہے روحان محبت کے سفر میں انسان سب سے زیادہ کب بے بس ہوتا ہے۔ وہ یہ الفاظ کہتا آچانک سے آنکھیں کھولیں بیچ پر اٹھ بیٹھا تھا۔

کب-----؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

روحان بھی ٹرانس کی کیفیت میں آگے بڑھتا پوچھ بیٹھا۔

جب ایک مسافر کو اپنے منزل کا توپتہ ہوں لیکن راستے کی صحیح تعین سے وہ مکمل لاعلم ہوں۔ جس مسافر کو یہ تک نہ پتا ہوں کہ اس راستے کی سخت تکلیف اور پریشانی کو جھیل کر بھی وہ اپنی منزل تک پہنچ پائیگا بھی یا نہیں۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

روحان قدم بہ قدم اٹھائے اسکے برابر میں بیٹھتا اچانک بول اٹھا۔ زری اگر تو راستے کا صحیح تعین کر کے منزل پر پہنچ بھی جائے! تو کیا ضمانت ہے تو اس منزل سے کامیاب لوٹے؟ اگر بھابھی نے تیرے ساتھ اس سفر محبت میں ساتھ چلنے سے منہ کر دیا تو کیا تو اس منزل سے تنہا لوٹے گا اپنے زندگی کے سفر کے طرف۔

زریان روحان کی بات سن اسکی طرف گردن گھمائے دیکھنے لگا۔

کیا۔۔۔؟ روحان جو زری کو ہی دیکھ رہا تھا فوراً ایک ابرو اچکائے شکی انداز میں "پوچھا"

کیا محبت اجازت مانگتی ہے کرنے سے پہلے؟ یہ تو وہ جزیبہ ہے جو اچانک کسی کے انکھوں کے ذریعے دل میں اتر جاتا ہے۔ سکینہ نے اجازت مانگی تھی کیا؟ مجھ سے محبت کرنے سے پہلے؟ انھوں نے ابتداء کی تھی اس سفر محبت کی اب اختتام سفر میں ساتھ نہیں چھوڑ سکتی وہ میرا۔ جانتا ہے انسان کا پہلا خسارہ تب ہوتا ہے جب ایک شخص آپکو بار بار اپنی چاہت کا احساس دلائے لیکن آپ اسکی قبولیت میں دیر کر دیں اور انسان کا دوسرا خسارہ تب شروع ہوتا ہے جب آپکے دل میں بھی اسکی چاہت پیدا ہو جائے اور پھر وہ شخص آپکو تنہا اس سفر میں چھوڑ کر چلا جائے تب آپ اس طویل سفر کے تنہا مسافر رہے جاتے ہیں پھر آپکے پاس اس سفر کو اکیلے تہہ کر کے منزل تک پہنچنے کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن نہیں رہتا یار اور منزل توں جانتا ہے میری۔ دیکھ کیا میں وہ زری ہوں جو کبھی اپنے لیے جیا کرتا تھا۔ دیکھ آج یہ سانس یہ دل یہ جسم کسی اور کی امانت ہے۔ میں اپنی سکینہ کو محسوس کر سکتا ہوں مجھے اس بارش کے بوند بوند میں انکی خوشبوں محسوس ہو رہی ہے ایسا لگتا ہے یہ بوند انکے جسم کو چھو کر مجھ پر گر رہی

ہے۔ انکے دل کا پیغام مجھ تک پہنچا رہی ہے۔ وہ سر آسمان کی طرف اٹھائے
 آنکھیں بند کر کے بولتا۔ روحان کو مکمل ساکن کر گیا تھا۔ وہ واقعی اب اسکا زری
 نہیں رہا تھا۔ وہ مکمل بدل گیا تھا۔ اپنی بیوی کی محبت میں خود کو مکمل کھو بیٹھا
 تھا۔ وہ تو اس سفر میں اتنا اگے نکل گیا تھا کہ کب وہ محبت سے عشق کی
 میراج پر پہنچ گیا اسے علم ہی نہیں ہوا اور اس سفر میں تنہا واپسی کی قیمت اس
 کی جان تھی۔ روحان خاموشی سے زریان کو دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

زریان چل زیادہ بھگیا تو بیمار پڑ جائے گا وہ کمزور سے لہجہ میں کہتا استفسار کرنے
 لگا۔ نہیں تو جا مجھے اس بارش کی بوندے میری بے چین روح کو سکون دے رہی
 ہے انکے قریب ہونے کا احساس بخش رہی ہے۔ وہ معنی خیز مگر اٹل لہجہ میں
 کہتا اپنا فیصلہ سنا کر دوبارہ اپنی آنکھیں بند کرتا بیچ پر لیٹ چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

روحان اسے دوبارہ لیٹے دیکھ مایوسی سے گردن نفی میں ہلائیں واپسی کے لیے پلٹ چکا تھا۔

آج دو وجود الگ ہو کر بھی ایک ہی جسم تھے۔ ایک وجود وہاں بے ہوشی کے عالم میں پڑا بارش میں بھیک رہا تھا۔ اور دوسرا اس بیچ پر لیٹا اپنی تکلیف اور تڑپ کو اس بارش کے بوند سے کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس میں وہ اپنی بیوی کا لمس محسوس کرتا اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

تیری سانسوں کی ڈوری "میری سانسوں سے جا ملی۔۔۔

تیری دھڑکنوں کے شور پر "میری دھڑکنیں رقص کرتی ہے۔

تیرے وجود سے اٹھتی خوشبو "میرے روم روم کو مہکاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تیرے قریب نہ ہونے پر بھی "مجھے پل پل تیرے ہونے کا احساس دلاتی ہے۔۔۔۔۔"

*****ZS*****

ان سکوت بھرے ماحول میں چاروں طرف اذان کی سدا گونجتی اس ویران ماحول کو خوبصورت بنا رہیں تھے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

وہ پہلے صف میں کھڑا عشاء کی نماز ادا کرتا اپنے خدا سے باتیں کر رہا تھا جو اپنے ارد گرد خدا کے حصار کو محسوس کرتا دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اسکے دربار میں کھڑا اپنی فریاد اس تک پہنچا رہا تھا۔ آج اسکے دل میں بے حد سکون ہی سکون تھا جیسے آج اسکا خدا اسے سب نواز دیں گا۔ وہ دعا مکمل کر کے اپنا ہاتھ چہرے پر پھیرتا ایک

Vist For More Novels : www.urduovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کونے میں سر جھکائے بیٹھا بیان سن رہا تھا۔ جب آچانک سے اس کے جیب میں پڑا موبائل وائبرٹ کرنے لگا۔ وہ آہستہ سے اپنے جیب سے موبائل نکال کر نام دیکھتا فوراً اپنی جگہ سے اٹھتا کر باہر کو بھگا تھا وہ ایک کونے پر کھڑے ہو کر فون یس کر کے کان سے لگتا بے چینی سے پوچھنے لگا۔

کیا خبر ہے کچھ پتہ چلا انکا۔۔۔۔۔؟

visit for more novels:

دوسری طرف وہ شخص اس کی بے چینی۔ تڑپ پچھلے ایک سال سے اسی طرح دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا اسکا دوست سالوں سے کتنی اذیت میں مبتلا ہے۔

یار میں کنفرم تو نہیں بول سکتا کہ یہ تیری ہی بیوی ہے لیکن تو نے جو بھی ڈیٹیل دی تھی انکے مطابق بہت سی چیزیں ان میں ملتی جلتی ہے سوائے نام کے انکا

یہ ممکن نہیں زریان ----؟!

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ خاتون پردہ کرتی ہے "انکا چہرہ آج تک کسی غیر مرد نے نہیں دیکھا ہے۔ مجھے یہاں سے معلوم کرنے پر پتہ چلا ہے یہ پچھلے ایک سال سے یہاں اکیلے رہتی ہے انکا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔ یہ اپنی ضرورت پورا کرنے کے لیے اس علاقے کے بچوں کو دینی تعلیمات دیتی ہیں۔ میں تجھے یہاں کاپتہ دیں دیتا ہوں باقی تو آگے دیکھ لیں۔

برنس کی دنیا میں قدم رکھتے ہی زریان کی ملاقات ایک انسان سے ہوئی تھی جو پیشے کے لحاظ سے ایک جاسوس تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی دوستی گہری ہوتی گئی تھی۔ اسنے قبل اپنے اور سکینہ کے بارے میں اسے سب کچھ بتادیا تھا جس پر وہ زریان کی مدد کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد ہی اسکے موبائل میں ایک مسج لُؤن بھی تھی۔ وہ فوراً مسج کھول کر کے دیکھنے لگا مگر پتہ دیکھ کر اسکا منہ شوکٹ کے مارے مکمل کھول گیا تھا۔ وہ آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی سموئے بار بار پتہ دیکھ تھوک نکلنے لگا تھا۔

www.urduovelbank.com

یہ ----- یہ تو کشمیر کا ایڈریس ہے۔ کیا وہ واقعی میری سکینہ ہوں گی
-؟ کیا پھر میں ایک بار دوبارہ مایوس لوٹوں گا۔ یا اللہ اس بار مجھے اپنے دربار سے خالی
ہاتھ نہ لوٹانا تیرا یہ بندہ اپنی زندگی کے ہر سبق کو سمجھ چکا ہے۔ مجھے میری بیوی
سے اس بار ملا دینا وہ آسمان کی طرف منہ اٹھائے اپنے رب سے مخاطب تھا۔

URDU NOVEL BANK

میں آ رہا ہوں سکینہ اگر یہ آپ ہوئی تو اس بار میں خالی ہاتھ نہیں لوٹنے والا۔
- چاہیے مجھے آپ کے پیروں پر گر کر ہی کیوں نہ معافی مانگنا پڑے " پر آپ کو لیئے بغیر
واپس نہیں آؤں گا۔

نارنگی

! اس درد میں خود کو میں روز سینچتا ہوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

! ان آنکھوں کی ویرانی میں -----

! تیری محبت کی محرومی کو محسوس کرتا ہوں۔

*****ZS*****

وہ بچوں کو پڑھاتے وقت بھی مکمل پردہ کرتی تھی کیونکہ ان بچوں میں لڑکیوں کے ساتھ ساتھ لڑکے بھی شامل تھے۔ وہ بچوں کو پڑھانے کے بعد اٹھ کر کچن میں رات کا کھانا بنانے کی نیت سے جانے لگی تھی جب اسی پل ڈور بیل بجی جسکی آواز سن کر وہ گھبرا کر فوراً مڑی تھی۔

اس وقت کون آگیا ہے۔ یہاں تو سب جانتے ہے اس وقت میں دروازہ نہیں کھولتی ہوں۔ شاید اماں ہونگی ضرور کوئی کام ہوگا وہ خود میں ہی بڑبڑاتی اپنا چادر درست کر کے چہریں پر لیتی "دروازے کے طرف بڑھی تھی۔

دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اپنی جھکی نظریں اوپر اٹھائی تو پل میں اسکا وجود مکمل ساکت ہوا تھا سامنے کھڑے شخص 'اپنی محبت کو اتنے سال بعد دیکھ کر وہ

ہوش تو تب آیا جب سامنے کھڑا شخص اسے آواز دیتا کچھ کہہ رہا تھا۔

جی۔۔۔۔۔ جی بولیں کس سے ملنا ہے آپکو مسٹر؟ وہ اپنی آنکھوں کی نمی چھپانے کے لیے اپنی نظر جھکاتی سوال کر گی تھی۔

www.urduovelbank.com

میں اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہا ہوں جو ناراض ہو کر کہی چلی گی ہے کیا آپ نے اس لڑکی کو کہی دیکھا ہے۔ وہ اپنا موبائل آگے کر کے سکینہ کی تصویر اسے دیکھنے لگا اور بات کرتے ہوئے سامنے کھڑی لڑکی کا مکمل جائزہ بھی لئے رہا تھا جس کی خوشبو اسے جانی پہچانی سی لگی تھی۔

وہ بے اختیار ہی آگے بڑھتا تھا۔

سکینہ----- وہ آہستہ سے اسکا نام اپنے لبوں سے لیتا پیچھے سے ہی اسکا ہاتھ تھامے اسکے قدموں میں جا بیٹھا تھا۔

آپ اپنا چہرہ چھپا سکتی ہے اپنا نام بدل سکتی ہے پر ان آنکھوں کو کیسے چھپائے گی جس میں میری عکس آج بھی قید ہے ان خوشبوؤں کو کیسے چھپا سکی جسے میں ایک سال سے روز اپنے ارد گرد محسوس کرتا آیا ہوں اپنے اس وجود کو کیسے چھپا سکی جسے میں روز اپنے خوابوں میں دیکھا کرتا ہوں زریان یہ کہہ کر اسکے ہاتھ پر اپنا ماتھا ٹیکائے زار و قطار آنسوؤں بہانے لگا اسکے آنسوؤں سکینہ کے ہاتھ بھیکارہیں تھے ۔ سکینہ جو اسکی حرکت پر ساکن کھڑی سب سن رہی تھی بے اختیار ہی اسکے آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے جاری ہوئے تھے وہ دونوں ایک ہی درد میں مبتلا اپنی قسمت پر آنسوؤں بہا رہے تھے۔

آپ بھیکاری بن کر آئیں ہے میری چوکھٹ پر۔ پر میں تو خود آپکی چوکھٹ کی فقیرن ہوں جس کی کشکول میں آپ نے دھوکہ۔ دغا بازی۔ فریب بھیک میں دان کیا تھا۔ پر میں آپکو کوئی محبت۔ امید۔ یا مافی بھیک میں نہیں دینے والی کیونکہ اب مجھ میں ہمت نہیں زریان خان۔ میں نے اپنی راہ چن لی ہے۔ میں نے اپنی پوری زندگی اب خدا کے نام کردی ہے میں ان ایک سالوں میں اکیلے جینے کی عادی ہوگی ہوں! چلیں جائے واپس میری اس دنیا سے۔

URDU NOVEL BANK

لوٹ جائے۔ واپس مسٹر زریان خان۔۔۔۔۔ وہ ویران آنکھوں سے کہتی زریان کو پل
بھر کے لیے لڑکھڑانے پر مجبور کر گئی تھی۔

وہ اسکی بات سن کر اپنا آنسو سے بھیگا چہرا اٹھائے اسے بے یقین نظروں سے
دیکھنے لگا تھا کتنی ظالم محبوبہ تھی اسکی " محبت سیکھا کر اب جدائی کی باتیں
کرنے لگی تھی۔

visit for more novels:

وہ اپنا غصہ دبائے برہم انداز میں زمین سے اٹھ کھڑا ہوا " پھر آگے بڑھ کر اسکے
دونوں بازوؤں کو اپنے سخت گرفت میں لیے دھاڑا تھا۔

کیا کہہ رہی ہے؟ آپ مجھے بھول گئی ہے؟۔ اگر بھول گئی ہے تو میرے دیئے
گفت کو آج بھی اپنے وجود سے کیوں جوڑ کر رکھا ہے۔؟ اگر بھول گئی ہے؟ تو
کیوں خود کے وجود کو سب سے چھپا کر میری امانت کے طور پر رکھا ہے؟ کیوں آج

URDU NOVEL BANK

تک کبھی مجھ سے علیحدگی کی مانگ نہیں کی بولیں سکیں وہ اسے مسلسل جھجھوڑ کر پوچھتا اسے حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔

کیونکہ سکیں زریان کی تھی۔ زریان کی ہے اور زریان کی ہی رہیں گی۔ اور زریان سکیں کا تھا۔ سکیں کا ہے۔ اور سکیں کا ہی رہیں گا کیونکہ یہ فیصلہ ہمارا نہیں خدا کی طرف سے کیا گیا ہے۔ جس کا آپ حوالہ دیں کر مجھ سے الگ ہونے کی بات کر رہی ہے۔ میں مانتا ہوں میں نے گناہ کیا ہے اس مقدس رشتے میں دھوکا۔ فریب کر کے لیکن آپ کو کبھی جان بوجھ کر تکلیف نہیں پہنچائی آپ کی محبت پر تہمت نہیں لگائی اسے کبھی جھوٹا نہیں کہا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

سکیں میں اس محبت کے سفر میں اتنا آگے نکل گیا ہوں اب میرے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ میں نے اپنی نفرت میں بہت کچھ کھو دیا ہے اب آپ کو کھونے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔

وہ جو خاموشی سے سر جھکائے اسکی بات سن کر آنسوؤں بہا رہی تھی سامنے کھڑے شخص کی آخری الفاظ سن کر غصے اور حیرت کی ملی جلی تاثرات لیے اپنا ایک ہاتھ زریان کے سینے پر رکھتی زور سے دھکے دیتے پیچھے کی طرف ڈھکیلتی گئی تھی۔ اس کھینچاٹانی میں سکینہ کی چادر چہریں اور سر سے سرک کر کندھے پر ڈھلک چکی تھی۔

زریان دھکا لگنے سے ایک پل کے لیے لڑکھڑایا تھا لیکن فوراً خود کو سنبھالتا سیدھا کھڑا ہوتا سکینہ کو بغور دیکھنے لگا جس کی نظر اسکے چہرے پر ٹہر سی گی تھی "وہ انکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھتا گیا۔ یہ وہ سکینہ تو نہیں تھی۔ ان چہریں میں تو نور ہی نور بھرا تھا۔ کیا وہ ان ایک سالوں میں اپنے رب سے اتنا قریب ہوگی تھی کہ اسکے انگ انگ سے خدا کا نور چھلک رہا تھا۔ وہ ان سوچھوں میں گم تھا۔ جب سکینہ کے غصے سے کہے الفاظ پر وہ واپس حال میں لوٹا تھا۔

آپ نے کھویا ہے سب؟۔ نہیں مسٹر زریان خان میں نے کھویا ہے اپنا سب کچھ اپنی دو اولاد کو میں نے کھویا! لیکن کبھی شکوا نہیں کیا کیونکہ میں نے آپ سے محبت کی تھی بے لوث محبت اور محبت میں اپنے محبوب سے شکوہ نہیں کیا جاتا بلکہ جو بھید میں محبوب دیں اسے لیں لیا جاتا ہے آپ کیا جانے مسٹر زریان خان جب محبت میں مان لٹھکتا ہے تو انسان کتنی موت مرتا ہے۔ زریان میں نے آپکو معاف تو بہت پہلے ہی کر دیا تھا۔ پر آپکے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کی ہمت نہیں مجھے میں اب۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

جائے یہاں سے چلیں جائے اپنا وقت ذایعہ مت کرے۔ وہ غصے کی حالت میں کہہ کر موڑ کر اندر واپس جانے لگی تھی جب وہ آچانک تیزی سے آگے بڑھ کر پیچھے سے اسے خود میں بھینجتا منہ اسکی گردن میں چھپائے بلک بلک کر نچوں کی طرح رونے لگا تھا۔ اس کا یہ عمل سکینہ کو ساکت کر گیا تھا وہ لرزتے جسم کے

URDU NOVEL BANK

ساتھ کھڑی اسکے ہاتھ کا دباؤں اپنے پیٹ پر محسوس کرتی اپنی آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔

میں بھی اپنے اولاد سے محبت کرتا تھا۔ بس مجھے ڈرتھا اپنے ماضی کا۔ دیکھے نہ جس دن میں نے اپنی اولاد کو اپنے آغوش میں بھرا وہ اسی دن میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ میں اسی دن سے ڈرتا تھا سکینہ۔ میں بھلا اس سے کیسے نفرت کر سکتا ہوں وہ میرا خون تھا بھلا کون اپنی اولاد سے نفرت کرتا ہے۔ پلیز معاف کر دیں یار آخری بار غلطی سمجھ کر معاف کر دیں۔ سکینہ تو اسکی اس طرح رونے پر ہی سن جسم کے ساتھ ہکا بکا سی کھڑی تھی۔ وہ فوراً خود کو سنبھالیں ہوش میں آئی تھی۔

جائے یہاں سے زریان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! یہ سب میرے لیے ممکن نہیں پلیز چلیں
جائے! جو کچھ آپ کو چاہیے تھا وہ میں نے دے دیا ہے اب آپکو دینے کے
لیے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے وہ اسے خود سے الگ کرے مسلسل پیچھے
کی طرف دھکا دیتی دروازے سے باہر نکالتی تیزی سے دروازہ بن کر چلی تھی۔

وہ بھی اسی کے انداز میں پلٹتا آتش فشاں بنے بولا۔ نہیں چاہیے مجھے وہ سب مجھے
صرف آپ چاہیے، میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک آپ
میرے ساتھ چلنے کے لیے راضی نہیں ہو جاتی ہے۔ زریان آپ کچھ بھی کر لے
میں آپکے ساتھ نہیں جانے والی وہ اپنی پوری طاقت لگائے چیخ کر کہتی وہی ٹوٹی
بکھری حالت میں روتے ہوئے دروازے سے لگ کر بیٹھتی چلی گئی تھی۔

دوسری طرف زریان بھی اسی حالت میں دروازے سے لگ کر بیٹھا ٹھنڈ سے
کانپ رہا تھا۔ باہر بیٹھے بیٹھے اسکے ہاتھ پیر ڈھنڈے پڑنے لگے تھے وہ دونوں پیروں
کو خود میں سمیٹتا کوٹ سے خود کو مکمل ڈھاپے بیٹھا تھا۔ وقت گزرتا گیا لیکن

URDU NOVEL BANK

سکینہ کا فیصلہ نہ بدلہ ان دونوں کی رات آنکھوں آنکھوں میں ہی کٹی تھی کب صبح کے پانچ بج گئے تھے پتہ ہی نہیں چلا " سکینہ کے کان سے اذان کی آواز ٹکرائی تو فوراً زمین سے اٹھ کر ابھی دو قدم ہی چلی تھی کہ آچانک اسکے سر کے پچھلے حصے میں ایک درد کی لہر اٹھی تھی وہ بے اختیار اپنا سر پکڑے بری طرح چیخ رہی تھی۔

زیران جو دروازے کے باہر گرمی نیند سو رہا تھا سکینہ کی بلند چیخ سن کر ہڑبڑا کر اٹھتا تیز تیز دروازہ پیٹنے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ-----

سکینہ----- کیا ہوا ہے آپکو دروازہ کھولیں پلیز۔

کھولیں یار دروازہ ---- وہ دروازے پر تیز تیز لات مرتا بلند آواز میں پکار رہا تھا

جب اسکی بلند چیخ نہ تھمی تو زریان زور زور سے دروازہ کو دھکا دیتا توڑ چکا تھا۔۔۔

سکینہ درد کی شدت کو برداشت کرتی ہوش و خروش سے بیگانہ ہو چکی تھی

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

زریان دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوا تو سکینہ کو بے ہوش پڑا دیکھ لمبے لمبے ڈاگ بھرتا پریشانی کے عالم میں اسکے پاس پہنچا تھا۔ وہ تیزی سے فرش پر بیٹھتا اسکا سر اپنے گود میں رکھے اسکے گال کو مسلسل تھپتھپا کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

میں-----میں انکا شوہر ہوں-----یہ مجھ سے ناراض ہو کر یہاں آئی تھی-----میں تو منانے آیا تھا انکو یہاں۔

شوہر-----پر اس بچی کا تو کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔اے لڑکا تم چھوٹ بول رہیں ہوں

نہیں انٹی یہ-----یہ دیکھے میرا اور انکا نکاح نامہ آپ خود دیکھ لیں میں جھوٹ بول رہا ہوں یا سچ۔۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

وہ اسکی ہاتھوں سے پیپر کھینچ کر چھینتی ماتھے پر بل ڈالیں پڑھنے لگی تھی جیسے جیسے وہ پڑھتی جارہی تھی ویسے ویسے انکے ماتھے کے بل غائب ہونے لگے تھے اور انکے چہرے پر ایک مسکان نے احاطہ کیا تھا۔۔۔

سب کو سب بتانے لگی تھی۔

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جی انٹی وہ اسے فوراً اپنی بانہوں میں اٹھائے تیزی سے باہر کو بھاگا تھا اسکا ارادہ اب کسی بڑے ہسپتال جا کر ایک اچھے ڈاکٹر سے وقت ذایعہ کیے بغیر فوراً سکینہ کا چیک اپ کروانا تھا۔

*****ZS*****

!چند دنوں کا کھیل تھا "جو تو نے کھیلا

دیکھ اس کھیل نے اس شخص کو۔

!برباد کر ڈالا جو کل تک آباد تھا۔۔۔۔۔

اسے بے ہوش ہوئے پورے 8 گھنٹے ہو چکے تھے۔ زریان کو اب صحیح معنوں میں پریشانی ہونے لگی تھی۔ گاڑی ڈرائیو کرتے اسکا پورا راستہ سکینہ کو پریشان آنکھوں سے تکتے ہی گزری تھی۔ وہ ایک بڑے ہاسپٹل کے سامنے گاڑی روکتا تیزی سے باہر نکلتا سکینہ کو پچھلے سیٹ سے آہستہ سے اپنی بانہوں میں اٹھائیں اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اسکا ارادہ ڈاکٹر شیز سے بات کرنے کا تھا جو ایک بڑے

URDU NOVEL BANK

نیورولوجسٹ کے جانے مانے ڈاکٹر تھے۔ وہ سکینہ کو بانہوں میں بھرے اپنے بھاری قدم اٹھاتا سیدھا اپنے مقررہ وقت پر ڈاکٹر شیز کے کیبن میں داخل ہوا تھا۔

جو کرسی پر بیٹھیں کیسی کیسی کو سٹڈی کر رہے تھے۔ اپنے کیبن میں آچانک ہوئے حملے پر وہ فوراً اپنا سر اٹھائے اس خوبصورت نوجوان کو دیکھنے لگے تھے جو اپنی بانہوں میں ایک لڑکی کو بھرے اپنی کالی آنکھوں سے سامنے بیٹھیں ڈاکٹر شیز کو گھور رہا تھا۔ جس کی آنکھیں ایک ادھوری کہانی کی داستان بیان کر رہی تھی جن میں ایک سحر کن گہرائی تھی جو اپنے اندر کسی کو بھی کھینچنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

ڈاکٹر شیز ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھے اور فوراً تیز قدموں سے اس نوجوان کے قریب پہنچے تھے۔

واٹ ہسپین جوان -----؟

ڈاکٹر شیز-----؟ وہ بغیر لفظوں میں لچک لائے سامنے کھڑے ڈاکٹر سے سوالیہ انداز میں انکا نام پوچھنے لگا۔

یس آئی ایم-----؟ وہ سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں بغور دیکھ کر بولیں تھے۔ وہ ایک نرم مزاج رکھنے والے ڈاکٹر تھے۔ جن کی نظروں میں شائستگی ہی شائستگی جھلک رہی تھی۔

ڈاکٹر میں زریان خان ایف کے کمپنی کا چیرمین۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی میری آپ سے ایک کیس کے سلسلے میں بات ہوئی تھی۔

جی۔۔۔۔۔ جی آپکی بیوی کے بیماری کے سلسلے میں۔ ہماری بات ہوئی تھی۔
 زریان صاحب اپکی وائف کہا ہے۔ آچانک ڈاکٹر کی نظر اسکے گود میں اٹھائے وجود
 پر پڑی جو مکمل چادر میں لپیٹی ہوئی تھی جسکا چہرہ بھی مکمل ڈوپٹے سے چھپا ہوا
 تھا۔

وہ ڈاکٹر کو سکینہ کا جائزہ لیتا دیکھ نرم مگر سرد لہجہ اپنائے فوراً بولا۔ میں نے
 آپ سے ایک لیڈی نیورولوجسٹ ڈاکٹر کا انتظام کرنے کو کہا تھا جو میری بیوی کا
 مکمل علاج کرے گی۔

کیا اپنے انتظام کیا ڈاکٹر۔۔۔۔۔؟

URDU NOVEL BANK

ہاں ----- ڈاکٹر دعا ہے جو اس کیس کو مکمل ہینڈل کرینگے۔ ڈاکٹر دعا ایک بہترین ڈاکٹر ہے جو اپنے پیشے میں ایک قابل عراز ڈاکٹر کے نام سے جانی جاتی ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔

مسٹر زریان آپ انھیں لیتے کر ڈاکٹر دعا کے کیبن میں چلیں جائے۔ جو یہاں سے سیدھے جانب ہیں۔

visit for more novels:

اوکے ----- وہ بے تاثر چہرے سے کہتا ڈاکٹر شیز کے کیبن سے نکل کر ڈاکٹر دعا کے کیبن کے طرف بڑھ گیا تھا۔ اسکے چہرے پر پریشانی کے رمق عیاں تھے۔

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر دعا اپنے کیبن میں بیٹھی زریان کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ جب وہ ایک نوجوان کو اپنے کیبن میں ایک لڑکی کے ساتھ داخل ہوتے دیکھ فوراً اپنی کرسی سے اٹھ کر آگے بڑھی تھی۔

مسٹر زریان خان-----؟ -

جی میں ہی ہو زریان خان۔ آپ جلدی سے میری بیوی کا علاج کرائے وہ عجلت میں کہتا ڈاکٹر کو اپنا حکم دے گیا تھا۔

مسٹر زریان-----! آپ انھیں اندر لیٹا دیں مجھے چیک آپ کے ساتھ ساتھ انکے کچھ ضروری ٹیسٹ بھی کروانے ہونگے جس میں فلحال ایک دن لگیں گئے۔

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر دعا سکینہ کا چیک اپ کرنے کے بعد باہر آئی تو زریان کو پریشانی سے اپنے کین میں چکر لگاتے دیکھ اپنا گردن نفی میں ہلاتی اپنی چیر پر آکر بیٹھی تھی۔

مسٹر زریان ادھر آکر بیٹھیں مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔

وہ ڈاکٹر کو پرسکون لفظوں میں بولتا دیکھ بڑے بڑے ڈاگ بھرتا ڈاکٹر کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھتا اب بغور ڈاکٹر دعا کو ایک آئیرو اُچکائے سوالیہ انداز میں گھورنے لگا تھا۔

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

مسٹر زریان میں نے انہیں انجیکشن دیا ہے۔ کچھ دیر میں انہیں ہوش آجائیں گا۔ کل جیسے ہی انکی رپورٹس آئیگی تو پتا چلیں گا آخر مسئلہ کیا ہے انکے ساتھ۔ لیکن میں دعا کرونگی جو چیز مجھے لگ رہی ہے وہ نہ ہوں باقی آپ خدا کے فیصلے پر

URDU NOVEL BANK

بھروسہ رکھیں۔ وہ زریان کو سارے صورتحال سے آگاہ کرتی اپنے چئیر سے اٹھ کر کیبن سے باہر نکل گئی تھی۔

زریان بھی چیر سے اٹھتا سکینہ کو بانہوں میں اٹھائے ہاسپٹل سے نکل کر اپنی گاڑی کو ایک فلیٹ کی طرف موڑ گیا تھا جو فلحال اس شہر میں اس نے کرایہ پر لیا تھا جو ہاسپٹل سے تقریباً کچھ فاصلے پر ہی موجود تھا۔

visit for more novels:

www.urdu*****ZS*****novelbank.com

سکینہ کی آنکھ پیاس کی شدت کے باعث رات کے آدھی پہر میں کھلی تھی۔ وہ خود کو ایک انجان جگہیں، انجان کمرے میں دیکھ جو مکمل تاریک میں ڈوبہ اسکے

URDU NOVEL BANK

جسم میں ایک خوف ساطاری کرگیا تھا۔ لیکن اسکے پاس سے اٹھتی وہ جانی پہچانی خوشبو اسکی دھڑکنوں کی رفتار بڑھاتی اسے بے چین کرنے لگی تھی۔

یان----- اسکے لبوں سے بے ساختہ یہ نام ادا ہوئے تھے۔ وہ فوراً ہڑبڑا کر بستر سے اٹھ بیٹھی تھی۔

زیران کب سے اسکے وجود سے کچھ فاصلے پر لیٹا "سکینہ کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔ آچانک اپنا نام اسکی لبوں سے سنتا بے ساختہ ہی اسکی کلامی پکڑے کھینچ کر خود کے اوپر گرائے اسکے کمر پر اپنی پکڑ سخت کرگیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ اس حملے پر بے جان مورت بنی اسکے سینے پر گرمی اسکے اداس آنکھوں میں دیکھنے لگی جو اسی کو ٹک ٹکی باندھ اپنے ارد گرد سے بیگانہ اسکے آنکھوں میں کھویا تھا۔

یاں آپ-----؟ سکینہ اپنے لفظوں میں سختی لائے غصے بھری نظروں سے دیکھتی اسکی پکڑ سے خود کو چھڑانے کے لیے اب مچلنے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں اپکا یاں----- صرف اور صرف آپکا یاں وہ آنکھوں میں جسبات لیے گمبھیر لہجہ میں کہتا سکینہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا تھا۔

چھوڑے مجھے۔۔۔۔۔! وہ بے رخی سے کہتی زربان کو بہت کچھ جتا گئی تھی۔

وہ اپنے غصے کو مکمل دبائے سکینہ کو بیڈ پر گراتا اسکے اوپر جھکا اسکی آنکھوں میں
اپنی گہری کالی آنکھیں گاڑے جسبات سے چور لہجے میں بولا ۔

www.urduovelbank.com

مسز سکینہ زریان خان----- اب آپ کھی نہیں جائے گی۔ اور رهی بات
میں خود کو کیا سمجھتا ہوں تو یہ مجھے جتانے کی ضرورت نہیں آپکے لبوں سے یہ
نام کا ادا ہونا میرے وجود کا آپکے زندگی میں کیا جگہ ہے یہ اس بات کی گواہی
دیں رهی ہے۔

دیکھیں میری ان آنکھوں میں "کیا آپکا عکس میرے ان آنکھوں میں نہیں دیکھائی دیتا۔؟ دیکھیں سکینہ میرے وجود کو جس کے روم روم میں آپکی محبت آپکی خوشبوں بستی ہے۔ زریان سکینہ کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتا اسکی آواز سنانے لگا تھا! سنے میری ان دھڑکنوں کو جسکی ہر دھڑکن آپکے نام پر دھڑکتی ہے۔ محسوس کرے میری ان سانسوں کو جو آپکے ہر آتی جاتی سانسوں کی گواہی دیتی ہے۔ کیوں بھاگ رہی ہے اپنے یان سے۔ معافی مانگنے کا موقع تو دیں مجھے کیا اتنا بھی حق نہیں میرا آپ پر۔ سکینہ اسکی بانہوں میں ساکن پڑی یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ جسکے آنکھوں سے اب دو موتی ٹوٹھ کر سکینہ کے گال پر گرے تھے۔ وہ فوراً ہوش میں آتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھیں خود سے دور ڈھکیلتی تیزی سے بیڈ سے اتری تھی دائیں طرف تکیہ پر پڑا اپنا ڈوپٹہ اٹھائے خود پر تیزی سے لپیٹ گی تھی۔

URDU NOVEL BANK

زریان اب کوئی دھوکا نہیں۔ کوئی معافی نہیں۔ بس ہم دونوں کے راستہ جدا ہے۔ وہ چیخ کر کہتی زریان کو اپنی نفرت جتانے لگی تھی جو شاید ناممکن تھا۔ وہ اسے غصہ کرتا دیکھ ڈر کر ایک گہرا سانس کھینچتا خود کو پرسکون کرنے لگا۔

اوکے۔۔۔۔۔ اوکے آپ غصہ مت کرئے ڈاکٹر نے

منع کیا ہے ٹینشن لینے سے آپکو 'پلیز ریلکس کرئے میں ابھی آیا۔ وہ سکینہ کو کمرہ میں تنہا چھوڑتا خود کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ ٹھیک تھوڑی دیر بعد ہی وہ کھانے کا ٹرے ہاتھ میں پکڑے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ آپ کھانا کھالیں کل اپکی ڈاکٹر سے فائل چیک آپ ہے۔ اسکے کے بعد میں آپکو واپس کشمیر چھوڑ آؤنگا۔ وہ معنی خیز مگر اداس لہجہ میں کہتا اسے غور سے دیکھنے لگا تھا۔

مجھے کوئی چیک آپ نہیں کروانا سمجھے آپ۔ وہ انگلی اٹھائیں طیش کے عالم میں
بولی۔

پر مجھے کروانا ہے آپکا مکمل چیک اپ اور یہ بات آپ اپنے اس چھوٹے سے دماغ
میں بیٹھالیں سمجھی آپ وہ اپنا حکم غصے سے سناتا کمرے سے تن فن کرتے
باہر نکل گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

صبح کے چھ بج رہیں تھے۔ زریان لونج میں رکھے صوفے پر بے خبر سویا ہوا تھا۔ اسکی آنکھ سکینہ کی خوبصورت تلاوت کی آواز سے کھولی تھی۔ جو اس پورے ماحول کو ایک سکون بخش احساس دے رہیں تھے۔

وہ اپنی آنکھیں مسلتا ہوا فوراً صوفے سے اٹھ بیٹھا تھا۔ اسکا اردہ کمرے میں جا کر وضو کر کے نمازیں فجرین ادا کرنے کا تھا۔ وہ اٹھا اور کمرے کی طرف اپنے قدم بڑھانے لگا اسکے قدم جیسے ہی کمرے کے اندر پڑے وہ کمرے کا خوبصورت ماحول دیکھ کر دروازے پر ہی جم سا گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

سامنے قالین پر بیچھے جائے نماز جس پر قرآن مجید رکھیں وہ خوبصورت پری وش لڑکی کمرے میں خوشبوؤں بکھرتے سفید چادر سے خود کے وجود کو مکمل ڈھاپے قرآن کی تلاوت میں پوری طرح کھوئی ہوئی تھی۔

زریان بنا آواز کیئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے الماری سے کپڑے لئے کر واش
 روم میں گھس گیا تھا تھوڑی دیر بعد ہی فریش ہو کر باہر نکلتا سامنے ٹیبل سے
 دوسرا جائے نماز اٹھائے ٹھیک سکینہ کے برابر میں بیچھاتا بڑے استحقاق سے نماز ادا
 کرنے لگا۔ سکینہ خاموش نظروں سے زریان کی ساری کراوائی دیکھ رہی تھی مگر
 بولی کچھ نہیں تھی۔

وہ نماز پڑھ کر اسی طرح سکینہ کے گود میں سر رکھیں آنکھیں موند گیا تھا۔ وہ زریان
 کی اس آچانک ہوئی کاروائی پر اپنی آنکھیں پھاڑے اسی دیکھنے لگی جو بالکل بے
 پرواہ سا اپنی آنکھیں بند کرے اسکی گود میں لیٹا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ایسے آنکھیں پھاڑ کر مت دیکھے مسز زریان ورنہ دوبارہ محبت ہو جائے گی مجھ سے۔ وہ اسی طرح لیٹے لیٹے آنکھیں بند کرے ہی بولا تھا۔

زریان اٹھیں یہاں سے " وہ سرخ چہرہ لیٹے غصے سے دبا دبا چلائی تھی۔ جس کی بات سن کر وہ اپنی آنکھیں کھولے سفید ڈوپٹے کے حالہ میں لیٹے اس حسین چہرہ کو غور سے دیکھنے لگا۔ جسکی آنکھوں میں غصہ اور ناراضگی دونوں موجود تھی۔

visit for more novels:

اچھا اچھا غصہ نہ کرئے بیگم صاحبہ میں ناشتہ بنا رہا ہوں آپ جلدی سے یہ ختم کر کے آجائیں پھر ہمیں ڈاکٹر کے پاس بھی جانا ہے۔

URDU NOVEL BANK

مجھے نہیں کرنا ناشتہ اور ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں جانا ہے۔ اگر مرنی ہو تو مرجاؤں گی لیکن آپکے ساتھ اب کہی نہیں جاؤنگی۔ وہ اسکی اتنی خطرناک بات سن تڑپ کر اسے لبوں پر اپنی انگلی رکھ گیا تھا۔

سکینہ-----

جان بستی ہے آپکے اندر میری -----! کیوں ظالم بن کر بیٹھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہے۔ اس طرح نہ بولا کرے یار۔ وہ نم آنکھوں سے کہتا سکینہ کو تڑپا گیا تھا۔ اگر آپ نے مجھ سے کبھی محبت کی ہے تو اس محبت کے خاطر آجائیکا نیچے میں ویٹ کر رہا آپکا ناشتہ پر! وہ اسکے ماتھے کو پیار سے چومتا اسکے قریب سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

*****ZS*****

وہ دونوں ہاسپٹل پہنچے تو ڈاکٹر دعا زریان کو اکیلے اندر آنے کا کہتی اپنی کیبن کی طرف بڑھ گی تھی۔

سکینہ آپ یہاں بیٹھیں میں بس ابھی آیا۔ وہ یہ کہتا ڈاکٹر دعا کے پیچھے ہی کیبن کی طرف بڑھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ڈاکٹر شیز اور ڈاکٹر دعا سامنے چیر پر بیٹھیں کچھ ڈسکس کر رہیں تھے۔ زریان کو آتا دیکھ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرے تھے۔

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر دعا میری بیوی کی رپورٹس آگئی ہے کیا؟۔ پلیز بتائیں کیا ہے رپورٹس میں وہ بے چینی سے پوچھتا عجلت میں سامنے کی چٹیر کھینچ کر بیٹھا تھا۔

مسٹر زریان خان ہمیں پتا ہے آپ اپنی بیوی کے بابت کافی پریشان ہے۔ پر آپکو ہماری بات دیہان سے سنی اور سمجھنی ہوگی۔ وہ ماتھے پر بل ڈالیں سامنے بیٹھی ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا۔

visit for more novels:

زریان صاحب کیا آپکی بیوی کا کچھ سال پہلے کوئی بہت خطرناک اکسیڈنٹ ہوا تھا۔؟

جی ایک سال پہلے ہی انکا روڈ اکسیڈنٹ ہوا تھا۔ پر آپ یہ سب کیوں پوچھ رہی ہے۔

زریان صاحب اب جو ہم اِکو بتائیں گے وہ آپ تحمل سے سنیے گا۔

آپکی بیوی کے سر کے پیچھے ایک گہرا زخم بن رہا ہے جو اب کافی خطرناک مراحل پر آپہنچا ہے اگر اسکا جلد علاج نہ کیا گیا تو وہ زخم پھٹ کر خون کی صورت میں انکے ٹشوز پر پھیل جائے گی۔ جسے ہم ڈاکٹر کی زبان میں سبٹرلوماٹا جیسی بیماری کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اس بیماری میں انکی موت دو گھنٹے میں واقع ہو جائے گی۔ ابھی اگر ہم نے انکا اپریشن کیا تو اسی فیصد انکی زندگی بچنے کی گارنٹی ہے لیکن بعد کی سو پرسنٹ بھی ہم ڈاکٹر انکی زندگی کی گارنٹی نہیں دیں سکتے۔ اب فیصلہ آپکے کے ہاتھ میں ہیں۔ اور ایک بات اپریشن کے بعد انکی میموری کچھ حد تک لوٹ بھی ہو سکتی ہے اور شاید نہ بھی ہوں اسکی گارنٹی ہم نہیں دیں سکتے۔

زریان جو بنا پلک جھپکائے ڈاکٹر دعا کی بات سن رہا تھا بے ساختہ ہی اسکی آنکھوں سے انسوؤں ٹوٹھ کر جاری ہوئے تھے وہ سن ذہن کے ساتھ بیٹھا سامنے بیٹھیں ڈاکٹر کو یک ٹک دیکھنے لگا۔

کیا۔۔۔۔۔۔ کیا کوئی اور راستہ نہیں ہے جس سے سو فیصد زندگی بچنے کی امید ہوں۔ وہ لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ بولتا ڈاکٹر سے ایک امید مانگ رہا تھا اب تو اسکی سانس بھی اٹکنے لگی تھی یہ لفظ ادا کرتے وقت۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زریان صاحب ہم آپکی درد کو سمجھ سکتے ہیں کسی اپنے کو کھونے کا درد کیا ہوتا ہے۔ لیکن ہم آپکو جھوٹی امید نہیں دینا چاہتے۔ خود کو مضبوط کرئے آگے آپکو اپنی بیوی کو بھی سنبھالنا ہے۔ کل سے ہم انکی ٹریسمنٹ شروع کرینگے اپ

URDU NOVEL BANK

سوچھ کر اس فارم میں سائن کر دیں تاکہ ہم اپنا کام شروع کر سکے۔ وہ پیشہ
وارانہ انداز میں کہتی زریان کے دل کو دہلا گی تھی۔

زریان اپنے سامنے پڑے فارم کو کاپتے ہاتھوں سے پکڑے زارو قطار روپڑا تھا
۔ آج اسکے ہر گناہ اسے دوبارہ یاد آئیں تھے۔

ڈاکٹر مجھے جائے نماز چاہیے پلیز۔ یہ میری سانسوں کا فیصلہ ہے میں اپنے رب کے
حضور کھڑا ہو کر یہ فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ چئیر سے اٹھا ایک کونے میں جائے نماز بیچھائے پہلے دو نوافل ادا کیا پھر اپنے
دونوں ہاتھ رب کے بارگاہ میں اٹھائے بولا۔

URDU NOVEL BANK

یا اللہ میں اپنے ہر گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ میرے گناہ کی سزا میری بیوی کو مت دینا وہ تجھ سے بہت قریب تر ہے۔ آج میں جو فیصلہ کرنے جا رہا ہوں اس پر مجھے مایوس مت کرنا اسے اپنی رحمت کے سائیں میں اسکی زندگی کی حفاظت کرنا۔ تیرا یہ گناہگار بندہ تیری آزمائش پر مکمل نہیں اتر سکتا ہے میں بہت کمزور ہوں۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

سامنے ٹیبل سے فارم اٹھا کر کاپتے ہاتھوں سے سائن کرتا کیبن سے باہر نکلتا چلا گیا۔ پیچھے وہ دونوں ڈاکٹر اس خوبصورت نوجوان کے ایک ایک کاروائی کو دیکھتے کہ دیکھتے ہی رہیں گے تھے۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ کب سے سر میں اٹھتی درد کو دبائیں اردگرد لوگوں کو وحشت بھری نظروں سے دیکھتی خود میں سہمی سہمی بیٹھی تھی۔ زریان کو خود کے قریب آتا دیکھ بھاگ کر اسکے قریب گئی۔

وہ----- وہ زریان مجھے اب کشتیر چھوڑ دیں۔ وہ لڑکھڑاتی زبان سے کہتی اسکی آنکھوں کی سوجن کو دیکھنے لگی جو نمکین پانی سے بھری ہوئی تھی۔

visit for more novels:

نہیں----- ہم کہی نہیں جارہیں چلیں میرے ساتھ گھر، وہ سکینہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے سپاٹ لہجہ میں کہتا اپنے قدم آگے بڑھانے لگا تھا۔

موت آئیگی تو فنا ہو جاؤنگا-----!

URDU NOVEL BANK

کیا غم کے اس سے جدا ہو جاؤنگا۔۔!

دل تڑپے گا روہیں پکارے گی۔۔۔۔۔!

کہ آخری وقت یوں تمہم سے جائیگا۔!

تو یوں کھوں جائیگا مجھ سے۔۔۔۔۔!

جیسے آنکھوں سے او جھل ہو جائے گا۔۔!

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

میں نے کہا نہ زریان مجھے کہی نہیں جانا آپکے ساتھ - نہیں علاج کروانا مجھے اپنا
- مجھے واپس جانا ہے سمجھے آپ - وہ غصے کی حالت میں زور زور سے چیختی تھوڑی
دیر میں ہی اپنا حال برا کر چکی تھی -

وہ سکینہ کو نہ مانتا دیکھ تھک ہار کر تیز تیز قدم اٹھائے الماری کے پاس آیا تھا -
الماری کی تجوری میں موجود ایک چھوٹی سی دراز کو کھولتا اندر سے پستول نکالیں
سیدھا اپنے ماتھے کے بیچ او بیچ رکھتا سکینہ کی آنکھوں میں بے خوفی سے دیکھنے لگا -

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

کیا آپ اب بھی نہیں مانے گی میری بات؟

بولیں سکیں کیا اب بھی انکار ہے آپکا۔؟

www.urdunovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

میں نے کہا گن نیچے کریں پلیز-----میرا دل بند ہو جائے گا اس طرح خود کو نقصان نہ پہنچائے پلیز زریان وہ روتے تڑپتے گرگڑاتے ہوئے زریان کے قدموں میں بیٹھتی چلی گی تھی۔

اوکے-----اوکے میں کچھ نہیں کر رہا ہوں۔ پلیز اس طرح رونا تو بند کرے یار آپ جائے جلدی سے ریڈی ہو کر آئیں ہمیں ہاسپٹل کے لیے نکلنا ہے۔ وہ گن! واپس کبارڈ میں رکھتا جھک کر اسے دونوں بازوؤں سے تھامے اپنے قدموں سے اٹھاتا اسکی نم آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

خدا کرے میں مرجاؤں زریان----! تاکہ مجھے بار بار آپکا نیا روپ نہ دیکھنے ملے۔ اپ نے میری محبت کو ہر بار اپنے ضد کے آگے رسوا کیا ہے۔ وہ بے رخی سے کہتی زریان کو پل بھر کے لیے ڈرا گئی تھی۔ وہ تڑپ کر تیزی سے اسکے منہ پر اپنی

جائے ریڈی ہو کر آئیں میں ویٹ کر رہا ہوں آپکا۔۔۔۔۔

www.urduovelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

سکینہ کا اپریشن پورے تین گھنٹے سے چل رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں دائیں بائیں چکر لگاتا خود کو مکمل ہلکان کر چکا تھا۔

وہ صبح سے بغیر کچھ کھائے پیئے ایک ہی سمت میں ٹھہلتا خود کو مکمل تھکا چکا تھا۔ اس نے کسی فیملی ممبرز کو انفارم نہیں کیا تھا اس نے اس بار تمام مشکل حالات سے اکیلے لڑنے کی ٹھانی تھی۔ وہ تنہا اپریشن روم کے باہر دونوں گھٹنے کے بیچ سر جھکائے بیٹھا اپنے آنکھوں سے گرتے آنسوؤں سے اپنے دامن کو بھیکا رہا تھا۔ کہ ٹھیک اسی پل ڈاکٹر دعا کے ہمراہ دو اور ڈاکٹر بھی باہر آئی تھی۔

وہ تیزی سے فرش سے اٹھتا بھاگ کر انکے پاس پہنچا تھا۔ ڈاکٹر دعا می۔۔۔۔۔ میری بیوی کیسی ہے وہ ٹھیک ہے نہ وہ کمزور سی حالت میں کاپتی ہوئی آواز میں ڈاکٹر دعا سے پوچھنے لگا۔

مسٹر زریان ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ اب تو انہیں ہوش آنے پر ہی ہمیں معلوم ہوگا کہ انکی کنڈیشن کس سمت کی طرف جائے گی باقی آپ پریشان نہ ہوں اپریشن کامیاب رہا ہے۔ ڈاکٹر دعا اپنے پروفیشنل انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔ اور پیچھے زریان تھپ سے چیئر پر گرا تھا۔۔

پورے 24 گھنٹے ہونے کو آئیں تھے لیکن سکینہ کو ہوش نہیں آ رہا تھا۔ ڈاکٹر زریان پریشانی سے سکینہ کا بار بار چیک آپ کرتے آگے پیچھے گھوم رہیں تھے۔ اور وہ باہر کھڑا ٹوٹا بکھرا ہوا شخص بے چینی سے اندر کے حالات کو دیکھ رہا تھا جب اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ دروازے کو تیزی سے پیش کرتا اندر داخل ہوا تھا۔ جہاں ڈاکٹر زریان سامنے کھڑے اسے سکینہ کے پاس جانے سے روکنے کی ناکام کوشش کر رہیں تھے۔

مسٹر زریان خان آپ اندر نہیں جاسکتے ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ آپکی ضد کی وجہ سے آپکی بیوی کی زندگی خطرے میں آجائے گی۔

میں نے کہا چھوڑوں مجھے ! وہ میرے لمس کو پہچانتی ہے میں پکاروں گا تو وہ ضرور واپس آئیگی اسے آنا ہی ہوگا واپس۔ وہ مجھے تنہا چھوڑ کر نہیں جاسکتی وہ اپنا پورا زور لگائے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چھوڑو اسے۔ جانے دو اس نوجوان کو اپنی بیوی کے پاس۔

ڈاکٹر شیز جو سکینہ کے واڈ کے باہر سے گزر رہیں تھے۔ زریان کا اپنی بیوی کے لیے تڑپنا دیکھ وہاں کھڑے سارے ڈاکٹرز کو سخت الفاظ میں حکم دینے لگے تھے۔ وہ جاتے جاتے زریان کی مشکلات کو حال کرچکے تھے۔

وہ پلٹ کر ڈاکٹر شیز کو مشکور انداز میں دیکھتا تیزی سے سکینہ کے پاس پہنچا تھا اسکے بیڈ کے قریب اسکا ہاتھ تھامے جھک کر بوسہ دیتا اپنے حلق میں نمی اتارے غمزدہ لہجے میں بولا -

سکینہ میری جان اٹھ جائے اس ابدی نیند سے خدا کا واسطہ ہے جاگ جائے یار اپنے زریان اپنی محبت کیلئے میں تھک گیا ہوں اس تنہائی کی مسافت کو تہہ کرتے کرتے میں جینا چاہتا ہوں آپکے ساتھ اس زندگی کو! پلیز واپس آجائے وہ اپنا ماتھا اسکے ہاتھ پر ٹکائیں شدت سے رو پڑا تھا۔ اسکے کے پیچھے کھڑے سارے ڈاکٹرز کو اس لڑکی پر رشک ہونے لگا تھا اس نوجوان کی محبت دیکھ کر لیکن ان ڈاکٹرز کو کیا پتہ سامنے مردہ پڑی لڑکی اس محبت کو پانے کے لیئے کیا کچھ نہیں کھوئی تھی۔

زریان کے گرتے آنسوؤں سکینہ کی ہاٹ بیٹ کو آہستہ آہستہ بڑھانے لگی تھی آچانک اسکے پیر کا ایک انگوٹھا حرکت کرنے لگا تھا جس پر پہلی نظر کونے پر کھڑے ایک ڈاکٹر کی پڑی تھی تو وہ فوراً بھاگ کر زریان کو دور کرتی اسکا نفس چیک کرنے لگی۔

ڈاکٹر ہریپ ----- انکی ہاٹ بیٹ کام کرنے لگی ہے فوراً انکے ہاٹ بیٹ کی مشین سیٹ کرے۔ وہ چیخ کر کہتی سارے ڈاکٹر کو واپس ہوش میں لاتی انھیں تیزی سے ساری ہدایت دینے لگی تھی۔

مسٹر زریان میں نے کبھی محبت جیسے احساس پر یقین نہیں کیا تھا اپنی پوری لائف میں لیکن آج اپ دونوں کو دیکھ کر میں اس محبت جیسے لفظ پر ایمان لیئے

URDU NOVEL BANK

آئی ہوں۔ جو محبت آپکو موت کے دہانے سے واپس کھینچ لائے اور ایک محبوب اسکے واسطے کا بھرم رکھ کر اپنی موت کو مات دے کر اپنی زندگی میں واپس لوٹ آئیں تو وہ محبت کتنی عظیم اور منفرد ہوگی۔ میں دعا کرونگی آپ دونوں کے لیے آپ دونوں کبھی جدا نہ ہوں ایک دوسرے سے۔ وہ یہ کہتی واپس سکینہ کی طرف پلٹ گئی تھی جو اب آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھول رہی تھی۔

ہیلوں کیسی ہے آپ۔ اب کیسا فیل کر رہی ہے۔ سکینہ اپنی آنکھیں کھول کر انجان نظروں سے ساری چیزوں کو گھور رہی تھی ڈاکٹر کے آچانک سوال کرنے پر بے یقینی کے عالم میں ڈاکٹر کو دیکھنے لگی تھی۔

میں یہاں کیسے آئی۔ میرے موم ڈیڈ کہا ہے انہیں بولائیں پلیز۔ میں تو یونی گئی تھی پھر یہاں کیسے آئی۔

سکینہ ----- زریان بے اختیار ہی اسکے آواز سن کر اسکے بے حد نزدیک جا کر اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں اسکا چہرہ تھامے جھک کر بوسہ دیتا اسکی حالت کو بغور دیکھنے لگا تھا۔ جو اسے نفرت بھری نظروں سے دیکھتی خود سے دور جھٹک گی تھی۔

تم----- تم کون ہوں؟ اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی وہ غضب ناک انداز میں غصے سے چیخ کر کہتی زریان کو لڑکھڑانے پر مجبور کر گئی تھی اسے ایسا لگا جیسے اسکے پیروں سے زمین نکل گی ہوں اور سر پر آسمان گر پڑی ہوں۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ پیچھے کی طرف قدم اٹھائے دیوار سے جا لگا تھا اسکی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا اپنی محبت کو کھودینے کا ڈر اپنی بیویں سے دور ہو جانے کا ڈر زندگی اسے ایک بار پھر کس موڑ پر لاکھڑا کی تھی۔ جہاں سب پاس ہو کر بھی اس سے دور تھا۔

URDU NOVEL BANK

تیری نفرتوں نے نہیں "اجنبی نظروں نے مارا ہے۔۔۔۔۔
محبت سیکھا کر مجھے "یوں بیگانہ بنے بیٹھے ہوں

*****ZS*****

مسٹر زریان خان آپ ٹھیک ہے۔ وہ ڈاکٹر دعا کے کیمین میں انکے سامنے والی
چئیر پر ٹوٹے بکھرے حالت میں بیٹھا تھا۔

آپ سکینہ کی کنڈیشن کے بارے میں کیا بتانا چاہی تھی؟

URDU NOVEL BANK

زریان صاحب مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے انکی چھ سال کی میموری مکمل لوسٹ ہو چکی ہے۔ اور انکی حالت ایسی بالکل نہیں کہ انہیں فوری طور پر سب بتایا یا یاد دلایا جائے۔ اگر ایسا کیا ہم نے تو شاید شوکٹ کی وجہ سے وہ کومہ یا ذہنی کمزوری کے باعث وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے، دیکھے زریان صاحب میں بس اتنا کہنا چاہتی ہوں "آپکو اپنا رشتہ ان سے فلحال چھپانا ہوگا۔ اور انکے والدین کی موت کی بات بھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ سمجھ رہیں ہیں نہ میری بات کو۔؟

میں سمجھ گیا ہوں۔ باقی میں خود سب ہینڈل کر لوں گا وہ سپاٹ لہجہ میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا، ایک طائرانہ نظر ڈاکٹر دعا پر ڈالتا باہر نکل گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ہیلوں مس بیلا۔۔۔۔۔ کل تک سکینہ بی بی کا سارا سامان میرے برابر
والے کمرے میں شفٹ کروا دیں اور جیسا میں بولونگا ویسا ہی انکے ساتھ رویہ رکھنا
ہے۔ اُس ڈیٹ کلیر

یس سر۔۔۔۔۔

وہ آگے کی ساری منصوبہ بندی کرتا اپنے ملازم کو سخت تاکید کرچکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج سکینہ کی ڈسچارج تھی وہ صبح سویرے سارا سامان سمیٹ کر سکینہ کو اپنے
ہمراہ لیئے ہاسپٹل سے گھر کی طرف لوٹا تھا۔

*****ZS*****

مسٹر زریان خان میں آپ سے ہزار بار پوچھ چکی ہوں! آپ کون ہوں؟ میرا آپ سے کیا رشتہ ہے؟ اور میرے موم ڈیڈ۔ رانی کہاں ہے۔؟ مجھے بتائیں میں یہاں کیسے آئی اور مجھے کیا ہوا تھا۔؟ وہ زریان کے ساتھ گھر پہنچتے ہی اسکا کالر اپنے ہاتھوں میں جکڑتی غصے سے جھنجوڑ کر پوچھنے لگی تھی۔

visit for more novels:

سکینہ جی۔۔۔ آپ پہلے فریش ہو لیں پھر ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

نہیں مجھے ابھی اسی وقت جاننا ہے سب کچھ سمجھے تم۔ وہ ضدی انداز میں کہتی زریان کو ہتیار ڈالنے پر مجبور کر گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے میں سب بتاتا ہوں "آپ پہلے یہاں آکر بیٹھے وہ اپنے انگوٹھے سے ماتھا مسلتا ہوا صوفے کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

سکینہ اسکی بات سن کر خاموشی سے صوفے پر جا کر ٹک گئی تھی۔

میں آپکے ڈیڈ کے دوست کا بیٹا ہوں اور یہاں کچھ سال سے اپنی پھوپھو کے ساتھ رہیں رہا ہوں۔ مجھے کچھ دن پہلے ہی ڈیڈ نے آپکے اور میرے رشتے کے بابت بتایا تھا کہ آپکا اور میرا رشتہ بچپن سے ہی تہہ شدہ ہے۔۔۔ یہ ہے ہماری مانگنی کی انگوٹھی وہ اپنا ہاتھ آگے کرتا سکینہ کو انگوٹھی دیکھانے لگا جو اسنے کچھ دیر پہلے ہی اپنے ہاتھ میں ڈالا تھا اور یہ ڈیڈ نے آپکی امانت مجھے دی تھی آپکو دینے کے لیے وہ ایک رنگ سکینہ کے طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ شادی سے پہلے ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے مزاج کو جاننے کے لیے ہمارے ڈیڈ ہم دونوں کی

URDU NOVEL BANK

ملاقات کروانا چاہتے تھے۔ میں نے انکی بات مان کر آپکو یہاں لندن میں بولا لیا۔ یہ سب بتانے سے میں نے ہی آپکے ڈیڈ کو منع کیا تھا تاکہ میں آپکو سرپرائز دیں سکوں پر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ایئرپورٹ سے واپسی پر آپکی بہت بری ایکسیڈنٹ ہوگی جس کی وجہ کر آپکو ابھی کچھ یاد نہیں آ رہا ہے۔۔۔ آپ کچھ منٹھ یہاں ہمارے ساتھ رہینگے جب تک آپ مکمل ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ میں فراد انکل کو ابھی آپکی طبیعت کا بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے امید ہے آپ بھی اپنے ڈیڈ کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہینگے۔ وہ ایک ایک بات سکینہ کے سماعت میں اتارتا خاموش ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلیں آجائیں میں آپکو اپنی پھوپھوں سے ملواتا ہوں۔

URDU NOVEL BANK

ہمم۔ وہ بے خیالی میں اسے جواب دیتی اپنے جگے سے اٹھتی اسکے ہمراہ قدم سے قدم ملائیں ایک روم کی طرف بڑھی تھی جہاں ایک 40 سالہ عورت بیڈ پر بیٹھی مسکرا کر اسی کو دیکھ رہی تھی۔

بیٹا آپ آئی۔۔۔؟ آئیں میرے پاس بیٹھے۔ وہ سکینہ کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بولاتی اسے بہت پیاری لگی تھی۔ ٹرنس کی کیفیت میں اپنی گردن ہاں میں ہلائے انکے قریب جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ عورت اپنی جگہ سے اٹھ کر سکینہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں سموئے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتی مسکرا کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

بیٹی آپ بہت پیاری اور معصوم ہوں۔ آپ تھک گئی ہوں گی جا کر آرام کرئے ہم صبح بات کریں گے۔

پھوپھوں آپ بھی بہت اچھی ہیں۔ مجھے مل کر آپ سے بہت اچھا لگا۔ سکینہ یہ کہتی اٹھ کر انکے گلے سے لگی تھی۔

فلش بیک-----

زریان تقریباً دو سال سے اولڈ ہوم جایا کرتا تھا اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے وہاں انکی ملاقات رخسار بیگم سے ہوئی وہ ایک سادہ اور سچی شخصیت رکھنے والی عورت تھی۔ وہ زریان کو اپنے بیٹے کی طرح مانتی اس سے اپنے ہر دکھ درد شہر کرتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

انٹی آپ یہاں کیسے آپ تو کافی ینگ دکھ رہی ہے۔ زریان انہیں ایک بیچ پر گم سم بیٹھا دیکھ رک کر رخسار بیگم سے پوچھ بیٹھا تھا۔

بیٹا قسمت بہت ظالم چیز ہوتی ہے اچھے اچھوں کو حالات کی مار مار کر رولا دیتی ہے۔ میرے شوہر اور بیٹے کو دولت کی لالچ میں مار کر انکے بھائی مجھے اس جہنم میں پھنک کر چلے گئے " وہ اسے اپنی زندگی کے دکھ بھری کہانی بتا کر اپنا دل ہلکا کر رہی تھی۔ اسی طرح زریان کے روز کا معمول بن گیا ان سے ملنا ڈھیروں باتیں کرنا وہ انہیں اپنی بڑی بہن ماننے لگا تھا۔ زریان رخسار بیگم کو سکینہ کی ساری صورتحال بتا کر ایف کے کی پرائیویٹ جیکٹ سے فوری طور پر انہیں لندن اپنے پاس بولا لیا پھوپھو کا رول ادا کرنے کے لیے۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

سکینہ جی یہ ہے آپکا کمرہ وہ اپنے کمرے کے برابر والے کمرے کے پاس رکتا اسے بتانے لگا تھا جو کھوئی کھوئی سی کسی گہری سوچھ میں گم تھی۔

کیا ہوا آپکو کن خیالوں میں گم ہے آپ۔؟

وہ-----پتہ نہیں کیوں میرا دل ان سب باتوں کو ماننے سے انکار کر رہا ہے۔

آپ ابھی یہ سب نہیں سوچھے سکینہ! یہ سب سوچھنا آپکی صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپکے لیئے کھانا بھیجوا رہا ہوں وہ کھا کر سو جائیں۔ اب میں چلتا ہوں زریان اسے ہدایت دیتا اپنے روم کے طرف بڑھ گیا تھا۔

*****ZS*****

زریان کا کب سے ضبط کیا ہوا آنسوؤں روم میں آتے ہی ٹوٹھ کر بہنے لگے تھے ۔
اسکا جسم آگ کی تپش کے طرح جل رہا تھا وہ غصے سے پاگل ہوتا اپنے پورے
کمرے کو تھس تھس کر چکا تھا جب ان سب سے بھی اسکا غصہ کسی طور کم نہ
ہوا تو وہ واش روم میں جا کر شاور کھولے اسکے نیچھے کھڑا ہو گیا تھا ۔

کیوں ----- کیوں ختم نہیں ہوتی میری زندگی کی یہ آزمائشیں ۔ جب وہ
پاس تھی تو خود انکو اپنے سے دور کرتا گیا آج جب انکو خود کے پاس کرنا چاہتا ہوں
تو قسمت انکو مجھ سے دور کر رہی ہے ۔ میری بے بسی اس قدر ہے کہ میں انکا
محرم ہو کر بھی انھیں چھو نہیں سکتا ۔ انکو خود کے گلے سے لگا کر رو بھی نہیں
سکتا ۔

کیوں -----

کیوں -----

وہ یہ کہتا غصے اور بے بسی کی کیفیت میں سامنے دیوار پر لگی شیشے پر اتنی زور سے مکہ مارا تھا کہ شیشہ چکنا چور ہو کر اسکے کچھ ٹکڑے زمین پر اور کچھ ٹکڑے اسکے ہاتھ میں چبھ کر اسکی ہتیلی کو لہوں لہان کر گئے تھے فرش پر گرتے پانی اور زریان کے ہتیلی سے ٹپکتا خون آپس

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں مل کر ایک خوفناک منظر پیش کر رہا تھا پر اسے اپنے زخمی ہونے کی پرواہ کب تھی۔ وہ اپنے درد کو چیخ کی صورت نکالتا نیچھے بیٹھتا چلا گیا تھا۔

زندگی سے ایسا شکوہ ہے "کہ اب کوئی شکوہ نہیں

URDU NOVEL BANK

الفاظ سارے ختم "درد میرے ناقابل بیاں ہے-----

*****ZS*****

وہ ہاتھ میں ڈریس تھامے کنفیوس نگاہوں سے شلوار قمیض کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی کہ اتنے میں دروازہ بجاتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

آجائیں-----

میم یہ آپکا ڈنر-----

URDU NOVEL BANK

جی رکھ دیں ٹیبل پر۔۔۔۔

اوکے میم بیلا کھانا ٹیبل پر رکھتی ابھی جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ اپنے پیچھے سے ابھرتے سکینہ کے آواز نے اسکے قدم روک دیئے تھے۔

ناول بینک

سنیں۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جی میم۔۔۔۔ یہ کپڑے کس کے ہیں۔۔؟

سکینہ ڈریس لیئے پلنگ سے اٹھی ، فریش ہونے کی نیت سے واش روم میں گھس
گی تھی ۔ وہ تقریباً ادھے گھنٹے بعد واش روم سے نہا کر نکلی تھی پھر خود کو آئینہ
میں عجیب عجیب منہ بنائے ہر اینگل سے دیکھتی زور کا قہقہہ لگائے کہ لکھلا اٹھی
تھی۔

www.urduovelbank.com

ناٹ بیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کپڑے میں تو میں کافی کیوٹ لگ رہی ہوں۔ بس بال کی کمی ہے ۔

URDU NOVEL BANK

اپریشن کی وجہ کر اسکے بال مکمل ضائع ہو گئے تھے۔ وہ مڑ کر بیڈ پر پڑا بلیک اسٹالر اٹھاتی سر پر اچھے سے حجاب کی صورت میں لپیٹے کھانے کی ٹرے کی طرف بڑھی تھی۔ وہ سکون سے کھانا کھا کر صوفے سے اٹھتی سونے کی نیت سے بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔

*****ZS*****

visit for more novels:

فجر کی اذان کی آواز نے زریان کو بیدار کیا تھا۔ وہ پوری رات شاور کے نیچے بیٹھے کب نیند کی وادی میں گم ہو گیا اسے ہوش نہ تھا۔ اسکے زخمی ہاتھوں میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔ وہ درد کو برداشت کر کے گیلے فرش سے اٹھا "فورا خود کو فریش کرتا واش روم سے باہر نکلا تھا۔ ٹیبل سے جائے نماز اٹھا کر بیچھاتا نماز فجر ادا کرنے لگا تھا۔ وہ دعا کے لیے جیسے ہی اپنے ہاتھوں کو بلند کرنے لگا تو اسکی نظر

URDU NOVEL BANK

اپنے زخمی ہاتھ پر گی تھی جو پوری رات بھینگنے کی وجہ سے زخم گہرے اور خراب ہو چکے تھے۔

اگر سکینہ نے یہ دیکھ لیا تو پھر سوال کرینگے اور مجھے مزید جھوٹ بولنا پڑے گا جو اب مجھ سے نہیں بولا جائے گا۔ وہ پریشانی کے عالم میں خود سے بربرٹاتا اپنے انگوٹھے سے ماتھا مسلنے لگا تھا۔

visit for more novels:

یا میرے رب تو نے مجھ کمزور بندے کو کن آزمائش میں ڈال دیا ہے مجھے ہمت دینا ان حالات سے لڑنے کی۔ وہ آگے بڑھ کر دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکلیں جلدی جلدی اپنے ہاتھوں کی ڈریسنگ کرنے لگا تھا۔

*****ZS*****

وہ اپنے کمرے سے نکل کر ابھی کچھ قدم ہی چلا تھا جب اسے سکینہ کی بے چین آواز سنائی دی۔ وہ رک کر دروازے کے باہر کھڑا ان آوازوں کو غور سے سنے لگا۔ لیکن جب اسے کچھ ٹھیک نہیں لگا تو وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ لیکن سامنے کا منظر دیکھ اسکے روح فنا ہو گئے تھے۔ سامنے بیڈ پر سوئی سکینہ اپنا گردن دائیں بائیں ہلاتی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے زور زور سے کانپ رہی تھی اسکے چہرے پر آئیں پسینے زریان کو پل بھر میں ہی ڈرا گئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

وہ آگے کی بات سوچے سمجھے بغیر سکینہ کے قریب پہنچا جھک کر دونوں کندھوں سے پکڑے جھجھوڑ کر اسے جگانے کی کوشش کرنے لگا تھا

سکینہ-----؟

سکینہ ہوش میں آئیں! کیا ہوا ہے آپکو؟ آنکھیں کھولیں اپنی" کچھ تو
بولیں-----

وہ گہری نیند میں ڈوبی اذان کی آواز سے خود پر ایک کپکپی سی کیفیت محسوس کر
رہی تھی اپنے قریب کسی کی آواز سن کر جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر خود کے
قریب بیٹھے زریان کو دیکھنے لگی تھی۔ اسکی آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہیں تھے۔
وہ اسے مکمل ہوش میں آتا دیکھ سکھ کا سانس لیئے اسکی بگڑتی حالت کو بغور دیکھنے
لگا تھا۔

کیا ہوا ہے آپکو۔۔ اور رو کیوں رہی ہے آپ۔۔؟

URDU NOVEL BANK

وہ --- وہ مجھے یہ خوبصورت آواز بے چین کر رہیں ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں کچھ قیمتی احساس کھو رہی ہوں۔ میرا دل خالی پن محسوس کر رہا ہے۔ وہ نظر جھکائے اپنے ہاتھ کی ہتیلی کو دیکھتی ٹپ ٹپ آنسوں بہائے بولی۔

اوکے اس میں اتنا پریشان ہونے اور رونے کی کیا بات ہے۔ مجھے آپکے ان پریشانی کا حال پتہ ہے۔ آئیں میرے ساتھ وہ ہاتھ کے اشارے سے سکینہ کو اٹھنے کا کہتا خود واش روم میں گھوس گیا تھا۔ سکینہ جو اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی اچانک اسے واش روم میں گھستا دیکھ کنفیوز سی کیفیت میں کھڑی اپنی ہتیلی زور زور سے مسلنے لگی تھی۔

کیا ہوا رک کیوں گی آپ۔۔؟ زریان واش روم کے دروازے سے سر نکالے اسے بغور دیکھ اپنا احتجاج بلند کیا تو وہ اچھا خاصا شرمندہ ہو گئی تھی۔

وہ --- وہ زریان صاحب آپ کیا کرنے کی سوچھ رہیں ہے۔۔؟

اف سکینے آپ ادھر تو آئیں پھر بتاتا ہوں۔

وہ گھبراتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ٹھیک واش روم کے دروازے پر
جا کر روک گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینے جی۔۔ آپکو وضوں کرنے آتا ہے۔ وہ پلٹ کر اسکی طرف دیکھتا 'اس سے
پوچھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

وہ۔۔۔ وہ کل مجھ سے اندھیرے میں شیشے کا گلاس گر گیا تھا جس کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں چھوٹا سا کٹ لگ گیا ہے۔ چھوڑے اسے۔۔۔ آئیں ہم اپنا کام شروع کرتے ہیں۔

تھوڑی دیر میں ہی دونوں وضو کر کے باہر نکلیں تو سکینہ کے زبان میں کھجلی سی ہوئی تو وہ آگے بڑھ کر فوراً زریان سے پوچھنے لگی۔

visit for more novels:

اب کیا کرنا ہے زریان صاحب۔۔۔؟ بس دو منٹ رکے میں ابھی آیا وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگا تھا کمرے سے دو جائے نماز اٹھائے واپس سکینہ کے کمرے میں آیا فرش پر آگئے پیچھے جائے نماز پیچھاتا سکینہ کو پیچھے والے مسلحے پر کھڑا ہونے کا اشارہ کیا۔

URDU NOVEL BANK

اب جیسے جیسے میں نماز پڑھوں گا۔ ویسے ویسے آپ بھی پڑھیے گا ٹھیک ہے۔ وہ اسکی باتوں کو سن کر ٹرانس کی کیفیت میں اپنا سر ہلاتی نماز کے لیے کھڑی ہوگی تھی۔

زریان نماز مکمل کر کے اسکی طرف مڑا تو دیکھا وہ دعا میں لگن پتہ نہیں کیا مانگ رہی تھی۔

اب آپ۔۔۔ کیسا فیل کر رہی ہے؟

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ہمممممممم۔۔۔ اب اچھا فیل کر رہی ہوں ایسا لگ رہا ہے سب سے قیمتی چیز مل گئی ہو مجھے۔ آپ نے یہ سب کیسے سیکھا زریان صاحب۔؟

URDU NOVEL BANK

!مس سکینے -!یہ بات کبھی فرست میں بتاؤں گا آپکو

ابھی آپ آرام کرئے " اور اگر نیند نہ آئے تو نیچے آکر ناشتہ کر لیجئے گا۔

میں اب چلتا ہوں وہ سکینے کو ہدایت دیتا لمبے لمبے ڈاگ اٹھائے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ مگر پیچھے وہ اپنے سحر کو سکینے پر چھوڑتا چلا گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ --- خوشبوں یہ احساس مجھے کیوں جانی پہچانی سی لگتی ہے۔ ایسا لگتا ہے اس خوشبوں سے میرا برسوں کا تعلق رہا ہے۔

وہ سوچتے سوچتے دوبارہ نیند کی وادی میں آہستہ آہستہ گم ہونے لگی تھی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک دیوار کھینچا ہے " قسمت نے ہمارے درمیان-----!۔

اپنے اپنے حدود میں رہ کر " اپنی محبت نبھاتے رہیں گے!

***** ZS*****

اسلام علیکم...! رخسار آیا۔ کیسی ہے آپ۔؟
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

و علیکم السلام۔۔۔۔! میں ٹھیک ہوں زریان بیٹا۔ آؤں بیٹھوں۔۔۔

جی آیا۔۔ اصل میں آپ سے کچھ بات کرنی تھی ۔؟

!ہاں بولوں

وہ آیا جیسا کہ آپ جانتی ہے یہ سب ایک ڈرامہ ہے تو آپکو یہ بھی پتہ ہوگا میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں میری بیوی کی کنڈیشن ایسی نہیں کہ میں انہیں فوری طور پر سب بتا سکوں اور مجھ بد نصیب کو یہ بھی نہیں معلوم انہیں یہ سب یاد آنے میں کتنا وقت لگے وہ نظر جھکائے بیٹھا انہیں اپنے خدشات بتانے لگا۔

URDU NOVEL BANK

آپا آپ سے ایک چھوٹی سی درخواست کرنا چاہتا ہوں جب تک میری سکینہ ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک اپنے اس چھوٹے بھائی کی مدد کر دیں وہ دونوں ہاتھ آپس میں جوڑے ان سے منت کرنے لگا تھا۔

کیسی بات کر رہیں ہوں زریان! آپا بھی بولتے ہوں اور منت بھی کر رہیں ہوں میں آخری دم تک تمہارا ساتھ دونگی اس مشکل گھڑی میں تم پریشان مت ہو خدا سب بہتر کرے گا۔ وہ اسکے دونوں ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھے اسے دلاسہ دینے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اچھا چھوڑوں یہ سب - تم یہ بتاؤں سکینہ بیٹی نے ناشتہ کیا۔

نہیں وہ نماز پڑھ کر سو گئی ہے۔ وہ اٹھیں گی تو آپ دونوں ساتھ ناشتہ کر لیجئے گا
- میں چلتا ہوں

رکوں --- کہا جارہیں ہو تم - آپا مجھے باہر تھوڑا کام ہے - میں شام تک لوٹوںگا۔

تو آپ بغیر ناشتہ کرے جائینگے - آپا میں باہر سے کچھ کھاؤنگا - آپ فکر مت کرے میری۔

نہیں ہرگز نہیں! آپ دس منٹ بیٹھیں میں ناشتہ بنا کر ابھی لاتی ہوں -

پر مجھے دیر--- کوئی دیر نہیں ہوگی چپ کر کے بیٹھ جائے وہ روب سے کہتی
زریان کو حکم دیں کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی - پیچھے زریان انکی فکر دیکھ نفی
میں گردن ہلاتا مسکرانے لگا تھا۔

URDU NOVEL BANK

*****ZS*****

ہیلوں پھوپھوں -----؟

وہ چمکتی کہلکلاتی ہوئی نیچے آئی تو سامنے پھوپھوں کو دیکھ شرافت سے سر جھکائے ہیلوں کرتی انکے برابر میں ہی آکر بیٹھ گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بیٹا السلام علیکم کرتے ہیں۔ یہ ہیلوں شیلوں کیا ہوتا ہے۔

جی ----- جی پھوپھوں ----- وہ اسے شرمندہ ہوتا دیکھ فوراً بات بدل گئی کیسی ہے میری بیٹی۔ وہ اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھرتی ہوئی بولی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

ٹپھک ہوں -

آپ نے ناشتہ کیا - ؟

! نہیں۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

تو یہاں کیوں بیٹھی ہے چلیں ٹیبل پر بیٹھے میں بیلا کو کہتی ہوں آپکا ناشتہ تیار کرنے کو۔ وہ اپنے لفظوں میں ڈھیر سارا محبت سموائے بولی تو سکینہ انہیں اس طرح دیکھ کر ٹپ ٹپ آنسوں بہاتی مسکرانے لگی تھی -

URDU NOVEL BANK

ارے ارے میرا بچا رو کیوں رہا ہے۔ وہ کھینچ کر سکیںہ کو خود سے لگائے اسکے
آنسوؤں پوچھتی فکر مندی سے بولی تھی۔

پھوپھوؤں آپ بہت اچھی ہے۔ بلکل میری ماما کی طرح آئی لو یوں۔۔

آئی لو یو ٹو میری جان۔ رخسار بیگم پیار سے اسکا ماتھا چومتی سکیںہ کو خود کے ہمراہ
لیئے ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھی تھی جہاں انکے کہنے پر بیلا پہلے سے ہی ناشتہ لگا
چکی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ناشتہ کرنے کے دوران اسے آچانک زریان کا خیال آیا تو وہ اپنے چہرے پر شرم
اور جھجک کی لالی سجائے سامنے بیٹھی رخسار بیگم کو دیکھ کر بولی۔

URDU NOVEL BANK

پھوپھو --- وہ --- وہ زریان نہیں دکھ رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی پورے گھر میں
سکینہ کی نظر سے کسی کو تلاش کرتے محسوس کر چکی تھی۔

بیٹا زریان شام تک گھر واپس آئیگا۔ کچھ چاہیئے تھا آپکو کیا؟

نہیں وہ میں ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔ اسکا چہرہ پل میں ہی کھیلنے لگا
مرجھایا پھول بن گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

وہ کچن میں کھڑی خانساماں کو بڑے غور سے کھانا بناتے دیکھ رہی تھی۔ سکینہ کے قدم بے اختیار ہی کچن کے طرف بڑھے تھے۔

مس بیلا یہ آپ کیا بنا رہی ہے۔؟

میڈم میں سر کی فیورٹ بیف بریانی بنا رہی ہوں۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

زریان صاحب کے لیے؟ وہ سوال کرے بغیر نہ رہ سکی تھی۔

جی --- میم

URDU NOVEL BANK

مس بیلا آپکے سر کو بیف نہیں چکن بریانی پسند ہے۔ آپ ہٹے میں بناتی ہوں۔ وہ ٹرانس کی کیفیت میں کہتی بیلا کو کاؤنٹر سے سائیڈ کر گئی تھی

وہ تیز تیز کسی ماہر باورچی کی طرح ہاتھ چلاتی کھانا بنانے لگی تھی بغیر خود کی ذہنی حالت کی طرف توجہ دیے۔

بیلا کاؤنٹر کے سائیڈ میں کھڑی آنکھیں پھاڑے سکینہ کی ایک ایک حرکت دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میم --- میم یہ اپ کیا کر رہی ہے اگر سر نے آپکو کچن میں کام کرتا دیکھ لیا تو مجھے بہت ڈانٹے گئے۔ وہ اپنے پیچھے سے کسی کی آواز سن کر ہوش کی دنیا میں

URDU NOVEL BANK

واپس لوٹی تھی چھوری اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر سیدھا پیر پر گرتا اسے زخمی کرچکا تھا۔

اے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔ میں یہاں کیسے آئی اور یہ۔۔۔۔۔ یہ میں کیا کر رہی ہوں مجھے تو کھانا بنانا نہیں آتا پھر یہ سب کیسے۔؟ اسکے ذہن میں آچانک پرانی یادوں کا عکس چھانے لگا جس میں کوئی تصویر اپنی شناخت نہیں دیکھا رہی تھی۔ اسکے سر میں ایک بھیانک درد کی لہر اٹھی تو وہ سر اپنے ہاتھوں سے پکڑے چیخ کر نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی اسکی بلند ہوتی چیخو پکار پورے گھر میں گونجنے لگی تھی وہ اسی طرح چیختے چیختے بیہوش ہو کر فرش پر گر پڑی تھی۔

URDU NOVEL BANK

زریان جو ابھی گھر واپس لوٹا تھا۔ دروازے پر ہی اسکی چیخوپکار سن کر بھاگتے ہوئے کچن کی طرف آیا۔ سکینہ کو اس حالت میں فرش پر پڑا دیکھ بیلا کو خونخار نظروں سے دیکھتا سکینہ کی طرف بڑھا۔

سکینہ۔۔۔۔۔ سکینہ۔۔۔ وہ پریشانی کے تاثرات چہرے پر سجائے اسکے گال تھپتھپانے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مس بیلا کیا ہوا ہے انہیں؟

سر وہ۔۔۔۔۔ وہ میم خود ہی آکر اپکی پسند کا کھانا بنانے لگی۔ جب میں ان کو منع کمری تو وہ کچھ بڑبڑاتے ہوئے اپنا سر پکڑے چیخنے لگی۔ ابھی وہ مزید کچھ اور کہتی سامنے سے رخسار بیگم کو آتا دیکھ خاموش ہوگی تھی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

بیٹا زریان یہ سب چھوڑوں ابھی بیٹی کو روم میں لئے جاؤ میں نے ڈاکٹر کو فون کر دیا ہے۔ اپنے پیچھے سے رخسار بیگم کی آواز سن کر وہ فوراً جھک کر اسکے بیہوش وجود کو اپنے ہانہوں میں اٹھائے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اندھیرے راستوں میں امید کا دیا ضرور جلتا ہے۔

تاریکی رات کو مٹانے کے لیے سورج ضرور اگتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

وہ سکینہ کو آرام سے بیڈ پر منتقل کرتا فوراً اپنے جیب سے رومال نکالے اسکے زخمی پیروں پر احتیاط سے باندھنے لگا تھا سکینہ کے پیر سے تیزی کے ساتھ بہتے خون کو دیکھ وہ اپنے کمرے میں پریشانی سے چکر کاٹ رہا تھا۔ جب ایک دم سے کمرے کا دروازہ کھولا اور ڈاکٹر دعا چہریں پر سنجیدگی سجائے اندر آئی تھی۔

زریان صاحب آچانک کیا ہوا ہے انہیں؟ وہ چیک آپ کے دوران ہی زریان سے پوچھنے لگی۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپتہ نہیں ڈاکٹر یہ سب آچانک کیسے ہو گیا۔

انہیں دوامی وقت پر دے رہیں ہے آپ؟

URDU NOVEL BANK

!ہاں میں نے تو دی تھی۔ کیا آپ نے خود دیا تھا۔؟

نہیں۔۔۔۔! میں نے خود نہیں دیا۔

اچھا۔۔۔ پھر یہ ذمہ داری آپ نے کسے دی ہے۔؟

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

!وہ۔۔۔ اپنے ملازم بیلا کو۔

ہمممم۔۔۔۔۔ بولائے انھیں یہاں۔۔۔!۔

URDU NOVEL BANK

تھوڑی دیر میں ہی بیلا ڈاکٹر اور زریان کے سامنے سر جھکائے کھڑی اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لیے مسلسل ہاتھ مسل رہی تھی چہرے پر ندامت کے اثار نمایاں تھے۔

مس بیلا آج آپ نے مس سکینہ کو دوائی دی تھی۔؟

نہی۔۔۔۔۔۔ نہیں ڈاکٹر وہ میں نے کہا تھا ان سے پر وہ صاف انکار کر گئی دوائی لینے سے وہ کاپتی آواز میں زریان کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مس بیلا میں مر گیا تھا۔ جو آپ نے مجھے کال کر کے اس بات سے آگاہ نہیں کیا۔ آپ جانتی ہے دوائی ہی انکی زندگی بچا رہی ہے اور آپ۔۔۔۔۔ آپ کیسے لا پرواہی کر سکتی ہے۔

کیسے -----

کیسے -----

آخر کیسے-----؟ وہ غصے سے پاگل ہوئے جا رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑی لڑکی کو مار ڈالتے وہ اپنے سامنے پڑی ہر چیز کو غصے سے تھس تھس کرتا چیخے جا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ریلکس مسٹر زریان اس غلطی کی وجہ کر ایک بات تو معلوم ہوگئی ہے کہ انکی میموری میں چھ سال کی یادیں ابھی بھی گردش کر رہی ہے۔ بس تصویرے دھندلی ہے آپ انھیں تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے اپنی خوبصورت لمحات یاد دلائے باقی رب کی جو رضامندی ہوگی وہی ہوگا۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں زریان انکی ذہین پر آپکی باتوں سے دباؤں نہ پڑے۔ میں نے انھیں نیند کا انجیکشن لگایا ہے

URDU NOVEL BANK

- اب انکی آنکھ صبح ہی کھولے گی اس بات کو لیکر زیادہ پریشان مت ہو جائیے گا
"آپ لوگ! اب میں چلتی ہوں"

*****ZS*****

! اب کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہی ہوں جاؤں یہاں سے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اوکے سر۔۔۔ وہ یہ کہتی ایک دم کمرے سے بھاگی تھی۔

زیران آگے بڑھ کر دروازہ بند کرتا آہستہ آہستہ قدم اٹھائے سکینہ کے برابر میں
آکر لیٹ گیا تھا۔ وہ کروٹ لے کر اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا اپنا ہاتھ اسکے

URDU NOVEL BANK

چہریں پر رکھے انگوٹھے سے ہلکے ہلکے گال سہلاتا جھک کر ماتھے پر بوسہ دیتا پھر آنکھوں کو باری باری چومتا پھر گال کو اپنے لبوں سے چھوتنا بیچھے ہوا تھا۔

آپ نے تو آج میری جان ہی نکال دی یار۔ اتنا کون ڈراتا ہے اپنے معصوم شوہر کو۔ جب سے اپ میری زندگی میں آئی ہے تب سے ٹوچر ہی کمری جا رہی ہیں مجھے۔ اب خود سیدھا لیٹا سکیں کا سر اپنے سینے پر رکھتا اسکا اسکارف کھولنے لگا تھا جو وہ اکثر بال نہ ہونے کی وجہ سے لپٹ کر رکھتی تھی۔ اسکارف کو اس کے سر سے جدا کر ایک کونے پر رکھتا سائیڈ ٹیبل پر پڑے تیل کی بوتل اٹھائے ہتیلی پر تھوڑا سا تیل ڈالیں اس کے سر پر ہلکے ہاتھوں سے یوہی لیٹے لیٹے مالیش کرنے لگا تھا۔

آپ کو پتہ ہے سکیں ابھی تو میں آپ کو اپنے نزدیک رکھ سکتا ہوں لیکن جب آپ ٹھیک ہو جائیں گی تو مجھے اس پل سے ڈر لگتا ہے جب آپ مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ

جائینگی لیکن میں پھر بھی چاہتا ہوں اب جلد سے جلد ٹھیک ہو جائے۔ میں آپکو اپنے گناہوں کی سزا کاٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔

میں نے سنا تھا اب جب کسی کی گناہوں کی ڈھیلی رسی کو مضبوطی سے کھینچتا ہے تو اس گناہ کی سزا اسکے پیاروں کو دیتا ہے اسکے لیے ایک آزمائش بنا کر جو اسکے بے حد قریب ہوتا ہے۔ جس میں اس شخص کی جان بستی ہوں۔ میں نے اپنی سزا بھگتی ہے آپکے۔ اور اولاد کی ناقدری کر کے اپنے سکون کو خود برباد کیا اپنے خوشیوں کو خود کھایا ہے۔ جانتا ہوں آپ ٹھیک ہو کر واپس مجھے سے دور چلی جائینگی۔ لیکن اب آپکی مرضی پر آپکا زریان اپنا سر جھکا دے گا۔ خوشیوں پر آپکا بھی مکمل حق ہے میری جان۔ آج میں نے اتنے سال بعد اس سکون کو محسوس کیا ہے جو صرف آپکی محبت بھری پناہوں میں ہے پھر پتہ نہیں کب یہ سکون مجھے میسر ہوں۔ وہ بے خیالی میں اسکے چہرے کو تکتا ہوا بول رہا تھا پر اسکے آنکھوں سے گرتے آنسوؤں اسکے بے بس ہونے کا پتہ دیں رہیں۔ اسے آج سمجھ آیا تھا

تم دور ہو کر بھی میرے بہت پاس ہوں۔۔۔۔۔

میری دھڑکنیں تیری موجودگی کا پتہ دیتی ہے۔

www.urduovelbank.com

*****ZS*****

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

جی بہتر پھوپھو۔۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

مس سکینے میں پوچھ سکتا ہوں آپ اتنی جلدی کیوں جانا چاہتی ہے؟ وہ مجھے دل کے ساتھ پوچھتا اب ناشتہ سے اپنا ہاتھ روک چکا تھا۔

زریان مجھے اپنے مام ڈیڈ کی یاد آرہی ہے۔ اس لیے جانا چاہتی ہوں اور ویسے بھی مجھے آئیں ایک ماہ ہو گیا ہے۔ اور اس طرح اچھا نہیں لگتا بغیر کسی رشتے کے اتنے دن یہاں رہنا اور آپ میرے لیے خامخا پریشان ہوتے ہیں میرا اتنا خیال کرتے ہیں۔ مجھے اپنے وجہ سے آپ دونوں کو پریشان دیکھ کر اچھا نہیں لگتا۔ وہ شرمندگی سے سر جھکائے بول رہی تھی۔ ابھی رخسار بیگم کچھ کہتی اس سے پہلے ہی زریان انھیں آنکھوں سے ہی خاموش رہنے کا اشارہ کر دیتا ہے۔

ٹھیک ہے۔۔ میں انکل سے پہلے بات کر لوں پھر آپکی ٹکٹ کنفرم کروا دوں گا۔ وہ سکینے کو اپنے خیالات سے آگاہ کرتا اٹھ کر باہر نکل گیا تھا۔

سکینہ اسے ناشتہ چھوڑ کر باہر جاتا دیکھ پریشان نظروں سے اپنے برابر بیٹھی رخسار بیگم کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

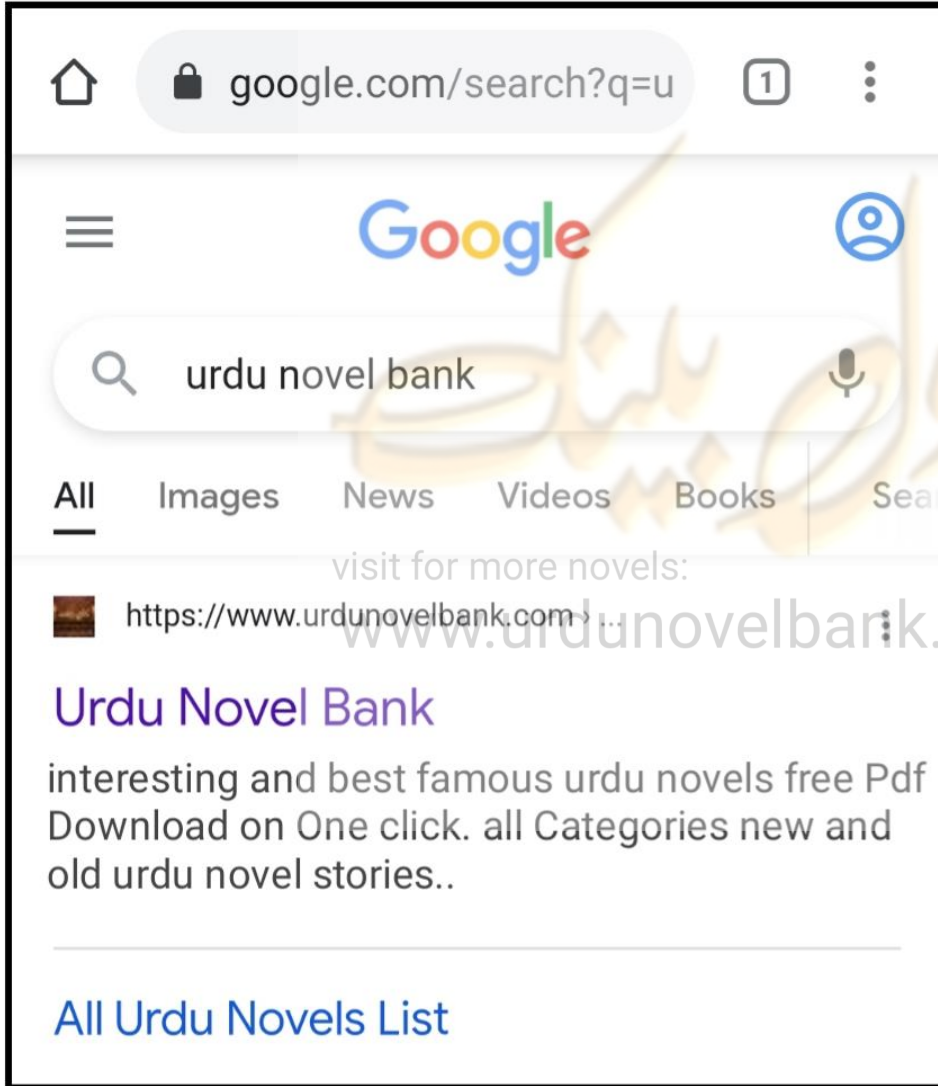
انہیں کیا ہوا پھوپھو؟ کچھ نہیں میری جان آپ یہ دوائی لے کر اپنے کمرے میں ریٹ کرے۔ زریان بیٹا آپکو شام تک بتادیں گا پریشان مت ہوں وہ سکینہ کا ماتھا چومتی اسے بہلانے لگی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی ٹینشن اسکے لیے زہر ہے۔ چلیں شاباش جا کر آرام کرے دیکھیں آپکے پیر کا زخم بھی ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے۔۔۔

جی پھوپھو۔۔۔۔۔ وہ رخسار بیگم کی بات مانتی اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی تھی۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

وہ پورا دن روڈ پر پریشان حال پھرتا رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کس طرح سکینہ کو جانے سے روکے۔ وہ ابھی سوچھوں میں گم ہی تھا کہ اسکے جیب میں پڑا موبائل رنگ ہوا تھا جو اسنے ہاتھ ڈال کر فوراً جیب سے نکالتا چیک کرنے لگا تھا جس پر کمپنی کی طرف سے بہت ساری وائس میسجز آئی تھیں۔ اسکرول کرتے ہوئے اچانک ایک میسجز پر اسکے چلتے ہاتھ روکے تھے۔ وہ مسج کئی سال پہلے فراد صاحب سکینہ کے لیے بھیجے تھے۔ وہ وائس مسج فوراً کسی کو بھیجتا کچھ تبدیلی کرنے کا حکم دیں رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

سکینہ جی کہا ہے آپ۔ وہ دروازے سے اندر داخل ہوتا بے چینی سے سکینہ کو پکارنے لگا۔

اسکی آواز سن کر سکینہ کے ساتھ ساتھ رخسار بیگم بھی باہر آگئی تھی۔

کیا ہوا بیٹا کس بات کا شور ڈالا ہوا ہے۔۔۔ پھوپھو سکینہ کے ڈیڈ نے پیغام بھیجا ہے۔ یہ سن لیں

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

وہ اپنا موبائل اسکے ہاتھ میں تھامتا واٹس اون کر گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

میری پیاری ڈول کیسی ہے - میری جان اپنے مام ڈیڈ کو بہت یاد کر رہی ہوگی نہ -
سوری بیٹا ہم اپکو بغیر بتائیں چھ ماہ کے لیے یورپ جارہیں ہیں آپ اپنا اور زریان
بیٹا کا خیال رکھے گا انھیں اکیلا مت چھوڑیے گا ہم آپ سے واپسی پر ملاقات
کرنے گے۔ خوش رہیں بیٹا خدا حافظ

زریان نے اس مسج سے رانی - اذان - حج - اپنی شادی کے متعلق ہوی بات کو
کاٹ کر ایک چھوٹی سی وائس کلپ بنوائی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ وائس سن کر پاس کھڑی رخسار بیگم کے گلے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر
رودی -

تو۔۔۔ زریان جو سامنے کھڑا اسے روتا دیکھ رہا تھا۔ بچوں جیسی شکایت کرتا دیکھ اپنی مسکراہٹ روکنے کے لیے اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبا گیا۔

کوئی بات نہیں سکینہ جی ہم بھی ان چھ مہینوں میں بہت انجوائے کریں گے۔ ایکو
میں پورا لندن گھماؤں گا۔

سچی ----- وہ مڑ کر اسے دیکھتی دلچسپ انداز میں پوچھتی بچوں کی طرح خوش ہونے لگی تھی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

ان چھ ماہ میں سکینہ زریان خان کے بہت قریب آگئی تھی اور اس کا پورا کریڈٹ زریان کو جاتا تھا۔ وہ ہر طریقے سے اس کا خیال رکھتا اسے وقت پر میڈیسن کھلاتا تکلیف کے وقت اسکے قریب رہتا وہ اپنی خواہش پوری کرنے کی وجہ کر اسے اپنا گرویدہ بنا چکا تھا۔

وہ چھت پر کھڑا اپنے اور سکینہ کی پرانی یادوں کو تازہ کر رہا تھا۔ جب اسے اپنے پیچھے سکینہ کی خوشبو محسوس ہوئی۔ وہ آنکھیں بند کر کے اس دلفریب خوشبو کو اپنے سانسوں میں اتارتا ایک گہرا سانس بھرتے ہلکا سا مسکرایا تھا اسے اپنے آس پاس ہر وقت یہی خوشبو تو چاہیے تھی۔ جب وہ قدم بہ قدم اٹھائے ٹھیک اسکے برابر میں آکھڑی ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

بلیک کُرتا پاجامہ پہینے - کھلی گھنی کمر تک آتی حسین زلفیں جو ہواؤں کے تیز جھونکے سے مسلسل پیچھے کی طرف رقص کرتی ایک اوارہ لٹ بار بار چہرے پر چپکے سے شرارات کر پھر بالوں کی اوٹ میں چھپ جاتی - صاف و شفاف چہرے جو سفید رنگ لینے چاند کی طرح چمک رہیں تھے۔

ان چھ مہینوں میں زریان کی محنت سے سکینہ کے بال کافی لمبے گھنے ہو گئے تھے روز رات کو چھپ کر اسکے کمرے میں جاتا سکینہ کے سر پر تیل لگتا پھر اسے اپنی پناہوں کی قید میں جکڑے گہری نیند اپنے خوابوں کی وادی میں گم ہو جاتا تھا اور فجر کے قریب اسکے جاگنے سے پہلے اپنے کمرے میں واپس لوٹ آتا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

زریان کو لگا آج وہ اسے مکمل قتل کرنے کا ارادہ لینے بیٹھی ہے - وہ اپنے ابھرتے جسبات کو دل میں دبائے فوراً اپنا رخ موڑ گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

کس لیئے آئی ہے یہاں۔؟

آپ کو دیکھنے آئی ہوں آخری بار۔ پھر پتہ نہیں دوبارہ کب ملاقات ہوں۔

ہمممم۔۔۔ پر کیا یہ ضروری ہے۔؟

وہ زریان کے سوال پر کچھ نہ بولی بس خاموشی سے چاروں طرف اندھیروں میں
ڈوبے اس ماحول میں سامنے جلتے ایک واحد لال بلب کو دیکھتی رہی۔

کیا میں نے زیادہ مشکل سوال کر لیا آپ سے سکینہ۔؟

URDU NOVEL BANK

پھر سے وہی خاموشی تھی سامنے کھڑی لڑکی کے زبان پر! لیکن اس بار وہ پلٹ کر زریان کے اداس آنکھوں میں چھانکتی اسکے نم آنکھوں کو بغور دیکھنے لگی۔

آپ جانتی ہے ایک انسان اصل میں کب مرتا ہے۔؟

جب اسکے اپنے رشتے اس کے موجودگی۔ حق اور احساس سے مکمل بے نیاز ہو جائے۔ جب وہ اس ہجوم بھری دنیا میں اکیلا کھڑا اپنی محبت "اپنوں کا انتظار کر رہا ہوں اور اسے یہ تک نہیں پتہ کہ اسکے اگلے سانس تک وہ مجھ تک پہنچے گی یہ نہیں۔ اس اندھیری شام کی طرح وہ بھی زندگی کی کالی تاریک میں ڈوبے نڈھال وجود کے ساتھ کھڑا اس امید میں کہ ایک دن وہ اسکی زندگی کی روشنی لیئے اسکے بے جان جسم میں روح پھونکنے ضرور آئیگی۔ اور اپنے محبت کے رنگوں سے اسے دوبارہ زندگی کی طرف لائے گی۔ وہ بدنصیب انسان اس ایک روشنی کے تلاش میں

URDU NOVEL BANK

کھڑا خود مکمل اندر سے مار چکا ہوتا ہے۔ تب وہ شخص زندگی کی دہلیز پر کھڑا خود کو مرا ہوا سمجھتا ہے۔

سکینہ ایک بار کا مرنا ہزار بار کے مرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ اس میں تکلیف اور اذیت کم ہوتی ہے۔

زیران یہ کسی باتیں کر رہیں ہے آپ۔ اچھی بھلی زندگی ہے آپکی اور کون سی تکلیف کس اذیت کی بات کر رہیں ہے۔؟ مجھے آپکی بات بالکل سمجھ نہیں آرہی ہے۔ وہ اسکے پشت پر کھڑی اسکی آواز میں گھلی نئی واضح طور پر محسوس کرپارہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

زریان اسکی بات سن کر زور کا کہہاں لگائیں ہنس پڑا تھا اسکی ہنسی کھوکھلی اور ہر احساس سے عاری تھی۔۔۔۔! اسکی ہنسی میں آج درد ہی درد تھا۔ سکینہ ڈر کے مارے ایک قدم پیچھے لیتی آنکھیں پھاڑے زریان کو دیکھنے لگی۔ جو اپنی دونوں باہیں ہوا میں پھیلائے گہرے گہرے سانس کھینچ رہا تھا۔

آپ کو پتہ ہے سکینہ زندگی اور موت کے درمیان کتنا فرق ہے۔؟ صرف ان سانسوں کا فرق ہے۔ اگر یہ سانسیں بند ہو جائے تو زندگی موت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور کل آپکے دور جاتے ہی میری سانسیں چھین جائے گی۔ میری زندگی موت کے سناٹے میں چلی جائے گی۔ جہاں صرف گھٹن ہی گھٹن ہوگی۔

زریان کی کہی ایک ایک باتیں سکینہ کے ذہن میں دو شبی بنانے لگی تھی جو مکمل دھندلی تھی مگر اسکے ذہن میں چلتی شبی سامنے کھڑے وجود سے ملتی جلتی

URDU NOVEL BANK

تھی وہ اپنا سر پکڑے زریان کے طرف آہستہ آہستہ قدم بڑھانے لگی اسکے قدم میں لڑکھڑاہٹ اور جسم میں کپکپاہٹ واضح دیکھائی دیں رہیں تھے۔ اس کے آنکھوں سے آنسوؤں بے اختیار ہی بہنے لگے تھے۔ وہ اپنا کپکپاتا ہاتھ اسکے ہچکولے کھاتے وجود پر رکھتی زریان کو اپنی سانس روکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

یان-----!-----

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ جو سانس روکے اسکے بولنے کا انتظار کر رہا تھا اسکے منہ سے یان نام سن کر ایک ہی جھٹکے سے مڑا تھا۔ سکینہ اتنا کہہ کر بے جان وجود کے ساتھ اسکے بانہوں میں جھول گئی تھی۔ اسکا جسم آہستہ آہستہ ڈھنڈا پڑنے لگا تھا۔ یعنی سکینہ اسکے جسباتی باتوں سے بری طرح متاثر ہوئی تھی یہ سوچھ ہی اسکے اوسان خطا کر رہیں تھے وہ غصہ سے پاس پڑا ٹیبل پر زور دار لات مارتا اسے دور پھینک چکا تھا۔

سکینہ --!۔ اٹھیں پار

پلیز اٹھ جائے۔۔۔۔۔

اسکے جسم کو مزید ٹھنڈا پڑنا دیکھ جھک کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھائیں چھت کی سرڑھیوں تیز تیز پھلانگتا نیچھے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

تتا چھے آپے روم کی طرف بڑھ لیا تھا۔

*****ZS*****

URDU NOVEL BANK

رات کی آدھی پہر تھی۔ جب سکینہ کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے کمرے میں ہونے کا گمان ہوا وہ اسی طرح لیٹے لیٹے پورے روم میں اپنی نظر گھماتی اٹھ بیٹھی تھی۔

وہ --- وہ مجھے ڈھونڈتا ہے۔ اپنے ہر سوال کا جواب وہ تیزی سے بیڈ پر سے اترتی اپنے الماری کے طرف بھاگی تھی۔ اپنا ایک ایک سامان نکالے کچھ تلاش کرنے لگی تھی۔ پر اسے کچھ نہ ملا۔

visit for more novels:

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی اور دبے قدموں کے ساتھ زریان کے کمرے کے طرف بڑھی تھی آہستہ سے دروازے کو پیچھے کی طرف ڈھکیلتی، کھولے دروازے سے اندر جھانکنے لگی۔ جب اسے اس بات کا پورا یقین ہو گیا کہ زریان اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے تو وہ فوراً سے کمرے کے اندر گھستی تیزی سے دروازہ لاک کر گئی تھی۔ اب اس کا رخ اسکی الماری کے طرف تھا۔ وہ ایک ایک

URDU NOVEL BANK

سامان نکالتی اپنے ذہین میں آئیں سوال کا جواب تلاش کرنے لگی تھی۔ جب اسکی نظر اپنے پاسپورٹ پر پڑی تو اسکی آنکھیں حیرت کے مارے پوری کھل گئی تھی۔ وہ اسی طرح پاگلوں کی طرح سارا سامان چیک کر رہی تھی جب اسے کیسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ سارا سامان ویسے ہی رکھتی اپنے ہاتھوں میں کچھ پیپرس لیے کھڑکی کے راستے باہر نکل گئی تھی۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

صبح کے چھ بج رہیں تھے۔ سکینہ نماز ادا کرنے کے بعد سوئے پر بیٹھی کیسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی جب وہ آچانک سے ناک کرتا کمرے کے اندر آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

آپ یہاں بیٹھی ہے اور نیچے ہم ناشتے پر آپکا ویٹ کر رہیں تھے۔ جب آپ نیچھے نہیں آئی تو میں آپکا ناشتہ اپر لے آیا۔ یہ پکڑے جلدی سے ناشتہ کرائے پھر اٹھ کر تیار ہو جائیگا ہمیں ایر پورٹ کے لیے نکلنا ہے دس بجے تک۔ اور یہ عبایا ہے اسے پہن لیجئے گا وہ ایک سفید رنگ کا خوبصورت سا عبایا تھا جو زریان اسکے ہاتھ میں تھامائے بولا تو وہ ٹکٹکی باندھے کبھی اسے دیکھتی تو کبھی عبایا کو۔

یہ۔۔۔ یہ مجھے پہنا نہیں آتا۔۔۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کوئی بات نہیں آپکی مدد کردونگا حجاب کرنے میں۔

زریان یہ ضروری ہے کیا؟

URDU NOVEL BANK

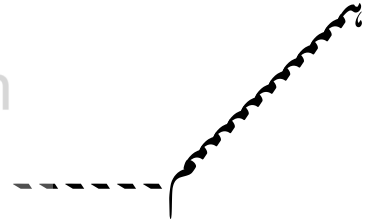
جی بلکل - عورت کی شخصیت پردے میں خوبصورت لگتی ہے - اور مسلم گھرانے سے ہونے کی پہچان رکھتی ہے -

ٹھیک ہے اگر آپکی خوشی اسے پہنے میں ہے تو میں پہن لوں گی -

آپ ناشتہ کرائے جب تک میں ایک کام لیپٹا کر آتا ہوں -

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



وہ سکینہ کو کچھ دیر کا کہہ کر واپس ٹھیک آدھے گھنٹے بعد لوٹا تھا -

ہاں تیار ہوں۔ آپ حجاب کرنے میں مدد کر دیں میری۔

www.urduovelbank.com

پہلے آپ یہ گاؤں پہن کر آئیں ؟

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ گاؤں ہاتھ میں پکڑے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

دیکھے ٹھیک لگ رہا ہے سکینہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلتی اسے سامنے کھڑا دیکھ
آگے بڑھ کر زریان سے پوچھنے لگی ۔

ہمممممم --- ادھر آئیں ---

وہ خاموشی سے چلتی ہوئی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی ۔

اس کپڑے سے اپنے سر کو مکمل طریقے سے ڈھانپے
visit for more novels.
www.urduovelbank.com

وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے بلیک ہیڈ کو سکینہ کے ہاتھ میں تھامتا اسے پہنے کا طریقہ
بتانے لگا ۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ پہلے اپنے سارے بالوں کو سمیٹ کر ایک جوڑا بناتی پھر اپنے سر کو ہیڈ سے کور کرنے لگی تھی ۔

ٹھیک ہے ۔

وہ اسکے بالکل نزدیک کھڑا اسکے سر پر کسی مہارت کے طرح حجاب کرنے لگا جس کا ہر انداز دیکھ کر سکینہ کو کافی حیرت ہوئی تھی ۔ اسکا خیال رکھنا ۔ اسکی محبت سکینہ کو کوئی اور ہی جہان لے جاتی تھی ۔

ہوگیا۔۔۔ بس باہر نکلتے وقت اس سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیجئے گا ۔ میں بس دس سے پندرہ منٹ میں آیا ۔ آپ ایک بار پھر اپنا سامان چیک کر لے ۔ وہ سکینہ کو

URDU NOVEL BANK

حکم دے کر تیز تیز قدم اٹھائے رخسار بیگم کے پاس جانے کے لیے کمرے سے نکلا تھا۔

*****ZS*****

رخسار بیگم اداس سی بیٹھی اسکا انتظار ہی رہی تھی۔ جب وہ کھانستے ہوئے انکے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

وہ زریان کو دیکھ کر فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ انکے چہرے پر پریشانی کے اثار نمایاں تھے۔

URDU NOVEL BANK

آپا ادھر آکر بیٹھیں مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ وہ کمرے میں پڑے صوفے کے طرف اشارہ کرتا خود ایک طرف جا کر بیٹھ گیا تھا۔

وہ کمزور قدم مجھے چہریں کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھ گئی تھی۔

میں آپکو کچھ بتانا چاہتا کچھ امانت ہے جو آپکے پاس رکھوانا چاہتا ہوں۔ کیا آپ میری اس امانت کو اپنے پاس رکھیں گئی۔ وہ انکھوں میں امید لینے انکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رخسار بیگم اسکی اداس انکھوں میں دیکھ اپنی گردن ہاں میں ہلاتی سر جھکا گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

آپا میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔؟

کیسا فیصلہ بیٹا۔۔؟

میں سکینہ کو انکی تمام جائیداد واپس کر کے انھیں ائیر پورٹ چھوڑ کر سیدھا پولیس اسٹیشن جا کر سکینہ کے ساتھ کی گئی ہر جرم ہر ذاتی کا اقرار کر کے خود کی گرفتاری دونگا۔ بس آپ سے گزارش ہے جب سکینہ ٹھیک ہو جائے تو میری وہ امانت انہیں دے دیجئے گا جو میرے کبارڈ کے تیسرے دراز میں رکھا ہے اور اس دراز میں ایک قانونی کاغذ بھی ہے جس میں لکھا ہے وہ اپنی مرضی سے طلاق کے حق کو استعمال کر سکتی ہے۔

پر بیٹا وہ ٹھیک نہیں ہے اسے وہاں ملازموں کی زبانی اگر کچھ پتہ چل جائے گا۔
تو پھر سے اسکی حالت بگڑ سکتی ہے۔

نہیں آیا۔۔۔۔۔۔ میں نے سب کو سمجھا دیا ہے کوئی گڑبڑ نہیں ہوگی میں نے آپکی بھی کل کی ٹکٹ کروادی ہے آپ واپس یہاں سے جاسکتی ہے۔۔ اگر میں یہاں رہتا تو کبھی آپکو جانے نہیں دیتا۔ شکریہ اپنے میرا پیوں کے طرح ساتھ دیا ہے میں زندگی بھر آپکا احسان نہیں بھول پاؤں گا وہ جگہ سے اٹھ کر اسی طرح سر جھکائے اپنے آنسوؤں صاف کرتا سکیپہ کے روم کی طرف بڑھا گیا تھا۔

*****ZS*****

چلیں۔۔۔۔۔ سکینہ وہ روم میں انٹر ہوتا اونچے آواز میں بولا تھا۔۔

ہاں۔۔۔ میں تو کب سے تیار بیٹھی ہوں۔

اچھا سنئے یہ ایئرپورٹ کے کچھ ضروری پیپرز ہے جلدی سے سائن کر دیں ویسے بھی ہمیں نکلنے میں دیر ہو رہی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ دیں ادھر۔ وہ اسکے ہاتھوں سے پیپر چھینتی پڑھنے لگی تھی جب زریان اسے جلدی کا بول کر سائن کرواتا دوبارہ اسکے ہاتھ سے وہ پیپر چھین کر چپکے سے اسکے بیگ میں ڈالتا فوراً سے بیگ کی زب بند کر چکا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں رخسار بیگم سے مل کر ایئرپورٹ کے لیے نکل گئے تھے۔

*****ZS*****

دونوں گاڑی میں سوار آئروپورٹ کی طرف بڑھ رہیں تھے۔ جب زریان کی آنکھوں سے زارو قطار آنسوؤں گرنے لگے وہ نامحسوس انداز میں بار بار بازوؤں سے اپنی آنکھیں صاف کرتا سامنے دیکھ کر ڈرائیونگ کرنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

سکینہ بے پراہ سی بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی مگر اسکی ساری توجہ برابر میں بیٹھے شخص کے آنکھوں سے گرتے آنسوؤں پر تھی۔ وہ تیزی سے موڑ کر اسے بغور دیکھنے لگی۔

آپ رو رہیں ہوں۔۔؟

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

نہیں۔۔۔۔! نہیں تو میں کیوں رونے لگا وہ فوراً خود کو سنبھالتا چہرے پر زبردستی کے مسکراہٹ سجائے بولا۔

پر آپکے آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ وہ اپنی شہادت کی انگلی اٹھائیں اسکے چہرے کی عورت اشارہ کرنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ۔۔ یہ تو میری آنکھوں میں کچرا چلا گیا ہے سکینہ۔۔

اووووو۔۔۔ تو کیا کچرا جانے سے اتنے زیادہ پانی گرتے ہیں مسٹر زریان؟ وہ سوالیہ انداز میں اپنی تھوڑی پر انگلی ٹیکائے سوچنے کے طرز میں بولی۔

سکینہ -- آپکو لگ رہا ہے میں مزاق کر رہا ہوں زریان اپنا چہرہ گھمائے لال آنکھوں سے گھورتے ہوئے بولا۔

اوکے -- اوکے میں سمجھ گئی ہوں۔ وہ شرارت سے اپنی شہادت کی انگلی ہنٹوں پر رکھتی خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔ زریان اسکی اتنی معصوم حرکت کو دیکھ روئے روئے آنکھوں سے مسکرایا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلیں میڈم ایرپورٹ آگیا ہے۔ ہمارا ساتھ یہی تک تھا۔

اچھا یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ساتھ یہی تک ہے۔

!یہ تورب کا فیصلہ ہے کون کتنا کس کے ساتھ چلے گا!

یہ لیں آپکا پاسپورٹ اب جائے وقت کم رہیں گیا ہے۔

او۔۔ تو مسٹر زریان کو مجھے چھوڑنے کی اتنی جلدی ہے۔ چلیں پھر جانے سے پہلے آپکو ایک اچھا سا سرپرائز دیتی ہوں۔

کیسا سرپرائز سکینہ ---؟

سامنے دیکھیں زریان صاحب! وہ اپنی شہادت کی انگلی سے ایرپورٹ کے بیرونی دروازے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی اسے بتانے لگی تھی۔ جہاں ایک طرف شہریار اور رانی کھڑے تھے۔ شہریار کی گود میں ننھی پریشہ انکی بیٹی موجود تھی۔ دوسری طرف روحان۔ صفینہ کھڑے تھے۔ روحان کے گود میں عرشمان چڑھانیچے اترنے کے لیے مچل رہا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

یہ --- یہ سب یہاں کیسے وہ آنکھوں میں حیرت لیے بے یقین نظروں سے موڑ کر سکینہ کو دیکھنے لگا۔

ایسے کیا دیکھ رہیں ہے "یان" میں آپکی اکھلوتی بیوی سکینہ ہی ہوں۔

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

آپ کو سب یاد آگیا۔۔؟ خوشی اور گھبراہٹ کے باعث اسکے الفاظ میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔

ہاں۔۔۔۔ وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتی اپنی باہیں اسکے سامنے پھیلائے اسے اپنے قریب بولا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بنا وقت ضائع کرے اس کی طرف بھاگا تھا اسے اپنی بانہوں میں بھرے شدت سے روپڑا تھا۔ آج اسکی پکڑ سکینہ کے وجود پر اتنی سخت تھی کہ ایک پل کے لیے اسے لگا اب وہ اسے چھوڑنے کی غلطی نہیں کرے گا وہ دونوں اپنا ارد گرد بھولائے ایک دوسرے میں مگن اپنا اپنا غم آنسوؤں کے ذریعے نکالنے لگے تھے۔

یان۔۔۔آپ ٹھیک ہے۔۔سکینہ اسکے جسم کو بے جان ہوتا دیکھ اسکے کان میں سرگوشی کرنے کے انداز میں بولی تھی ؟

وہ جو یہ نام سنے کو ایک عرصے سے ترس رہا تھا۔ خوشی کے مارے سکینہ کو قمر سے پکڑے زمین سے انچا کرتا جوش کی کیفیت میں گول گول گھومنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں بہت خوش ہوں سکینہ اتنا کے آپکو ساری زندگی اپنے ہاںہوں میں اسی طرح اٹھائے گھوم سکتا ہوں۔ میں آپ سے بہت بہت پیار کرتا ہوں۔آچانک مل جانے والی خوشی پر وہ اپنا ہوش کھو بیٹھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

یان کیا کر رہیں؟ لوگ ہمیں دیکھ رہیں ہے! مجھے نیچے اتارے پلیز وہ شرمائی شرمائی سی گالوں پر لالی بکھرے اسے منت کرنے کے انداز میں بولی تو وہ اس کی مشکل کو آسان کرتا نیچے اتار کر اس کے نقاب سے جھانکتے آنکھوں میں دیکھتا ہلکا سا مسکرایا تھا۔ مگر اسے مکمل خود سے الگ نہیں کیا تھا۔

یہ پکڑ تو تبھی ڈھیلی ہوگی سکینہ جب آپ ہمیں سب کچھ سچ سچ بتائیں گی۔

visit for more novels:

زریان میں بتاتی ہوں پہلے آپ چھوڑے مجھے ہم پبلک پللیس پر کھڑے ہے۔

پہلے جواب دیں مس سکینہ۔۔!

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے! میں بتاتی ہوں۔ وہ ہار مانتی "شروع سے سب بتانے لگی۔

یان مجھے کل رات ہی سب کچھ یاد آگیا تھا۔ میں نے آپکا وہ خط بھی پڑھا جس میں آپ نے اپنے ہر جرم اور گناہ کا اعتراف کیا ہے آپ نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں آپکو اتنی بڑی سزا دوں گی اور طلاق جیسے لفظ کو آپ نے کیسے نکلا اپنے منہ سے آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میں ایسا کوئی فیصلہ کروں گی۔ زریان سر جھکائے خاموشی سے اسکی ہر بات سن رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری طرف دیکھیں یان۔۔! وہ اسکی تھوڑی کو اپنی دو انگلی سے پکڑے اسکا جھکا سر اوپر اٹھاتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔ میں ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتی ہوں شرمندگی نہیں۔ آپکو نہ بتانے کا مطلب صرف تنگ کرنا تھا

URDU NOVEL BANK

آپ نے مجھے پوری زندگی خود کے پیچھے بھگا بھگا کر پریشان کیا ہے اب اتنا تو میرا بھی حق بنتا ہے آپکو ایک رات ستانے کا وہ یہ کہتی ہلکا سا مسکرائی تھی۔

اگر آپکو سب کچھ یاد آگیا تھا تو آپ نے عبا یا پہنے سے کیوں منع کیا؟ آپ تو پردے کی سخت پابند ہے۔ پھر یہ سب کیوں؟ وہ اس لیے زریان میں دیکھنا چاہتی تھی کہ میری سب یادیں بھول جانے پر بھی آپ میرے پردے کا کتنا احترام کرتے ہیں۔ میرے گئے فیصلے کو آپ کس مقام پر رکھتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

میں دیکھنا چاہتی تھی زریان! کیا آج بھی آپ اتنے ہی خود غرض ہیں۔ یہ پھر آج آپ اپنے وجود اپنی سوچھ سے پہلے میرے وجود میری سوچھ کو قابل ترجیح دینگے۔ اور آج آپ میرے ہر امتحان میں پاس ہو گئے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

زریان آچانک گھٹنے کے بل زمین پر گرا تھا اور مضبوطی کے ساتھ سکینہ کا ہاتھ تھام گیا۔ مجھے معاف کر دیں میں نے اپنی محبت کو ٹھکرا کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے۔ میں آپکو بہت چاہتا ہوں آپکے بغیر ایک پل بھی نہیں رہیں سکتا یا ابھی وہ مزید کچھ کہتا روحان پیچھے سے اسکی گردن کو پکڑے اسے دونوں ٹانگوں پر کھڑا کرچکا تھا۔ وہ اس آچانک ہوئے حملے پر حواس بختہ حالت میں لوٹتا گردن موڑے روحان کو دیکھنے لگا۔

ابے مجنوں کی اولاد جگہ دیکھ لیا کر سارے ہر جگہ رومانس شروع کر دیتا ہے۔
روحان روب جمانے کے انداز میں کہتا سامنے والے شخص کا پارہ ہائی کرچکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

تیرے کو کیا مسئلہ ہے؟ اپنی بیوی کے ساتھ کر رہا ہوں۔ جو بھی کروں جہاں بھی کروں توں کیوں اپنی یہ لمبی ناک گھسا رہا ہے۔ چل پرے ہٹ یار۔ وہ بیزاری سے کہتا اسکے سینے پر ایک مکا جڑتا خود سے پیچھے ڈھکیل گیا تھا۔

اوے کہا ابھی تو بہت لمبی حسابیں باقی ہے۔ روحان اسے موڑ کر جاتا دیکھ فوراً آگے بڑھ کر اسکا کالر اپنی مٹھی میں جکڑ چکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com
کیسا حساب؟ وہ ایک آئبرو اچکائے سوالیہ انداز میں ان سب کو دیکھنے لگا۔

ہم سب کو آپ سے شکایت ہے بھائی یہ آواز رانی کی تھی جو اداس لہجے میں زریان سے بولی۔

URDU NOVEL BANK

آخر ہوا کیا ہے کوئی کچھ بتائے گا مجھے۔؟

چلوں میں بتا دیتی ہوں اپنے دشمن جاں کو کیوں زری صاحب؟ میرے منہ سے سنا پسند کرینگے صفینہ منہ کا زویہ بگاڑے لہجہ میں شرارت لیتے بولی۔

آپ ہی بتادیں بھابھی جی زریان بھی اسی کے انداز میں بولتا سب کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم سکینہ کی بیماری میں اتنا سب کچھ اکیلے سہتے رہیں ہم سب کو کچھ بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا! کیا ہمیں اتنا غیر سمجھ لیا تم نے؟ زریان ہم سب بہت خفا ہے تم سے۔ یہاں اتنی دور ہم سب صرف سکینہ کے بلانے پر آئیں ہے۔ اگر وہ ہمیں کل رات کال کر کے نہ بتاتی تو ہمیں تو کچھ پتہ ہی نہیں چلنا تھا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

مجھے معاف کرنا یا ر لیکن یہ میری اور میری محبت کی آزمائش تھی ۔ جسکے راستے پر میں اکیلے چلنا چاہتا تھا اسکے ہر امتحان کو پار کر کے کامیاب ہونا چاہتا تھا۔۔ دیکھ آج میری یہ محنت رنگ لیں آئی ہے میں اپنی محبت کو پانے میں سرخرو ہو گیا یاروں! سکینہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ وہ خوشی سے کہتا سب کو ایہوشنل کر چکا تھا۔ روحان اور شیریں آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگائے پیٹتے تھپتھپانے لگے ۔ خوش رہو تم دونوں ہمیشہ ۔ پھولوں پھولوں خدا دس بارہ بچوں سے نوازیں تجھے۔ وہ دونوں اپنے پرانے ٹون میں آتے لفظوں میں شرارت لیئے بولیں ۔

www.urdu-novelbank.com

دفاع ہو جاؤں تم دونوں ۔ زریان دونوں کو خود سے دور جھٹکتا ناروٹھے پن سے رخ موڑ گیا تھا۔

چل اب گھر! ہمیں بہت زور کی بھوک لگی ہے۔ تو بعد میں یہ روٹھی ہوئی محبوبہ کا سین جاری کرنا۔ ابھی تیرا یہ سین برداشت نہیں کر سکتے ہم یار دونوں چہرے پر ڈھیروں معصومیت سجائے بولیں تھے۔ جسے دیکھ سب کا کہنا ایک ساتھ گونجا تھا۔

ہاں چلیو بہت بھوک لگی ہے۔ ان دو باریک آوازوں نے زریان کی توجہ کھینچی تھی۔

www.urduovelbank.com

اچھا جی تو ہمارے ننھے مہمانوں کو بھوک لگی ہے۔ وہ دونوں کے ناک کو زور سے کھینچتا ہوا چڑھانے لگا۔

چلووووووووو۔۔۔۔۔دونوں بچے زور سے چیخیں تھیں۔۔۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

اچھا اچھا بابا چلتے ہیں چیخ کر میرا کان کیوں پھاڑ رہیں ہوں بچوں وہ اپنے دونوں ہاتھ کان پر رکھے بڑی ہی معصومیت سے بولا تھا۔ ان تینوں کو اس طرح لڑتے دیکھ وہاں کھڑے سب لوگ مسکرا دیے تھے۔

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ سب گھر پہنچے تو زریان سب کو باری باری انکا کمرہ دیکھاتا خود فریش ہونے کی نیت سے سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ راستے میں ہی فون پر بیلا کو کھانا تیار کرنے کی ہدایت دے چکی تھی۔ اب وہ آگے بڑھ کر بیلا کو کچھ اور ہدایت دیتی ہوئی وہ بھی فریش ہونے کی نیت سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد کھانے کے ٹیبل پر سب موجود سکینہ کی راہ دیکھ رہیں تھے۔ جب وہ سفید چادر میں ملبوٹ خود کو ڈھانپے، اس چادر کے ایک کونے سے اپنا چہرہ چھپائیں وہاں داخل ہوئی تھی۔

آپ لوگ ابھی تک کھانا شروع نہیں کرے۔؟ آپکے بغیر کیسے شروع کر سکتے ہیں بھابھی؟ یہ آواز روحان اور شیریں کی تھی۔

سکینہ تم نے اپنا چہرہ کیوں ڈھانپا ہوا ہے۔ صفینہ آنکھوں میں حیرت لینے پوچھے بغیر نہ رہیں سکی تھی۔ باقی سب کو بھی اس حوالے سے جاننے کا تجسوس تھا۔

وہ دراصل۔۔۔۔ ابھی سکینہ کچھ کہتی زیران بچ میں فوراً بول اٹھا۔

صفینہ۔۔۔۔۔ دراصل سکینہ پردہ کرتی ہے۔

اووو اچھا۔۔۔۔۔ وہ سارا معاملہ سمجھتی دو لفظ بولیں خاموش ہوگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ لوگ کھانا شروع کرئے میں بعد میں کھا لوں گی۔۔۔۔ کیوں بعد میں کھائے گی؟ آپکو ہمارے ساتھ ہی کھانا پڑے گا۔ یہ فیملی ڈنر ہے سکینہ۔ تو کیا آپ ہماری فیملی کا حصہ نہیں ہے؟

URDU NOVEL BANK

زریان پر میں یہاں کیسے؟ وہ آنکھوں میں التجا لیتے بولی۔

سکینہ پردہ کرنے کا مطلب خود کو چار حصوں کی باؤنڈری کے اندر محفوظ کرنے کا نام نہیں۔ یہ کوئی قید نہیں جس میں رہ کر آپ اپنی فیملی سے فاصلہ اختیار کرے۔ بلکہ یہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا گیا بندے کا ایک بہترین عمل ہے۔ اور میں نے بلکہ ہم سب نے ایسا کھی نہیں دیکھا کہ ایک پردہ کرنے والی لڑکی! وہ کام نہیں کر سکتی جو ایک بغیر پردہ کرنے والی لڑکی کرتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

آپ کا مسئلہ صرف اتنا ہے۔ کہ یہاں اس ٹیبل پر بیٹھ کر نہیں کھا سکتی پر اس ٹیبل کے کچھ فاصلے پر رکھے ٹوسٹر صوفے پر بیٹھ کر تو کھا سکتی ہے نہ جس پر بیٹھنے سے آپکا چہرہ کسی غیر مرد کی نظروں میں نہیں آئیں گا

URDU NOVEL BANK

ہاں یہ ٹھیک ہے زبان۔ سب ایک ساتھ یک زبان ہو کر بولے تھے۔

بیلا آپ کھانے کی ایک پلیٹ تیار کر کے وہاں رکھیں

جی سر۔۔۔ وہ بڑے ہی مودبانہ انداز میں بولتی کچن کے طرف بڑھ گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

چلیں دوستوں آپ سب یہاں انجوائے کرتے ہم دونوں آپکو وہاں سے کمپنی دینگے۔

URDU NOVEL BANK

پر تو نے تو بیلا کو ایک پلیٹ تیار کرنے کا بولا ہے شیریں کے زبان میں کھجلی
ہوی تھی وہ فوراً اپنا احتجاج بلند کرتے ہوئے بولا۔

ہاں۔۔ بات دراصل یہ ہے شیریں صاحب مجھے کسی نے کہا تھا میاں بیوی اگر
ایک ہی پلیٹ میں ساتھ کھانا کھائے تو اس سے دونوں کے درمیان محبت بڑھتی
ہے وہ شرارت سے کہتا ایک آنکھ ونک کرتا سکینہ کو نثار جاتی آنکھوں سے دیکھ کر
اسکا ہاتھ تھامے صوفے کی طرف بڑھ گیا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چل بھائی ہم بھی ایک ہی پلیٹ میں اپنی اپنی بیوی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ اسی
بہانے ہماری اپنی بیویوں سے لڑائی تو کچھ کم ہوگی۔ شیریں روحان کے کان میں
گھس کر رازدارانہ انداز میں بولا۔

URDU NOVEL BANK

وہ دونوں بچ کے دو کرسی میں سات بیٹھیں تھیں۔ روحان کے دائیں طرف صفینہ اور شیریں کے بائیں طرف رانی بیٹھی تھی۔ انکے بالکل سامنے دونوں بچے اور رخسار بیگم بیٹھی تھی زریان نے پہلے ہی ان سب سے رخسار بیگم کی پہچان کروا دی تھی۔

سکینہ صوفے پر اس طرح بیٹھی تھی کہ اسکا چہرہ مکمل چھپ جائے۔ زریان اسکے برابر میں ایک گھٹنا فولڈ کرتا ترچھا ہو کر صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ اسکی دوسری ٹانگ نیچے لٹک رہی تھی۔ سکینہ یاد ہے آپکو جب ہم ریسٹوراں گئے تھے کھانے پر آپ نے ایک جملہ کہا تھا مجھے۔

کیسا جملہ یان۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

مہی کہ جس دن آپ خود اپنی مرضی سے مجھے اپنے ہاتھوں سے پہلا نوالہ کھلائے گے اس دن میری محبت جیت جائے گی۔ کیونکہ اس یہ بات صابت ہو جائے گا آپکے دل کے ہر خانے پر آپکے وجود کے ایک ایک حصہ پر حثہ کے آپکے سانسوں پر بھی صرف اور صرف سکینہ ہی بسی ہوگی۔ آج میں قبول کرتا ہو میرے دل کے ہر خانے پر آپ بڑے ہی استحکام سے قبضہ جمائے بیٹھی ہے اب یہ قبضہ تو مرتے دم تک نہیں ہٹ سکتا میری جان وہ ایک نوالہ اسکے منہ میں ڈالتا بڑے ہی مان سے بولا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپکی سچی محبت جیت گئی سکینہ اور میری چھوٹی انا ہار گئی۔ وہ یہ جملہ کہتا ہلکا سا مسکرایا تھا سکینہ بھی اسکی جوابی کاروائی پر ہلکا سا مسکرا دی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ہائے اسلایہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہے۔ اتنے کھولے عام رومانس۔ یار روحان ہمارا انا پرست دوست بیوی کو اپنے ہاتھوں سے کھلا رہا ہے واہ جی واہ۔

اوے بیوی کو اپنی ہاتھوں سے کھلانا کوئی شرمندگی کا کام نہیں بلکہ آپس میں محبت ہونے کی گواہی ہے اور سنت نبوی بھی۔

شیری صاحب ہمیں گھورنا بند کرے اور اپنی بیوی کو محبت سے ایک بار اپنے ہاتھوں سے کھلا کر دیکھیں کہ یہ کس قدر سکون بخش احساس ہے۔

visit for more novels:

www.urduromanbank.com

چلو میں بھی کھلاؤں اپنی بیوی کو۔ شہیار کے چھوٹے دماغ نے فوراً یہ سوال کیا۔

آپکی بیوی۔۔؟ وہ آنکھوں میں حیرت لئے عریشان کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔ باقی سب بھی عریشان کو دیکھنے لگے تھے۔

Vist For More Novels : www.urduromanbank.com

اوے چھوٹے صاحب اس عمر میں کس کو بیوی بنا لیا تم نے۔؟

شہریار حیرات سے سامنے بیٹھا اس گولڈن بلے نامی بلا کو دیکھنے لگا! حیرت تو باقی
سب کے آنکھوں میں بھی یکساں تھی۔

شیری چلچو یہ پریشہ میری بیوی ہے آپ لوگ کو نہیں پتہ۔ بیٹا یہ آپکی بیوی
www.urdu-novelbank.com
نہیں دوست ہے۔

نہیں چلچو۔۔۔ یہ میری بہت اچھی دوست اور اچھی بیوی بھی ہے جسے آپ سب
ہوں! وہ منہ پھولائے غصے سے شہریار کو اپنے چھوٹے چھوٹے آنکھوں سے

URDU NOVEL BANK

گھورتے ہوئے بولا۔ ٹی وی پر موویز دیکھ کر جو کچھ اسکے چھوٹے سے ذہن میں اُ رہا تھا وہ بولتا گیا۔

دیکھ روحان تیرے بیٹے کی نیت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔ میں بتا رہا ہوں اس گولڈن بلے کو میں اپنا داماد ہرگز نہیں بناؤں گا اور تجھے اپنا سمدھی تو مر کر بھی نہیں بناؤں گا۔ لکھ کر کہی رکھ لئے تو میری یہ بات۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ابے سمدھی جی۔۔ میرا بیٹا تیرا داماد بننے کی اجازت کب مانگ رہا ہے وہ تو پہلے سے ہی فلکس کر کے بیٹھا ہے ہر معاملے کو۔ اور بھی جب دولہا دولہن راضی تو کیا کرے گا بین بجاتا قاضی۔ روحان اپنی بات سے شہریار کو فل تپا چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بیٹا تیرا باپ تیرے ساتھ ہے جاری رکھ اپنا مشن (لڑکی پٹاؤں) مجھے تو اپنی بہو پسند ہے۔

best of luck.

روحان یہ کہہ کر شیریں کو مزید انگارو پر گھسیٹ لایا تھا۔ اسکا تپہ تپہ چہرہ دیکھ سب کا جاندار قہقہہ نکلا۔ یہ خوبصورت شام اسی طرح ہستے مسکراتے گزر گیا تھا

اولینکے

*****ZS*****

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دو سال بعد-----

URDU NOVEL BANK

ہاسپٹل کے کوریڈور میں ایک شخص بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا جب ڈاکٹر باہر آئی اپنے سامنے کھڑے شخص کو خوشخبری دینے لگی تھی۔۔

مسٹر زریان خان آپکی وائف نے دو صحت مند بچے کو جنم دیا ہے۔۔

ڈاکٹر کیا میں اپنی وائف سے مل سکتا ہوں۔۔ جی بالکل تھوڑی دیر میں انہیں ہم روم میں شفٹ کر دینگے تب آپ مل لیجئے گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھوڑی دیر بعد ہی سکینہ کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ زریان فوراً خوشی سے جھومتا روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ سکینہ مکمل ہوش میں بیڈ پر چیت لیٹی مسکراتی آنکھوں سے زریان کو ہی دیکھ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اسے اٹھتا دیکھ وہ تیزی سے آگے بڑھتا تھا اسے اسی طرح لیٹے رہنے کا حکم دیتا ہوا
سامنے کھڑی نرس سے مخاطب ہوا۔

ہمارے بچے کہا ہیں نرس ؟

جی ابھی لے کر آتی ہوں ! وہ بھاگ کر جاتی دو بچوں کو اپنے گود میں اٹھائے
واپس روم میں لوٹی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سر یہ رہیں آپکے بے بیز۔۔۔ ایک بے بی بوائے ہے اور ایک بی بی گرل ہے وہ
نرس زریان کو اسکے دائیں بائیں بازوں کے ہالے میں بچوں کو دیتی روم سے باہر
نکل گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ دونوں بچوں کو گود میں اٹھائیں جھک کر سکیینہ کے برابر بیٹھتا اسے دیکھانے لگا۔

یار دیکھیں یہ دونوں کتنے کیوٹ ہے۔۔۔ پر انکی آنکھیں کس پر چلی گی ہے ہماری آنکھیں تو بلیک ہے پر انکی آنکھیں گرین ہے۔ سکیینہ کہی ہمارے بچے کسی سے بدل تو نہیں گئے۔

visit for more novels:

زریان آپ بھی نہ کچھ بھی بولتے ہے۔ انکی آنکھیں اپنی نانی پر گی ہے۔ آپکو یاد نہیں میری مام کی آنکھیں گرین تھی۔ وہ بچوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بول رہی تھی۔ زریان کے گود میں موجود دونوں بچے ماں کا پہلا لمس محسوس کرتے پٹ سے اپنی ہیزل گرین آنکھیں کھول کر اپنے ماں باپ کو ٹکر ٹکر دیکھنے لگیں۔

سکینہ میں اپنی پری کا نام دعا رکھوں گا۔ البتہ آپ اپنے شہزادے کا نام جو مرضی ہوں رکھ لیں۔ زیران یہ میرا اذان ہے۔ وہ فوراً اسکے گود سے بچے کو جھپٹی شدت سے اپنے بیٹے کو چومنے لگی تھی۔ اسے اس طرح روتا دیکھ وہ فوراً آگئے بڑھ کر اپنے بازوؤں کے حصار میں سکینہ کو قید کرتا عقیدت سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا

شکریہ میری جان اتنا خوبصورت طوفہ دینے کے لیے میری زندگی کو اس قدر خوشگوار اور خوشیوں سے بھرنے کے لیے۔ میری چھوٹی سی فیملی کو مکمل کرنے کے لیے

www.urduovelbank.com

Thank you for everything in my life.my love

دل کے کورے پنوں پر "بس ایک تیرا نام لکھا تھا

تیرے اس نام کے سوا" اور کچھ نہ لکھا تھا۔۔۔۔۔

*****ZS*****

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

سفینہ کے گھر ایک بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی۔ جس کے آنے سے سب کافی خوش تھے اسپیشلی روحان جس کی خواہش سفینہ نے پوری کر دی تھی۔

زریان نے رخسار بیگم کی شادی اپنے دوست کے ماموں سے کروادی تھی جو کافی نیک اور شریف انسان تھے جن کا ساتھ ملتے ہی رخسار بیگم دوبارہ جی اٹھی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

ختم شد

URDU NOVEL BANK

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

بہترین اور اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

www.urdunovelbank.com

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com